رفیق الروح

اے کے ناولز

Season 1

سورج طلوع ہونے سے پہلے۔۔۔جہاں ہر طرف سے اللہ اکبر کی آواز گونج رہی تھی۔۔اللہ کی طرف سے بلاوا آیا تھا اُس کی بارگاہ میں حاضر ہونے کے لئے اُس کے سامنے سجدہ کرنے کے لئے۔۔۔۔

ایسے میں وہ اُٹھی۔۔۔اپنے لمبے بالوں کو سمیٹا دوپٹہ سر پر لئے اذان کا جواب دیا۔۔۔۔پھر واشروم کا رخ کیا۔۔۔۔۔

وضو کر کے باہر نکلی تو شفاف چہرے پر پانی کی بوندیں جمی ہوئی تھی۔۔۔اللہ کے حضور پیش ہوئی۔۔۔پھر اٹھ کر اپنی دنیا کے قریب ائی جس کی وجہ سے وہ جی رہی تھی ماتھے پر بوسہ دیا۔۔۔

اور برابر میں اپنی جگہ پر واپس لیٹ کر سائیڈ ٹیبل سے ایک تصویر کو اپنے سینے سے لگایا اور آنکھیں موندلی۔۔۔

بند آنکھوں سے چپکے سے ایک نمکین پانی کا قطرہ گرا۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔،۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔،۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔،۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔،۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔،۔۔۔۔۔۔۔۔۔

صبح کے سات بج رہے تھے۔۔۔کراچی میں ہر طرف سورج کی کرنوں نے اپنا بسیرا کر دیا تھا گرمی کے دن تھے تو اُجالا جلدی ہو جاتا تھا۔۔۔ایسے میں

ایک نیچے طبقے کے علاقے کے اس چھوٹے سے گھر سے تلاوت کی آواز گونج رہی تھی۔۔۔۔

فیروز صاحب اپنے آنگن میں بیٹھے اخبار پڑھ رہے تھے۔۔۔ٹیوی پر قرت لگائی ہوئی تھی

جبکہ کچن میں ایک نسوانی وجود۔۔۔ جس کے ہاتھ جلدی جلدی چل رہے تھے سر پر ہلکا ہرے رنگ کا دوپٹہ جمائے پوری دلجمعی کے ساتھ ناشتہ بنا رہا تھا۔۔۔

بابا یہ لے آپکی چائے۔۔۔ہانیہ نے گرم گرم چائے کی پیالی اپنے بابا کے سامنے رکھی۔۔۔

جیتی رہو بیٹا۔۔۔ کیا فری اٹھ گئی ہے۔۔۔۔ فیروز صاحب نے اُس کے سر پر اپنا ہاتھ رکھا اور پیار بھرے لہجے میں گویا ہوئے۔۔۔۔

نہیں بابا آپکو تو پتہ ہے رات کو کتنی دیر تک خود بھی جاگتی ہے اور مجھے بھی جگاتی ہے۔۔۔

ہانیہ نے مسکراتے ہوئے کہا۔۔۔

چلو خیر۔۔۔۔

ابھی فیروز صاحب نے بولا ہی تھا کہ پیچھے سے انیہ چیختی ہوئی آئی۔۔۔

بھابھی۔۔۔۔ بھابھی کہاں ہے آپ۔۔۔

میں یہاں ہو کیا ہوا ہے لڑکی صبح صبح کس بات پر چیخا جا رہا ہے۔۔۔۔۔

ہانیہ نے انیہ کو دیکھ کر کہا۔۔جواب فیروز صاحب کی ساتھ والی کرسی پر بیٹھ گئی تھی۔۔۔

کچھ نہیں بھابھی یار میں تو صبح آپکا دیدار نہیں کر پائی اس لئے چیخ رہی تھی اگر آپکو نہیں دیکھتی سب سے پہلے تو میرا پورا دِن خراب جانا تھا۔۔۔
انِیہ محبت بھرے لہجے میں گویا ہوئی۔۔۔۔

اچھا اچھا بس کرو مکھن نہ لگاؤ۔۔۔۔میں بناتی ہو تمہاری پسند کے سینڈوچ ۔۔۔۔
ہانیہ نے مسکراتے ہوئے کہا اور کچن کی طرف چل دی۔۔۔۔

پیچھے دونوں باپ اور بیٹی نے اسکو دکھ بھری نظروں سے دیکھا جو اتنی کم عمری میں بیوگی کی چادر اوڑھ چکی تھی۔۔۔۔۔۔

دونوں جانتے تھے کہ جو مسکراہٹ اُس کے چہرے پر ہمہ وقت موجود ہوتی ہے وہ اندر سے کتنی کھوکھلی ہے۔۔۔۔۔۔

اصلی مسکراہٹ صرف اُس کے چہرے پر اپنی اولاد کو دیکھ کر اتی ہے۔۔۔

ہانیہ جو صاف رنگت کالی آنکھوں اور چہرے پر معصومیت کا بسیرا تھا۔۔۔گلابی لب۔۔۔۔ہر کسی کی آنکھ کا نور تھی اپنی اچھی تربیت اور اخلاق کی وجہ سے۔۔۔

فیروز صاحب جو کراچی کے ایک چھوٹے سے علاقے میں اپنی اہلیہ اور دو اولادوں کے ساتھ رہتے تھے۔۔۔ بڑا بیٹا عدنان اور چھوٹی بیٹی انیہ۔۔۔۔

عدنان ایک کمپنی میں جوب کرتا تھا باقی فیروز صاحب کی بھی ایک دکان مین بازار میں تھی جوتوں کی۔۔۔گھر کا گزر بسر اچھے سے ہو جاتا تھا۔۔۔

ہانیہ اور عدنان کی شادی ارینج ہوئی تھی ہانیہ کا صرف ایک بھائی تھا علاقے میں ساتھ ہونے کی وجہ سے دونوں گھر ایک دوسرے کو اچھی طرح جانتے تھے۔۔۔

ہانیہ اپنی زندگی میں بہت خوش تھی عدنان کا ساتھ اُس کے لیے خوشیاں لایا تھا۔۔۔اور محبت تو جب مشرقی لڑکی کی شادی ہو جاتی ہے تو وہ اپنا سب کچھ اپنے شوہر کو ہی سمجھتی ہے۔۔۔اور اُسی سے محبت بھی کرنے لگ جاتی ہے۔۔۔

لیکن شادی کے ایک سال بعد ہی۔۔۔ھانیہ کی زندگی نے عجیب موڑ کاٹا ۔۔۔۔عدنان اپنی والدہ کو لے کر کسی کام سے بازار گیا تو واپس لوٹا ہی نہیں لیکن جب وہ واپس آیا تو بے جان وجود کے ساتھ۔۔۔۔۔
واپسی پر کسی گاڑی نے ٹکر ماری تھی اور فرار ہو گیا تھا لیکن پیچھے دو جانیں لے گیا تھا۔۔۔

عدنان کا صدمہ ایسا لگا کہ سب کچھ ہی بھول گئی۔۔۔اور کمرے کی ہو کر رہ گئی۔۔۔لیکن پھر جب ایک دِن فیروز صاحب اور انیہ کو اکیلے میں روتے دیکھا تو اُن کے لیے جینا سیکھنے لگی۔۔۔ایک مہینے بعد پتہ چلا کہ عدنان اُس کے پاس اپنی ایک نشانی چھوڑ کر گیا تھا بس پھر ڈیڑھ سالہ بیٹی اور فیروز صاحب اور انیہ کے لئے جینا سیکھ لیا۔۔۔اُسکے بھائی بھی اُسے لینے آئے تھے ۔۔۔لیکن اس نے جانے سے منع کر دیا اور اب پورا گھر سنبھالتی ہے لیکن رات کو جب سب سو جاتے ہیں تو عدنان کی تصویر کو اپنے سارا دن کا حال

احوال بتاتی ہے اور آخر میں جلدی چھوڑ جانے کا شکوہ کرتے کب انکھ لگ جاتی ہے پتہ ہی نہیں چلتا۔۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔،۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔،۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔،۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔،۔۔۔۔۔

بیٹا آپکی پھوپھو کی۔کال ائ تھی اُنھوں نے کسی نئ جگہ گھر لیا ہے تو آپ دونوں کو لے کر جانا چاہتی ہے ساتھ۔۔۔۔

فیروز صاحب نے دونوں کو کہا۔۔۔انیہ اور ہانیہ ناشتہ کر رہی تھی اور ساتھ ساتھ فری کو بھی کھلا رہی تھی۔۔۔۔جو کبھی چمچ پکڑ لیتی تو کبھی خود کھانے کی کوشش کرتی۔۔۔۔

سچی بابا اپنے پہلے کیوں نہیں بتایا کہ آپی نے انا ہے۔۔۔

انیہ خوش ہوتے ہوئے بولی۔۔۔۔۔پورے خاندان میں صرف ایک پھوپھو ھی تھی جوانِ لوگوں سے بہت خلوص سے ملتی تھی۔۔۔۔اور پیار بھی کرتی تھی۔۔۔ابھی اُنہوں نے نیا فلیٹ لیا تھا تو دونوں کو لیجانا چاہتی تھی۔۔۔

سب بچے انکو پھوپھو کے بجائے آپی ہی بولتے تھے۔۔۔۔

انیہ کی بات پر فیروز صاحب اور ہانیہ دونوں ہی مسکرائے۔۔۔

جی شام تک آجائیں گی آپ دونوں تیار رہنا۔۔۔
فیروز صاحب نے ہدایت کی۔۔۔

ہاں مجھے پتہ ہے اپنا دھان رکھو گا دوائی ٹائم پر لونگا۔۔۔ کھانا بھی وقت پر کھاؤ گا۔۔

آنیہ اور ہانیہ نے ابھی کچھ بولنے کے لئے اپنے لب وا کیے تھے کہ فیروز صاحب نے جلدی سے کہا۔۔۔ وہ جانتے تھے اِن دونوں نے کیا بولنا تھا۔۔۔

جس پر دونوں کھلکھلا کر ہس پڑی۔۔۔ فری نے بھی اپنی پھوپھو اور ماں کا ساتھ دیا۔۔۔

جسکو دیکھ کر تینوں نے ماشاللہ کہا۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔،۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔،۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔،۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔،۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

شام میں عدیل انِ سب کو لینے آگیا تھا۔۔۔۔ابھی اس وقت آنگن میں بیٹھا چائے پی رہا تھا۔۔۔

ویسے آج پھوپھو کے نکھٹو بیٹے کیسے ہمیں لینے آگ ئے

آنیہ نے صحن میں آتے ہوئے عدیل پر طنز کیا۔۔۔کیونکہ عدیل زیادہ تر اپنے کام میں مصروف رہتا تھا اس لئے کم ہی چکر لگاتا تھا۔۔۔

آنیہ کو دیکھ کر عدیل کی آنکھوں میں ایک الگ سے چمک آگئی جسے فلحال آنیہ سمجھنے سے قاصر تھی۔۔۔

جی آج تھوڑا وقت مل گیا تو میں آگیا تمہیں لینے

۔عدیل نے ایک بھرپور نظر اُسکے سراپے پر ڈالی۔۔۔جو کالی شلوار قمیض میں بہت پیاری لگ رہی تھی۔۔۔۔

اچھا جی۔۔۔۔ ہم تو سمجھے آپی نے جوتے مار کر بھیجا ہو گا۔۔۔ تمہیں۔۔۔۔ آنیا نے اُسکے کندھے پر مکہ مار کر کہا۔۔۔

اب کیا تم نے اپنی طرح سمجھا ھوا ہے مار کھانے والا ۔۔۔عدیل نے بھی جواباً طنز کیا۔۔۔

دونوں میں صرف مہینوں کا فرق تھا اس لئے دونوں ایک دوسرے سے مذاق کر لیا کرتے تھے۔۔۔ لیکن مذاق مذاق میں بھی انکی لڑائی شروع ہو جاتی تھی۔۔۔۔

تم۔۔۔۔ تم۔۔۔۔۔ نے کیا بولا۔۔۔
ہاں۔۔۔ سمجھتے کیا ہو اپنے آپکو۔۔۔۔

آنیا نے اپنی مٹھیاں بھینچ کر کہا۔۔ جبکہ چہرہ لال بھبوکا ہو گیا تھا۔۔۔ کیونکہ عدیل نے دکھتی رگ پر جو ہاتھ رکھ دیا تھا اصل میں بچپن میں آنیا کی والدہ اسکو مار کر اسکول بھیجا کرتی تھی کیونکہ وہ اسکول نہ جانے کی ضد کرتی تھی۔۔۔۔

میں تو اپنے آپکو انسان سمجھتا ہوں تم کیا سمجھتی ہو اس کا نہیں پتہ۔۔۔ لیکن ہاں باقی لڑکیاں تو مجھے اپنے خوابوں کا شہزادہ ہی سمجھتی ہے۔۔۔

عدیل نے اپنے نہ نظر آنے والے کولر کو جھار کر کہا۔۔۔

جس پر آنیا کی ہسی نکلی اور وہ ہنستی ہی چلی گئی۔۔۔۔
جبکہ عدیل اسکو دیکھ رہا تھا بت بن کر کیا اس سے شفاف ہنسی بھی کسی کی ہو سکتی ہے۔۔۔۔

کیا کبھی شیشے میں اپنا چہرہ دیکھا ہے۔۔۔
آنیا نے اپنی ہنسی کو قابو میں کر کے کہا۔۔

عدیل نے نہ سمجھی سے اُسکی طرف دیکھا۔۔۔

مطلب مجھے تو کسی جنگلی جانور کی طرح لگتا ہے اور کہاں کا شہزادہ۔۔۔

کیا پتہ ایک دن میں تمہارا ہی شہزادہ بن جاؤں۔۔۔ عدیل نے ایک جذب کے عالم میں کہا۔۔۔ لیکن اپنی بات پر آنیا کا چوکنا دیکھ کر بعد بدلی۔۔۔

مذاق کر رہا ہوں یار بھابھی کو بلاؤں جانا ہے دیر ہو رہی ہے میں گاڑی میں بیٹھا ہو۔۔۔

عدیل بول کر جلدی سے باہر نکلا۔۔۔

پیچھے آنیا بھی کندھے اچکا کر اندر رہانیہ اور فری کو لینے چلی گئی۔۔۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔،۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔،۔۔۔۔۔۔۔

۔۔۔۔۔۔،۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔،۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

تیز گانے کی آواز پر ایک ہجوم جن میں لڑکے اور لڑکیاں نہ محرم اور گناہ کا مطلب بھولیں ناچ رہے تھے ایک دوسرے کی باہوں میں باہیں ڈالیں

۔۔۔۔۔

سٹیج پر گاتی ایک گلوکار۔۔۔جو تنگ کپڑوں میں سب وحشیوں کی نظر کو خیر کر رہی تھی

۔۔۔۔

یار ایش کہاں ہے۔۔۔ علی نے ڈرنک کا گلاس منہ سے لگا کر میر سے کہا ۔۔۔جو اپنی گرلفرینڈ کی گردن میں جھکا ھوا تھا۔۔۔

مجھے کیا پتہ دیکھ ادھر ہی ہو گا۔۔۔
میر نے ایک نظر علی کو دیکھا اور پھر اپنی گرلفرینڈ کی طرف متوجہ ھوا جو اُسکے چہرہ پر اپنی انگلی سے سطر کھینچ رہی تھی۔۔۔۔

جبکہ علی نے اُسکی بات پر اپنی نظریں ایش کی تلاش میں گھمائی تو اُسے وہ ایک کونے میں نظر آیا۔۔۔ کسی لڑکی کو اپنی باھوں میں بھرے ہر طرف سے بیگانہ۔۔۔۔اور لڑکی بھی وہ جو انکی یونی کے سر کی بیٹی تھی۔۔۔۔

علی دونوں کو ساتھ دیکھ کر مسکرایا اُسے پتہ تھا کہ ایش اُس لڑکی کے ساتھ کیوں ہے شاید نہیں یقیناً اپنی بیعزتی کا بدلہ لے رہا تھا جو سر نے اُسکی آساءمنٹ مکمل نہ ہونے پر کی تھی۔۔۔۔

ایش جس کا پورا نام التمش ہے لیکن سب اُسے ایش کہہ کر ہی مخاطب کرتے ہے۔۔۔اُسے پسند نہیں اُسے کوئی اُس کے اصلی نام سے پکارے۔۔۔
ملک کے نامور بزنس مین کا بیٹا جس کی آج تک کوئی خواہش ادھوری نہیں رہی تھی۔۔۔وجاہت کا شاہکار۔۔۔۔گورا رنگ، چھ فٹ سے نکلتا قد اور چوڑا سینا جو اُسکی ورزش کا بتاتے تھے۔۔۔۔اور ائیبوروں پر لگا کٹ ۔۔۔۔لمبے گردن سے نیچے جاتے بال۔۔۔۔جس کو ہمہ وقت پونی میں قید رکھتا تھا۔۔۔۔کالی گھٹور جیسی آنکھیں۔۔۔۔۔لیکن دنیا کی ہر بری عادت اُسکے اندر ہے شراب پینا، لڑکیوں کا معاملہ۔۔۔نیزا گریہ کہے کہ ایک بگڑا

ھوا امیر زادہ ہے تو صحیح ہو گا۔۔۔ جس نے دوست بھی اپنی طرح کے ہی رکھے ہوئے ہے جو اُسکی تصیح کرنے کے بجائے اسکو مزید بگاڑتے ہے۔۔۔ محبت اُسکی بدلتی رہتی تھی ہر ہفتے کسی نہ کسی کو دیکھ کر اسکو محبت ہو جاتی ہے۔۔۔ اور پھر اُسکے ساتھ وقت گزرنے کے بعد کہتا ہے کہ یہ تو محض کشش تھی۔۔۔

--------------------,--------------------,----

--------,------------------,----------

نگین بیگم کے دو بیٹے تھے شوہر کا انتقال دل کو بیماری کے وجہ سے حال میں ہی ہوا تھا بڑا بیٹا عدیل جو فطرتاً ملنسار اور ہنس مکھ تھا اور دوسرا بیٹا عادل۔۔۔ جو ابھی یونی ورسٹی میں ایم اے کر رہا تھا۔۔۔ جبکہ عدیل اپنے والد صاحب کا ہی چھوٹا سا کاروبار سنبھالتا تھا۔۔۔ حالات بہتر ہونے کی صورت میں اُنہوں

نے ایک اچھی جگہ فلیٹ لیا تھا جہاں پر زیادہ تر امیر لوگ ہی رہتے تھے۔۔۔۔

نگین بیگم کو خاندان میں سب آپی بولتے تھے۔۔۔اُنہیں ہانیہ اور آنیہ بہت پیاری تھی۔۔۔کچھ انکی اپنی نرم طبیعت کی وجہ سے وہ ہر کسی سے مخلص تھی

آپی رات کے بارہ بج رہے ہیں اور باہر سے شور کتنا آرہا ہے۔۔۔ہماری طرف تو اس وقت سب سنسان ہوتا ہے۔۔۔

ہانیہ نے فری کو تھپکی دیتے ہوئے کہا۔۔۔جو باہر سے آتے شور کی وجہ سے سو نہیں پا رہی تھی۔۔۔

بس بیٹا یہ شہری زندگی ہے یہاں پر یہ مشین کی طرح زندگی گزارتے ہیں ہر چیز ایک مقررہ وقت پر کرتے ہیں۔۔۔پوری رات جاگتے ہے اور پورا دِن سوتے ہیں۔۔۔۔

نگین بیگم نے آرام سے ہانیہ کو بتایا کیونکہ وہ بھی جب سے یہاں پر ائ تھی ایک منٹ سکون سے نہیں گزار سکیں تھی۔۔۔۔

بھابھی پلیز چل لے نہ آئس کریم کھانے۔۔۔۔آنیا نے ہانیہ کی طرف دیکھ کر کہا۔۔جسکو وہ کب سے آئس کریم کھانے جانے کی ضد کر رہی تھی۔۔۔۔

چلی جاؤ بیٹا کچھ نہی ہو گا اور عدیل اور عادل بھی ساتھ چلے جائیں گے تم دونوں کے یہاں پاس میں تو ہے۔۔۔۔۔

نگین بیگم نے بھی ہانیہ کو کہا۔۔۔جو نئی جگہ ہونے کی وجہ سے باہر نہیں نکل رہی تھی۔۔۔

چلے نہ بھابھی میں آپکو آپکی پسند کا فلیور کھلاؤ گا۔۔۔عادل نے بھی کہا۔۔۔جبکہ عدیل بھی ساتھ بیٹھا اِن لوگوں کو دیکھ رہا تھا۔۔۔

اچھا چلتے ہے پر پتہ نہیں کیوں میرا دل آج بہت عجیب ہو رہا ہے۔۔۔

نئی جگہ ہے نہ اسلئے۔۔۔۔فری کو آپی کے پاس چھوڑ جاتے ہیں سو رہی ہے نہ ورنہ اسکی نیند خراب ہو جائے گی۔۔۔۔

عدیل نہ کہا۔۔اور جانے کے لئے اٹھ گیا۔۔۔۔

-------,-------------,-----------,--------------,

-------,-------------,--------

ابھی وہ لوگ سریوں سے نیچے کی طرف اُتر رہے تھے۔۔ کہ التمش، علی اور میر جن کی آنکھیں نشہ کرنے کی وجہ سے لال تھی

اور التمش جس کے پہلو میں ایک حسین دوشیزہ کھڑی تھی جس کا لباس قابلِ عتراض تھا۔۔۔اوپر کی جانب آتے ہوئے دکھے۔۔۔۔

ان لوگوں کو ایسے دیکھ کر ہانیہ اور باقی سب کی آنکھوں میں ناگواری اُتری۔۔۔۔ جبکہ عدیل اور عادل نے ہانیہ اور آنیا کو اپنے پیچھے چھپانا چاہا۔۔۔

لیکن التمش یزدانی۔۔۔۔ جس کی آنکھیں ایک پل کے لئے ہانیہ کی آنکھوں سے ملی تھی ایسا سرور اسکو بخش گئی کہ کچھ لمحے تو وہ بھی اُسکے معصوم چہرہ میں کھو گیا لیکن پھر آنکھوں میں اپنے لئے نگوارایت دیکھ کر تلحیٔ سے مسکرایا اور جانِ بھوج کر ہانیہ کے قریب سے گذرا۔۔۔

ہانیہ کا دل ایک لمحے کو اِن لڑکوں کی ایسی حالت دیکھ کر لرزہ کسی بھی شریف لڑکی کا دل ایسی حالت میں موجود لڑکوں کو دیکھ کر لرزتا ہے۔۔۔ لیکن اس کی آنکھوں میں سب سے زیادہ ناگواری التمش کے لئے ابھری۔۔۔ جس کا خود کا حلیہ عجیب تھا۔۔۔ ہانیہ کو ہمیشہ سوبر لوگ پسند تھے عدنان بھی انتہائی سوبر اور سنجیدہ طبیت کا مالک تھا۔۔۔

لیکن التمش کے اپنے پاس سے گزرنے میں اُسکے پاس سے اتی شراب کی بدبو سے زمل کو اُبکائی سی محسوس ہوئی۔۔۔اور وہ اور عادل کے پیچھے ہوئی۔۔۔۔

اُن لوگوں کے جاتے ہی ہانیہ لوگ بھی جلدی سے اپنی منزل کی طرف گامزن ہوئے۔۔۔تو عادل نے ہی بتایا کہ یہاں پر فیملی ہی رہتی ہے لیکن یہ بلڈنگ یزدانی صاحب کی ہے تو اس لئے اُن کا بیٹا یہاں پر رہتا ہے۔۔۔اور التمش کے متعلق ساری باتیں بھی جو اُس نے سنی تھی۔۔۔

جس پر ہانیہ نے اسکو ڈانٹ کر چُپ کروایا تھا۔۔کہ کسی کے عیب نہیں آچھاتے وہ جو کرتا ہیں کرنے دو۔۔۔

ــــــــــــــــــــــ،ــــــــــــــــــــــــــــ،ــــ

ــــــــــ،ــــــــــــــــ،ــــــــ

التمش جیسے ہی اپنے فلیٹ میں داخل ہوا تو ارحا کی قمر سے اپنا ہاتھ نکالا۔۔۔۔اور جا کر سوفہ پر بیٹھ گیا۔۔۔۔

ہانیہ کا معصوم چہرہ اُسکی انکھوں کے پردے پر بار بار اُبھر رہا تھا۔۔۔آسمانی رنگ کی سادہ سی شلوار قمیص میں سر پر دوپٹہ رکھے کندھوں پر سکن رنگ کی شال لیے معصوم اور دلکش لگ رہی تھی۔۔۔اور اُسکی آنکھوں میں اپنے لئے ناگواری کے ساتھ ساتھ اس زیرک نگاہ رکھنے والے نے ڈر بھی محسوس کیا تھا۔۔۔

نیلی پری دیکھتے ہیں کتنے دن تم سے کشش محسوس ہوتی ہے۔۔۔ مسکراتا ھوا اٹھا اور ساتھ ای لڑکی جس کا نام ارحا تھا اُس کو لئے اپنے کمرے میں اپنی زندگی کا ایک اور گناہ کرنے چل دیا۔۔۔

جبکہ علی اور میر بھی اپنے مشترکہ کمرے میں چلے گئے۔۔۔ دونوں اپنے گھر میں رہنے کے بجائے التمش کے ساتھ ہی رہتے تھے۔۔۔

ھانیہ سے اسکو وقتی کشش ہوئی تھی یہ کچھ اور۔۔۔ یہ تو وقت نے بتانا تھا۔۔۔ اور جب وقت بتاتا ہے تو اچھے اچھے اُسکے سامنے ڈھے جاتے ہیں۔۔۔۔۔

آنیا اور ہانیہ دونوں ایک ہی کمرے میں رکی ہوئی تھی۔۔۔۔آنیا تو سو گئی تھی لیکن ہانیہ کی آنکھوں سے نیند غائب تھی۔۔۔۔۔۔

ہانیہ اپنی سوچوں میں اُلجھی ہوئی تھی کہ آج رات کا واقعہ ذہن کے پردوں پر لہرایا۔۔۔۔

یہ اللہ اُسے ہدایت دے۔۔۔۔التمش کا وجود جیسے ہی خیال میں آیا تو بے ساختہ اُس کے لیے دعا نکلی۔۔۔۔

آنکھیں موند کر سونے کی کوشش کرنے لگی۔۔۔۔

یہ جانے بغیر کہ وہ ہی شاید اُسکی ہدایت کا ذریعہ بننے والی ہے۔۔۔

---------,-----------------,-------

---,-------------,-----------,------

صبح معمول کے مطابق ہانیہ کی آنکھ کھلی۔۔۔اٹھ کر آنیا کو اٹھایا۔۔اور خود بھی وضو کرنے چلی گئ۔۔۔

آنیا کمرے میں نماز ادا کرنے لگی تو ہانیہ۔۔۔اٹھ کر بالکنی میں چلی گئ۔۔۔اور نماز ادا کرنے لگی۔۔۔

التمش جو ساری رات جاگ کر گزارتا تھا اور دن میں سوتا تھا اب بھی اپنے بیڈ پر کمفرٹر لپٹے لڑکی کے وجود کو دیکھ کر اٹھ کر اپنے لئے حرام مشروب کا گلاس بھرا اور اٹھ کر بالکنی میں چلا گیا۔۔۔

جب سامنے کی طرف دیکھ کر اپنے دائیں طرف دیکھا تو وہاں پر نیلی پری کو بیٹھے دیکھا جو شاید نماز پڑھ رہی تھی۔۔۔

اپنے ہاتھ میں موجود گلاس سے گھونٹ بھرتے اپنا رخ ہانیہ کی طرف کیا اور پیچھے ریلنگ سے ٹیک لگا کر کھڑا ہو گیا۔۔۔۔

ہانیہ کو نماز پڑھتے ہوئے اپنے چہرہ پر کسی کی نظروں کی تپش محسوس ہوئی لیکن نظرانداز کرتی ہوئی نماز مکمل کرنے لگی۔۔۔

سلام پھیر کر جیسے ہی اپنے دائیں جانب دیکھا تو کل والے لڑکے کو اپنی طرف دیکھتا پایا۔۔التمش نے جب اسکو اپنی طرف دیکھتا پایا تو اپنی ایک آنکھ بند کی۔۔۔اُس کا حلیہ دیکھ کر اور اُسکی اگلی حرکت پر ہانیہ کی پلکیں جھک گئی اور ماتھے پر پسینہ آ گیا

لیکن اپنے چہرے کو سپاٹ ہی رکھا۔۔۔ جبکہ آنکھوں میں غصّہ بھی ہلکورے لے رہا تھا اور چہرہ کا رنگ بھی غصے کی وجہ سے لال ہو گیا تھا۔۔۔ جبکہ ہاتھ میں موجود گلاس کو بھی دیکھ لیا تھا۔۔۔

بغیر دعا مانگیں فوراً سے اندر کی طرف بڑھ گئی اور التمش کی طرف دیکھنے سے بھی گریز کیا۔۔۔

اور التمش اُس نے ہانیہ کا نظریں چرانا دیکھ لیا تھا پھر اُسکا غصے سے لال چہرہ بھی جب وہ چلی گئی تو فوراً شیشے کے سامنے کھڑے ھوا۔۔۔

صحیح تو لگ رہا ہوں پھر بھاگی کیوں اگر ایسے حلیہ میں باہر نکل جائو تو لڑکیوں کے دل ہی بند ہو جائیں میری وجاہت پر۔۔۔۔۔

بلیک رنگ کی بنیان اور اُسی رنگ کا شورٹس پہنے۔۔۔۔وہ اپنے عام سے حلیہ میں تھا۔۔۔اُس کے لیے یہ حلیہ نورمل تھا۔۔۔لیکن ہانیہ کا نظریں چرا کر چلے جانا اُسے کھٹکھا ضرور۔۔۔ورنہ اور لڑکیاں تو اس حلیہ میں بھی اُس پر فدا تھی۔۔۔لیکن وہ نہیں جانتا تھا کہ ایک مضبوط نفس والی عورت کبھی بھی انِ چیزوں پر فدا نہیں ہوتی۔۔۔۔

ناٹک ہے سارے میری توجہ حاصل کرنے کے۔۔۔خود کو اچھا ثابت کرتی ہیں پھر ذرا سی توجہ پر اپنا اصلی رنگ دیکھاتی ہے۔۔۔۔

سر جھٹک کر وہ بولتا ھوا بیڈ کے قریب پہنچا۔۔۔

اٹھو لڑکی۔۔۔ کیا تمہیں اپنے گھر نہیں جانا۔۔۔ التمش نے ارحا کا بازو ہلایا

۔۔۔۔

جس پر ارحا نے اپنی آنکھیں کھولی اور مسکرا کر التمش کو دیکھنے لگی۔۔۔

مجھے نہیں پتہ تھا کہ اتنی حسین صبح میں تم مجھے یہاں سے جانے کا بولو گے

۔۔۔

ارحا نے التمش کے گلے میں اپنے دونوں بازوں حائل کرتے ہوئے کہا۔۔۔ جبکہ وہ اس وقت التمش کی شرٹ میں موجود تھی۔۔۔۔

ہاں دیکھو کتنی حسین صبح ہے اب تم باہر جاؤ گئی تو دیکھو گی نہ اندر بیٹھ کر تو تمہیں نظر نہیں ائ گی۔۔۔ چلو جلدی سے اٹھ جاؤ اور اپنے گھر جاؤ۔۔۔

التمش نے آرام سے اپنی گردن میں سے اُسکے بازوں نکال کر اپنے لہجہ میں مٹھاس سموں کر کہا۔۔۔ورنہ اُس کا دل تو چاہ رہا تھا کہ اٹھا کر باہر پھینک دے اس عذاب کو وجہ اسکو بہت تیز نیند آرہی تھی اور اب اُس کے سونے کا وقت تھا۔۔۔

پر میرا دل تمہیں چھوڑ کر جانے کا نہیں کر رہا ہے۔۔۔ارحا نے اُسکی ہلکی ہلکی شیو پر اپنی انگلی سے رگڑتے ہوئے کہا۔۔۔۔

جانِ ابھی تم جاؤ میں شام میں تمہیں ملوں گا ابھی دراصل۔۔۔۔ہاں علی کی بیوی آنے والی ہے۔۔۔اور میں نہیں چاہتا وہ تمہیں یہاں دیکھ کر کچھ الگ مطلب نکالے۔۔۔۔

التمش سے کوئی بہانا نہیں بن پایا تو جو منہ میں آیا وہ بول دیا۔۔۔۔

اُسکی بیوی تمہارے فلیٹ میں کیا کر رہی ہے۔۔۔ارحا نے جانے کے بجائے اور تفتیش شروع کر دی۔۔۔۔۔۔۔

ارے یار تم یہ اُس سے پوچھ لینا۔۔۔اب جاؤں گھر تمہارے بھی تو گھر والے پریشان ہو رہے ہو گے نہ۔۔۔۔

پہلے جھنجھلا کر پھر نرمی سے کہا۔۔۔۔

اچھا جاتی ہو میں۔۔۔۔ارحا بولتی ہوئی اپنے کپڑے لے کر واشروم میں چلی گئی۔۔۔۔

تھوڑی دیر بعد باہر نکلی۔۔۔اور التمش کے گال پر اپنے لب رکھ کر جانے لگی۔۔۔۔

جبکہ اُس کے جانے کے بعد التمش بستر پر اوندھے منہ لیٹ گیا اور تکیہ کو اپنے ہاتھوں میں دبوچ لیا۔۔۔۔

جبکہ ایک بار پھر ہانیہ کا سراپا اُسکی آنکھوں میں گھوما۔۔۔۔

نیلی پری۔۔۔ایک ہی دن میں سر چڑھ گئی ہو پتہ نہیں کب تک یہ نشہ رہنے والا ہے

بڑبڑاتا ہوا سو گیا۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔،۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔،۔۔۔۔۔۔۔۔

۔۔۔،۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔،۔۔۔،۔۔

باتمیز ذرا سی تمیز نہیں ہے لوفر کہی کا۔۔۔ہانیہ گلاس وآل کے دروازہ کو بند کرتی ھوئی بر برای۔۔۔۔۔

کیا ہوا ابھی سب ٹھیک ہینا۔۔۔انیہ نے ہانیہ کے گھبرائی ہوئی شکل دیکھ کر کہا۔۔۔

کچھ نہیں یہاں پر بہت عجیب لوگ رہتے ہے۔۔۔
ہانیہ نے جانماز سائیڈ ٹیبل پر رکھتے ہوئے کہا

ہاں یہ تو ہے۔۔۔اانیہ نے بھی کہا

چلو تم ذرا افری کو دیکھنا میں آپی کے پاس جا رہی ہوں۔۔۔۔

ہانیہ بولتی ہوئی باہر چلی گئی۔۔۔۔۔

جبکہ اانیہ نے اپنا موبائل اٹھالیا جس پر آیا میسج اس کے چہرہ پر مسکراہٹ لے آیا۔۔۔۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔،۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔،۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔،۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔،۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ایسے نہ مجھی مجھے تم دیکھو سینے سے لگالو نگا۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اااااااااءء۔۔۔چھناک کی آواز سے پلیٹ ہانیہ کے ہاتھوں سے نیچے گری ۔۔۔۔۔

ہانیہ ابھی ناشتہ لگا رہی تھی کہ اچانک سے گانے کی تیز آواز سے اسکے ہاتھ میں موجود پلیٹ سیدھا زمین پر گری۔۔۔

جبکہ گانے کے بول اتنے واہیات تھے کہ ہانیہ کا رنگ سرعت سے لال ہوا

یا اللہ خیر۔۔۔۔آپی نے بھی اپنے دل پر ہاتھ رکھا۔۔۔۔

ہانیہ نے شکر منایا کہ عدیل ور عادل میں سے کوئی نہیں تھا اور ورنہ کتنی شرمندگی ہوتی۔۔۔

اپی آپی رکے ذرا میں ان لوگوں کا دماغ ٹھکانے لگا کر آتی ہوں۔۔۔تنگ کر کے رکھ دیا ہے۔۔۔

ہانیہ نے غصہ سے کہااور جانے لگی۔۔۔۔

روک جاؤ بیٹا چھوڑو آدمی ذات ہے کیا لڑنا۔ان۔۔سے۔۔۔۔۔
آپی نے اسے روکنا چاہا۔۔۔۔ لیکن انکی بات سن کر اسے اور غصہ آگیا

نہیں آدمی ذات ہے تو کچھ بھی کرے گے انکو کوئی روکنے والا نہیں ہے رک جائے ذرا اپ دیکھے کیسا سیدھا کر کے آتی ہوں۔۔۔۔۔۔

ہانیہ کو ویسے ہی صبح والی بات پر غصہ تھا اور اب تو حد ہو گئی تھی۔۔۔اس لئے بغیر آپی کی سنے اپنا دوپٹہ سہی کرتی نکل گئی۔۔۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

التمش جب لیتا تو اچانک سے کچھ یاد آنے پر اپنی سائیڈ سے ریموٹ اٹھایا اور گانا چلادیا۔۔۔

علی جو پانی لینے کے لئے اٹھا تھا ورنہ انکی صبح چار بجے ہوتی ہے۔۔۔۔۔ گانے کی آواز سن کر سمجھ گیا کہ التمش صاحب ابھی ہی سونے گ ئے ہے۔۔۔

بیل بجنے پر جا کر دروازہ کھولا۔۔۔۔۔ تو سامنے کھڑے نسوانی وجود کو نہ۔ سمجھی سے دیکھا کیونکہ ایسا پہلی بار ہوا جیسا سامنے والی کا حلیہ تھا اسے وہ اپنے سرکل کی نہیں لگی۔۔۔

جی کہے۔۔۔ علی نے ہانیہ کے سنجیدہ چہرہ کو دیکھ کر پوچھا۔۔۔

اگر آپ نے اپنا واہیات پنا دیکھا دیا ہو تو اسکو بند کر دے گے۔۔۔تا کہ باقی سب سکون سے رہ لے۔۔۔ہانیہ نے سپاٹ لہجہ میں کہا۔۔۔

میں سمجھا نہیں۔۔۔ علی نے نہ سمجھی سے ہانیہ کی طرف دیکھ کر کہا۔۔۔کہ دوبارہ گانے کی آواز گونجی۔۔۔۔

اب تو سمجھ گئے ہو گے۔۔۔۔آپ کے علاوہ بھی یہاں پر بہت سے لوگ رہتے ہیں اپنا نہیں تو اُن کا ہی خیال کر لے ہر کوئی صبح صادق میں ایسی واہیات چیز نہیں سُننا چاہے گے۔۔۔۔۔

ہانیہ نے علی کو بولنے کا موقع دیے بغیر اپنی کہی۔۔۔۔۔اور علی کی بولتی بند کر دی۔۔۔

اور اگر اب آپ یہ بولے گے کہ یہ آپ کی ہی بلیڈنگ ہے تو ایک کام کرتے ہیں ہم لوگ چلے جاتے ہے آپ لوگ رہ لی جیے گا۔۔۔۔۔

میں کر دیتا ہوں بند۔۔۔ معذرت چاہتا ہوں ہماری وجہ سے آپ کو پریشانی ہوئی۔۔۔۔

کچھ ہانیہ کا سخت لہجہ اور سپاٹ انداز علی کو سمجھا گیا تھا کہ وہ کیسی لڑکی ہے اوپر سے سر پر دوپٹہ دیکھ کر وہ نہ چاہتے ہوئے بھی عزت سے جواب دے گیا۔۔۔۔۔

کیا فائدہ ایسی معذرت کا جب تنگ کر ہی دیا ہے ہانیہ بولتی ہوئی مڑ گئ

۔۔۔۔۔۔

پیچھے علی نے لمبی سانس لی کتنی سخت لگ رہی ہے بلکل کسی اسکول کی میڈم کی طرح۔۔۔

اسے تو میں بتاتا ہوں کام کرتا خود ہے گالیاں مجھے پڑواتا ہے۔۔۔ علی دانت پیس کر بولتا ہوا التمش کے کمرے کی طرف بڑھ گیا۔۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔،۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔،۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔،۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔،۔۔۔۔۔۔۔

۔۔۔۔،۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔،۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔،۔۔۔۔

ہانیہ جو سمجھی تھی کہ صبح والا لڑکا ہی ہو گا تو اُسے کھڑی کھڑی سنادیگی لیکن کسی اور کو دیکھ کر پہلے تو مضطرب ہوئی لیکن پھر بھی اچھی خاصی سنادی۔۔۔

ویسے اچھا ہی ہوا جو وہ نہیں آیا ورنہ میرا دماغ اور خراب ہو جاتا۔۔۔۔

بولتی ہوئی دروازہ کھول کر اندر داخل ہوئی۔۔۔۔

۔۔

۔۔

بس کروگے تم دونوں۔۔۔۔ علی نے میر اور التمش کو بولا جب اس نے صبح والی بات بتائی۔۔۔تب سے دونوں کے قہقہہ نہیں رُک رہے تھے۔۔۔اُس وقت تینوں بلڈنگ کے باہر اپنی اپنی اسپورٹ بائک سے ٹیک لگائے کھڑے تھے۔۔۔۔

یار مجھے سوچ سوچ کر ہنسی آرہی ہیں کہ ایک بندی دروازے پر اائ سے تُجھے تجھے سناتی ہوئی چلی گئی۔۔۔۔

میر نے علی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔۔۔

تم نے کچھ بولا کیوں نہیں۔۔۔ سنا دیتا اچھی خاصی۔۔۔ التمش نے سگریٹ کا دھواں اپنے منہ سے خارج کرتے ہوئے کہا۔۔۔

نہیں یار جس طرح کی وہ تھی اُن کا لہجہ مجھے اتنی ہمت نہیں دے رہا تھا کہ اُن سے بتمیزی کرتا۔۔۔ علی نے ہانیہ کا لہجہ یاد کرتے ہوئے کہا۔۔۔

ویسے تھی کون وہ جس سے تم ڈر گئے۔۔۔ میر نے سوالیہ لہجہ میں کہا۔۔۔

پتہ نہیں کون تھی لیکن میں یقین سے بول سکتا ہوں وہ تمہاری زبان بھی بند کرنا جانتی ہو گی۔۔۔

اچھا اچھا بس صحیح ہے دیکھا جائے گا۔۔۔میر نے ناک پر سے منکھی ارائی

۔۔۔۔۔۔۔

تینوں نے اپنی اپنی بائک سمنبھالی اور تیز رفتار سے چلاتے ہوئے لے گئے

۔۔۔۔۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔،۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔،۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

۔۔۔۔۔،۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔،۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔،۔۔۔

التمش جو بظاھر تو کلب میں موجود تھا لیکن اس کا سارا دھان ہانیہ کی طرف تھا ۔۔۔۔ جسکی ڈری ہوئی اور ناگواری لی ہوئی آنکھیں بّار بار اُسکے ذہن کے پردے پر آرہی تھی۔۔۔

پتہ نہیں ایسی کیا بات تھی اُس کے وجود میں جو التمش کو اپنی طرف کھینچتا تھا ابھی بھی اُسے ہانیہ کو دیکھنے کی طلب محسوس ہوئی تو بغیر کسی پر دھان دیے ۔۔۔۔کلب سے نکلتا چلا گیا۔۔۔۔۔

التمش نے بائک جیسے ہی بلیڈنگ کے پاس روک کر سامنے دیکھا تو اتنا حسین اتفاق دیکھ کر مسکرایا

سامنے ہی ہانیہ کھڑی تھی جس کے ساتھ کوئی لڑکی تھی۔۔۔۔۔

لگتا ہے قسمت بھی یہی چاہتی ہے کہ ہم کچھ وقت ساتھ گزار لے۔۔۔۔۔

ابھی وہ ّبات کرنے کے غرض سے اگے بڑھتا کہ دو لڑکے جن کے ہاتھ میں شاید کچھ کھانے کا سامان تھا ہانیہ کی طرف اتے ہوئے دکھائی دیے۔۔۔

دماغ پر زور دینے سے یاد آیا کہ اُس دِن بھی یہ دولڑکے ساتھ تھے۔۔۔۔

ہانیہ کا ہنس ہنس کر بات کرنا نہ جانے کیوں اُسے بُرا لگ رہا تھا۔۔۔۔۔

اچانک ہانیہ کا موبائل بجا جس کو اُٹھاتی ہوئی وہ کچھ بولتی ہوئی اندر کی طرف بڑھ گئی۔۔۔اُسکوں اندر جاتا دیکھ التمش بھی اندر کی طرف بڑھ گیا۔۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔،۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔،۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔،۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔،۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔،۔

۔۔۔۔۔

ہانیہ جسے آپی نے فون کر کے فری کے اٹھ جانے کا بتایا تھا اندر کی طرف جا رہی تھی کہ اپنے پیچھے کسی کی قدموں کی آواز سن کر رُک کر پیچھے مڑی تو التمش کو کھڑا پایا۔۔۔۔۔۔۔۔۔

نظر انداز کر کے جانا چاہا۔۔۔ کہ اپنی کلائی کسی سخت گرفت میں محسوس کی ۔۔۔۔۔

ہاتھ چھوڑو میرا جنگلی انسان۔۔۔ہانیہ نے دانت پیس کر کہا۔۔۔ جس پر التمش نے اُس کا ہاتھ چھوڑ کر اپنے دونوں ہاتھ اوپر کی طرف اٹھا لئے۔۔۔۔

اچھا میں کچھ نہیں کرتا پر میری بات سن لو پہلے۔۔۔۔ التمش نے دو قدم کی دوری مٹائی اور ہانیہ کے قریب آ کر بولا۔۔۔ جس پر ہانیہ نے اپنے قدم پیچھے

لئے۔۔۔ کتنی بھی بہادر صحیح لیکن تھی تو ایک لڑکی ہی نہ دل کی دھڑکن تیز ہو گئی۔۔۔ جبکہ ہتھیلیوں پر پسینہ بھی آگیا۔۔۔

دیکھو مجھے جانے دو۔۔۔ ہانیہ نے راہداری کے دونوں اطراف میں اپنی نظریں گھمائی جو بلکل سنسان پڑی تھی۔۔۔۔۔

نہیں پہلے میری بات سن لو۔۔۔۔ دراصل بات یہ ہے کہ مجھے تم چاہیئے ہوں مجھے خود سمجھ نہیں آرہا ہے کہ پہلے کبھی ایسے نہیں ہوا کہ کسی لڑکی کی ایک دفعہ ہی دیکھ کر میرا دل اُسکی چاہت کرنے لگے لیکن شاید تم الگ۔۔۔ ہو بس میرے ساتھ تب تک رہنا ہو گا جب تک میرا دل کسی اور پر نہیں آجاتا۔۔۔ اُس کے بعد تم آزاد میں آزاد۔۔۔۔ تم جو چاہوں گی تمہیں ملے گا۔۔۔ ہر چیز جو تم چاہوں۔۔۔

ابھی التمش اور بولتا کہ ہانیہ کا ہاتھ اٹھا اور اُسکے گال پر اپنا نشان چھوڑ گیا۔۔۔

تمہیں شرم نہیں آتی بغیرت انسان۔۔۔ تم جیسے پنچ انسان نے عورت کو سجھ کیا لیا ہے وہ لڑکیاں کوئی اور ہوتی ہو گی۔۔۔ جو چند پیسوں کے لئے اپنا آپ تم جیسے امیر زادوں کے آگے بیچتی ہو گی۔۔۔ میں ایک عزت دار گھرانے سے تعلق رکھتی ہو آئندہ میرے سامنے مت انا۔۔۔ کیا تم میں زرا بھی شرم نہیں ایسے ہی کسی کو بھی روک کر اپنی فضول بکواس بول دیتے ہو۔۔۔

ہانیہ نے غصے سے کانپتی آواز میں کہا۔۔۔ اور جلدی سے لفٹ میں گھس کر بند کر لیا۔۔۔ دروازے سے لگی اپنی قسمت پر آنسو بہانے لگی۔۔۔ التمش نے ابھی جو سب بولا اُسے سوچتے ہوئے بھی اُسکا دل کانپ رہا تھا۔۔۔

التمش نے اپنے گال پر ہاتھ رکھا۔۔۔ چہرہ لال ہو گیا تھا۔۔۔ جبکہ دل چاہ رہا تھا سب چیز تر حم بر ہم کر دے۔۔۔۔۔

پہلے تو مجھے تم صرف میری ایک وقتی کشش لگی لیکن اب تم میری ضد بن گئی ہو دیکھتا ہو کیسے میرے پاس نہیں اتی ہو تم۔۔۔۔

غصے سے بولتا ہوا لمبے لمبے قدم بھرتا باہر نکل گیا۔۔۔۔

کافی دیر تک سڑکوں پر گھومنے کے بعد وہ اپنے فلیٹ آیا تھا اور اتے کے ساتھ ہی حرام مشروب کو اپنے منہ سے لگا لیا تھا۔۔۔

جب علی اور میر گھر پہنچے تو التمش کی ایسی حالت دیکھ کر گھبرا گئے۔۔۔۔۔

کیا ہوا ہے ایش۔۔۔ علی نے اُسکے کندھے پر ہاتھ رکھ کر کہا۔۔۔

اُس نے مجھے تھپڑ مارا۔۔۔ التمش نے غائب دماغی سے جواب دیا۔۔۔ جبکہ اس کا جملہ سن کر میر اور علی دونوں حیران ہوئے۔۔۔۔

کس نے مارا ہے ھوا کیا کچھ بتائے گا۔۔۔ میر نے اُسکے سامنے بیٹھ کر کہا۔۔۔

تو التمش نے ساری بات دونوں کو بتادی۔۔۔ یہ دونوں ہی تو تھے جن سے وہ اپنی ہر بات شیئر کرلیتا تھا۔۔۔۔

جس طرح کا تو مجھے بتا رہا ہے اُس سے تو یہی واضح ہو رہا ہے کہ غلطی تیری ہے ایسے ہی کسی کو بھی منہ اٹھا کر تو ایسی گھٹیا آفر نہیں کرتے۔۔۔۔۔۔

علی نے غصے سے کہا۔۔۔۔

کسی کو منہ اٹھا کر نہیں کری جب سے پہلی بار دیکھا تھا تو دل اُسی کو مانگ رہا ہے۔۔۔

التمش نے گلاس منہ سے لگایا۔۔۔

کوئی چیز نہیں ہے وہ کہ دل مانگ رہا تھا تو خرید کر دے دیا جیگتی جاگتی انسان ہے اور شریف لڑکی بھی ہے جس کو تم نے اتنی گھٹیا آفر کی ہے۔۔۔

علی کا غصّہ کسی طور کم نہیں ہو رہا تھا۔۔۔

اتنی ہی پسند آگئی تھی تو نکاح کر لیتے۔۔۔ علی نے آرام سے حل بتایا۔۔

جس پر التمش کی ہنسی چھوٹ گئی۔۔۔۔

نکاح اور میں تمہارا دماغ چل گیا۔۔۔دیکھنا خود آئے گی میرے پاس۔۔۔۔ التمش نے غرور بھرے لہجہ میں کہا۔۔۔

اچھا بس کرو تم دونوں لڑنے نہ لگ جانا۔۔۔ کھانا آرڈر کرتا ہوں میں ۔۔۔۔
میر نے دونوں کو چُپ کروایا۔۔۔۔

علی تو چُپ ہو گیا لیکن التمش گلاس ہاتھ میں پکڑے کسی سوچ میں گم تھا۔۔۔۔

-------------،-------------،-----------

--،-------------،-------------،---

میں تو کہہ رہیں تھی تھوڑے دن اور رُک جاتے۔۔۔۔آپی نے فری کو پیار کرتے ہوئے کہا جو ہانیہ کی گود میں تھی۔۔۔۔

نہیں آپی اگر میں یہاں اور رُک گی تو بابا اپنی طبیت خراب کر لے گے ویسے بھی وہ اپنا خیال نہیں رکھتے انشاءاللہ آگلی بار ہم زیادہ دنوں کے لئے رُک جائے گے۔۔۔

ہانیہ نے مسکراتے ہوئے کہا۔۔اور گاڑی میں بیٹھ گئی۔۔۔۔۔

آنیا بھی آپی سے ملتی ہوئی گاڑی میں بیٹھ گئی۔۔۔عادل اور عدیل گھر نہیں تھے اس لئے دونوں نے کیب بوک کارروائی تھی۔۔۔

ہانیہ نے بہت جلد اپنے تاثرات پر قابو پالیا تھا اور اب وہ مزید ادھر نہیں روکنا چاہتی تھی اس لیئے فیروز صاحب کا بہانا کر کے واپسی اختیار کی۔۔۔

۔۔۔۔۔۔،۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔،۔۔۔۔۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔،۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔،۔۔۔۔۔۔۔۔۔

کیا ہے یار صبح سے موبائل میں لگا ہوا ہے دیکھ کیا رہا ہے۔۔۔میر نے التمش کو کہا جو کب سے موبائل میں لگا ہوا تھا اور اس کو دیکھا بھی نہیں رہا تھا کیا دیکھ رہا ہے۔۔۔۔

میری مرضی میں جو بھی دیکھو تو اپنا منہ بند رکھ۔۔۔۔التمش نے میر کو لتارا

۔۔۔۔

اب میر کو پکا یقین ہو گیا تھا کہ کچھ تو گڑ بڑ ہے اس لیے دبے پاؤں چلتا ہوا التمش کے پاس آیا جو صوفہ پر لیتے کے انداز میں بیٹھا ہوا تھا۔۔۔۔اور موبائل ہاتھ سے چھین کر دیکھنے لگا۔۔۔۔
التمش جو پوری طرح موبائل میں مگن تھا اچانک ہاتھ سے چھین جانے پر اٹھا

۔۔۔۔

میر دیکھ موبائیل دے دے نہیں تو پٹ جائے گا میرے ہاتھوں۔۔۔۔۔
التمش نے میر کو دھمکی دی۔۔۔۔

چُپ کر بے۔۔۔۔کیا دیکھ رہا تھا تو کید نپ کیسے کرتے ہیں۔۔۔۔

میر نے التمش کی پلے لسٹ بتائی۔۔۔۔ جس میں کسی کو اغوا کرنے کے طریقے کی ویڈیو چل رہی تھی۔۔۔
جس پر التمش نے جلدی سے لپک کر اپنا موبائل میر کے ہاتھوں سے لیا۔۔۔

التمش بول دے کہ تو اُس تھپڑ والی باجی سے بدلہ لینے کے لئے یہ سب نہیں دیکھ رہا۔۔۔۔
میر کی بات پر التمش نے چمکتی انکھوں سے اُسے دیکھا۔۔۔

میں واقعی میں اُس سے بدلہ لینا چاہتا ہوں۔۔۔۔ اُس تھپڑ کا۔
التمش بولتا ھوا صوفہ پر بیٹھ گیا۔۔۔

یار ایش اب بس کر دے دیکھ میرے بھائی یہ پاکستان ہے اور یہاں پر لڑکیوں کو اپنی عزت اپنی جانِ سے بھی پیاری ہوتی ہے اور ہر لڑکی اُن لڑکیوں کی طرح نہیں ہوتی جن کے ساتھ ہم وقت گزاری کرتے ہیں کچھ لڑکیاں اپنا وقار اور اپنی عزت کھونے سے درتی ہے۔۔۔بس کر چھوڑ جانے دے چل کلب چلتے ہے۔۔۔۔

میر نے پہلے اُسے سمجھایا پھر اُس کا موڈ ٹھیک کرنے کے لئے اُسے زبردستی کلب لے گیا۔۔۔

پیچھے التمش بھی سمجھ گیا کہ اُسے وہ سب نہیں بولنا چاہئے تھا تینوں جیتنے بھی خراب صیحح لیکن کبھی کسی لڑکی کے ساتھ زبردستی نہیں کری تھی لیکن پتہ نہیں ہانیہ کو دیکھ کر التمش کیوں اتنا بے قابو ھوا تھا خود نہیں جانتا تھا

۔۔۔ لیکن ہانیہ کو اُسے تھپڑ نہیں مارنا چاہیے تھا اور یہ بات وہ وقتی طور پر تو بھول جانا چاہتا تھا لیکن دماغ میں اُس کے بیٹھ گیا تھا۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔،۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔،۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

،۔۔۔۔،۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔،۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

یہ منظر ہے یزدانی مینشن کا جس کی خوبصورتی دیکھنے والے کو حیران کر دے ۔۔۔ لیکن جتنا یہ مینشن خوبصورت تھا یہاں پر رہنے والے لوگ اتنے ہی بگڑے ہوئے۔۔۔۔۔

بیرونی دروازے پر دو اسلحہ کے ساتھ موجود گارڈ۔۔۔۔ جو گیٹ کو کھولنے اور بند کرنے پر پابند ہے۔۔۔ اندر کی طرف رخ کرے تو بیچ میں سفید رنگ کی چمکتی ہوئی پورچ ہے جس کے دائیں اور بائیں جانب ہرا بھرا گارڈن ہے جس میں دنیا کا ہر پودا لگایا گیا ہے۔۔۔ پورچ میں چار گاڑیاں کھڑی ہے

جن میں سے دو تو لمبر گینی ایک لال رنگ کی اور ایک نیلی۔۔۔ جبکہ دو بی ایم ڈبلیو بھی تھی۔۔۔۔۔

گھر کے اندر کی ہر چیز نفاست سے سجائی گئی تھی جبکہ زیادہ تر سامان بیرون ملک سے منگوایا گیا تھا۔۔۔۔۔۔۔اوپن کچن جہاں سے لانچ صاف نظر آتا ہے نیچے دیکھا جائے تو دو کمرے ہے۔۔۔لانچ کے بیچ میں صوفہ سیٹ رکھا گیا ہے جس کے عین سامنے اندراج سائز ٹیوی لگا ہوا ہے۔۔۔۔۔

اوپر کی طرف تین کمرے ہے ایک جم روم ہے۔۔۔ جبکہ ایک پر یئر روم بھی ہیں جہاں اس گھر کا کوئی بھی فرد جانا ضروری نہیں سمجھتا۔۔۔۔

--------,-----------------,--------

----------,--------------,--------

یہ اللہ کتنی تیز اواز ہے صبح صبح سب اللہ کا کلام پڑھتے اور سنتے ہے اور ایک یہ گھر ہے جس میں ناچ گانے چلتے رہتے ہیں۔۔۔۔

آسیہ بیگم نے اپنی لاٹھی سمنبھالی اور باہر کی طرف جاتی ہوئی بولی۔۔۔۔اوپر والے کمروں میں سے ایک کمرے سے بہت تیز آواز آرہی تھی اور سب کو پتہ تھاوہ کمرہ کس کا ہے

جب وہ باہر نکلی تو روز کی طرف ملازم کبھی اِدھر جاتے تو کبھی اُدھر۔۔۔۔

وہ سیدھا آکر لاؤنج میں صوفہ پر بیٹھ گئی۔۔۔یزدانی صاحب پہلے سے بیٹھے ہوئے تھے جبکہ سامنے میز پر انکی چائے رکھی ہوئی تھی۔۔۔۔

کب تک ایسا چلے گا۔۔۔ یہ گھر کم جہنم زیادہ بن گیا ہے۔۔۔ آسیہ بیگم نے سخت آواز میں کہا۔۔۔

میں کوشش کر تو رہا ہو۔۔۔ یزدانی صاحب نے شکستہ آواز سے کہا۔۔۔

رہنے دو میاں تمہارے ایک فیصلے نے پورا گھر خراب کر دیا ہے۔۔۔
آسیہ بیگم ابھی کچھ اور بولتی کہ ملازمہ اُنہیں ناشتہ کا پیغام دینے ائ۔۔۔۔۔

چلو پھر سے وہی گھاس پھوس کھانے پڑے گے۔۔۔ منہ بنا کر بولتی ہوئی وہ اپنی لاٹھی کا سہارا لے کر اُٹھی اور ناشتہ کی ٹیبل پر چلی گئی۔۔۔
پیچھے یزدانی صاحب بھی چل دیئے آفس وہ پہلے ہی ناشتہ کر چُکے تھے

ابھی وہ بیٹھی ہوئی تھی کہ ہیل کی ٹک ٹک نے اُن کا دھان اپنی طرف کھینچا۔۔۔جہاں پر سے مریم بیگم نیلے رنگ کی ساری میں آرہی تھی جس میں انکا وجود چھپ کم رہا تھا اور دکھ زیادہ۔۔۔۔۔

مریم بیگم کو دیکھ کر آسیہ بیگم نے نفی میں سر ہلایا۔۔۔۔

گڈ مارننگ۔۔۔۔مریم بیگم بولتی ہوئی اپنی جگہ پر بیٹھی ملازم نے جلدی سے اُن کے آگے اُن کا ناشتہ رکھا۔۔۔۔۔

کیا ہوا ہے آپ کھا کیوں نہیں رہی۔۔۔۔جب مریم بیگم نے آسیہ بیگم کو نہ کھاتے دیکھا تو بولی۔۔۔۔۔

مجھ سے نہیں کھایا جاتا یہ سب۔۔۔۔آسیہ بیگم۔نے اپنے سامنے رکھی پلیٹ کو دیکھ کر کہا۔۔جس میں ایک ابلا ہوا انڈا اور ساتھ میں کچھ فروٹ کاٹ کر رکھے ہوئے تھے۔۔۔۔۔

جب جانتی ہے کہ آپ نے یہی کھانا کھانا ہے تو پھر یہ نکھرے دکھانے کی کیا ضرورت ہے۔۔۔۔
فالتو میں اپنی طبیت خراب کرلے گی پھر مجھے اپنے کام سے اوف لینا پڑے گا۔۔۔پورا گھر پریشان کر دیتی ہے آپ۔۔۔۔۔

مریم بیگم کے لہجہ میں آسیہ بیگم کے لئے صاف بیزاری تھی۔۔۔۔

آسیہ بیگم نے اپنے آنسو چھپائے۔۔۔۔کھانے لگی۔۔۔

ڈائننگ ٹیبل پر ایک اور وجود کا اضافہ ہوا۔۔۔ تنگ جینس پہن کر اُس پر وائٹ رنگ کا کرتا جو بمشکل اُس کے گھٹنے تک جا رہا تھا دوپٹہ ندارد، سر پر کالا چشمہ پہنے۔۔۔

وہ ائزل تھی یزدانی صاحب کی بیٹی۔۔۔۔ خود سر، گھمنڈی۔۔۔۔

گورا رنگ۔۔۔۔ اپنے بھائی کی طرح آنکھیں، گلابی لب۔۔۔۔ لمبے بھورے بال۔۔۔۔ وہ سراپا عشق تھی اگر کوئی اُسے دیکھ لے تو اس کا دیوانہ ہوئے بغیر نہیں رہ سکتا ہے اور شاید یہی چیز تھی جس نے اُسے گھمنڈی بنا دیا تھا۔۔۔۔

بغیر کچھ بولے۔۔۔ ٹیبل پر سے سیب اٹھایا اور گھر سے باہر نکل گئی۔۔۔۔۔

پیچھے آسیہ بیگم نے اپنی پوتی کی خریت کی دعا کی۔۔۔۔نہ جانے کب انکے دونوں پوتی پوتا نیک اور سیدھی راہ پر آئیگے۔۔۔۔

یہ اللہ انِ کو ہدایت دے۔۔۔آسیہ بیگم نے دل سے دعا دی اور زبردستی ناشتہ اپنے حلق سے اترنے لگی۔۔۔

جبکہ مریم بیگم اپنے فون میں گم رہی۔۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔،۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔،۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

۔۔۔۔،۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔،۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔،۔۔۔۔۔

آرام سے محترمہ۔۔۔۔دیکھ کر چلے۔۔۔

عادل جو اپنے دوستوں سے بات کرتا ھوا جا رہا تھا اچانک سامنے آنے والی ہستی سے ٹکرایا۔۔۔اور گرنے سے بچانے کے لیے اُسے بازوں کا سہارا دیا ۔۔۔

ائیزل جو ابھی ابھی یونی ائ تھی جلدی میں اپنی کلاس کی طرف جا رہی تھی کہ کسی وجود سے ٹکرائی۔۔۔

سنبھل۔کے کھڑی ہوئی اور کاٹ کھانے والی نظروں سے عادل کی طرف دیکھا جو اُسی کی طرف دیکھ رہا تھا

تمہیں نظر نہیں اتا جنگلی انسان۔۔۔۔ائزل نے تیز لہجہ میں کہا۔۔۔

جبکہ عادل جو ایک پل کو واقعی میں اُس کے چہرے میں کھو گیا تھا ہوش میں آیا۔۔۔

شاید میں نے آپکو گرنے سے بچایا ہے بجائے شکریہ کہنے کہ آپ بتمیزی سے بات کر رہی ہے۔۔۔۔ عادل نے اب بھی اپنے لہجہ کو نرم رکھا۔۔

سب جانتی ہو میں تم جیسوں کو ایسے ہی لڑکیوں سے ٹکراتے پھرتے ہو جہاں کوئی خوبصورت لڑکی دیکھی نہی لگ گئے پیچھے۔۔۔۔

۔۔۔ائزل نے اپنے دونوں بازو اپنے گرد باندھ کر کہا۔۔

لگتا ہے آپکو بہت بڑی غلط فہمی ہوئی ہے جو آپ اپنے آپ کو خوبصورت سمجھ رہی ہے۔۔۔ لیکن یقین مانئے آپ صرف اپنے چہرہ سے اچھی ہو گی لیکن

آپ کا باطن نہیں۔۔۔۔اور میں ایسی لڑکیوں پر اپنا وقت ضایع نہیں کرتا

۔۔۔۔

عادل نے اب بھی نرم لہجہ میں کہا۔۔۔ لیکن لفظوں کی کاٹ۔۔۔۔ائزل
نے محسوس کرلی تھی۔۔۔۔۔

تم۔۔۔۔اپنے آپکو سمجھتے کیا ہو جانتے بھی ہو میں ہوں کون۔۔۔۔ایک منٹ
لگے گا تمہیں یہاں سے نکلوانے میں۔۔۔۔۔۔۔یہاں پر موجود ہر لڑکا مجھ
پر مرتا ہے۔۔۔

۔۔۔۔ائزل۔۔۔۔نے مغرورانہ لہجہ میں کہا۔۔۔۔اس کی بات سن کر عادل کا
دماغ گھوم گیا کتنی دیر سے وہ اس کے ساتھ تمیز سے پیش آرہا تھا لیکن شاید یہ
لڑکی چاہتی ہی نہیں تھی کوئی اُس سے تمیز سے بات کرے۔۔۔۔

دیکھو میں اب کوئی تماشا نہی چاہتا۔۔۔۔۔۔ہزار طرح کی نظرے اِس وقت ہم دونوں کو دیکھ رہی ہے۔۔۔تم جیسی کو شاید واقعی میں اپنی عزت نہیں پیاری پر مجھے میری عزت بہت پیاری ہے۔۔۔اور میں انِ نفس کے ماروں میں سے نہیں ہو جو ایسی لڑکی پر مر جاؤ جو اپنے حسن کی نمائش کرانا ضروری سمجھتی ہے۔۔۔۔

عادل نے حقیر لہجہ میں کہا۔۔۔۔

اور آگے کی طرف بڑھ گیا اگر اور رکتا تو ضرور اُس کا ہاتھ اس لڑکی پر اٹھ جاتا جس کا حلیہ ہی عادل کو نا گوار گزرا۔۔۔۔

دیکھ لو گی تمہیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔ائزل نے دانت پیستے ہوئے کہا۔۔۔اور واپسی کے لیے مڑ گئی اُس کا بلکل موڈ نہیں تھا اب کلاس لینے کا۔۔۔۔

شام کا وقت تھا ہانیہ اکیلی صحن میں بیٹھی تھی آنیا اپنے کمرے میں سو رہی تھی فری بھی آنیا کے ساتھ تھی۔۔۔۔

مجھے بہت اکیلا کر گئے ہے آپ عدنان میں سب کے سامنے بہت مضبوط ہوں لیکن اندر سے بلکل ٹوٹ گی ہو۔۔۔۔۔
ہانیہ نے صحن میں لگے پھولوں کو دیکھتے ہوئے اپنے آپ سے کہا۔۔۔۔

.... اگر آپ آج ہوتے تو اس کی ہمت نہیں ہوتی مجھے اتنی گھٹیا بات کہنے کی التمش کا رویہ یاد کر کے ہانیہ کی آنکھیں بھیگ گئ۔۔۔۔

جتنی بھی بہادر صحیح لیکن تھی تو ایک صنف اہن ہی نہ غلیظ نظروں سے ڈر جانے والی۔۔۔۔

اندر سے فری کی رونے کی آواز سن کر جلدی سے اپنے آنسو صاف کیے ۔۔۔اور اندر کی طرف بڑھ گئی۔۔۔۔

-------------,--------------,-------------------------,--------------

کیا ہوا ہے سب ٹھیک تو ہے۔۔۔۔۔
بیچ راستے میں گاڑی رکنے پر یزدانی صاحب نے ڈرائیور کو مخاطب کیا۔۔۔

پتہ نہیں سر شاید کچھ خرابی ہو گئی ہے۔۔۔

جلدی سے ٹھیک کر و یہ تو بیچ راستے میں ہی خراب ہو گئی ہے۔۔۔
یزدانی صاحب نے شیشے سے آس پاس دیکھا تو گاڑی واقعی میں مین روڈ پر خراب ہوئی تھی اس پاس کافی دکان تھی۔۔۔کہ انکی نظر ایک منظر پر اٹک گئی۔۔۔۔

جلدی سے گاڑی کا دروازہ کھول کر اُس سمت اپنے قدم بڑھائے۔۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔،۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔،۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

۔۔۔۔۔۔،۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔،۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

فیروز صاحب جو اپنی دکان پر موجود لڑکے کو ہدایت دے رہے تھے آپنے کندھے پر کسی کے ہاتھ کو محسوس کر کے پلٹے۔۔۔۔۔

کھوتے اتنے سال بعد نظر آرہا ہے۔۔۔۔۔

یزدانی صاحب نے بولتے ہوئے فیروز صاحب کو کس کے گلے لگایا۔۔۔۔ جبکہ فیروز صاحب اب تک حیرت میں تھے

بس کر دے میں تیرے سامنے ہوں حقیقت میں۔۔ یزدانی صاحب نے انکے گال پر ہلکا سا تھپتھپاتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔۔۔

حیرت سے باہر نکلتے فیروز صاحب نے نم انکھوں سے دوبارہ یزدانی صاحب کو گلے لگایا۔۔۔۔۔

کیسا ہے یار تو۔۔۔۔فیروز صاحب نے پوچھا۔۔۔

میں ٹھیک چل کہیں بیٹھ کر بات کرتے ہے ویسے بھی میری گاڑی خراب ہے بلکہ یہ دکان تیری ہے نہ چل اجا بیٹھ جا۔۔۔۔

یزدانی صاحب بولتے ہوئے اندر رکھی کرسی پر بیٹھ گئے۔۔۔

پیچھے فیروز صاحب اُنکی برسوں پرانی مخلصی اور پیار دیکھ کر سرشار ہو گئے

۔۔۔۔۔

دونوں یونیورسٹی کے زمانے کے پکے دوست تھے لیکن یونی ورسٹی ختم ہونے کے بعد دونوں الگ الگ شہر میں ابسے اور اپنی اپنی زندگیوں میں مصروف ہو

گئے لیکن پھر بھی دل میں دونوں نے ایک دوسرے کو یاد رکھا ہوا تھا

-----------,-----------------------,----

----------,-----------------,------

کیا بات ہے بابا آج بہت خوش نظر آرہے ہیں-----

انیا نے شرارت سے فیروز صاحب کو کہا-----جن کے چہرے پر ایک مسکراہٹ تھی جو کب سے آنیا اور رہانیہ دیکھ رہی تھی------

ہاں بس ایک بہت پرانا اور جگری دوست مل گیا----آج شاید اس لیے بہت خوش ہوں-----

فیروز صاحب نے مسکراتے لہجے میں کہا۔۔۔

اور پھر اُنہیں اپنے اور یزدانی صاحب کے بارے میں بتاتے رہے۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

آنیا یونی کے گیٹ سے باہر نکلی کے اُسے سامنے ہی اپنی گاڑی کے پاس نظر آیا۔۔۔

آنیا کے چہرے پر مسکراہٹ پھیل گئ۔۔۔اپنے قدم اُس کی طرف بڑھائے۔۔۔

کیسے ہے آپ۔۔۔آنیا نے قریب آکر نظرے جھکا کر پوچھا۔۔۔

کیسا ہو سکتا دو دن تمہیں دیکھا نہیں۔۔۔بلال نے آنیا کے دونوں ہاتھ اپنے ہاتھ میں تھام کر کہا۔۔۔

آنیا نے جھجھکتے ہوئے اپنے ہاتھ بلال کے ہاتھوں سے آزاد کروائے

وہ میں پھوپھو کے گھر گئی ہوئی تھی۔۔۔اس لیے یونی نہیں ائی۔۔۔۔
آنیا نے بلال کی طرف دیکھ کر کہا۔۔۔۔

چلو آؤ تمہیں گھر چھّور دوں۔۔۔۔بلال نے آنیا کو کہتے ہوئے اُس کی بال کی لٹ کان کے پیچھے کی۔۔۔۔

جس پر آنیا کے چہرے پر گلال کھلا اور

وہ نظریں جھکا گئی۔۔۔اگر اُسکی آنکھوں میں دیکھ لیتی تو خباثت اور پیار میں فرق نظر آ جاتا۔۔۔

بلال نے آنیا کا ہاتھ پکڑا اور اُسے گاڑی میں بٹھایا۔۔

بلال آپ گھر کب آئے گے۔۔۔

آنیا نے بلال کو کہا جو ٹرن لے رہا تھا۔۔۔

کس کے گھر جانا ہے اور کیوں۔۔۔بلال کو پتہ تو تھا لیکن پھر بھی انجان بن کر پوچھا۔۔۔۔

میں اپنے گھر کی بات کر رہی ہوں رشتے کے لیے۔۔۔۔

آنیا نے اپنی بات پر زور دیتے ہوئے کہا۔۔۔۔

یار ابھی ہمارے تعلق کو وقت ہی کتنا ھوا ہے۔۔۔ابھی تو ہمیں یہ سب انجوائے کرنا چاہیے اور تم شادی کی بات کر رہی ہوں۔۔۔۔

پورے دو سال ہو چکے ہے۔۔ ہمیں ساتھ میں اب بھی آپکو کم لگ رہا ہے۔۔اور کتنا صبر کروں۔۔۔

آنیا نے غصے اور بھرائی آواز میں کہا۔ جس کو سنتے بلال نے فورا گاڑی روکی۔ اور اپنا رخ آنیا کی طرف کیا۔۔۔۔

یار تمہیں مجھ پر بلکل بھی بھروسہ نہیں ہے نہ جب پیار تم سے کرتا ہوں تو شادی بھی تمہیں سے کرونگا بس ابھی مجھے کوئی کام کرنے دو کیا چاہتی ہو کہ تمہارے والد مجھے بیروزگار کہہ کر منع کر دے رشتے سے۔۔۔۔۔۔۔

بلال نے اپنے دونوں ہاتھ۔ آنیا کے چہرے پر رکھ کر کہا جس پر آنیا نے بھی اثبات میں سر ہلایا۔۔۔۔

یہ جانے بنا کے یہ شخص جو آج اتنا پیار دے رہا ہے کل اسکا پیار ہی جھوٹا نکلے گا

------------------,------------------,--------

----,-------------,--------

ہر کوئی اپنی اپنی سوچ میں گم تھا التمش اور اُسکے دوست زندگیوں کی رنگینیوں میں گم تھے ہانیہ کمرے میں بیٹھی فری کے چہرے میں عدنان کو تلاش کر رہی تھی۔۔۔۔انیا کمرے کی کھڑکی میں کھڑی چاند کو دیکھتی ہوئی اپنے اور بلال کے مستقبل کے حسین لمحے سوچ رہی تھی۔۔۔۔جبکہ فیروز صاحب یزدانی صاحب کی کہیں بات کے بارے میں سوچ رہے تھے

عادل اور ائزل ایک دوسرے کی ہوئی تکرار کے بارے میں سوچ رہے تھے ۔۔۔۔غرض یہ کے مستقبل سے سب انجان اپنی اپنی سوچوں میں گم تھے

۔۔۔۔۔۔۔۔۔

بیٹا مجھے آپ سے کچھ بات کرنی تھی۔۔۔۔

صبح ناشتے کے بعد فیروز صاحب نے ہانیہ کو مخاطب کیا جو فری کو ساتھ لئے بیٹھی تھی۔۔۔۔

جی بابا بولے۔۔۔۔ہانیہ نے فری کے بال سہی کرتے ہوئے کہاں۔۔۔۔

بیٹا میں نے آپکو کل بتایا تھا نہ اپنے دوست کے بارے میں۔۔۔۔۔

فیروز صاحب مئی بات کرنے سے پہلے تمہید باندھی۔۔۔۔

جی بابا بتایا تھا یزدانی نام تھا شاید انکا۔۔۔۔۔

ہانیہ نے فوراً سے جواب دیا۔۔۔۔

بیٹا وہ۔۔۔۔وہ دراصل اپنے بیٹے کے لیے انا چاہ رہے ہیں۔۔۔۔

فیروز صاحب نے کچھ جھجکتے ہوئے کہا۔۔۔

یہ تو بہت اچھی بات ہے بابا۔۔۔آنیا بھی اب بری ہو گئی ہے ہمیں اُس کی شادی کے بارے میں بھی کچھ سوچنا تھا نہ۔۔۔۔

ہانیہ نے خوش ہوتے ہوئے کہا۔۔۔

دراصل بیٹا وہ آپکے لئے انا چاہ رہے ہیں۔۔۔۔ہانیہ جو فری کی شرٹ ٹھیک کر رہی تھی اُس کے ہاتھوں کی حرکت رُک گئی۔۔۔۔اُس نے حیرت بھری آنکھوں سے فیروز صاحب کی طرف دیکھا جو اُسی کی طرف دیکھ رہے تھے۔۔۔۔

بابا یہ۔۔۔یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں۔۔۔میں کیسے مطلب میرے بارے میں یہ سب۔۔۔۔میں کیسے شادی کر سکتی ہوں۔۔۔۔

ہانیہ کو سمجھ نہیں آرہا تھا کس طرح اپنی بات کہے۔۔۔۔

دیکھے بیٹا میری بات تحمل کے ساتھ سنے۔۔۔
میں جانتا ہوں آپ ایک پڑھی لکھی لڑکی ہے اور اپنے فیصلے خود بھی کرنا جانتی ہے لیکن بیٹا ایک مرد کا سایہ عورت کی زندگی پر ایک درخت کی مانند ہوتا ہے ۔۔۔زندگی میں بہت سے ایسے موڑ اتے ہے جب ایک عورت کو آدمی کی ضرورت ہوتی ہے جو اُسے ہر اوچ نیچ سے بچاتا ہے۔۔۔۔

تو بابا آپ تو ہے نہ میرے ساتھ پھر کیوں۔۔۔۔ہانیہ نے فیروز صاحب کی بات بیچ میں کاٹ کر کہا۔۔۔

بیٹا میں اج ہوں کل نہی ہو گا آنیا اپنے گھر ہو گی تمہارا بھائی اپنے بیوی بچے سنبھال رہا ہے ایسے میں تم چاہتی ہو کے اُن پر بوجھ بن جاؤ۔۔۔۔۔۔

بیٹا ایک شوہر کی جگہ کوئی دوسرا رشتا نہیں لے سکتا۔۔۔۔وہ تمہاری ہر موڑ پر حفاظت کرے گا۔۔۔اور اپنے بارے میں نہیں تو فری کے بارے میں سوچو بیٹا اُسے بھی تو ایک باپ کا سایہ چاہیے۔۔۔۔

فیروز صاحب نے ہانیہ کو دیکھ کر کہا جو خاموش نظروں سے اُنہیں کی طرف دیکھ رہی تھی

اور آپکو لگتا ہے بابا کے کوئی بھی مرد اتنا اعلیٰ ظرف کا ہو گا کے کسی اور کی اولاد کو اپنائے گا۔۔۔۔ہانیہ نے اسپاٹ آواز سے کہا۔۔۔۔

بیٹا ضروری نہیں ہر مرد کم ظرف ہوں کچھ مرد ایسے بھی ہوتے ہیں جن کو کسی کو اپنانا ہو تو وہ اُس کی برائی نہیں دیکھتے بلکہ اسکو اپنانے کے لیے ہر حد پار کر جاتے ہیں اُنہیں اِن سب باتوں سے کوئی فرق نہیں پڑتا کہ وہ عورت بیوہ ہے یہ طلاق یافتہ یہ پھر کسی گند میں پھسی ہوئی ہے وہ اُسے اپنا کر دنیا کے سامنے سرخرو کر دیتے ہیں۔۔۔

فیروز صاحب نے اپنی بات ختم کر کے ایک آس سے ہانیہ کی طرف دیکھا۔۔۔

بابا جیسا آپکو ٹھیک لگے لیکن میں اپنی بچی کو نہیں چھوڑوں گی۔۔۔

ہانیہ نے بھرائی آواز میں کہااور فری کو لے کر کمرے کی طرف بڑھ گئی

پیچھے فیروز صاحب کے چہرے پر ایک مسکراہٹ آگئی۔۔۔

کل جب یزدانی صاحب کو اُنہوں نے عدنان کی موت کے بارے میں بتایا تھا اور ہانیہ اور فری کی تصویر دکھائیں تھی تو اُنہوں نے کہا تھا کہ وہ چاہتے ہیں کے ہانیہ جیسی لڑکی ہی انکے بیٹے کی زندگی میں آئے جو اُسے گناہوں سے دور کر دے۔۔۔۔اور سیدھے راستے پر لے آئے۔

----------------------,------------------------------

----,-----------------,--------------,-------

یزدانی صاحب التمش کے فلیٹ کی بلڈنگ کے باہر کھڑے تھے۔۔۔اُنہوں نے ایک لمبی سانس لی اور اپنے قدم آگے بڑھائے۔۔۔

لفٹ سے نکلتے ہی پورے فلور پر گونجتے تیز گانے کی آواز پر اُنھوں نے استغفار پڑھا اور ڈور بیل بجائی۔۔۔۔۔۔۔
چوتھی بیل پر علی نے آکر دروازہ کھولا۔۔۔۔۔۔

صبر نہیں ہوتا بیل پر ہاتھ رکھ کر رررر رہی بھول گئے ہو۔۔۔۔۔۔
علی نے اپنی ہی دھن میں بولتے ہوئے جب یزدانی صاحب کو دیکھا تو ایک دم سیدھا ہو گیا۔۔۔۔

ارے انکل آپ آئے نہ اندر۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔
علی نے جلدی سے سائڈ پر ہو کر یزدانی صاحب کے لئے دروازہ کھولا۔۔۔۔

جس پر وہ ہنکار بھر کر اندر کی طرف بڑھے۔۔۔۔

پیچھے علی نے گھر کی حالت کو دیکھ کر اپنے ماتھے پر ہاتھ مارا۔۔۔۔

یزدانی صاحب نے اپنا قدم جیسے ہی آگے بڑھایا کے اُنہیں قدموں کے نیچے کوئی چیز محسوس ہوئی۔۔۔۔۔۔۔

اُنہوں نے اپنا پاؤں ہٹایا تو ببل ادھی انکے جوتے پر اور ادھی فرش پر لگی ہوئی تھی۔۔۔۔

اُنہوں نے پلٹ کر غصے بھری نظروں سے علی کو دیکھا۔۔۔۔ جس پر وہ دھیٹوں کی طرح مسکایا۔۔۔۔۔۔۔۔۔ تھوڑا آگے بڑھے تو صوفے پر ایک زندہ لاش نظر ائی۔۔۔۔

جو اور کوئی نہیں میر صاحب تھے جن کا ایک ہاتھ اور گردن صوفے سے نیچے
کہ ایک ٹانگ بھی فرش کو سلامی دے رہی تھی u لٹکی ہوئی تھی جب

u-----

تیریم بگیر توں کوئی حل نہیں ہے کچھ نہ کچھ کرنا ہی پڑے گا تم دونوں کا بھی

میر کے منہ پر ایک تھپڑ لگا کر وہ آگے کمرے کی طرف بڑھ گئے----

جبکہ تھپڑ لگنے سے بھی میر صاحب اپنی نیند سے نہیں جاگے------

اٹھ جا سالہ ہمارے یار کا باپ آیا ہے---- علی نے میر کو نیند سے جاگایا

--------,----------------,---------

----------,-----------------,-----------

یزدانی صاحب کمرے میں داخل ہوئے تو التمش سامنے ہی بیڈ پر لیٹا موبائل استعمال کر رہا تھا۔۔۔۔

یزدانی صاحب سامنے صوفے پر بیٹھ گئے۔۔۔۔۔

آج شام کو تمھارا نکاح ہے۔۔۔۔یزدانی صاحب کی بات پر التمش نے حیران نظروں سے اُنکی طرف دیکھا۔۔۔۔۔

اور آپکو لگتا ہے کہ میں کر لونگا۔۔۔۔التمش نے ویسے ہی لیٹے لیٹے جواب دیا۔۔۔۔

تمھیں کرنا پڑے گا ورنہ ٹھیک ایک گھنٹے بعد ہر نیوز چینل پر اور اخبار میں یہ خبر نظر آئے گی کہ یزدانی خاندان سے التمش یزدانی کا ہر رشتا ختم ہو چکا ہے۔۔۔۔۔۔

یزدانی صاحب نے ٹانگ پر ٹانگ رکھ کر آرام دہ انداز میں صوفے پر بیٹھ کر کہا۔۔۔

آپ ایسا کیسے کر سکتے ہیں میرے ساتھ۔۔۔التمش نے حیران کن آواز میں کہا۔۔۔۔

میں تمہارا باپ ہوں کچھ بھی کر سکتا ہوں۔۔۔یزدانی صاحب نے کندھے اچکا کر کہا۔۔۔

التمش نے کچھ دیر سوچا پھر ایک نظر یزدانی صاحب کو دیکھا۔۔۔

ٹھیک ہے کر لیتا ہو نکاح۔۔۔۔۔التمش نے دھیمی آواز میں کہا۔۔۔۔

بیٹا جی آپکا باپ ہوں آپکی ہر عادت کو جانتا ہوں۔۔۔۔۔یہ جو آپ سوچ رہے ہیں نہ نکاح کے بعد اسکو چھوڑ دے گے تو بیٹا جی اگر شادی کے بعد میری بہو کو ذرا بھی نقصان پہنچایا اپنے اُسے چھوڑا تو ساری جائیداد اُس کے نام ہو جائے گی۔۔۔

یزدانی صاحب نے بھی۔مسکان سے کہا۔۔۔

جس پر التمش نے اپنے ہاتھ کی مٹھیاں بھینچی۔۔

چلتا ہو اب وقت پر میری بتائی ہوئی جگہ پر پہنچ جانا۔۔۔۔

یزدانی صاحب نے کہااور قدم دروازے کی طرف بڑھائے۔۔۔۔

دروازے پر رکتے دائیں بائیں جانب دیکھا جہاں میر اور علی دونوں کان لگائے کھڑے تھے۔۔۔۔۔

اگر چھپکلی بننے کی کوشش پوری ہو گئی ہو تو وقت پر تیار ہو کر اجانا۔۔۔۔۔۔۔

یزدانی صاحب کی آواز پر دونوں سیدھا ہوئے اُور اثبات میں سر ہلایا ۔۔۔۔۔دونوں پر ایک نظر ڈال کر وہ واپسی پر روانہ ہوئے۔۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔،۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔،۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔،۔۔۔۔۔۔۔۔۔،۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ہانیہ ششدر سی بیٹھی اپنے آپکو آئینے میں دیکھ رہی تھی ص۔۔ صبح ہی تو فیروز صاحب نے اُس سے بات کی تھی اور شام میں نکاح۔۔۔۔۔

لال رنگ کی فروک پہنے جس پر گولڈن رنگ کا دوپٹہ سر پر تھا۔۔۔۔ ہلکے سے میکپ میں وہ واقعی پیاری لگ رہی تھی۔

باہر سے شور کی آواز سن کر ہانیہ کی دل کی دھڑکن تیز ہوئی۔۔۔۔

پورے دن وہ صرف عدنان کے بارے میں ہی سوچ رہی تھی اُسے رہ رہ کر اپنی شادی کا دن یاد آرہا تھا۔۔۔۔اور آنسو تھے کے پلکوں کی باڑ توڑ باہر نکل رہے تھے۔۔۔۔

لگتا ہے آ گے وہ لوگ۔۔۔۔

انہی نے کہا جو فری کو گود میں لی ہوئی تھی

اور فری کو لیے باہر نکل گئ۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔،۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔،۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔،۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔،۔۔۔

۔۔۔۔۔

۔۔د

یزدانی صاحب کے ساتھ صرف التمش اور علی اور میر ہی آ ئے تھے۔۔۔ باقی کسی کو اُنہوں نے نکاح کی خبر تک نہیں کی تھی۔۔۔۔۔

التمش بیزار سا چہرہ کیے بیٹھا تھا جبکہ علی اور میر یزدانی صاحب اور فیروز صاحب سے باتوں میں مشغول تھے۔۔۔۔۔۔

تھوڑی دیر میں قاضی صاحب اگئے۔۔۔۔۔

مولوی صاحب نے التمش سے نکاح قبول کروایا جسے اُس نے بغیر توجہ دیے قبول کیا۔۔۔۔

یزدانی صاحب اور فیروز صاحب کے چہرے پر ایک الوہی مسکان تھی۔۔۔۔

جبکہ التمش اپنے دماغ میں اس نئی مصیبت سے جانِ چھوروانے کا کوئی نیا منصوبہ بنا رہا تھا۔۔۔۔

فیروز صاحب مولوی کو لیے ہانیہ کے پاس آئے جس کے ساتھ پہلے ہی آنیا بیٹھی ہوئی تھی گھونگھٹ کی اور سے جب ہانیہ کی نظر یزدانی صاحب پر پڑی تو اُسے دوپہر میں ہوئی اُن سے ملاقات یاد آئی۔۔۔۔

مولوی نے ہانیہ کی طرف سے قبول کروایا نکاح

یزدانی صاحب اور فیروز صاحب نے ہانیہ کے سر پر ہاتھ رکھا جبکہ ہانیہ کا بھائی شادی میں دوسرے شہر ہونے کی وجہ سے شریک نہیں ہو پایا تھا۔۔۔

آنیا نے ہانیہ کو گلے لگایا جبکہ ہانیہ نے ضبط سے اپنی آنکھیں بند کی۔۔۔۔۔۔۔

بیٹااب ہانیہ کو باہر لے آور خصتی ہونے والی ہے۔۔۔۔۔فیروز صاحب بولتے ہانیہ کے سر پر ایک اور بار ہاتھ رکھ کر باہر نکل گئے۔۔۔۔۔

شکریہ بیٹامجھے یہ خوشی دینے کا ایک تم ہی وسیلہ ہو جو مجھے میرا بیٹا واپس دلوا سکتی ہو۔۔

۔۔۔۔۔۔

یزدانی صاحب نے ہانیہ کے سر پر ہاتھ رکھا اور دھیمی اواز میں کہا جو صرف ہانیہ ہی سن سکی۔۔۔۔۔۔

ہانیہ نے فقط اثبات میں سر ہلایا۔۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔،۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔،۔۔۔۔۔۔۔

،۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔،۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔،۔۔۔۔

۔التمش بیزار چہرہ لیے بیٹھا تھا کے علی کے ٹھو کا مارنے پر دروازے کی طرف دیکھا جہاں سے آنیا ہانیہ کو لیے آ رہی تھی۔۔۔۔۔۔۔

التمش کی نظرے جیسے جم ہی گئ تھی۔۔۔۔

کیا واقعی میں وہی تھی۔۔۔۔۔
ہانیہ کے قریب آنے پر التمش جیسے ہوش میں آیا۔۔۔۔۔۔۔

ہانیہ کی طرف سے نظرے ہٹا کر پورے گھر میں ڈورائ۔۔۔۔اور ایک شاطر مسکراہٹ اُس کے چہرے پر آ گئ۔۔۔۔۔۔

لیکن ہانیہ کو اُس کو دیکھ کر کوئی رد عمل نہ دکھانا اُسے حیرت میں بھی ڈال گیا تھا۔۔۔۔

جبکہ ہانیہ اسپاٹ چہرے لیے کھڑی تھی آنیا نے ایک بار پھر اُسے گلے لگا یا۔۔۔

چلو بیٹا رخصتی کا وقت ہو گیا ہیں۔۔۔ یزدانی صاحب نے کہا۔۔۔ جس پر ہانیہ نے آنیا کی گود سے فری کو تھاما۔۔۔۔۔۔

جس پر التمش کے ساتھ ساتھ میر اور علی کی بھی آنکھیں حیرت سے پھیلی ۔۔۔۔۔۔۔۔

التمش نے فوراً یزدانی صاحب کی طرف دیکھا۔۔۔ جس پر انہوں نے اُسے ایسی نظروں سے دیکھا کہ اُسے اُنکی دھمکی یاد ائی۔۔۔اور پھر التمش یزدانی عیش و عشرت کے خاطر سب کچھ برداشت کر سکتا تھا۔۔۔۔۔

اپنا اور بابا کا خیال رکھنا میں یہی ہوں آپ لوگوں کے پاس بلکل پرا یا نہ کر دینا۔۔۔۔

ہانیہ نے آنیا اور فیروز صاحب دونوں کو مخاطب کرتے ہوئے ہدایت دی ۔۔۔۔۔۔

التمش سے اور کنٹرول نہیں ہو سکا تو وہ باہر نکل گیا۔

یزدانی صاحب نے نفی میں سر ہلایا ہانیہ نے بھی ضبط سے لال ہوتی آنکھوں سے التمش کی پیٹھ کو تکا۔۔۔۔اور یزدانی صاحب کے ساتھ اپنے قدم اپنی نئ زندگی کی طرف بڑھائے۔۔۔۔
جہاں اُسے بہت سی آزمائشوں سے گزرنا تھا صبر اور تحمل کے ساتھ۔۔

گاڑی میں فل خاموشی تھی۔۔۔۔یزدانی صاحب اپنی گاڑی میں آرہے تھے جبکہ المتمش اور ہانیہ کو ایک ساتھ ایک گاڑی میں بھیجا تھا۔۔۔۔

ہانیہ اپنی گود میں فری کو لٹائے ہوئے تھی جبکہ التمش سے اب یہ سب برداشت سے باہر ہو رہا تھا۔۔۔۔

اُس نے ایک نظر ہانیہ کو دیکھا جو اُس سے رخ موڑے باہر کے نظاروں کو دیکھ رہی تھی پھر اُسکی نظر اُسکی گود میں پری چھوٹی سی گلابی گڑیا پر گئی ایک پل صرف ایک پل کے لیے اُسکی آنکھوں نے نرمی اختیار کی تھی لیکن پھر وہی پرانا التمش بیدار ہوا اور اس نے گاڑی کی رفتار تیز کی۔۔۔۔۔

ہانیہ جو اپنے دماغ میں انِ سب الجھنوں کے بارے میں سوچ رہی تھی ایک دم سے گاڑی کی رفتار تیز ہونے پر فری کو پکڑا جو بلکل گرنے ہی والی تھی۔۔۔۔۔

یہ اللہ۔۔۔۔۔۔

کتے دل اور آنکھوں میں

ہانیہ نے چیخ کر کہا۔۔۔

جس پر التمش نے بریک پر پاؤں لگایا اور ہانیہ کا بازو اپنے ہاتھ میں دبوچ کر اپنے قریب کیا۔۔۔

تمہاری بچی اور تم مر بھی جاؤں تب بھی مجھے کوئی فرق نہیں پڑے گا۔۔۔۔

التمش نے سخت آواز میں کہا۔۔۔ جبکہ اپنی بچی کے لیے ایسے الفاظ سن کر ہانیہ کا دل دہل اٹھا۔۔۔

تم میری زندگی کا ایک بوجھ بن گئی ہو کوئی نہ کوئی جادو تو کیا ہے میرے باپ پر جو تم جیسی لڑکی کی شادی مجھ سے کروا دی۔۔۔

التمش نے ہانیہ کی آنکھوں میں دیکھ کر کہا جہاں نہ نرمی تھی نہ سختی بلکل بے تاثر آنکھیں تھی جو یکایک التمش کو ہی دیکھ رہی تھی۔۔۔۔

اور ہاں اس غلط فہمی میں مت رہنا کے پہلے میں تمہیں جو آفر دے چکا ہوں وہ اب بھی ہے میں کسی کی استعمال شدہ چیز نہیں چھوتا نا ہی اُنکی طرف دیکھتا ہوں اگر پتہ ہوتا کے تم طلاق یافتہ ہو یہ شادی شدہ جو بھی ہو میں کبھی تمہیں وہ نہیں بولتا میرا معیار اتنا نہیں گرا کے استعمال شدہ چیز دوبارہ استعمال کرے۔۔۔۔۔

ہانیہ کا دل اتنی رسوائی پر مرنے کو چاہ رہا تھا لیکن اُس نے اپنی آنکھوں اور چہرے کو حد درجہ اسپاٹ رکھا۔۔۔۔

التمش نے کچھ دیر اُسکی آنکھوں میں دیکھا اتنے پاس سے اُسکے پاس سے اُٹھی خوشبو التمش کے نتھنوں سے ٹکرائیں۔۔۔۔قریب سے ہانیہ کے نقوش اور حسین لگے التمش نے فوراً ہانیہ کا بازو چھوڑا اور گاڑی دوبارہ اسٹارٹ کرنے لگا۔۔۔

ہانیہ کہنا تو بہت کچھ چاہتی تھی لیکن فلحال خاموش رہی۔۔۔

التمش نے گاڑی واپسی راستے پر گامزن کردی۔۔۔۔

۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

یزدانی مینشن میں گاڑی رکنے پر ہانیہ نے اپنا جھکا سر اٹھایا۔۔۔۔۔

سامنے ہی بری سی عمارت جس کی بناوٹ ہی اتنی خوبصورت تھی کہ ہانیہ بھی اُسے دیکھتی رہ گئی۔۔۔۔۔

گاڑی کا دروازہ بند ہونے کی آواز پر اُس نے التمش کی طرف دیکھا جو کب کا گاڑی سے باہر نکل گیا تھا......

ہانیہ نے اپنی طرف کا دروازہ کھولا اور فری کو لے کر باہر نکلی۔۔

یزدانی صاحب فوراً ہانیہ کی طرف آئے۔۔۔۔۔

چلو بیٹا چلے۔۔۔۔۔اور ہانیہ کو لے کر گھر کی طرف بڑھ گئے۔۔۔۔

پیچھے التمش بھی اندر کی طرف بڑھ گیا پتہ تھا اندر جاتے ہی ایک طوفان کھڑا ہونا ہے۔۔۔۔

۔۔

یزدانی صاحب اور رہانیہ نے قدم دھیلز پر رکھے تھے سامنے ہی لاؤنج میں مس یزدانی بیٹھی ہوئی تھی۔۔۔۔

مسز یزدانی نے دروازے کی جانب دیکھا تو وہاں لال جوڑے میں لڑکی جس کی گود میں ایک بچی تھی یزدانی صاحب کے ساتھ کھڑی تھی۔۔۔۔ مسز یزدانی کو حیرت ہوئی۔۔۔۔

کون ہے یہ آصف۔۔۔ مسز یزدانی نے اپنا چشمہ درست کرتے ہوئے یزدانی صاحب سے کہا۔۔۔

جبکہ التمش اندر آکر آرام سے صوفے پر بیٹھ گیا تھا۔۔اور ٹیبل پر سے سیب اٹھا کر کھانے لگا۔۔ جبکہ نظرے ہانیہ پر ہی تھی۔۔۔جو مسز یزدانی کے سوال پر اپنی نظرے جھکا گئی تھی۔۔۔

یہ اس گھر کی بہو ہے۔۔۔یزدانی صاحب نے اپنے دونوں ہاتھ کمر کے پیچھے باندھ کر آرام سے کہا۔۔۔۔

جتنی آرام سے یزدانی صاحب نے کہا تھا اتنی زور سے مسز یزدانی کو جھٹکا لگا تھا۔۔۔

کیا بول رہے ہیں آپ۔۔۔۔ یہ بہو کیسے ہو سکتی ہے۔۔۔۔۔ مسز یزدانی نے تمسخر سے ہانیہ کو دیکھ کر کہا۔۔۔۔۔

کیوں نہیں ہو سکتی۔۔۔۔۔ یزدانی صاحب نے تیز نظروں سے مسز یزدانی کو دیکھ کر کہا۔۔۔۔

اپ نے میرے بیٹے کی شادی کر دی۔۔۔اور مجھے بتانا بھی مناسب نہیں سمجھا ایسے کیسے کر سکتے ہے آپ۔۔۔۔۔۔۔

مسز یزدانی نے یزدانی صاحب سے گلِہ کیا۔۔۔

بیگم جب بچپن سے اب تک میرے بچوں کے کسی فیصلے میں اپنے شامل نہیں ہونا تھا تو اب بھی میں کیوں کرتا۔۔۔۔۔۔

یزدانی صاحب نے کندھے اچکا کر کہا۔۔۔۔

جبکہ مسز یزدانی نے اپنی آنکھیں پھیری اور ہانیہ کی طرف مخاطب ہوئی۔۔۔۔۔۔

یہ بچی تمہاری ہے۔۔۔۔

جی میری ہے۔۔۔۔ہانیہ نے بنا دیری کے جواب دیا۔۔۔۔ جبکہ مسز ہانیہ نے ایک دم پلٹ کر التمش کی طرف دیکھا پھر یزدانی صاحب کی طرف۔۔۔۔۔

پھر طنزیہ مسکرائی۔۔۔۔۔

پھر اس بات پر میں یقین سے کہہ سکتی ہوں تم میرے بیٹے کی پسند نہیں ہو کیوں کہ بیشک میں نے بچپن سے اب تک اس پر توجہ نہیں دی ہو لیکن یہ بات ضرور جانتی ہو کے وہ کبھی کسی کی چھوڑی ہوئی چیز کبھی پسند نہیں کرتا

اب بتاؤ پیسے کے لئے میرے شوہر کو اپنے جال میں پھسایا ہے نہ تم طلاق یافتہ لڑکیوں کا یہی کام ہوتا ہے ایک گھر صحیح نہیں بسا پاتی ہو تو دوسرا تلاش کرتی ہو-----

مسز یزدانی کو اندازہ نہیں تھا کہ انکے بولے گئے الفاظ کسی کی روح کو زخمی کر رہے ہیں----

ہانیہ نے ضبط سے لال ہوتی آنکھیں اٹھا کر انکو طرف دیکھا۔۔۔ جبکہ التمش بھی مسز یزدانی کے الفاظ پر سیدھا ہو کر بیٹھ گیا تھا۔۔۔

معاف کی جئے گا انٹی لیکن آپکے بیٹے میں کوئی سرخاب کے پر نہیں لگے ۔۔۔اور ہر وہ لڑکی جو طلاق یافتہ ہوتی ہے ضروری نہیں کہ وہی غلط ہو کسی گھر میں آپ جیسی ساس مل جاتی ہے جو بے وجہ اور بے بنیاد الزام لگا کر شوہر کو اُسکی بیوی سے بدگمان کر دیتی ہے تو کہیں اپنے بگڑے ہوئے اور نفسیاتی بیٹے کو سدھارنے کے لیے کسی باپ کی لاڈلی بیٹی کو قربان کر دیا جاتا ہے اور جب باپ اپنی بیٹی کو آزاد کروا دیتا ہے تو طرح طرح کے الزام اس پر لگا دی جئے جاتے ہیں۔۔۔۔۔

اور آپکے معلومات میں اضافہ کردوں کے میں طلاق یافتہ نہیں ایک بیوہ ہوں یہ بچی میری ہے اور آپکے شوہر ہی میرے گھر آکر میرے سسر سے میرا ہاتھ

مانگا تھا۔۔۔اور رہی بات پیسو کی تو میں اس میں دلچسپی نہیں رکھتی اگر آپ اس دولت سے اپنی آخرت سدھار سکتی ہے تو پھر بھی یہ مجھے عزیز ہوتی لیکن افوس یہ سب کسی کام کا نہیں ہے۔۔۔۔۔۔۔۔

ہانیہ کے جواب پر سب خاموش ہو گئے۔۔۔ مسز یزدانی کی زبان کو بھی جیسے قفل پر گیا تھا جبکہ التمش بھی پھٹی پھٹی آنکھوں سے ہانیہ کو دیکھ رہا تھا جس نے دو منٹ میں میسز یزدانی کو چپ کروا دیا تھا۔۔۔۔

جبکہ یزدانی صاحب کے چہرے پر ایک نرم مسکراہٹ نے بسیرا کیا۔۔۔۔

کہ اچانک سیڑ ویوں پر سے تالیوں کی آواز پر سب نے بیک وقت گرڈن موڑ کر اُس سمت دیکھا جہاں پر ائزل کھڑی ایک مسکراہٹ کے ساتھ تالیاں بجا رہی تھی۔۔۔۔۔۔

بہت اچھی بات کی اپنے بھا۔۔۔ بھی رائٹ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ائزال نے مسکراتے ہوئے ہانیہ سے پوچھا جس پر ہانیہ نے اثبات میں سر ہلایا۔۔۔۔۔۔۔۔

شور کی آواز پر آسیہ بیگم بھی کمرے سے باہر نکلیں اور مغرور سی ائزل کو ایک انجان سی لڑکی سے مسکراتے ہوئے بات کرتے دیکھ حیران ہوئی جبکہ باقی تینوں کا حال بھی ان سے مختلف نہ تھا۔۔۔۔۔۔۔۔

چلے آئے میں اپکو روم تک چھوراؤ۔۔۔۔۔۔۔۔۔ باقی چاروں پر دیہان دیے بغیر ہانیہ کا ہاتھ تھامے اسے التمش کے کمرے کی طرف لیئے چلدی

۔۔۔۔۔۔۔

یزدانی صاحب نے مسز یزدانی کا کھلا منہ بند کیا

اور مسکراتے ہوئے آسیہ بیگم کی طرف چلدیای جو آنکھوں میں اُلجھن لیئے انہی کی طرف دیکھ رہی تھی ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

تسلی رکھئے اماّ میرا یہ فیصلہ اس گھر میں بہتری لائے گا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔
۔اور اپنے کمرے کی طرف بڑھ دیئے

آسیہ بیگم بھی ایک نظر افسوس سے التماش کی طرف دیکھتے ہوئے اپنے کمرے کی طرف چلدی

ـــ،ـــــ،ــــ،ــــ،ــــ،ــــ،ــــ،ــــ،ــــ

ـــ،ــــ،ــــ،ــــ،ـــ،ـــ،

یہ ایزل ہی تھی نہ اس نے آج تک مجھ سے اس طرح بات نہیں کی جس طرح اس انجان لڑکی سے مُسکرا کر بات کی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

مسز یزدانی نے مڑ کر حیرت سے التمش سے پوچھا جو آرام سے صوفے پر بیٹھا یہ سب کچھ دیکھ رہا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اپنے بھی تو کبھی ہم پر توجہ نہیں دی میری چھوڑیے میں تو لڑکا تھا اصل توجہ کی حقدار تو وُہ لڑکی تھی جو آپکی محبت اور شفقت سے محروم رہی بچپن میں جب وُہ آپکے پاس اپنی بات بتانے آتی تھی تو آپکے پاس وقت نہیں ہوتا تھا۔۔۔۔

اب وُہ جس سے بھی جس طرح بات کرے وُہ آپکا مسلہ نہیں

ہے۔۔۔۔۔۔۔

کہتا ہوا اپنے کمرے کی طرف بڑھ گیا۔۔۔۔۔۔۔۔،

مسز یزدانی التمش کی باتوں پر غور کرنے لگیں
پھر سر جھٹک کر موبائیل اٹھا کر لون کی طرف بڑھ گئ

۔۔۔۔،۔۔۔۔،۔۔۔۔،۔۔۔۔،۔۔۔۔،۔۔۔۔،۔۔۔۔،۔۔۔۔،۔۔۔

۔۔،۔۔۔۔،۔۔۔۔،۔۔۔۔،۔۔۔۔،

یار جو بھی ہوا اچھا نہیں ہوا التماش کے ساتھ۔۔۔۔۔۔۔

علی نے گاڑی چلاتے ہوئے میر سے کہا جو برابر کی سیٹ پر ایک ہاتھ میں بیئر پکڑا اپنے فون میں مصروف تھا۔۔۔۔۔۔۔۔

کہہ تو تو سہی رہا ہے جسنے کی شادی اُسکی شروع بربادی۔۔۔۔
میر نے ہستے ہوئے کہا ساتھ میں علیکا بھی قہقہہ گونجا۔۔۔۔۔

اوہ شیٹ ! علی نے سامنے سے آتی گاڑی کو دیکھ کر کہا اور گاڑی موڑنی چاہئی لیکن تب تک دونوں گاڑیوں کا زبردست تصادم ہو چکا تھا۔۔۔۔

رات کے دو بجے سنسان سڑک پر اس تصادم کی آواز چاروں طرف گونجی۔۔۔۔

میر اور علی حواس باختہ ہو کر باہر نکلے اور سامنے والی گاڑی میں دیکھنے کے بجائے دونوں پیٹھ کر کے اپنی گاڑی کو دیکھنے لگے۔۔۔۔۔

دوسری طرف منھا اور مناہل جن کو آج ہی ہیڈ کوارٹر سے چھٹیاں ملی تھی۔۔۔۔گھر کے راستے پر گامزن تھی کہ راستے میں گاڑی کا تصادم ہونے پر سامنے دو لڑکوں کو دیکھ کر اپنی اپنی گنز نکال کر باہر نکلی۔۔۔۔

اور اپنی گنز اُن دونوں لڑکوں کی قمر پر رکھ دی۔۔۔۔۔۔

میر اور علی جو اپنی گاڑی کو دیکھ کر افسوس کر رہے تھے۔۔۔اپنی قمر پر کسی چیز کا وزن محسوس کرتے ہوئے بغیر پلٹے ایک دوسرے کی طرف دیکھا۔۔۔

یار یہ کیا تیری قمر پر بھی ایسا لگ رہا ہے کہ بندوق رکھی ہوئی ہے۔۔۔۔

میر نے ڈرتے ڈرتے علی سے پوچھا۔۔۔۔۔۔۔۔

ہاں واقعی میں۔۔۔۔ کیا آجکل کے بھوت اتنے ایڈوانس ہو گئے ہیں کہ اپنی درونی شکل دکھانے کے بجائے بندوقوں سے ڈرا رہے ہیں۔۔۔۔

علی نے بھی ڈرتے ہوئے کہا۔۔۔۔

جبکہ انکی بکواس پر منہا کے چہرے پر مسکراہٹ آگئی لیکن مناہل کا چہرہ بالکل سنجیدہ تھا۔۔۔۔

کیا بات کر رہا ہے یار بھوت کہاں سے آ گئے۔۔۔۔۔۔۔۔

میر نے اپنے ڈر کو نہ ظاہر کرتے ہوئے کہا۔۔۔

چپ کرو دونوں۔۔۔۔۔ مناہل نے سخت آواز میں دونوں کو ٹوکا۔۔۔۔

ابے یہ تو چوریلیں ہیں۔۔۔۔ لڑکی کی آواز پر میر نے چیخ کر کہا۔۔۔

جس پر علی کی بھی چیخ نکلی۔۔۔۔

جبکہ اپنے آپکو چوڑیل بولے جانے پر منہا اور مناہل دونوں کا چہرہ پل میں سرخ ہوا۔۔۔

اور دونوں نے میر اور علی کو کندھوں سے پکڑ کر انکا رخ اپنی طرف کیا۔۔۔

جبکہ علی اور میر دونوں یک ٹک اُن دونوں کو دیکھتے رہے۔۔۔۔۔ جو آرمی یونی فوم میں بالوں کی اونچی پونی بنائے۔۔۔۔۔ ہاتھ میں گن پکڑے ۔۔۔۔ گورا رنگ۔۔۔۔ گلافی آنکھیں۔۔۔۔ پتلی ناک اور گلابی لب وہ دونوں ایک دوسرے کا عکس تھی صرف ایک چیز سے دونوں میں فرق کیا جا سکتا تھا اور وہ تھا دونوں کی آنکھوں کا رنگ۔۔۔۔ منہا کی آنکھوں کا رنگ کالا جبکہ مناہل کی آنکھوں کا رنگ بھورا تھا۔۔۔۔۔

سہی طرح بتاؤ دونوں یہاں کر کیا رہے ہو۔۔۔۔ مناہل نے سخت آواز میں میر کو دیکھ کر کہا۔۔۔۔

جبکہ اسکی زیرک نگاہوں نے میر کے ہاتھ میں تھاما بیئر کا کین بھی دیکھ لیا تھا۔۔۔۔

اور یہ گاڑی چلانے کا کون سا طریقہ ہے اتنی رات کو اتنی سنسان سڑک پر کر کیا رہے ہو۔۔۔۔۔۔۔

منہا نے بھی دونوں کو جھڑکا۔۔۔۔۔۔۔

علی اور میر جواُن دونوں کو ہی دیکھ رہے تھے انکی آواز پر ہوش میں آئے اور دونوں ایک دوسرے کو دیکھ کر زور سے ہسنے لگے۔۔۔۔۔

جبکہ انکو ہستے دیکھ منہا اور مناہل کو ان دونوں کے پاگل ہونے کہ شبہ ہوا۔۔۔

منہو مجھے یہ دونوں پاگل لگ رہے ہیں۔۔۔۔۔۔۔ مناہل نے منہا سے کہا۔۔۔

مجھے تو نفسیاتی لگ رہے رّکو ذرا ابھی انکو بتاتی ہوں۔۔۔۔۔۔

منہا نے دانت پیس کر کہا۔۔۔۔

چپ کرو۔۔۔۔۔۔۔اور زور آواز سے چیخی۔۔۔۔۔

کیوں ہنس رہے ہو دونوں۔۔۔۔۔۔

دیکھو تو جو سوال ہمیں ان سے پوچھنا چاہیۓ تھا کہ بھائی لڑکی ہو کر اتنی رات کو تمہارا کیا کام ادھر سنسان سڑک پر یہ بات وُہ ہم سے پوچھ رہی ہے۔۔۔۔۔

اب اس پر ہنسی تو آئے گی نہ۔۔۔۔۔ میر نے پہلے علی کی طرف اور آخری جملہ مناہل کی طرف دیکھ کر کہا۔۔۔۔

اور یہ کس طرح کے کپڑے پہنے ہوئے ہے کہیں کاسٹیوم پارٹی سے آ رہی ہو پاپا کی پری۔۔۔۔۔

علی نے منہا کو دیکھ کر کہا۔۔۔ جس کا چہرہ اس قدر لال ہو گیا جیسے کسی نے لال رنگ لگا دیا ہو۔۔۔۔۔۔۔

اور مجھے تو یہ گن بھی نقلی لگ رہی ہے۔۔۔۔ میر نے مناہل کے پاس آ کر اُسکے ہاتھ میں پکڑی گن پر ہاتھ مار کر کہا۔۔۔۔

منہا نے مناہل کی طرف دیکھا اور پھر دونوں نے اؤ دیکھا نہ تاؤ۔۔۔۔ گن والا ہاتھ اوپر اٹھا کر فائر کیا۔۔۔۔۔۔

اور پھر علی اور میر کی طرف دیکھا جو ہونک بنے دونوں کو دیکھ رہے تھے۔۔۔۔

اور اپنے آئی ڈی کارڈ نکال کر دونوں کی طرف کیے۔۔۔۔

میجر منہا خان۔۔۔۔

میجر مناہل خان۔۔۔۔

دونوں نے بیک وقت کہا۔۔۔۔

اپنا منہ بند کرو اب۔۔۔۔ارا گر دونوں آج کے بعد کہیں بھی اتنی رات کو ایسے اندھا دُھند گاڑی چلاتے ہوئے دکھائی دیے تو پھر دونوں سے آگلی ملاقات سیکرٹ سیل میں ہو گی۔۔۔۔

مناہل نے اپنی گھڑی میں وقت دیکھ کر کہا انکو جلدی گھر جانا تھا۔۔۔۔

اور اپنی گاڑی کی طرف پلٹی۔۔۔۔کچھ ہی سیکنڈ بعد گاڑی علی اور میر کی نظروں سے غائب ہو گئی۔۔۔۔

یہ ہوا کیا تھا میرے بھائی۔۔۔۔۔میر نے علی کا شانا ہلا کر پوچھا جبکہ دیکھ وہ اسی راستے کو رہا تھا جہاں سے گاڑی گئی تھی۔۔۔

جو بھی تھا بھائی کالی آنکھوں والی پتہ نہیں کیوں دل کو لگی ہے۔۔۔۔ علی نے اپنے دل پر ہاتھ رکھ کر کہا۔۔۔

اور براؤن آنکھوں والی اکڑو تو بس نہ پوچھ یار اب سے تیری بھابھی ہے۔۔۔۔

میر نے کہا۔۔۔اور دونوں ہستے ہوئے اپنی گاڑی کی طرف بڑھ گئے یہ جانے بنا کہ اگر التمش کی زندگی میں ہانیہ اسے سدھارنے آئی تھی تو ان دونوں نے تو ان دونوں کو سدھارنے کے ساتھ ساتھ سزائیں بھی دینی تھی۔۔۔اگر انکی زندگی میں آگئی تو۔۔۔۔۔۔۔۔

صبح کا سورج طلوع ہو گیا تھا سب لوگ روزمرہ کے کاموں میں مصروف ہو گئے تھے۔۔۔۔۔۔

ایسے میں انیا کچن میں کھڑی ہانیہ کے لیے ناشتہ بنا رہی تھی تاکہ اُن کے گھر کے لے کر جا سکے۔۔۔۔۔

انیہ بیٹا اور کتنی دیر لگے گی۔۔۔۔ فیروز صاحب نے انیا کو کہا جو بس آخری بار سب سامان کو چیک کر رہی تھی۔۔۔۔۔

جی بابا سب ہو گیا ہے۔۔۔ بس میں تیار ہو کر آئی۔۔۔ انیہ نے مسکراتے ہوئے کہا۔۔۔

چلو ٹھیک تم جاؤ تیار ہو جاؤ۔۔۔عدیل کی بھی کال ائی تھی وُہ کہہ رہا تھا عادل اور وہ بھی جائے گے آخر اُن لوگوں کو بھی پتہ چلے ہانیہ کے دو دو بھائی ہے۔۔۔۔

فیروز صاحب نے ہستے ہوئے کہا۔۔۔

جی بابا یہ تو شکر ہے پھوپھو ناراض نہیں ہوئی کہ انکو بلایا نہیں تھا بلکہ بات سمجھ گئی تھی وہ۔۔۔۔

انیہ نے شُکر کرتے ہوئے کہا کیوں کہ ہانیہ کے نکاح میں جلد بازی کے چکر میں اُن لوگوں کو نہیں بلایا تھا لیکن بعد میں فیروز صاحب نے معافی مانگ لی تھی اور وجہ بھی بتادی تھی جلدی نکاح کی جس پر پھوپھو اور عدیل اور عادل بھوت خوش بھی ہوئے تھے۔۔۔۔

ہاں بیٹا اچھا چلو جاؤ تیار ہو کر اؤ۔۔۔۔

فیروز صاحب نے انیاء کو کہا۔۔۔۔

جی ٹھیک۔۔۔۔۔آنیا بولتی ہوئی اپنے کمرے کی طرف چلی گئی۔۔۔۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔،۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔،۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

۔۔۔۔۔،۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔،۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔،۔۔۔

اسلام علیکم ماموں۔۔۔۔۔عدیل اور عادل نے گھر میں داخل ہوتے ایک ساتھ فیروز صاحب کو سلام کیا۔۔۔۔۔۔۔

وعلیکم اسلام۔۔۔۔ جس کا جواب انہوں نے بھی خوشنودی سے جواب دیا۔۔۔۔

چلے ماموں چلتے ہیں بہت دیر ہو گئی ہے پہلے ہی۔۔۔۔ عادل نے کہا۔۔۔۔

چلتے ہیں عادل میاں پتہ ہے تمہیں بہت جلدی ہے ہانیہ سے ملنے کی ۔۔۔۔ ذرا آنیا کو تو آنے دو۔۔۔۔

فیروز صاحب نے عادل کی جلد بازی پر کہا۔۔۔۔

ماموں آپ چلے میں آنیا کو لے کر آتا ہو۔۔۔ عدیل نے فوراً سے کہا۔۔۔۔

چلو یہ بھی صیحح میں گاڑی میں انتظار کرتا ہوں۔۔۔۔ چلو عادل میاں۔۔۔۔

فیروز صاحب بولتے ہوئے خارجی دروازے کی طرف بڑھ گئے۔۔۔۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

بلال میں تم سے بعد میں بات کرتی ہوں۔۔۔۔ہاں بابا میں کوشش کرونگی انے کی ٹھیک ہے۔۔۔۔۔۔ابھی میں جارہی ہوں۔۔۔۔۔

عدیل جو آنیا کو بلانے آیا تھا اس کے کمرے سے آواز سن کر تھوڑا چونکا ۔۔۔۔۔۔۔

اندر جانا مناسب نہیں سمجھا تو دروازے سے ہی آواز دی۔۔۔۔

آنیا۔۔۔۔

جی جی۔۔۔۔۔آنیا نے فوراً گھبراتے فون اپنے کان سے ہٹایا۔۔۔۔

کس سے بات کر رہی تھی اور کہاں جانا ہے۔۔۔۔عدیل نے عام سے لہجے میں کہا۔۔۔

کسی سے نہیں میری دوست تھی وہی ملنے کے لئے بلا رہی تھی۔۔۔۔

آنیا نے اپنے آپکو نارمل کرتے ہوئے کہا۔۔۔

چلو ٹھیک ہے آجاؤ جلدی چلتے ہیں۔۔۔۔۔عدیل نے ایک نظر آنیا کے خوبصورت چہرے پر ڈالی۔۔۔اور باہر کی طرف نکل گیا۔۔۔۔

یہ اللہ شُکر۔۔۔۔ہانیہ نے اوپر کی طرف دیکھ اللہ کا شکرادا کیا۔۔۔اور باہر جانے لگی۔۔۔۔۔

یہ رہا آپ کا کمرہ۔۔۔۔۔۔۔آئیزال نے کمرے کا دروازہ کھول کر کہا۔۔۔۔

کمرے کو دیکھ کر ہانیہ کو عجیب سی گھبراہٹ ہوئی۔۔۔۔کمرے لال پھولوں سے سجا نہایت خوبصورت لگ رہا تھا۔۔۔۔

اور کمرے میں موجود ہر چیز الہ ذوق کا منہ بولتا ثبوت تھی۔۔۔۔

گول بیڈ جس کے سائڈ پر ٹیبل رکھی ہوئی تھی بیڈ کے بلکل سامنے ڈریسنگ ٹیبل تھی جس پر طرح طرح کے پرفیوم رکھۓ ہوۓ تھے۔۔۔۔۔۔

ڈریسنگ ٹیبل کے دائیں طرف تین چھوٹے صوفے رکھۓ ہوۓ تھے جن کے ساتھ ایک چھوٹی الماری تھی جس میں شاید نہیں یقیناً حرام مشروب رکھا ہوا تھا۔۔۔۔

ڈریسنگ ٹیبل کے بائیں طرف واشروم کا دروازہ تھا جس کے ساتھ ہی ڈریسنگ روم کا بھی دروازہ تھا۔۔۔۔

ہانیہ آہستہ سے اندر آئی اور اپنی گود میں موجود فری جو سو چکی تھی آرام سے بیڈ پر لٹایا اور پھر مر کر آئزال کی طرف دیکھا جو ان دونوں کو ہی پیار بھری نظروں سے دیکھ رہی تھی۔۔۔۔

کیسا لگا آپکو آپکا روم یہ سب میں نے سجایا۔۔۔ بابا نے صرف مجھے بتایا تھا باقی کسی کو بھی نہیں تو میں نے یہ سب کچھ تیار کر لیا۔۔۔

آپ کے کپڑے بھی سیٹ کر دیئے ہے۔۔

آئزل نے ہانیہ کو کہا۔۔۔۔۔۔

۔جبکہ ہانیہ خاموش نظروں سے اُس الماری کی طرف دیکھ رہی تھی جس میں حرام مشروب تھا۔۔۔۔۔۔

یہ سب بھائی کی پسند کی ہے اگر ایک بھی ادھر سے غائب ہو جائے تو طوفان کھڑا کر دیتے ہے۔۔۔۔۔۔

ائیزل نے ہانیہ کی نظروں کے ارتکاز کو دیکھ کر کہا۔۔۔قرآن پاک اور جئے نماز کدھر ہیں بتادیں۔۔۔۔ہانیہ نے ایزال سے کہا کیوں کے اسنے عشا کی نماز پڑھنی تھی۔۔۔

وُہ تو نیچے دادی کے کمرے میں رکھی ہوئی ہے میں بھجواتی ہوں ....

ائیزل بولتی ہوئی کمرے سے باہر نکل گئی۔۔

ہانیہ نے ایک لمبی سانس لی۔۔۔پھر پلٹ کر فری کو دیکھا جو آرام سے سو رہی تھی۔۔۔۔۔۔۔

اپنے سر پر رکھا ہوا دوپٹہ اُتار کر بیڈ پر رکھا۔۔۔

اور ڈریسنگ روم کی طرف بڑھ گئی۔۔۔۔۔

ہانیہ نے الماری کھولی تو اس کے سارے کپڑے نہایت نفاست سے سیٹ کیے ہوئے تھے۔۔۔۔۔ جبکہ التمش کے کپڑے بھی اس کے ساتھ تھے جس کو دیکھ کر ہانیہ کے چہرے پر ناگواریت چھا گئی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ہانیہ نے ہرے رنگ کا سادہ سا سوٹ لیا اور فریش ہونے واش روم کی طرف چل دی۔۔۔۔

۔۔

التمش نے کمرے کا دروازہ کھولا اور آرام سے اندر داخل ہوا۔۔۔۔۔۔

کمرے میں چاروں طرف اپنی نظرے گھمائیں تو ہونٹ اوہ کی شکل میں واہ ہوئے۔۔۔۔۔۔۔

واشروم سے پانی کے گرنے کی آواز پر التمش سمجھ گیا ہانیہ اندر ہے۔۔۔۔

ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے کھڑے ہو کر اپنی داڑھی پر ہاتھ پھرتے ہوئے جب نظر پیچھے بیڈ پر پری تو بے اختیار اپنے قدم بیڈ کی طرف بڑھائے ۔۔۔۔۔۔۔۔۔

بتاؤ اب میں ایک بچی کا باپ بن گیا ہوں۔۔۔۔۔۔ التمش نے فری کے پاس بیٹھ کر کہا۔۔۔

ویسے ہو تو تم پیاری۔۔۔۔۔۔ بلکل اپنی ماں پر گئی ہو۔۔۔۔وہی آنکھیں وہی ہونٹ۔۔۔۔۔۔۔۔

التمش نے فری کی آنکھوں پر اپنی انگلیاں پھیری پھر اُسکے گال پر ہاتھ لگایا۔۔۔۔۔

تمہیں نہیں پتہ میرا باپ نے مجھے ذمدار بنانے کے لیے تمہیں اور تمہاری ماں کو مجھ پر مسلط کر دیا ہے۔۔۔۔۔۔۔۔

التمش نے ہستے ہوئے کہا۔۔۔۔اور فری کے ہاتھ پکڑ کر کھیلنے لگا کبھی اُسکے ہاتھ اپنے گال پر مارتا تو کبھی اپنے ہاتھوں پر مارتے ہوئے مُسکراتا تو کبھی اُسکے بالوں پر ہاتھ پھیرتا۔۔۔۔۔

ان سب میں اسکو اندازہ ہی نہیں ہوا ہانیہ کب سے دروازے پر کھڑی حیران نظروں سے اُسے ہی دیکھ رہی تھی۔۔۔۔۔۔

اہم اہم۔۔۔۔۔ہانیہ نے اپنا گلا کھنکھار کر اپنی طرف متوجہ کیا۔۔۔۔۔

وہ یہ آٹھ گئی تھی۔۔۔میں چپ کروا رہا تھا سنبھالوں اپنی بچی کو۔۔۔۔۔۔

التمش نے ہانیہ کی طرف دیکھ کر کہا۔۔۔۔۔۔

کیا سنبھالنا ہے وہ تو سو رہی ہے۔۔۔ہانیہ نے فری کی طرف دیکھ کر کہا۔۔۔۔۔۔۔۔

تو سوتے ہوئے بچے کو کیا ماں نہیں سنبھالتی۔۔۔التمش نے ہانیہ کو دیکھ کر بھونیں اچکا کر پوچھا۔۔۔۔۔۔

جس پر ہانیہ نے اثبات میں سر ہلایا۔۔۔۔

اور سنو مجھے تم سے کچھ ضروری بات بھی کرنی ہیں۔۔۔۔التمش نے ہانیہ کو ڈریسنگ ٹیبل کی طرف جاتے ہوئے کہا۔۔۔

مجھ سے دور رہنا تم مجھ پر زبردستی مسلط کر دی گئی ہوں میں تمہیں پسند نہیں کرتا ہم صرف نام کے میاں بیوی ہے تمہارا مجھ پر کوئی حق نہیں ہے نہ ہی تم مجھے کسی بات پر کچھ بول سکتی ہو۔۔۔۔نہ کبھی مجھ سے کسی کام کی وضاحت کی امید کرو گی۔۔۔۔۔۔

یہی سب بولنا تھا نہ تمہیں۔۔۔۔۔ہانیہ نے اپنی شہادت کی انگلی التمش کی طرف کر کے ایک سانس میں یہ سب کہا۔۔۔۔۔

تو سنو یہ کوئی تیرے بن ڈراما نہیں چل رہا یہ کوئی کہانی نہیں ہے ۔۔۔۔ حقیقت میں میں تمہاری بیوی ہوں اور تم میرے شوہر۔۔۔۔۔ میرا تم پر حق ہے اور تمہارا مجھ پر۔۔۔۔۔اور رہی بات پاس انے کی تو میں تمہارے پاس آ بھی نہیں رہی۔۔۔۔اور اگر تمہیں اتنا سب کچھ پتہ ہی ہے تو یہ بھی پتہ ہو گا کے تمہارے والد صاحب مجھے یہاں کیوں لائے ہے تمہیں سیدھا کرنے۔۔۔۔۔ پہلی بات تو یہ کے سیدھا کرنے والی ذات اور سیدھے راستے پر لانے والی ذات صرف میرے رب کی ہے میں صرف ایک ذریعہ ہو سکتی ہوں۔۔۔۔۔۔۔

ہانیہ نے بول کر ایک لمبی سانس لی۔۔۔ پھر التمش کی طرف دیکھا۔۔۔۔جو اپنی آنکھیں بری کیے ہانیہ کو یک ٹک دیکھ رہا تھا۔۔۔

ہوش میں اؤ التمش یزدانی۔۔۔۔۔۔ہانیہ نے التمش کی آنکھوں کے سامنے چٹکی بجاتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔۔

اچھا جی تو تمھیں کوئی فرق نہیں پڑتا نہ میرے قریب انے سے۔۔۔۔۔۔۔

التمش نے ہانیہ کا وہی ہاتھ پکڑ کر اسے اپنے قریب کیا۔۔۔۔۔اپنا ایک ہاتھ اسکی قمر پر جبکہ دوسرے ہاتھ سے وہ اُسکا ہاتھ پکڑا ہوا تھا۔۔۔۔۔

یہ کیا بتمیزی ہے چھوڑو مجھے۔۔۔۔۔۔۔

ہانیہ نے مزاحمت کرتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔۔

کیوں چھوڑوا ابھی تم نے ہی تو کہا۔۔۔۔مجھے تم پر سارا حق ہے اور تمہیں مجھ پر۔۔۔۔تو بس میں اپنا حق استعمال کر رہا تھا۔۔۔۔۔

التمش نے ہانیہ کی آنکھوں میں دیکھ کر دلکشی سے کہا۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ہانیہ کے چہرے پر خاموشی چھا گئی کیوں کہ التمش نے اسکو اُسکے ہی جملے واپس لوٹائیں تھے۔۔۔۔۔۔۔۔۔

جبکہ التمش ہانیہ کے نقوش میں اُلجھا ہوا تھا۔۔۔۔۔کیا تھی وہ چیز جو التمش کو اسکی طرف متوجہ کرتی تھی۔۔۔۔۔۔شاید اُسکی آنکھوں میں موجود اپنے لیے نفرت۔۔۔۔۔۔۔۔۔ہاں یہی نفرت اور غصّہ تھا جو التمش کو اُسکی آنکھوں میں پسند تھا۔۔۔۔۔

جب اسکی آنکھوں میں میرے لیے پیار ہو گا تو وہ کتنا دلکش ہو گا۔۔۔۔۔۔۔

چپ کرا التمش کیا سوچ رہا ہے۔۔۔۔۔۔۔

التمش نے ہانیہ کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے بے اختیار سوچا پھر اپنے آپکو ہی جھڑکا۔۔۔۔۔۔۔۔

چھوڑو میرا ہاتھ۔۔۔۔۔۔۔ہانیہ التمش کے چہرے پر چیخی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

لو چھوڑ دیا شوق بھی نہیں تمہیں پکڑنے کا۔۔۔۔۔۔
ہلکے بولا کرو کیا کوا کھا کرائی ہو۔۔۔۔۔۔۔

التمش نے اپنے کان میں انگلی کرتے ہوئے کہا۔۔۔۔اور ہانیہ کو اپنی گرفت سے آزاد کیا۔۔۔۔۔۔

ہانیہ کچھ بولتی کے دروازے پر دستخ ہوئی۔۔۔۔۔

آجاؤ۔۔۔۔التمش نے اپنا رخ دروازے کی طرف کرتے ہوئے کہا۔۔۔۔

صاحب جی ائیزل جی نے یہ جائے نماز دی تھی میم صاحب کو دینے کے لیے۔۔۔۔۔۔۔

ملازمہ نے ادب سے التمش کو کہا۔۔۔

جی بہت شکریہ آپکا۔۔۔۔۔۔

ہانیہ نے جائے نماز پکڑتے ہوئے مسکراتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔

جس پر ملازمہ بھی سر کو خم دیتی ہوئی چلی گئی۔۔۔۔۔۔۔

ہانیہ نے التمش کی طرف دیکھے بغیر۔۔۔۔۔اپنے موبائل سے قبلہ رخ معلوم کیا اور اپنی نماز ادا کرنے لگی۔۔۔۔۔۔

جبکہ التمش سر جھٹک کر صوفہ پر بیٹھ کر اپنے جوتے اُتارنے لگا۔۔۔ جبکہ نظرے ہانیہ کی پیٹھ پر تھی۔۔۔۔۔۔

جوتے اُتار کر التمش آرام سے آکر بیڈ پر لیٹ گیا۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اور اپنی آنکھیں موند لی۔۔۔۔ابھی تھوڑی ہی دیر ہوئی تھی کہ بیڈ پر کسی وجود کی موجودگی محسوس کر کے التمش نے اپنی آنکھیں کھولی

،۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

کیا ہے ایسے کیوں دیکھ رہے ہو۔۔۔۔ہانیہ جو بیڈ کی دوسری طرف آ کر لیٹی تھی التمش کو اپنی طرف دیکھتا پا کر پوچھ بیٹھی۔۔۔۔۔

دیکھو تمہاری بیٹی تک تو ٹھیک تھا کہ وہ بیڈ پر سو جائے لیکن تم کس خوشی میں بیڈ پر سو رہی ہو۔۔۔۔۔

التمش نے اپنی کونی کے بل اپنا سر اوپر کر کے پوچھا۔۔۔۔۔۔۔

ہانیہ نے التمش کو دیکھا پھر کوئی جواب دیے بغیر فری کو اپنے قریب کیے لیٹ کر اپنی آنکھیں بند کر لی۔۔۔۔۔

جبکہ اتنی نظرانداز ی پر التمش کا منہ خود بہ خود کھل گیا۔۔۔۔۔۔۔

صحیح ہے میرا کیا ہے اگر کچھ ہو گیا ایسا ویسا تو مجھے الزام مت دینا۔۔۔۔۔۔۔

التمش نے جان بوجھ کر تیز آواز میں کہا۔۔۔۔۔ جو ہانیہ نے بخوبی سنی ۔۔۔۔ ایک دم سے دل دھڑ کا لیکن اگر آج وہ اس سے ڈر کر اپنا ارادہ بدل لیتی تو کبھی اس انسان کو سیدھا نہیں کر پاتی۔۔۔۔۔۔

التمش نے ہانیہ کی طرف دیکھا جو سوتے ہوئے بھی اپنے چہرے پر سختی کی ہوئی تھی۔۔۔۔۔

کم سے کم سوتے ہوئے تو معصوم لگ سکتی تھی تیز عورت۔۔۔۔۔ التمش نے دل میں کہا اور کروٹ بدل کر خود بھی آنکھیں موند گیا۔۔۔۔۔

آخر کچھ بول کیوں نہیں رہی۔۔۔۔التمش نے ہانیہ کی چپ دیکھ کر سوچا۔۔۔۔اور سونے کی کوشش کرنے لگا۔۔۔۔۔۔

بس کل کا دِن اُسکے بعد تمہاری بولتی دیکھنا کیسے بند کرتی ہوں۔۔۔۔۔۔۔

ہانیہ نے بھی دل میں سوچا اور سونے کی کوشش کرنے لگی۔۔۔۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔

۔۔۔۔۔,۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔,۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔,۔۔۔۔۔۔۔۔۔

۔۔۔۔,۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔,۔۔۔۔۔۔

آپ ایسا کیسے کر سکتے ہیں آصف۔۔۔۔ کسی بھی ایری گیری لڑکی کو اس گھر کی بہو کیسے بنا سکتے ہیں۔۔۔۔۔۔

مسز یزدانی نے کمرے میں داخل ہوتے ہوئے ہی بیڈ پر لیتے آصف یزدانی صاحب کو کہا۔۔۔ جو کسی کتاب کا مطالعہ کر رہے تھے۔۔۔۔۔۔

وہ بلکل بھی ہمارے ساتھ ایڈجسٹ نہیں ہو پائے گی کیسے میں اسکو سب کے سامنے اپنی بہو کے طور پر کیسے سامنا کرواؤ گی۔۔۔۔۔۔

میری بات سنے میں اس گھر میں ایک عورت لایا ہو جو اس گھر کو گھر بنائے گی اپنے تو کبھی اس گھر کو ذرا توجہ نہیں دی صرف اپنے آین جی اوس کو ہی چلایا ہے یہ پورا پورا دِن یہ رات اپنی دوستوں کے ساتھ گزاری ہے آپکی ہی وجہ سے نے تو میرا بیٹا اچھا انسان بنا ہے نہ میری بیٹی۔۔۔۔۔۔

اوہ واؤ کیا بات ہے چلو میں نہیں تھی لیکن آپ تو تھے آپ دے دیتے توجہ

مسز یزدانی نے یزدانی صاحب کی بات کاٹتے ہوئے طنزیہ لہجے میں

کہا۔۔۔۔

یہی تو غلطی ہوئی ہے مجھ سے کہ میں آپ سے سوال جواب کرنے کے

بجائے اپنے بچوں پر دیہان دیتا۔۔۔۔

یزدانی صاحب نے ہارے ہوئے لہجے میں کہا۔۔۔

میں بھی دیکھتی ہو کتنے دن رکتی ہے وہ۔۔۔۔ مسز ہانیہ کہ لہجے میں ہانیہ کے لیے حقارت تھی۔۔۔ جو یزدانی صاحب نے بھی محسوس کی اور نفی میں سر ہلا کر سونے لگے۔۔۔۔۔۔۔

سنہری صبح چاروں طرف اپنے پنکھ پھیلا چکی تھی ایسے میں تین وجود دُنیا جہاں سے بیگانہ سکون کی نیند میں تھے۔۔۔۔

التمش کا ایک ہاتھ فری کے پیٹ پر رکھے ہانیہ کے ہاتھ پر تھا۔۔۔ جبکہ چہرہ بلکل فری کے کندھے کے پاس تھا ہانیہ بھی فری کی طرف کروٹ لیے لیتی ہوئی تھی۔۔۔۔۔۔

تینوں ایک طرح سے پرفیکٹ فیملی لگ رہے تھے۔۔۔۔۔

ہانیہ نے اپنی ذرا سی آنکھیں کھولی.. تو نظر سید ھافری پر پری ہانیہ کے چہرے پر ایک مسکراہٹ آگئی لیکن جلد ہی یہ مسکراہٹ غائب ہوئی جب اپنے ہاتھ کے اوپر التمش کا ہاتھ دیکھا۔۔۔۔۔۔۔

ہانیہ نے فوراً سے اپنا ہاتھ کھینچا۔۔۔۔۔ہانیہ کے ہاتھ کھینچنے پر التمش نے نیند میں ہی کروٹ بدلی اور سوتا رہا۔۔۔۔

گدھے گھوڑے بیچ کر سوتا ہے شاید۔۔۔۔ہانیہ نے کوفت سے کہا۔۔

اور آٹھ کر گھڑی میں ٹائم دیکھا جو سات کا ہندسہ بجا رہے تھے۔۔۔۔

اوہ اللہ آج کی نماز قضا ہو گئی۔۔۔۔۔ہانیہ نے افسردگی سے کہا۔۔۔۔۔

ہانیہ نے واپس پلٹ کر فری کو طرف دیکھا تو وہ آرام سے سو رہی تھی آٹھ کر فریش ہونے کی نیت سے اپنا سوٹ نکلا ......

تھوڑی دیر میں ہی ہانیہ گلابی رنگ کی قمیض شلوار میں باہر نکلی جس پر جگہ جگہ سفید رنگ کی کڑھائی سے پھول بنے ہوئے تھے۔۔۔۔

ہانیہ نے آئینے میں دیکھ کر سر پر دوپٹہ لیا۔۔۔اور پیچھے پلٹ کر التمش اور فری کی طرف دیکھا۔۔۔۔۔۔۔

التمش کی نیند پر ہانیہ کو کوئی حیرانی نہیں ہوئی۔۔۔۔۔ جبکہ فری صبح اُٹھتی ہی دیر سے تھی۔۔۔

ہانیہ نے کمرے کا دروازہ کھولا اور باہر راہداری میں دیکھا راہداری بلکل سنسان تھی البتہ نیچے والے پورشن میں سے کچھ آوازیں آرہی تھی جو یقیناً وہاں پر کام کرنے والے ملازم کی تھی۔

ہانیہ نے آرام سے کمرے کا دروازہ بند کیا اور نیچے کی جانب بڑھ گئی۔۔۔۔

نیچے ائی تو دو ملازم صفائی کر رہے تھے باقی کچن میں کام کر رہے تھے۔۔۔۔۔

ہانیہ نے سامنے بری سے ایل سی ڈی دیکھی۔۔۔۔

اور پاس رکھے صوفے سے اس کا ریموٹ اٹھا کر۔۔۔ٹی وی پر تیز آواز میں قرآنی آیات لگا دی۔۔۔

۔

تیز آواز پر سب ملازموں نے ہانیہ کی طرف دیکھا پھر ایک مسکراہٹ کے ساتھ دوبارہ کاموں میں مصروف ہو گئے۔۔۔۔

جبکہ ہانیہ کا رخ اب کچن کی طرف تھا۔۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔،۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔،۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

،۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔،۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔،۔۔۔۔

اسلام علیکم۔۔۔۔ہانیہ نے کچن میں داخل ہوتے ہی سلام کیا جہاں پر ایک بڑی عمر کی عورت کے ساتھ ایک لڑکی تھی جو کام کر رہی تھی۔۔۔۔

وعلیکم اسلام۔۔۔۔۔کچھ چاہیئے تھا آپکو۔۔۔۔۔

نہیں مجھے کچھ چاہیئے تو نہیں کیا بنا رہی ہے آپ۔۔۔۔ہانیہ نے فروٹ کاٹتے ہوئے ان سے پوچھا۔۔۔

سب لوگوں کے لیے ناشتہ بن رہا ہے۔۔۔۔ملازمہ نے ادب سے کہا۔۔۔۔

کیا پراٹھے وغیرہ نہیں بنتے یہاں۔۔۔۔ہانیہ نے اُبلے ہوئے انڈے دیکھ کر پوچھا۔۔۔۔

نہیں بی بی جی صرف پرہیزی کھانا بنتا ہے۔۔۔۔

کیوں کیا یہاں کسی کو کوئی بیماری ہے۔۔۔۔ہانیہ نے پوچھا۔۔۔۔

نہیں نہیں مسز یزدانی نے بولا ہے کہ سب پرہیزی کھانا ہی کھائے گے

۔۔۔۔۔۔

اوہ اچھا چلے آپ یہ بنائے میں ذرا اپنے لیے ناشتہ بنالوں۔

ارے نہیں نہیں آپ ہمیں بتادے ہم بنادے گے۔۔۔۔

نہیں آپ رہنے دے مجھے خود بنانے کی عادت ہے۔۔۔۔۔۔

ہانیہ نے رسانیت سے کہااور اپنا ناشتہ بنانے لگی۔۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔،۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔،۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔،۔۔۔۔۔۔۔۔۔

۔۔۔،۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔،۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔،۔۔۔۔۔۔

یا میرے مالک آج کونسا دِن ہے جو اس گھر میں ان منحوس گانوں کے بجائے تیرا کلام لگا ہوا ہے۔۔۔۔۔

آسیہ بیگم نے اپنی آنکھوں پر اپنا چشمہ لگایا اور بیڈ پر سے اُٹھی۔۔۔۔

اپنی لاٹھی کے سہارے باہر کی طرف بڑھ گئی۔۔۔۔۔

یار صبح صبح کون ہے یہ۔۔۔۔۔۔۔آیزل نے اپنا کمفرٹر ہٹایا اپنے اوپر سے اور چہرے پر غصّہ سجائے باہر نکلی تا کہ دیکھ سکے۔۔۔۔

قرآن کی تلاوت کی آواز سن کر یزدانی صاحب ایک مسکراہٹ لیے اٹھے جبکہ برابر میں لیتی مسز یزدانی جھنجلاہٹ بھرے تاثر کے ساتھ اُٹھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

صبح بخیر بیگم۔۔۔۔۔۔
یزدانی صاحب نے چڑانے والی مسکراہٹ سے کہا۔۔۔۔

جس پر مسیز یزدانی نے اپنا غصّہ کنٹرول کیا۔۔۔۔

-----------,------------,-----,--,--------,----,---,---

----------,-----,---------,-------

آسیہ بیگم باہر نکلی تو ہانیہ ٹیبل پر ناشتہ لگا رہی تھی اور ٹی وی پر تلاوت لگی ہوئی تھی۔۔۔اُنہیں بے حد خوشی ہوئی۔۔۔

اسلام علیکم۔۔۔ صبح بخیر۔۔۔ہانیہ کی نظر جب آسیہ بیگم پر پری تو تھوڑا جھجھکتے ہوئے اُنہیں سلام کیا۔۔۔

وعلیکم السلام۔۔۔بیٹا چلو تمہارے انے سے ایک کام تو اچھا ہوا نیند سے بیدار ہوتے ساتھ ہی میرے پروردگار کا کلام تو سنا کانوں نے ورنہ تو یہاں صبح صبح ہی انگریزی گانے کے الٹے سیدھے الفاظ کانوں میں گونجتے ہے

آسیہ بیگم نے خوش ہوتے ہوئے ہانیہ کو کہا۔۔۔ جس پر ہانیہ کے چہرے پر بھی مسکراہٹ آگئی۔۔۔۔

یار بھابھی یہ اپنے چلایا ہے میں اتنی جلدی اٹھ گئی ہوں آج۔۔۔۔۔
عائزل نے اوپر ہی ریلنگت کے پاس سے ہی ہانیہ کو دیکھ کر کہا۔۔۔۔

لواب دو جواب ان مہارانی کو۔۔۔۔ آسیہ بیگم نے غصے سے ائزل کی طرف دیکھ کر کہا۔۔۔۔

جبکہ آیزل انکی بات کو نظرانداز کیے نیچے اتر آئی۔۔۔۔

ہاں کیوں کہ صبح صبح اللہ کا کلام سننے سے یا پڑھنے سے دل اور دماغ کو سکون ملتا ہے اور پھر پورا دِن بھی اچھا گزرتا ہے۔۔۔۔۔

ہانیہ نے رسان سے ائزل کو سمجھایا جو اپنے ہاتھ سے جمائی کو روک رہی تھی۔۔۔۔۔۔

سچی پھر پورا دِن میرا اچھا جائے گا۔۔۔ایزل نے معصومیت سے پوچھا۔۔۔

ہاں بلکل۔۔۔۔۔۔ہانیہ اسکی معصومیت پر مسکرائی۔۔۔۔

چلیے میں فریش ہو کر ائی۔۔۔۔ایزل بولتی ہوئی اوپر جانے لگی۔۔۔۔جبکہ ہانیہ اور ایزل کے درمیان ہوئی بات آسیہ بیگم اور باقی ملازم سن کر خوش بھی ہوئے۔۔۔۔

ایزل۔کے جاتے ہی یزدانی صاحب اور مسز یزدانی بھی باہر آگے تھے۔۔۔۔

ناشتہ تیار ہے۔۔۔میز یزدانی نے ملازمہ سے سوال کیا۔۔۔

جی میڈم تیار ہے۔۔۔۔۔ملازمہ نے ادب سے جواب دیا۔۔۔
اور سب ڈائننگ ٹیبل پر بیٹھ گئے۔۔۔۔التمش کا کسی نے پوچھا ہی نہیں تھا کیوں کہ سب کو پتہ تھا وہ دیر سے اٹھتا ہے۔۔۔۔

آسیہ بیگم نے ایک نظر اپنے ناشتہ کو دیکھا اور پھر ایک لمبی سانس لی ۔۔۔۔اتنے میں ہانیہ اپنا ناشتہ لے کر ٹیبل پر ائی۔۔۔

پراٹھے کی خوشبو پر سب کی نظر ہانیہ کی طرف اُٹھی جو ایک دم سب کے دیکھنے میں پزل ہو گئی تھی۔۔۔۔۔

کیا آپ کھائے گے یہ۔۔۔۔اور کچھ سمجھ نہ انے پر ہانیہ کے منہ سے یہ الفاظ نکلے۔۔۔۔۔

ہاں ہاں بلکل۔۔۔لاؤ ذرا ادھر۔۔۔۔۔آسیہ بیگم نے بغیر مسز یزدانی کو دیکھیں ہانیہ سے ایک پراٹھے لیا۔۔
جس پر ہانیہ نے یزدانی صاحب کو بھی دے دیا۔۔۔۔

یہ سب آپ لوگوں کی صحت کے لیے صحیح نہیں ہے اور تم لڑکی زیادہ اس گھر میں اپنی چلانے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔۔۔۔۔

مسز یزدانی نے ٹوکا اور سخت آواز میں ہانیہ کو کہا۔۔۔

سوری انٹی لیکن اب میرے پاس پرمٹ ہے اس گھر میں اپنی مرضی چلانے کا۔

ہانیہ نے بھی انہی کے انداز میں جواب دیا۔۔۔۔

جس پر آسیہ بیگم کو زور سے پھندا لگا۔۔۔

آرام سے امی۔۔۔۔یزدانی صاحب نے انکو پانی دیا۔۔۔۔۔۔

جبکہ مسز یزدانی غصے سے اٹھ کر اپنے کمرے کو طرف چلی گئی

نورا بات سنو سب کو بتا دینا شام پانچ بجے مجھے سب نیچے چاہیئے کچھ کام ہے۔۔۔یزدانی صاحب نے ملازمہ کو کہا جس نے سن کر اثبات میں سر ہلایا

اتنے میں ایزل بھی نیچے آگئی۔۔۔

اسلام علیکم ہمیں انے میں دیر تو نہیں ہو گئی۔۔۔فیروز صاحب نے دروازے پر رک کر کہا۔۔۔۔

آواز پر سب نے انکی طرف دیکھا۔۔۔جبکہ ہانیہ فوراً سے آٹھ کر اُن کے قریب ائی۔۔۔

نہیں نہیں آجاؤ یار میں تمہارا ہی انتظار کر رہا تھا

یزدانی صاحب بھی اٹھ کر انکی طرف آئے۔۔۔۔

جبکہ ہانیہ اب آنیا سے مل رہی تھی۔۔۔۔

آئے بابا اندر آئے۔۔۔۔۔ہانیہ نے فیرزو صاحب کو بولا۔۔۔

ہاں بیٹا ذرا عادل اور عدیل کو بھی انے دو اُنہیں تم سے ملنے کی بہت جلدی تھی۔۔۔۔

وہ دونوں بھی آئے ہیں بابا۔۔۔۔ہانیہ نے خوش ہوتے ہوئے پوچھا۔۔۔۔۔

سب لوگ ایک ساتھ۔ڈائننگ ٹیبل پر بیٹھ گئے تھے ایزل نے بھی سب سے تمیز سے بات کی تھی فیروز صاحب اور یزدانی صاحب آسیہ بیگم سے بات کر رہے تھے۔۔۔۔۔

کہ سلام کی آواز پر پھر سب کی نظر دروازے پر گئی۔۔۔۔۔
جہاں عدیل اور عادل کھڑے تھے۔۔۔۔۔

آجاؤ تم دونوں بھی ہانیہ نے انکو بھی بلایا۔۔۔

یہ دونوں میری بہن کے بیٹے ہے یہ بڑا بیٹا عدیل اور یہ عادل۔۔۔۔۔

فیروز صاحب نے دونوں کا تعارف کروایا۔۔۔

جبکہ عادل اسی دِن والی نکچری کو سامنے دیکھ کر ٹھٹکا ضرور تھا لیکن پھر اپنے آپکو انجان ہی رہنے دیا۔۔۔۔

جبکہ ایزل جو آنیا سے یونی کے بارے میں پوچھ رہی تھی اسی دن والے لڑکے کو دیکھ کر پہلے تو حیران ہوئی لیکن پھر عادل کے کوئی ریکٹ نے کرنے پر اس نے بھی اپنے آپکو نارمل رکھا۔۔۔۔۔۔۔

سب نے ہلکی ہلکی باتوں میں ناشتہ شروع کیا جبکہ ایزل کی نظر بار بار عادل پر آٹھ رہی تھی وُہ لگ ہی اتنا پیارا رہا تھا۔۔۔۔۔نیلے رنگ کی شرٹ کے ساتھ وائٹ ٹی شرٹ پہنے اور بلیو ہی جینس پہنے ہلکی ہلکی داڑھی میں کالی آنکھوں میں سنجید گی اور شوق مزاجی بر وقت رکھے ہانیہ کی کسی بات پر ہستا ہوا وہ واقعی حسین لگ رہا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔

-,--------,----------------,-----------

-------,--------------,---------

التمش کی آنکھ کھلی۔۔۔پہلے تو غائب دماغی سے چھت کو دیکھتا رہا۔۔۔پھر کل کا سارا واقعہ دماغ کے پردوں پر لہرایا۔۔۔۔

التمش نے گردن موڑ کر اپنی بازو کو دیکھا جسے فری اپنے دونوں ہاتھوں سے تھامے سو رہی تھی۔۔۔۔۔

التمش کو معصوم پر بیساختہ پیار آیا اُس نے فری کے گال پر بوسہ دیا۔۔۔۔

تم اتنی پیاری ہو لیکن تمہاری ماں داین ہے داین جو مجھے صحیح کرنے ائی ہے

التمش فری سے ایسے بات کر رہا تھا جیسے وہ اُسکی سن رہی ہو۔۔۔۔

خیر باہر سے اتنا شور کیوں آ رہا ہے چل کر دیکھتے ہیں۔۔۔۔

التمش نے آرام سے اپنا بازو فری کے ہاتھوں سے آزاد کروایا اور آٹھ کھڑا ہوا لیکن پھر اچانک کچھ یاد آنے پر پلٹا اور فری کے ارد گرد دونوں تکیہ رکھے

۔۔۔۔

ہاں اب ٹھیک ہے۔۔۔۔۔التمش نے لمبی سانس لی۔۔۔پھر فرش ہونے چلا گیا

التمش کی آنکھ کھلی۔۔۔پہلے تو غائب دماغی سے چھت کو دیکھتا رہا۔۔۔پھر کل کا سارا واقعہ دماغ کے پردوں پر لہرایا۔۔۔۔

التمش نے گردن موڑ کر اپنی بازو کو دیکھا جسے فری اپنے دونوں ہاتھوں سے تھامے سو رہی تھی۔۔۔۔۔۔

التمش کو معصوم پر بیساختہ پیار آیا اُس نے فری کے گال پر بوسہ دیا۔۔۔۔۔

تم اتنی پیاری ہو لیکن تمہاری ماں داین ہے داین جو مجھے صحیح کرنے ائی ہے

التمش فری سے ایسے بات کر رہا تھا جیسے وہ اُسکی سن رہی ہو۔۔۔۔۔

خیر باہر سے اتنا شور کیوں آ رہا ہے چل کر دیکھتے ہیں۔۔۔

التمش نے آرام سے اپنا بازو فری کے ہاتھوں سے آزاد کروایا اور آٹھ کھڑا ہوا لیکن پھر اچانک کچھ یاد آنے پر پلٹا اور فری کے ارد گرد دونوں تکیہ رکھے ۔۔۔۔

ہاں اب ٹھیک ہے ۔۔۔۔۔ التمش نے لمبی سانس لی ۔۔۔ پھر فرش ہونے چلا گیا ۔۔۔

۔۔۔۔و۔۔۔۔۔۔۔و۔۔۔۔۔۔۔۔و۔۔۔۔۔۔۔۔و۔۔۔۔۔۔۔و۔۔۔۔۔۔۔

کالی پینٹ پر کالی ہی شرٹ جس کے دو بٹن ہمہ وقت کی طرح کھلے ہوئے تھے گیلے بالوں کو سکھانے کی زحمت کیے بغیر ۔۔۔ التمش اپنے کمرے سے نکلا ۔۔۔

ہسنے کی آوازوں پر التمش نے ریلنگ سے ہی کھڑے ہو کر اپنی نظرے دوڑائیں تو ایک منظر پر آکر نظرے رک گئی۔۔۔۔

جہاں ہانیہ عادل کی کسی بات پر ہنس رہی تھی اور ہنستے ہنستے اُسکے کندھے پر ہاتھ رکھ لیا تھا۔۔۔۔۔

پتہ نہیں کیوں لیکن آنکھوں میں سرخی سی دور گئی۔۔۔ہاتھوں کی مٹھیاں بھینچے التمش نے اپنے قدم نیچے کی جانب بڑھائے۔۔۔۔۔

اور آکر ہانیہ کی برابر والی کرسی پر بیٹھ گیا۔۔۔

اسکی حرکت پر یزدانی صاحب نے اسے آنکھیں دکھائی کہ انسان سلام ہی کر لیتا ہے۔۔۔۔

التمش کے ایسے آکر بیٹھنے پر اور سلام نہ کرنے پر عدیل اور عادل دونوں کو غصّہ تو بہت آیا لیکن برداشت کر گئے۔۔۔۔۔

اسلام علیکم بیٹا کیسے ہو آپ۔۔۔۔ آخر فیروز صاحب نے خود ہی سلام کیا ۔۔۔

جیسا دکھ رہا ہوں۔۔۔التمش نے کہا تو سادہ سے لہجے میں تھا لیکن اسے پتہ نہیں تھا ایسا بولنا بھی بتمیزي کے زمرے میں آتا ہے

تم کیوں دے رہی ہو ناشتہ اب میری بیوی آگئی ہے وہی دے گی۔۔۔۔

ملازم کے ناشتہ لگانے پر التمش نے اسکو ٹوکا اور رہانیہ کی طرف دیکھ کر چبا چبا کر کہا۔۔۔۔

جی بیٹا بلکل ہانیہ ناشتہ دو بیٹا التمش کو۔۔۔۔۔۔۔۔

فیروز صاحب نے ہانیہ سے کہا۔۔۔

جی بابا۔۔۔ہانیہ نے فیروز صاحب کو کہا اور آٹھ کر التمش کو ناشتہ سرو کرنا شروع کیا۔۔۔

ہانیہ نے ناشتہ دینے کے بعد اپنی جگہ پر جانا چاہا لیکن التمش نے اُسکی کلائی پکڑ کر اپنے برابر میں موجود کرسی پر بیٹھا دیا۔۔۔

کیا واحیات پن ہے یہ۔۔۔۔۔۔۔۔۔ہانیہ نے دبی دبی آواز میں کہا۔۔۔

یہ واهیات پن ہے تو وہ کیا تھا جو تم اُسکے کندھے پر ہاتھ مار مار کر ہنس رہی تھی۔۔۔۔التمش نے بھی سخت آواز میں کہا۔۔۔

بھائی ہے وہ میرا۔۔۔۔۔۔ہانیہ نے ایک نظر سبکو دیکھ کر کہا۔۔۔

سگا نہیں ہے۔۔۔۔۔۔التمش نے فوراً سے ٹوکا۔۔۔

سگوں سے بڑھ کر ہے۔۔۔۔۔ہانیہ نے دوبدو کہا۔۔۔۔

جس پر التمش نے ہانیہ کو سخت نظروں سے گھوڑا۔۔۔۔

اور رہی ہانیہ تو اسے کون سا اُسکی گھوریّوں سے فرق پڑتا تھا کندھے اچکا کر دوبارہ سب کی طرف متوجہ ہو گئی۔۔۔۔۔

پیچھے التمش بس اپنے آپکو قابو میں رکھنے کی کوشش کرنے لگا..۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ہانیہ آنیا اور ایزل سے بات کرنے میں لگی ہوئی تھی جبکہ یزدانی صاحب فیروز صاحب اور عدیل اور عادل چاروں اپنی بات کر رہے تھے۔۔۔

یزدانی صاحب اور فیروز صاحب التمش سے بھی چند باتیں کر لیتے جن کا وہ کبھی الٹا جواب یہ ہوں ہاں میں جواب دے دیتا۔۔۔

التمش نے جوس کا گلاس رکھا اور آٹھ کھڑا ہوا جانے کے لیے۔۔۔

ہانیہ بھی التمش کے کھڑے ہونے پر کھڑی ہوئی اور اس کے پیچھے پیچھے جانے لگی۔۔۔۔

اپنے پیچھے قدموں کی آواز سن کر التمش مر اآنکھوں کے اشارے سے پوچھا جیسے کیا مسلہ ہے اب۔۔۔۔

جب شوہر گھر سے جارہاہو تو بیوی پر فرض ہے کہ گھر کے دروازے تک اُسکے ساتھ آئے اور اُسے اللہ کے امان میں دے۔۔۔۔

ہانیہ نے جواب دیا۔۔۔۔

اوا چھا در اصل مجھے تو پتہ نہیں تھا کیوں کہ پہلی شادی ہے نہ تمہیں تو تجربہ ہو گا ہیں نہ۔۔۔۔۔۔۔

التمش جو کب سے غصے سے بھرا بیٹھا تھا ہانیہ کی آنکھوں میں دیکھ کر استخضائیہ بولا۔۔۔

ہانیہ کی آنکھوں میں پل میں نمی آگئی جس کو اس نے اپنے سر کو جھکا کر چھپایا۔۔۔۔

جبکہ التمش بغیر کچھ کہے وہاں سے نکلتا چلا گیا۔۔۔۔۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔،۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔،۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔،۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔،۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔،۔۔۔۔

مسز ہانیہ کمرے میں بیٹھی تھی باہر سے باتوں کی آواز انکو بھی آ رہی تھی لیکن برداشت کیے بیٹھی رہی۔۔۔۔۔

کچھ بھی ہو جائے میں اس لڑکی کو اپنے گھر بلکل بھی نہیں رہنے دو نگی ۔۔۔۔آئے ہوئے ایک دِن نہیں ہوا اور سب کچھ اپنے قابو میں کرنا چاہ رہی ہے۔۔۔۔۔۔۔

مسز یزدانی نے ہانیہ کے بارے میں ذہر خند سوچا اور اپنا موبائل لے کر اس میں مصروف ہو گئی۔۔۔۔۔

فلحال باہر جانے کا انکا کوئی ارادہ نہیں تھا اور ویسے بھی وُہ چاہ رہی تھی کہ باہر سے انکو کوئی بلوانے آئے

-------------,-------------,-------------

---,-------------,-------------,--

ہانیہ نے اپنی آنکھیں صاف کی اور پھر ایک گھیرا سانس لیا۔۔

سہنا تو پڑے گا اب۔۔۔۔ہانیہ نے اپنے آپ سے کہا اور واپس اندر چل دی جہاں سب واپسی جانے کے لیے تیار تھے۔۔۔

--------------,--------------,--------------

--------------,--------------,--------------,

----------,----------,

سارے وقت میں عادل اپنے اوپر آنیا کی نظرے۔ محسوس کر رہا تھا اُسے حیرت کے ساتھ ساتھ غصّہ بھی آرہا تھا۔۔۔ لیکن چپ رہا۔۔۔

اچھااب ہم لوگ چلتے ہے کافی دیر ہو گئی ہے۔۔۔ فیروز صاحب نے یزدانی صاحب کی طرح دیکھ کر کہا۔۔۔

انشاءاللہ پھر ملاقات ہو گی۔۔۔ عدیل نے بھی یزدانی صاحب سے کہا۔۔۔

بیٹا چکر لگاتے رہنا۔۔۔ اور ماشاللہ سے بہت پیاری بچی ہے۔۔۔۔

آسیہ بیگم نے آنیا کے سر پر ہاتھ رکھ کہا۔۔ جس پر آنیا نے اپنا سرخ چہرہ جھکا لیا۔۔۔

عدیل اسکی اس حرکت پر مسکرا کر رہ گیا۔۔۔۔۔

ہانیہ بھی سب سے ملی اور سب باہر جانے کے لئے چلنے لگے۔۔۔۔یزدانی صاحب اور ہانیہ بھی انکو گیٹ تک چھوڑنے چل پڑے جبکہ آسیہ بیگم اپنے کمرے میں چلی گئی تھی۔۔۔۔

عادل جو سب سے پیچھے تھا اپنے آگے چلتی آنیا کا ہاتھ پکڑ کے سائڈ میں لے گیا۔۔۔۔حیرت کی بات یہ تھی کہ آنیا نے نہ کچھ بولا نہ چیخی۔۔۔۔

کیا مسلہ تھا تمہارے ساتھ کیوں اس طرح سے دیکھ رہی تھی مجھے۔۔

عادل نے اسے دیوار کے ساتھ لگا کر چھوڑا اور پھر سخت آواز میں پوچھا۔۔۔۔

پتہ نہیں۔۔۔آنیا نے صاف گوئی سے جواب دیا اُسے واقعی نہیں پتہ تھا اس کی نظرے اور دل بّار بار کیوں عادل کو دیکھنے کے لیے ضد کر رہی تھی۔۔۔۔۔

سب سمجھتا ہو میں تم جیسی لڑکیوں کو اب تم یہ سب کر کے مجھے اپنے پیار کے جال میں پھساؤ گی اور جب میں تمہارا دیوانہ ہو جاؤ گا تو بولو گی کہ میں تو بدلہ لے رہی تھی۔۔۔

لیکن بی بی میں کوئی گرا پڑا لڑکا نہیں ہو میں تمہارے ان ڈرامے بازیوں میں نہیں انے والا۔۔۔ سمجھی مجھے نہ تو تم میں کوئ دلچسپی ہے نہ کبھی ہو گی

۔۔۔۔۔

توپھر کس میں ہوگی دلچسپی۔۔۔۔عادل کے سخت لہجے میں کہنے پر ایزل نے کسی ٹرانس کی کیفیت میں اُس سے پوچھا جبکہ گردن نیچے جھکی ہوئی تھی۔۔۔۔

جو پاک ہو اپنے آپکو چھپا کر رکھنا جانتی ہو جو اپنی خوبصورتی صرف اپنے محرم کے لیے رکھے۔۔۔۔

عادل نے اسی طرح جواب دیا۔۔۔

آئندہ اس طرح بیباکی سے دیکھا یا اپنا بیہودہ پن دکھایا تو مجھ سے برا کوئی نہیں ہوگا۔۔۔۔

عادل بولتا ہوا چلا گیا پیچھے ایزل نے اپنا جھکا سر اٹھایا

بھیگی آنکھیں جبکہ چہرہ بلکل لال ہوا وہ تھا فوراً سے بھاگتی ہوئی اپنے کمرہ میں بند ہو گئی۔۔۔۔

یزدانی صاحب آفس کے لیے نکل گئے تھے ہانیہ نے بھی اپنے کمرے کی راہ لی فری کو دیکھنے کے لیے۔۔۔ کسی کا بھی دیہان ایزل کی طرف نہیں گیا تھا

۔۔۔۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔،۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔،۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔،۔۔۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔،۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔،۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

میر نے ہاتھ میں پکڑا کافی کا مگ ریلنگ پر رکھا اور ایک انگڑائی لی۔۔۔

کہ اُسکی نظر سامنے موجود پارک میں پری جہاں مناہل جاگنگ کر رہی تھی

۔۔۔۔

پتہ نہیں تھا صبح صبح ایسا خوبصورت نظارہ دیکھنے کو مل جائے گا۔۔۔

میر نے ایک دلکش مسکراہٹ سے کہا اور جلدی سے اندر چلا گیا۔۔۔۔ارادہ پارک جانے کا تھا۔۔۔

آج اُن سے ملنا ہے ہمیں۔۔۔۔آج اُن سے ملنا ہے ہمیں۔۔۔۔۔

کس سے ملنا ہے تمہیں جو اتنی بے سری آواز میں میرے کان کھا رہے ہو۔۔۔۔

علی جو ابھی آلسی میں بیڈ پر ہی لیتا ہوا تھا میر کو الماری سے جاگنگ ڈریس نکالتے ہوئے گنگنانے پر چوٹ کرتا ہوا بولا۔۔۔

تمہاری بھابھی اتفاق سے سامنے پارک میں ہے اور مجھے لگتا ہے گھر بھی اس پاس کسی بلڈنگ میں ہے۔۔۔۔

میر نے اپنی بیعزتی کا برا منائے بغیر کہا۔۔۔

کیا میری والی بھی ہیں کیا بات کر رہا ہے یار۔۔۔۔۔

علی نے فوراً سے آٹھ کر کہا۔۔ کہاں کی نیند کہاں کا آرام۔۔۔

نہیں میں اپنی والی کے سوائے کسی کو نہیں دیکھتا۔۔۔

میر نے اپنے بتیس دانتوں کی نمائش کرتے ہوئے کہا۔۔۔

تو جس جس کو دیکھتا ہے نہ سب پتہ ہے مجھے دفاع ہو جا یہاں سے اب۔۔۔۔ علی نے کشن میر کی طرف پھینکتے ہوئے کہا۔۔۔۔

ہاں ہاں جا رہا ہوں۔۔۔۔۔ آج اُن سے ملنا ہے ہمیں۔۔۔۔۔ میر بولتا حیا جلدی سے واشروم میں گھس گیا۔۔۔ جبکہ علی جلدی سے بالکنی میں گیا تاکہ منہا کو دیکھ سکے۔۔۔۔

پر اُسکی نظرے ناکام ہو لوٹی۔۔۔۔

میر جلدی سے تیار ہو کر باہر نکلا۔۔۔۔

توجاتورہاہیں کوشش کر کے میری والی کا بھی پتہ کر لینا۔۔۔۔

علی نے میر سے کہا جو مسلسل گانا گنگنا رہا تھا۔۔۔۔۔۔

میر کہیں ایسا نہ ہو۔۔۔ آج اُن سے پٹنہ ہے ہمیں۔۔۔۔

علی نے دانت پیس کر کہا۔۔۔ وہ تنگ آ گیا تھا اس گانے سے

دفاع ہو تو.... میر نے غصے سے کہا اور باہر نکلتا چلا گیا

۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

مناہل والک کر رہی تھی کہ اس کے ساتھ ہی دو قدم ہم قدم ہوئے۔۔۔۔

ہیلو میڈم۔۔۔۔ مناہل کے دیکھنے پر میر نے دلکش مسکراہٹ سے کہا۔۔۔۔۔

مناہل نے کوئی جواب دیے بنا اپنے قدم آگے بڑھائے۔۔۔۔

میر نے بھی اپنی رفتار تیز کی۔۔۔۔

میرے خیال سے اپنے مجھے پہچانا نہیں۔۔۔۔ میر نے کہا۔۔۔

اور اپکا خیال بلکل غلط ہے میں اتنی جلدی انسانوں کو اور چیزوں کو بھولتی نہیں ۔۔۔۔اب آپ بتائے گے کہ کس کام کے لیے آپ یہاں آئے ہیں۔۔۔۔

مناہل نے اپنے ازلی اسپاٹ انداز سے کہا۔۔۔

وہ میں۔۔۔میں تو روز آنہ اتا ہوں یہاں جاگنگ کرنے۔۔۔

میر نے کھسیانا ہو کر کر کہا اب اسکو کیا بتاتا کے اُسے دیکھنے کے لیے آیا تھا۔۔۔

تو کرے۔۔۔ مناہل نے بولا اور بولتے ہوئے دوبارہ جاگنگ شروع کردی میر میں نے بھی اپنے قدم بڑھائے۔۔۔۔۔

ویسے آپ روزاتی ہے یہاں۔۔۔۔آپکا گھر بھی اس پاس ہی ہوگا نہ۔۔۔۔

میر نے بات آگے بڑھانی چھاہی۔۔۔

نہیں میں یہاں روز نہیں اتی آپکو کوئی اور اہم بات کرنی ہے تو کرے ورنہ اپنا ٹریک بدل لے۔۔۔۔

مناہل جسیے میر کا اپنے ساتھ ساتھ چلنا ناگوار گزر رہا تھا سخت لہجے میں رکتے ہوئے بولی۔۔۔۔

اہم بات تو کرنی ہے بات یہ ہے کہ آپ مجھے اچھی لگتی ہے کیا میری گرل فرینڈ بنے گی۔۔۔۔۔

اور یہ پڑا تھا میر کے منہ پر مکّہ اور وہ بھی اتنا زور کا کہ میر کو اپنی پر دادی تک کا نام یاد آگیا تھا۔۔۔۔

تمہاری شکل اور حلیے سے تم مجھے لگ ہی لفنگے رہے تھے لیکن آج کی تمہاری بات سے یقین ہو گیا۔۔۔

تمہیں چاہیئں اس عمر میں کچھ کام کر کے اپنے والدین کی خدمات کرو نہ کے لڑکی پٹاتے پھرو۔۔۔۔

مناہل نے غصے میں بولا۔۔۔اور تیز نظروں سے میر کو دیکھنے لگی جو حق دق سا مناہل کو ہی دیکھ رہا تھا۔۔۔۔

آئندہ میرے سامنے نہیں آنا تم اگر تم مجھے نظر آبھی گئے نہ تو تمہیں اس سے بھی اچھی طرح بتاؤ گی میں۔۔۔۔

مناہل غصے میں بولتی ہوئی چلی گئی۔۔۔۔۔

.. جبکہ میر بھی جیسے ہوش میں آیا تھا

علی کے بچے تیری کالی زبان کو تو میں اب چھوڑو گا نہیں۔۔۔۔

ویسے کسی نے دیکھا تو نہیں تھا۔۔۔میر نے چاروں طرف اپنی نظرے گھمائیں۔۔۔۔

نہیں دیکھا۔۔۔اور واپس گھر کی طرف بھاگا۔۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔،۔۔۔۔۔۔۔۔۔،۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔،۔۔۔۔۔۔۔

۔۔۔۔۔۔،۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔،۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔،۔۔

کہاں ہے تو ذلیل انسان میں تجھے چھوڑ و گا نہیں۔۔۔۔میر نے اتے ہی علی کو اپنا جوتا اُتار کر مارا جو صوفے پر آرام سے بیٹھا تھا۔۔۔

کیا ہو گیا بھائی پاگل۔کتے نے تو نہیں کاٹا۔۔۔ علی بھاگتے ہوئے بولا جبکہ میر اُسکے پیچھے تھا۔۔۔

ایک منٹ ایک منٹ۔۔۔ علی جو صوفہ کے ایک طرف تھا صوفے کے دوسری طرف موجود میر کو دیکھتے ہوئے بولا۔۔۔

میر تو پٹ کر آیا ہے۔۔۔اتنا بولتے ہی علی صوفے پر گرتا ہنسی سے لوٹ پوٹ ہو گیا۔۔۔

ہاں اور یہ سب تیری اِس کالی زبان کی وجہ سے۔۔۔میر نے ایک زوردار مکّہ۔۔۔علی کے کندھے پر ریسیٹ کیا۔۔۔

جسکا علی پر کوئی خاص اثر نہیں ہوا۔۔۔

بس کر کتنا ہنسے گا تو۔۔۔میر نے تنگ آکر کہا۔۔۔

ویسے سچی بتا کوئی تھا تو نہیں ورنہ کل انسٹا گرام پر ایک پوسٹ ہو گی۔۔۔کہ انسٹا گرام کے مشہور لڑکے کو ایک لڑکی نے مارا۔۔۔

علی بولتا ہوا پھر ہسنے لگا۔۔۔

تو ہنس لے کمینے انسان۔۔۔میر بولتا ہوا اپنے کمرے کی طرف چل دیا۔۔۔

پیچھے علی بھی ہنستا ہوا دروازہ کھولنے چلا گیا۔۔۔ جہاں پر ڈلیوری بوائے انکا ناشتہ لے کر آیا تھا۔۔۔

التمش نے بلیڈنگ کے باہر اپنی گاڑی روکی۔۔۔ پورا رستہ وہ یہی سوچ رہا تھا جب اُسے اُس لڑکی سے کوئی واسطہ نہیں رکھنا تھا تو آج اُسے عجیب کیوں لگا۔۔۔۔

پھر اپنی سوچوں کو جھٹک کر لفٹ میں داخل ہو گیا۔۔۔۔

فلیٹ کے باہر موجود ڈلیوری بوائے سے ناشتہ پکڑ کر ڈور بیل بجائی۔۔۔

علی نے آکر دروازہ کھولا۔۔۔۔

بھائی تو نے کب سے یہ کام کرنا شروع کر دیا۔۔

علی نے التمش کے ہاتھوں سے سامان پکڑتے ہوئے کہا۔۔۔۔

بکواس نہ کیا کر۔۔۔۔التمش نے بیزاری سے کہااور اندر چلا گیا۔۔۔۔

میر کہاں ہے۔۔۔۔التمش نے صوفے پر بیٹھ کر کہا

اندر ہے اپنے چہرے پر اپنے پیار کی نشانی لے کر آیا ہے وہی دیکھ رہا ہو گا۔۔۔۔

علی نے کچن میں جاتے ہوئے بولا۔۔۔

مطلب۔۔۔التمش نے اُلجھن سے سوال کیا۔۔۔

اتنے میں میر بھی باہر آگیا۔۔۔

بتاتا ہو۔۔۔۔۔ علی نے میر کے ساتھ بیٹھ کر کہا۔۔۔

ہاہاہا۔۔۔۔۔۔۔۔۔ مطلب دو لڑکیوں نے تم دونوں کی کلاس لی۔۔۔۔اور ایک نے آج اسکو مار بھی دیا

التمش نے قہقہہ لگاتے ہوئے۔۔۔میر اور علی کی طرف دیکھ کر کہا۔۔۔۔۔

جبکہ میر اپنے دونوں ہاتھ اپنے چہرے پر رکھے التمش کو تیز نظروں سے گھور کر دیکھ رہا تھا۔۔۔جبکہ
علی نے ایک زبردست مکہ التمش کی قمر پر رسید کیا۔۔۔

کیوں مار رہا ہے سچ تو بولا میں نے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

التمش نے علی کا ہاتھ موڑتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔۔۔

اب تو کتنی بار یہ ایک جملہ بول کر ہنسے گا۔۔۔۔میر نے التمش کی طرف دیکھ کر کہا۔۔۔۔۔۔۔

اچھا جی تو اب میں کیا کر سکتا ہوں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

التمش نے صوفے پر ٹیک لگا۔ کر کہا۔۔۔۔۔

تو کیا۔ کرے گا ناچے گا۔۔۔۔ ظاہر سی۔ بات ہے پتا نکلوا ان دونوں کا۔

۔۔۔۔۔۔۔

علی نے اپنے دانت پیستے ہوے کہا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اچھا پھر ڈھونڈتا ہوں میں۔۔۔ لیکن ذرا مجھے یقین دلاؤ تم لوگ واقعی میں سنجیدہ ہو اس معاملے میں .۔۔۔۔۔۔۔ کیونکہ اگر دونوں تم لوگوں کی زندگی میں آگئی تو بیٹا ختم تم دونوں کی آزادی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

التمش نے سنجیدہ لہجہ میں کہا۔۔۔۔۔

ہان جسے تمہاری ہوئی ہے نہ۔۔۔۔۔۔

میر ور علی دونوں نے ایک ساتھ کہا۔۔۔

ارے تم دونوں کو کیا پتا کتنا ڈرتی ہے وہ مجھ سے۔۔۔۔ میری ایک آواز سے فوراً میرے سامنے حاضر ہو جاتی ہے۔۔۔۔۔۔۔۔

التمش نے ہستے ہوے کہا۔۔۔ جبکہ یہ اسکو اچھی طرح اندازہ ہو گیا تھا کہ ہانیہ اُس سے بلکل بھی نہیں ڈرتی جس طرح سے آج صبح وُہ اُسکی گھوڑیوں کو نظر انداز کر رہی تھی لیکن آخر میں اُسکا التمش کو کچھ نہ بولنا اُسے اُلجھن میں ڈال دیا تھا۔۔۔۔۔

ویسے ایک بات تو بتا تجھے بولا کس نے تھا اس کو گرل فرینڈ بنانے کا
۔۔۔۔۔۔التمش نے میر سے پوچھا۔۔۔۔

تو اور کیا ڈائریکٹ بولتا کہ بیوی بن جائو میں نے سوچا پہلے گرل فرینڈ بناؤ گا پھر شادی ہو گی۔۔۔۔

میر نے اپنے نادر خیالات کا اظہار کیا۔۔۔

واہ واہ کیا سوچ ہے آپکی۔۔۔۔
علی نے تالی بجاتے ہوئے میر کو کہا۔۔۔۔

چل چھوڑ یار ان سب کو ناشتہ کر جلدی پھر چلتے ہیں کہیں۔۔۔۔

التمش نے دونوں کو مخاطب کرتے ہوئے کہا۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔،۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔،۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

،۔۔۔۔۔۔۔۔۔،۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔،۔۔۔۔۔

میری کیا غلطی ہے اللہ جی۔۔۔۔مجھے تو خود نہیں پتہ آج مجھے وہ کیوں اتنا اچھا لگا۔۔۔۔کہ میں اسے بار بار دیکھ رہی تھی۔۔۔

ائزل بیڈ پر اوندھے منہ لیٹی تکیے میں منہ دیے روتے ہوئے بولی۔۔۔

میں اچھی لڑکی نہیں ہو میں نے کیا ایسا غلط کیا ہے جو میں اچھی لڑکی نہیں ہو ۔۔۔۔۔

ایزل روتی ہوئی آواز میں بولی۔۔۔۔

میں کیوں رو رہی ہو میں بھی اب نہیں دیکھو گی سمجھتا کیا ہے اپنے آپکو ۔۔۔۔ سریل اور کھڑوس انسان۔۔۔۔

ائزل بولتے ہوئے اُٹھی اور یونی جانے کے لیے تیار ہونے لگی۔۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔،۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔،۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔،۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔،۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔،۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔،۔۔

مناہل نم آنکھوں کے ساتھ گھر میں داخل ہوئی تو منہا جو ٹیوی دیکھ رہی تھی مڑ کر مناہل کو دیکھا۔۔۔۔

کیا ہوا ہے من۔۔۔۔ تم روئی ہو۔۔۔۔ منہا نے کھڑے ہوتے ہی مناہل
سے پوچھا۔۔۔۔

منہو وہ مجھے جانتا ہی نہیں۔۔۔۔ اتنا بولتے ہی مناہل منہا سے لپٹ کر رونے
لگی۔۔۔۔

مناہل کیا ہوا ہے کیوں رو رہی ہو مجھے پریشان تو نہ کرو۔۔۔ یار۔۔۔

منہا نے مناہل کو بٹھاتے ہوئے پوچھا۔۔۔۔

مناہل نے میر اور اپنے درمیان ہوئی سب باتیں بتا دی۔۔۔۔

ویسے یہ دنیا کا پہلا شوہر ہو گا جو اپنی بیوی کو گرل فرینڈ بننے کا بول رہا ہے۔۔۔۔

منہا نے مسکراتے ہوئے کہا۔۔۔

پہلی ملاقات میں اُنہیں فوراً دیکھتے ہی پہچان گئی تھی لیکن تب بھی انہوں نے مجھے نہیں پہچانا۔۔

وہ کیسے پہچانے گے میری جان انہوں نے تمہیں دیکھا بھی تو نہیں تھا۔۔

مناہل کی بات پر منہا نے اسے یاد دلایا۔۔۔

میں تو بھول ہی گئی تھی کہ وہ شخص تو مجھے نکاح میں لینے کے فوراً بعد ہی میری شکل دیکھے بغیر جان چھوڑوا کر بھاگ گیا تھا۔۔۔

مناہل نے اپنے نکاح کا حوالہ دیتے ہوئے کہا۔۔۔

4 سال پہلے:

شمس صاحب کی دو ہی اولاد تھی بڑا بیٹا حیدر تھا جس کی شادی ہو چکی تھی چھوٹا بیٹا میر بلا کا ضدی اور اپنی کرنے والا۔۔۔

اپنی ضد میں آ کر وُہ لندن چلا گیا تھا الہ تعلیم حاصل کرنے لیکن وہاں جا کر اسے وہاں کی ایسی لت لگی کہ وہ واپس آنے کا نام نہیں لے رہا تھا۔۔۔

مناہل کے والد شمس صاحب کے خالہ زاد کزن تھے اُن کے گھر دعوت پر اُنہیں مناہل میر کے لیے بہت اچھی لگی شمس صاحب نے بات آگے بڑھائیں ۔۔۔

وہی دوسری طرح میر کو ان سب باتوں سے ناواقف رکھا گیا۔۔۔

تو دوسری طرف مناہل میر کی تصویروں کو دیکھ کر اُسے اپنے دل میں جگہ دے بیٹھی۔۔۔۔

میر لندن کی رنگینیوں میں جیتا رہا یہاں مناہل اُس کے خواب دیکھتی رہی۔۔۔۔

مناہل کے والد آرمی میں الہ عہدے پر تھے اس لیے اُن کی دونوں بیٹیاں بھی آرمی میں جانا چاہتی تھی۔۔۔جب انہوں نے مناہل کے آرمی جوائن کرنے کا ذکر شمس صاحب سے کیا تو اُنہیں کوئی اعتراض نہیں ہوا بلکہ اُن کا کہنا تھا اُن کو فخر ہو گا اگر انکی بہو آرمی میں جائے۔۔۔۔

سب تیاریوں سے نمٹ کر شمس صاحب نے میر کو جلد از جلد پاکستان انے کا کہا۔۔۔

جس پر پہلے تو وہ راضی نہیں ہوا لیکن پھر یہ سوچ کر کہ تھوڑے دِن کی ہی تو بات ہے پاکستان آگیا۔۔۔

ہم نے تمہارا نکاح طے کر دیا ہے۔۔۔ شمس صاحب نے کھانے کے دوران میر سے کہا وہ صبح آ گیا تھا لیکن انہوں نے اتے ہی اُس سے بات کرنا مناسب نہیں سمجھا۔۔۔۔

کیا مطلب۔۔۔ میر نے اپنی آنکھیں گھما کر پوچھا۔۔ جبکہ باقی سب گھر والے خاموش تھے۔۔۔۔

مطلب کیا سمجھنا ہے اس میں کل تمہارا نکاح ہے۔۔۔۔اور ہم نہ نہیں سنے گے نہ سننے کے بدلے میں تمہیں نہ ہمارا مرا منہ دیکھنے کی اجازت ہو گی نہ تمہاری ماں کا۔۔۔۔۔

شمس صاحب نے میر کو منہ کھول کر کچھ بولتے دیکھ اپنی بات کہی۔۔۔

پر ایسے کیسے آپ مجھ سے میری آزادی چھین سکتے ہے اس لیے مجھے بلایا تھا واپس۔۔۔۔۔

میں اُسے پسند نہیں کرتا۔۔۔ میں یہاں کی کسی لڑکی سے شادی نہیں کرونگا۔۔۔

میر نے غصے سے اپنی جگہ سے کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔۔۔۔

برخوردار اپنی آواز نیچے رکھئے اور ہم نے جو فیصلہ کر دیا وُہ کر دیا۔۔۔۔

شمس صاحب بول کر اپنی جگہ سے اٹھے اور اپنے کمرے کی طرف بڑھنے لگے۔۔۔

توآپ بھی سن لے میری بات میں نکاح تو کر لونگا لیکن اس کے بعد نہ میں آپکو اپنی شکل دکھاؤ گا اور نہ ہی کبھی اُس لڑکی کو اپنی بیوی کے روپ میں اپناؤ گا۔۔۔۔

میر کی آواز پر شمس صاحب کے قدم رکے جبکہ وہ اپنی بولتے ہوئے اپنے کمرے میں چلا گیا۔۔۔۔۔

کچھ نہیں ہو گا ایک بار مناہل بیٹی سے ملے گا تو ٹھیک ہو جائے گا۔۔۔۔

شمس صاحب نے اپنی زوجہ کے چہرے پر پریشانی دیکھ کر کہا۔۔۔

بہو سب چیزے ایک بار پھر دیکھ لینا۔۔۔۔اور اپنی بری بہو کو مخاطب کیا۔۔۔۔

جی بابا جان۔۔۔۔ مریم نے دھیمے لہجے میں کہا۔۔

اور پھر وہی ہوا اگلے دن عصر کی نماز کے بعد بڑی شان سے میر کی بارات مناہل کے گھر گئی۔۔۔۔۔۔۔

آف وائٹ غرارہ پہنے ہلکا سا میک اپ کیے اپنی والدہ کی شادی کے زیورات پہنے مناہل بہت پیاری لگ رہی تھی دل کی دھڑکن لمحہ بہ لمحہ بڑھتی ہی جارہی تھی

تھوڑی ہی دیر مناہل اور میر کا نکاح ہوا مناہل کو نکاح کے بعد ہی باہر لانا تھا

۔۔۔۔

لیکن جیسے ہی نکاح ہوا میر بغیر کچھ بولے نکلتا چلا گیا البتہ ایک کاغذ ایک بچے کے ہاتھ مناہل کو ضرور بھیجا تھا۔۔۔

شمس صاحب اور باقی سب گھر والوں کا دیہان مہمانوں کی طرف تھا اس لیے کسی کا دیہان میر کی طرف نہیں گیا لیکن آخر کب تک۔۔۔۔

شمس صاحب نے میر کو فون کیا جو پہلی بیل پر ہی اٹھا کیا گیا۔۔۔

میر یہ کیا بتمیزی ہے۔۔۔ کہاں ہو تم فوراً واپس اؤ۔۔۔۔

بابا یہ بتمیزی نہیں ہے اور واپس انے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا میں ایئرپورٹ پر ہو اور میری فلائٹ کا ٹائم بھی ہو گیا ہے آپ کا یہاں انا بھی بیکار ہے آپ جب تک یہاں آئے گے میں جہاز میں بیٹھ گیا ھو نگا۔۔۔

میر تمہیں ذرا خیال ہے اُس بچی کا جو تمہارے نام ہو چکی ہے۔۔۔۔

شمس صاحب نے اُسے مناہل کا احساس دلایا۔۔۔

اس کا خیال بابا آپکو ہونا چاہیے تھا بابا میں اب کچھ نہیں کر سکتا۔۔۔

میر نے اتنا کہتے کہ ساتھ ہی فون بند کر دیا۔۔۔

پیچھے شمس صاحب جھکے کندھے لیے کرسی پر بیٹھ گئے۔۔۔

انہوں نے ہاتھ جوڑ کر منہا اور مناہل کے والدین سے معافی مانگی۔۔۔

جنہوں نے اُنہیں بُرا بھلا کہنے کہ بجائے سمجھا اور اُن کے جوڑے ہاتھ پر اپنا ہاتھ رکھ کر تسلی دی۔۔۔

سب مہمانوں کو کھانا کھلا کر رخصت کر دیا گیا تھا۔۔۔

جبکہ مناہل تک جب سے یہ بات پہنچی تھی وہ بالکل خاموش ہو گئی تھی۔۔۔

مناہل نے کاغذ کو کھول کر دیکھا۔۔۔ جو اُسے ایک بچہ دے کر گیا۔۔ تھا۔۔

میں میر جانتی تو ہو گی۔۔۔ بات یوں ہے کہ میں اس شادی میں دلچسپی نہیں رکھتا۔۔۔ نہ ہی کبھی ہو گی۔۔۔ میرے بابا نے زبردستی یہ نکاح کروایا ہے۔۔۔۔ جو میں نے اُن کے کہنے پر کر بھی لیا ہے۔۔

میں کبھی بھی تمہیں اپنی بیوی کے طور پر قبول نہیں کر سکتا اور جانتا ہوں اتنا سب کچھ ہونے کے بعد مجھے پتہ ہے تم بھی یہ رشتہ نہیں رکھنا چاہوں گی تو جب بھی اس رشتے سے آزادی چاہیئے ہو میری یونی کے نام ایک ایمیل بھیج دینا وہ مجھ تک پہنچ جائے گا۔۔۔

مناہل نے بھیگی آنکھوں سے پورا خط پڑھا اور پھار کر ٹکڑے ٹکڑے کر دیا۔۔۔

اپنی بھیگی آنکھیں صاف کی۔۔

شمس صاحب نے مناہل سے بھی معافی مانگی جس پر مناہل نے الہ ظرف دیکھاتے ہوئے اُنہیں کہا کہ وہ اس کے والد کے جیسے ہے جو ہونا تھا ہو گیا۔۔۔

بیٹا تم اگر علیحدگی چاہتی ہو۔۔۔۔۔

کسی باتیں کر رہے ہیں بابا آپ یہ سب مت سوچے انکو تھوڑا ٹائم دے وہ آجائے گے واپس۔۔۔۔

مناہل نے انکی بات پر دھڑکتے دل سے کہا۔۔

میر نے وہاں جاکر التمش اور علی کو کچھ بھی نہیں بتایا تھا وہ وہاں پر جا کر بھول ہی گیا تھا کہ پاکستان میں اُسکی کوئی بیوی بھی ہے

جبکہ مناہل نے اپنی آرمی جوائن کرلی تھی شمس صاحب نے میر کو ڈھونڈنے کی کوشش کی لیکن ناکام ہوئے کیوں کہ میر نے اپنی رہائش ہی بدل لی تھی

پورے چار سال بعد میر واپس آیا تھا لیکن اپنے گھر اپنے شہر جانے کہ بجائے وُہ التمش اور علی کے ساتھ رہ رہا تھا

اس رات اتفاق تھا یہ قدرت چاہتی تھی کہ مناہل میر کو دیکھ لے اسی لیے دونوں کو روبرو کیا لیکن میر کا بیگانہ پن دیکھ کر مناہل کو بہت بُرا لگا مناہل چاہتی تو اسی وقت میر سے بات کرسکتی تھی لیکن وہ جاننا چاہتی تھی کوئی کتنے دنوں تک اپنے آپ سے جُڑے وجود کی نفی کرسکتا ہے اتفاق سے اُن کا فلیٹ میر کے سامنے والی بلیڈنگ میں ہی تھا۔۔۔

پچھلے چار سالوں سے وہ میر کی انسٹا گرام آئی ڈی کو دیکھ دیکھ کر اپنے دل کو راحت دیتی تھی لیکن وہاں بھی موجود لڑکیوں کے ساتھ میر کی تصویر دیکھ کر وہ اور بھی ٹوٹ جاتی تھی

لیکن آج میر کہ منہ سے ایسے الفاظ سن کر اس نے غصے میں اُس کے منہ پر مکّہ جڑ دیا تھا۔۔۔۔۔

حال۔۔۔۔

تو پھر میری جان اب تمہارا کام یہ ہونا چاہیے کہ تم انکو سبق سکھاؤ۔۔۔۔نہ کہ رونے لگو۔۔۔

منہا نے مناہل کو جواب دیا۔۔۔

نہیں میں کچھ نہیں کروں گی۔۔۔ میں اُن کو اُن کے حال پر ہی چھوڑ دوں گی۔۔۔ میرا وجود اتنا گیا گزرا نہیں کہ اُسے کوئی اپنے نام کے ساتھ جوڑ کر بھول جائیں۔۔۔

بھاڑ میں جائے وہ۔۔۔۔

مناہل سخت لہجے میں بولتی ہوئی اپنے کمرے میں چلی گئی۔۔۔۔

منہا نے نفی میں اپنا سر ہلایا اور واپس ٹیوی کی طرف متوجہ ہو گئی۔۔۔

-----------------,-------------------,----------

-----------,--------------,---------------,---

بلال ہم یونی میں بھی تو بات کر سکتے تھے نہ ادھر کیفے میں انے کی کیا ضرورت تھی۔۔۔۔

آنیا جو بلال کی کار میں اسکے برابر والی سیٹ پر بیٹھی تھی۔۔۔۔

گاڑی کیفے کے آگے رکنے پر گھبرا کر بلال سے کہا۔۔۔۔

یار کچھ نہیں ہوتا اب کیا یونی میں ہی مل سکتے ہیں۔۔۔۔
بلال نے آنیا کو دیکھتے ہوئے سیٹی بجاتے ہوئے بولا۔۔۔۔

پر۔۔۔۔۔

پر وہ کچھ نہیں

آنیا کچھ بولنے لگی تھی کہ بلال نے اُسے چپ کروایا۔۔۔۔

چلو اب۔۔۔۔اور اُسکا ہاتھ پکڑ کر کیفے میں لے گیا۔۔۔۔۔۔۔

آنیا کچھ دیر تک تو گھبرائی لیکن پھر ریلیکس ہو کر بلال سے بات کرنے لگی۔۔۔۔

عدیل جو اپنے دوست کے اصرار کرنے پر اُسے کافی کے لیے لیا تھا۔۔۔۔

کیفے میں داخل ہوا تو سامنے ہی آنیا کو بیٹھا دیکھا۔۔۔۔

پہلے تو اُسے وہم لگا لیکن پھر جب بلال کے ہاتھ میں آنیا کا ہاتھ دیکھا اور آنیا کے چہرے پر شرمگی مسکراہٹ دیکھ کر عدیل کے دل پر گھُسا پڑا۔۔۔۔

آنیا اور بلال جو جانے کے لیے کھڑے ہوئے تھے کہ بلال نے اچانک سے اُس کا ہاتھ پکڑ لیا۔ جس پر آنیا نے شرم سے اپنا چہرہ جھکا لیا۔۔۔۔

عدیل کی آواز پر آنیا نے سامنے دیکھا تو ایک دم سے گھبرا کر بلال سے اپنا ہاتھ چھوڑوایا۔۔۔۔

آنیا یہاں کیا کر رہی ہو اور یہ کون ہے۔۔۔۔ عدیل نے آنیا سے پوچھا

وہ عدیل یہ۔۔۔ یہ۔۔۔۔ آنیا سے گھبراہٹ میں کچھ بولا ہی نہیں جا رہا تھا۔۔۔

میں آنیا کا بوائے فرینڈ ہو اور جلد ہی آنیا سے شادی کرنا چاہتا ہوں۔۔۔

بلال جو شاید سمجھ گیا تھا کہ عدیل آنیا کے گھر کا فرد ہے آنیا کا ہاتھ دوبارہ پکڑ کر ایک استحاق سے بولا۔۔۔

تو جب شادی کر لو تبھی ہاتھ پکڑنا یا یوں جگہ جگہ لیے پھرنا ابھی تم صرف اُسکا کردار ہی خراب کر رہے ہو۔۔۔

عدیل نے غصے میں آنیا کا ہاتھ بلال کی گرفت سے آزاد کروایا۔۔۔اور بولتا ہوا آنیا کا ہاتھ پکڑے اپنے ساتھ لے گیا۔۔۔

..... جبکہ بلال نے غصے میں اپنی ہتیلی پر اپنے دوسرے ہاتھ کا مکّہ مارا

عدیل میرا ہاتھ چھوڑے۔۔۔آنیا جسے عدیل کی اپنے ہاتھ پر سخت گرفت پر درد محسوس ہورہا تھا گیلو گیر آواز میں عدیل کو بولا جو اُسے لیے اپنی گاڑی کی طرف جارہا تھا۔۔۔

بیٹھو گاڑی میں۔۔۔عدیل نے گاڑی کا دروازہ کھولتے ہوئے کہا۔۔

میری بات۔۔۔۔

آنیا میں نے کہا بیٹھو گاڑی میں۔۔۔۔۔۔

آنیا عدیل کو بولنا چاہتی تھی لیکن عدیل کی سخت آواز پر چپ چاپ گاڑی میں آکر بیٹھ گئی۔۔۔

عدیل بھی چپ چاپ آکر اپنی جگہ پر بیٹھ گیا اور گاڑی سٹارٹ کری۔۔۔۔۔

پورے راستے آنیا عدیل سے بات کرنا چاہتی تھی لیکن عدیل کے چہرے پر سختی اور آنکھوں میں غصّہ دیکھ کر چپ بیٹھی رہی۔۔۔۔۔

عدیل نے گھر کے آگے گاڑی روکی۔۔۔۔

عدیل۔۔۔۔۔آنیا نے ہمت کر کے عدیل کو پُکارا۔۔۔

بے فکر رہو ماموں کو کچھ نہیں بتاؤ گا لیکن آئندہ کے بعد تم مجھے اس کے ساتھ کہیں باہر نہیں دکھنی چاہیئے ہوں۔۔۔۔۔اگر پسند کرتا ہے تو شادی کرے ورنہ چھوڑ دے لیکن ایسے ہماری عزت کو لے کر سڑکوں پر نے گھومے۔۔۔۔۔

عدیل نے بے تاثر آواز میں کہا۔۔۔

نہیں نہیں وہ کرے گا شادی اُس نے وعدہ کیا ہے۔۔اور شکریہ بابا کو نہ بتانے کا۔۔۔وہ بہت جلدی رشتہ ء لے آئے گا۔۔۔

آنیا نے جلدی جلدی خوشی سے کہا۔۔اور گاڑی سے نکلتی چلی گئی۔۔۔

وقت ہی بتائے گا یہ تو۔۔۔ تمہیں میری محبت کیوں نظر نہیں ائی میری آنکھوں میں اپنے لیے جذبات کیوں نہیں دکھے۔۔۔

عدیل نے بولتے ہوئے اپنا ہاتھ اسٹیئرنگ پر مارا اور پھر گاڑی سٹارٹ کرلی ۔۔۔اُس کا دماغ بلکل ماؤف ہو چکا تھا یہ سوچ ہی جان لیوا تھی کہ اُسکی محبت کسی اور سے محبت کرتی ہے۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔،۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔،۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔،۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔،۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔،۔

التمش میر اور علی تینوں کلب میں بیٹھے تھے کہ التمش کا فون بجا۔۔۔

التمش نے دیکھا تو یزدانی صاحب کا میسج تھا جو اُسے گھر آنے کا کہہ رہے تھے۔۔۔

التمش کا دل تو نہیں تھا لیکن پھر یزدانی صاحب اُسکو کوئی نہ کوئی دھمکی دے دیتے اس لیے جانے کے لئے اٹھا۔۔۔

کہا جا رہا ہے یار۔۔۔ میر نے پوچھا۔۔۔

گھر جا رہا ہو۔۔۔ التمش نے جواب دیا۔۔۔

ہاں جانے دے یار اب تو یہ شادی شدہ والوں کی کیٹیگری میں آتا ہے گھر جلدی جانا ہوتا ہے نہ۔۔۔۔

علی نے میر کو بولا اور دونوں تالی مارتے ہوئے ہسنے لگے۔۔۔

بکواس بند کرو دونوں۔۔۔۔ کیا چاہتے ہو کیا اپنی اپنی والیوں کو ڈھونڈا ہے یا نہیں۔۔۔۔

التمش نے دونوں کو دھمکی دی۔۔۔۔

ہم تو کچھ نہیں بول رہے جائو یار تم یہاں سے۔۔۔۔ میر نے فوراً سے کہا۔۔۔۔

جا ہی رہا ہوں۔۔۔۔ التمش بولتا ہوا چلا گیا۔۔۔

--------,-------------,------------,----

---------,-------------,-----------

بول بھی دے آصف کیوں بٹھایا ہوا ہے آپ نے۔۔۔۔۔۔

مسز یزدانی نے یزدانی صاحب کو کہا جنہوں نے سب کو پندرہ منٹس سے لاؤنج میں بٹھایا ہوا تھا۔۔۔۔

آسیہ بیگم، ہانیہ اور ائزل ساتھ بیٹھی تھی جبکہ ائزل کی گود میں فری تھی یونی سے انے کے بعد ائزل نے ہانیہ سے فری کو لے لیا تھا جو ائزل کے پاس جا کر خوش بھی ہوئی تھی۔۔۔۔

یزدانی صاحب الگ صوفے پر جبکہ مسز یزدانی الگ صوفے پر بیٹھی ہوئی کوفت سے فری اور ائزل کو دیکھ رہی تھی جو ایک دوسرے سے نہ جانے کون کون سی باتیں کر رہی تھی باقی سب مسکرا کر اُن دونوں کو دیکھ رہے تھے۔۔۔۔

صبر کر جاؤ تھوڑا۔۔۔۔۔یزدانی صاحب نے مسز یزدانی کو جواب دیا۔۔۔

التمش کی گاڑی رکنے کی آواز پر سب کا دیہان دروازے پر گیا۔۔

کچھ ہی دیر میں وُہ اپنے ازلی انداز میں چلتا ہوا گھر کے اندر آیا۔۔۔

سب کو ایک ساتھ بیٹھا دیکھ کر ٹھٹھکا۔۔۔۔

سب یھاں پر ہی موجود ہے کتنا اچھا لگ رہا ہے نہ ہیپی فیملی۔۔۔

التمش نے طنزیہ لہجے میں۔سب کو۔دیکھ کر کہا۔۔۔۔

ایک نظر ہانیہ کو دیکھا جو صبح والے ہے کپڑوں میں تھی۔۔۔ پھر اسکے ساتھ بیٹھی ائزل کو جس کے ہاتھ میں فری تھی۔۔۔۔۔ آرام سے صوفے پر بیٹھ گیا۔۔۔ جبکہ نظرے بار بار ہانیہ کی طرف اٹھ رہی تھی۔۔۔۔

اب جب سب آہی گئے ہے تو میں آپ سب کو کچھ بتانا چاہتا ہوں۔۔۔۔۔

میں نے اپنی جائیداد میں پچاس پرسنٹ حصہ فری اور ہانیہ کے نام کر دیا۔ ہے قانونی طور پر اور اگر میری غیر موجودگی میں یہ موجودگی میں کسی نے ان دونوں کو نقصان پہنچایا یہ پھر التمش نے اُسے کبھی طلاق دی یہ اُس کے ساتھ کوئی بھی بدسلوکی کی تو فوراً لیگل ایکشن لیا جائے گا اور یہ گھر بھی آج سے ہانیہ کے نام ہے

یزدانی صاحب اپنی بولتے ہوئے چپ ہوئے اور باقی سب کی طرف دیکھا

۔۔۔۔۔

ایزل اور آسیہ بیگم تو نارمل ہی بیٹھی ہوئی تھی لیکن مسز یزدانی اور التمش کا منہ کھلا کا کھلا ہی رہ گیا تھا۔۔۔۔

جبکہ ہانیہ بھی نم نگاہوں سے یزدانی صاحب کو دیکھ رہی تھی۔۔۔۔

آصف یہ کیسے کر سکتے ہیں آپ یہ بلکل ٹھیک نہیں ہے اس لڑکی کی اتنی اوقات نہیں کہ اسے میں اپنے گھر میں رکھو اور آپ اسکو اس گھر کی مالکن بنا رہے ہیں۔۔۔۔۔۔

مسز یزدانی نے چلاتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔

بس بہت سن لی ہم نے آپکی۔۔۔اب آپ چپ کرے۔۔۔

یزدانی صاحب نے غصّہ سے مسز یزدانی کو کہا۔۔۔۔۔

میں اس کو چھوڑو گی نہیں۔۔۔۔۔ مسز یزدانی ہانیہ کو مارنے کے لیے آگے بڑھی۔۔۔۔۔۔

بس موم ختم کرے یہ تماشا۔۔۔۔۔التمش کو نہ جانے کیا ہوا جو فوراً سے ہانیہ کے سامنے آگیا۔۔۔۔

مسز یزدانی نے التمش کی طرف دیکھا پھر بغیر کچھ بولے غصے سے اپنے کمرے میں چلی گئی۔۔۔۔۔۔۔۔

التمش بھی ہانیہ کی بے یقینی سے پھیلی آنکھوں میں دیکھے بغیر اپنے کمرے میں چلا گیا۔۔۔

بابا مجھے یہ سب نہیں چاہیئے تھا پھر کیوں
۔۔۔۔۔ہانیہ نے یزدانی صاحب کو کہا۔۔

بیٹا تم نہیں جانتی لیکن میں اپنے بیٹے اور بیوی کو اچھی طرح جانتا ہو وہ۔ کچھ نہ کچھ کر کے تمہیں یہاں سے جانے پر مجبور کر دیتے۔۔۔۔۔۔

یزدانی صاحب نے ہانیہ کے سر پر ہاتھ رکھ کر کہا۔۔۔۔

اللہ تجھے صبر دے میری بچی تیرا دامن خوشیوں سے بھر دے۔۔۔۔

آسیہ بیگم نے بھی ہانیہ کو آٹھ کر دعا دی۔۔۔

امین امین۔۔۔۔آایزل نے فوراً سے کہا۔۔۔۔

ہاں کیوں نہ تو نے اس نکچری کو صحیح جو کر دیا ہے۔۔۔۔۔۔

آسیہ بیگم نے ائزل کی طرف دیکھ کر کہا۔۔۔۔

دادی میں نہیں ہو نکچری۔۔۔۔۔ائزل نے جھنجھلاتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔

جو بھی ہیں۔۔۔۔۔۔۔آسیہ بیگم نے کہا۔۔۔ جس پر ہانیہ کے چہرے پر مسکراہٹ آگئی۔۔۔۔۔

بھابھی آج فری کو میں اپنے ساتھ سلہ رہی ہو۔۔۔۔۔۔ائزل بولتی ہوئی فری کو لیے اپنے کمرے میں چلی گئی۔۔۔۔بغیر ہانیہ کی سنے۔۔۔۔

فری ائزل سے اتنا مل جل گئی تھی کہ وہ اس کے ساتھ سو جاتی اصل مسلہ تو التمش کے ساتھ اکیلے کمرے میں ہونا تھا۔۔۔۔

ہانیہ نے پریشانی سے اپنے لب چبائے سب اپنے اپنے کمروں میں۔چلے گئے تھے۔۔۔۔

اللہ کا نام لے کر ہانیہ نے اپنے قدم کمرے کی طرف بڑھائے۔۔۔۔

ہانیہ نے دھڑکتے دل کے ساتھ کمرے کا دروازہ کھولا۔۔۔اور اپنے قدم اندر رکھے۔۔۔۔

نظرے سامنے اٹھا کر دیکھا تو التمش کو حرام مشروب لیے صوفے پر بیٹھا پایا۔۔

ایک دم سے دل کی دھڑکن رکی۔۔۔۔۔چہرے پر گھبراہٹ آگئی۔۔۔

یہ اللہ یہ نشا کر رہا ہے۔۔۔ہانیہ نے دل میں سوچا اور آیت الکرسی پڑھنے لگی۔۔۔

التمش جو ابھی ہی بوتل لے کر کاؤچ پر بیٹھا تھا ہانیہ کہ چہرے پر گھبراہٹ دیکھ کر اندر سے انجانی خوشی سی محسوس ہوئی۔۔۔۔۔

اوہ مطلب یہ ڈر رہی ہے مجھ سے۔۔۔۔۔التمش نے دل میں سوچا۔۔۔

اب آئے گا مزہ۔۔۔۔۔۔۔التمش نے اپنے چہرے پر ایسا تاثر پیدا کیا جس سے ہانیہ کو لگا کہ واقعی میں التمش نشے میں ہے۔۔۔

چل بیٹا ہانیہ جلدی جلدی چادر لے کر صوفے پر ہی سو جا۔۔۔۔یہ نشئی آدمی سے ابھی پنگا لینا ٹھیک نہیں ہے۔۔۔

ہانیہ نے سوچتے ہوئے اپنے قدم واشروم کی طرف بڑھائے۔۔۔۔

روکو ذرا تم۔۔۔التمش نے اپنے قدم ہانیہ کی طرف بڑھاتے ہوئے اپنی آواز کو بھاری کرتے ہوئے کہا۔۔۔

کیو۔۔۔کیوں رکنا ہے۔۔۔۔۔۔۔ہانیہ نے اپنے لڑکھڑاتے ہوئے لہجے پر قابو پاتے ہوئے پیچھے مڑ کر کہا۔۔۔۔

اور اچانک سے التمش کے سینے میں سما گئی جو اس کے بلکل پیچھے ہی کھڑا تھا۔۔۔۔

دور۔۔۔دور ہو کر کھڑے ہو۔۔۔ہانیہ نے اپنے آپکو التمش سے دور کرتے ہوئے کہا۔۔۔

جس پر التمش نے اپنے ہاتھ سے ہانیہ کا ہاتھ پکڑا۔۔۔

کیا ہوا تم ڈر کیوں رہی ہو۔۔۔۔التمش نے بھاری آواز سے کہا۔۔۔

میں نہیں ڈر رہی اور تم دور ہٹو۔۔۔ہانیہ نے اپنے ڈر کے اوپر قابو پاتے ہوئے کہا۔۔۔

اچھا تو پھر ماتھے پر یہ پسینہ کس لیئے۔۔۔۔التمش نے اپنے ہاتھ سے ہانیہ کے ماتھے پر موجود پسینہ صاف کرتے ہوئے کہا۔۔۔

گرمی لگ رہی تھی مجھے۔۔۔ہانیہ نے التمش کا ہاتھ جھٹکتے ہوئے کہا۔۔۔۔

ہانیہ کے ہاتھ جھٹکنے پر التمش کو غصّہ آیا۔۔۔

اچھا پر یہاں تو اے سی چل رہا ہے اور مجھے تو گرمی بلکل نہیں لگ رہی ۔۔۔۔۔۔ التمش نے ہانیہ کے گال پر آئی لٹ کو کان سے پیچھے کرتے ہوئے کہا۔۔۔

دیکھو۔۔۔۔۔ مجھے لگ رہا ہے تمہاری طبیعت ٹھیک نہیں ہے جا کر سو جاؤ اچھے بچوں کی طرح صیحح ہے۔۔۔۔۔

ہانیہ نے اپنے قدم پیچھے لیتے ہوئے التمش کو پیار سے پچکارا

آہاں نہیں بلکل نہیں میں تو ٹھیک ہوں۔۔۔۔ مجھے تم ٹھیک نہیں لگ رہی اور یہ دور دور کیوں جا رہی ہو کل تو بہت میاں بیوی کے حقوق کا بول رہی تھی پاس اؤ میرے۔۔۔۔۔۔

التمش نے ہانیہ کا ہاتھ پکڑ کر اسے اپنے قریب کھینچا۔۔۔۔

آاء۔۔۔۔ہانیہ ایک ہلکی سی چیخ کے ساتھ التمش کے سینے کا حصہ بنی۔۔۔۔

ہانیہ نے اپنی آنکھیں پھاڑے التمش کو دیکھا جو لمحہ لمحہ ہانیہ کے چہرے پر جھک رہا تھا۔۔۔۔

التمش کو ہانیہ کی اری رنگت اور حیرت سے پھٹی آنکھیں دیکھتے اچانک سے اُس پر ٹوٹ کر پیار آیا تو بیخودی میں ہانیہ کے چہرے پر جھکنے لگا۔۔۔۔

ہانیہ کو کوئی اور راستہ نہ نظر آیا تو التمش کے بال اپنی دونوں ہاتھوں میں تھامے زور سے کھینچے۔۔۔۔۔

التمش جو ہانیہ کے چہرے پر بلکل جھک آیا تھا اگلے لمحے اپنے بالوں پر سخت گرفت محسوس کر کے چلا اٹھا۔۔۔

کیا حرکت ہے یہ پاگل لڑکی چھوڑو میرے بال۔۔۔۔التمش نے ہانیہ کے ہاتھ اپنے بالوں سے ہٹاتے ہوئے کہا جس نے اپنی گرفت اور سخت کر دی تھی۔۔۔۔۔

میں پاگل ہاں اور تم کیا کر رہے ہو اتنی دیر سے ناٹک کر رہے تھے ہاں نشئی انسان۔۔۔ڈراما کر رہے تھے مجھے ڈرا رہے تھے ہانیہ التمش کے بال اپنی گرفت میں لیے ہی بیڈ پر چڑھ گئی۔۔۔۔۔اور اُسکا سر گول گول گھما کر پھولی سانسوں سے بولنے لگی۔۔۔

تم میرے بال چھوڑو پاگل نفسیاتی عورت اللہ میرے بال۔۔۔التمش مسلسل اپنے بال چھڑوانے کی کوشش کر رہا تھا۔۔۔

شُکر میری وجہ سے تم نے اللہ کا نام تو لیا۔۔۔ صبر کرو آج تمہیں اچھے سے بتاتی ہوں۔۔۔ نشئی آدمی۔۔۔۔۔۔ہانیہ نے التمش کے بال پکڑے ہی بیڈ کی سائڈ بدلی اور بالوں پر گرفت مضبوط کر دی۔۔۔

شرم تم کو اتی نہیں شوہر کو ایسے ناموں سے پکارتے ہوئے۔۔۔۔
میں بتا رہا ہوا گر میں نے اپنی طاقت لگا لی نہ پھر تمہیں مجھ سے کوئی نہیں بچا پائے گا۔۔۔۔

التمش نے ہانیہ کو دھمکی ڈی جس پر ایک لمحے کے لیے گرفت ہلکی پری ۔۔۔اور التمش جو موقع کی تلاش میں تھا فوراً اُسے ہانیہ کو بیڈ پر دھکا دے کر اُس پر جھک آیا۔۔۔۔

ہن اب بولوں یہ کیا جنگلی پن تھا تمہارا۔۔۔التمش نے ہانیہ کے دونوں ہاتھوں کو اپنی گرفت میں لے کر ہانیہ سے پوچھا۔۔۔

ہانیہ اتنے قریب التمش کی سانسیں اپنا چہرہ پر پڑتی محسوس کر رہی تھی ۔۔۔۔

بولوں چپ کیوں ہو گئی۔۔۔التمش جو ہانیہ کے چہرے میں کھویا ہوا تھا ہانیہ کی آنکھوں میں دیکھ کر کہا۔۔۔

شروع تم نے کیا تھا میں نے صرف بدلہ لیا تھا۔۔۔۔۔۔۔ہانیہ جو التمش کی اتنی قربت پر گھبرا گئی تھی فوراً سے اپنی واپس پورانے والے انداز میں آکر تیکھے لہجے میں جواب دیا۔۔۔۔

ہاں ناگن ہو نا کلرز ٹیوی کی۔۔۔۔جس کو بس اپنا انتقام لینا ہوتا ہے۔۔۔۔التمش نے بھی تیکھے لہجے میں کہا۔۔۔۔۔

جی نہیں۔۔۔ایک منٹ ایک منٹ تم ناگن والا ڈراما دیکھتے ہو ۔۔۔۔۔۔ہانیہ جو کچھ اور بولنے لگی تھی ایک دم سے التمش سے پوچھا۔۔۔۔

ہاں۔۔۔۔ مطلب نہیں۔۔۔۔ التمش نے فوراً سے پہلے ہاں بولا لیکن پھر ہانیہ کے چہرے پر مسکراہٹ دیکھ کر اُسے اندازہ ہوا کہ اس نے یہ بول کر غلطی کی ہے۔۔۔۔۔

دیکھتے ہیں بچو۔۔۔۔۔ ہانیہ نے شرارتی مسکان کے ساتھ اپنی انگلی التمش کی طرف کرتے ہوئے گویا ہوئی۔۔۔۔

التمش نہ چاہتے ہوئے بھی اُس کے انداز پر ہنس دیا۔۔۔۔۔۔

ہاں تو خبردار جو تم نے اب یہ بات کسی کو بتائی۔۔۔۔۔۔ التمش نے ہانیہ کی آنکھوں میں دیکھ کر کہا جواب بے خوفی اُسکی آنکھوں میں ہی دیکھ رہی تھی۔۔۔۔۔۔

وقت بتائے گا۔۔۔۔ہانیہ نے لاپرواہ انداز میں کہا۔۔۔

بھابھی۔۔۔یہ رونے لگ گئی۔۔۔۔ سوری سوری میں غلط وقت پر آگئی مجھے بلکل اندازہ نہیں تھا۔۔۔ایزل جوفری کو گود میں لیے اچانک سے کمرے میں آگئی تھی ہانیہ اور التمش کو اس حالت میں دیکھ کر فوراً رخ پلٹ کر بولی۔۔۔۔

ایزل کی بات پر ہانیہ اور التمش کو بھی اپنی اپنی پوزیشن کا خیال آیا تو التمش فوراً ہٹا۔۔۔

ہانیہ کا چہرہ بھی خجالت کے احساس سے چہرہ سرخ ہو گیا تھا۔۔۔۔

ہانیہ نے فوراََ اُٹھ کر ایزل سے فری کو لیا۔۔۔ جبکہ التمش بھی اپنے آپکو بے نیاز ثابت کرنے کے لئے موبائل فون لئے صوفہ پر بیٹھ گیا۔۔۔

ویسے بھابھی اگر فری چپ ہو جائے تو اسکو واپس میرے پاس دے دیجیا گا آخر بھائی کا بھی حق ہے نہ آپکے ساتھ وقت گزارنے کا۔۔۔ ایزل نے ہانیہ کے کان میں سرگوشی کی۔۔ اور چلی گئی۔۔۔

جبکہ ہانیہ اُسکی سرگوشی پر سرخ چہرہ لیے فری کو چپ کروانے لگی۔۔۔

التمش جو چپکے چپکے ہانیہ کی طرف دیکھ رہا تھا اُس کے سرخ چہرے کو دیکھ کر اُلجھ گیا۔۔۔

ایسا بھی کیا ہو گیا جو اتنی سرخ ہو رہی ہے۔۔۔۔

ہانیہ تُجھے کیا ہو گیا تھا آرام سے اُس کے قریب تھی اور کتنے مزے سے اُس سے باتیں کر رہی تھی۔۔

ہانیہ جو فری کو لیے بیڈ پر بیٹھی مسلسل خود کو کوس رہی تھی۔۔۔۔

پر ایک بات تو پتہ لگ گئی یہ ناگن دیکھتا ھے۔۔۔ہانیہ نے سوچا اور اسکے چہرے پر ہنسی آگئی جسکو ہانیہ نے اپنا چہرہ جھکا کر چھپایا۔۔۔۔

لیکن اسکی یہ مسکراہٹ التمش سے مخفی نہیں رہ سکی۔۔۔

بات سنو میری یہ جو تم جس بات پر مسکرا رہی ہو نہ وہ اتنی عجیب بھی نہیں ہے صرف میں ہی نہیں میر اور علی بھی دیکھتے ہیں اور تم لڑکیاں جو اتنے ڈرامے دیکھتی ہو اُس کا کچھ نہیں۔۔۔۔۔۔

التمش نے تیکھے لہجے میں کہا۔۔۔۔

نہیں تو میں نے کچھ بولا آپکو کوئی قباحت نہیں ڈراما دیکھنے میں لیکن ناگن والا ڈراما تھوڑا عجیب لگا سن کر۔۔۔۔۔۔

ھانیہ نے ہنوز اپنی ہنسی کو قابو کرتے ہوئے کہا۔۔۔۔

کیا عجیب لگا ہم لڑکے جب بولیوڈ فلمز دیکھتے ہیں اُس میں تم لوگوں کو مسلہ ۔۔۔۔ کسی انٹرنیشنل ہیرو ہیروئن کو دیکھتے ہیں اُس میں قباحت ہے

۔۔۔۔اچانک سے دینی معلومات دیکھنے لگ جائے اُس میں بھی مسلہ ہے کہ اچانک سے مولوی بن گیا۔۔۔۔۔۔۔۔

التمش جب بولنے پر آیا تو بولتا ہی چلا گیا۔۔۔۔

خبر دار جو کسی کو تم نے یہ بات بتائی۔۔۔۔۔۔۔

التمش نے ہانیہ کو لتاڑا۔۔۔۔۔

دیکھا جائے گا۔۔۔ہانیہ بولتی ہوں فری کی طرف متوجہ ہوئی۔۔۔۔ جبکہ التمش میر کی کال سن کر کمرے سے نکل گیا۔۔۔۔۔

یقیناً گر رات بھر اب وہ جاگتا۔۔۔۔۔۔۔۔۔ہانیہ نے اُسکی پیٹھ کو تکتے ہوئے نفی میں سر ہلایا۔۔۔۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔،۔۔۔۔،۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔،۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔،۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔،۔۔۔۔۔

عدیل نے آنیا کو بول تو دیا تھا کہ بلال کو گھر بلا لے ماموں سے وُہ خود ہی بات کر لے گا لیکن یہ اُسکا دل ہی جانتا ہے کہ اس نے کس طرح سے یہ بات کی تھی۔۔۔۔۔

یہ سوچ بہت عزت ناک ہوتی ہے کہ ہم جس کے خواب دیکھتے ہیں جسکی ہمراہی میں اپنے مستقبل کے خواب دیکھتے ہیں جس کی ہر پل فکر لگی رہتی ہے

جس کو دیکھے بنا گزارا نہیں ہوتا وہ یہ سب کچھ تو محسوس کرتا ہے لیکن ہمارے لیئے نہیں کسی اور کے لیے۔۔۔۔۔

ابھی بھی عدیل اپنے کمرے میں بیڈ کی پشت سے ٹیک لگائے آنیا کے بارے میں ہی سوچ رہا تھا۔۔۔

آنیا کے ساتھ گزرا اپنا بچپن اُسکے ساتھ ہوئی ہر نوک جھوک عدیل کے دماغ میں ایک فلم کی طرح چل رہی تھی۔۔۔۔۔۔

چپکے سے ایک آنسو عدیل کی آنکھ سے نکل کر اُسکی داڑھی میں جذب ہوا اذان کی آواز سن کر عدیل نماز پڑھنے کی نیت سے اپنی جگہ سے اٹھا۔۔۔۔۔

بیشک وہ رب ہی جو سب کے دلوں کا حال بخوبی جانتا ہے

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

یہ اللہ تو جانتا ہے میں اس سے کتنی محبت کرتا ہو۔۔۔۔ لیکن یہ بات بھی ہیں کہ میں اُسے خوش رکھنا چاہتا ہوں پھر چاہے اُسکی خوشی کسی اور کے ساتھ ہی کیوں نہ ہو۔۔۔۔ لیکن میرے رب میرا دل دھڑکنا بھول جاتا ہے جب جب میں یہ سوچتا ہوں وہ میری نہیں ہے وہ کسی اور سے محبت کرتی ہے۔۔۔۔ یہ اللہ میرے دل کو مضبوط بنا میرے مالک اگر وُہ میرے نصیب میں نہیں تو میرے دل سے اُسے نکال دے۔۔۔۔۔ اُس کا نصیب اچھا کر اُسکی جھولی خوشیوں سے بھر دے میرے مالک۔۔۔۔۔۔۔

اپنے دونوں ہاتھ اللہ کی بارگاہ میں پھیلائے وُہ اپنے محبوب کے لیے خوشیاں مانگ رہا اُس کے بہتیرن نصیب کے لیے دعا گو تھا۔۔۔۔

لیکن وہ اللہ کے فیصلوں سے انجان تھا۔۔۔جو رب ہمیں ستر ماؤں سے زیادہ پیار کرتا ہے بھلا وہ ہمارے ساتھ کچھ بُرا کر سکتا ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔,۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔,۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔,

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔,۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔,۔۔۔۔۔۔۔۔۔,

ایزل نے اپنی گاڑی پارکنگ میں پارک کی اور یونی کے اندر چل دی۔۔۔۔۔

پیلے رنگ کی شرٹ اور سفید رنگ کی جینس پہنے ایک ہاتھ میں گھڑی پہنے دوسرے ہاتھ سے اپنا بیگ سنبھالتے ہوئے وُہ اپنی کلاس کی طرف بڑھ رہی تھی جب اُسکی نظر عادل کی طرف اُٹھی جو اپنی کلاس کے باہر اپنے کسی دوست کے ساتھ کھڑا تھا۔۔۔۔۔

نظر کا اٹھنا تھا کے وُہ عادل کے چہرے پر ہی رک گئی لال اور کالی کنٹراس کی شرٹ اور کالی پینٹ میں مسکرا کر اپنے دوست سے بات کر رہا تھا۔۔۔۔

اپنے چہرے پر نظروں کی تپش محسوس کر کے عادل نے جب دیکھا تو ایزل کو اپنی طرف ٹکٹکی باندھے تکتے پایا۔۔۔

فوراً سے اُس کے چہرے کے نرم تاثرات سختی میں بدل گئے۔۔۔ تھوڑی دیر پہلے جن لبوں پر مسکراہٹ تھی اب وہ سختی سے آپس میں بھینچے ہوئے تھے۔۔۔۔۔

ایزل نے شدت سے عادل کے بدلتے تاثرات دیکھے۔۔۔ عادل کی آنکھوں میں اپنے لئے حقارت دیکھ کر ایزل کو لگا جیسے کسی نے اُسکے دل پر

گھونسا مارا ہو یکلخت آنکھوں میں نمی آسمائی۔۔۔۔۔ جلدی سے اپنی کلاس میں بڑھ گئی۔۔۔۔

ایزل کے جانے کے بعد عادل نے اپنا سر جھٹکا اُسے کیا اُس لڑکی سے لیکن ایزل کا رویہ اُسے پریشان کر رہا تھا۔۔۔۔ جو پہلی ملاقات میں تو لڑنے پر طلی ہوئی تھی اور اب ایسے دیکھتی تھی جیسے عادل کے علاوہ اُسے کچھ نظر ہی نہیں آ رہا ہو۔۔۔۔

ناٹک خور مجھے پھسانا چاہ رہی ہے۔۔۔۔۔ عادل اُسکی آنکھوں میں چمکتی نمی دیکھ چکا تھا لیکن اُسے یہ سب اُسکا ناٹک ہی لگا۔۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ایزل نے بے ڈلی سے اپنی کلاسز لی اور گھر کے لیے نکل گئی۔۔۔۔دل لگتا بھی تو کیسے بار بار آنکھوں کے سامنے عادل کی حقارت سے بھری ہوئی نظرے آجاتی۔۔۔۔۔جس کو یاد کر کے اس کا دل دکھ جاتا۔۔۔۔۔

ایزل گھر آئی تو ہانیہ کو کچن میں کھڑے پایا۔۔۔

ہائے بھابھی۔۔۔۔۔

ایزل نے ہانیہ سے کہا جو فری کے لیے دودھ گرم کر رہی تھی۔۔۔اور فرج میں سے پانی پینے لگی۔۔۔۔۔

ہانیہ نے پلٹ کر ایزل کی طرف دیکھا ہلکا سا مسکرائی۔۔۔۔۔

ایزل ایک بات بولوں اگر تمہیں بُرا نہ لگے۔۔۔۔

ہانیہ نے ہکیچاتے ہوئے کہا۔۔۔۔

جی بھابھی۔۔۔۔۔ایزل نے پانی کا گلاس واپس رکھتے ہوئے کہا۔۔۔

تم ہائے کی جگہ اگر اسلام علیکم بولوں گی نہ وہ زیادہ بہتر لگے گا۔۔۔۔۔

ہانیہ نے اپنی بات کہ کر ایزل کی طرف دیکھا آیا اُسے یہ بات بری تو نہیں لگی۔۔۔۔

جی بھابھی میں کوشش کرونگی۔۔۔۔۔۔۔ایزل نے خوش اخلاقی سے کہا۔۔۔۔

آپ کیا میرے لیے کھانا لگوادے گی میں چینج کرلوں۔۔۔۔۔

ایزل نے ہانیہ کی طرف دیکھ کر معصومیت سے کہا۔۔۔۔

بلکل بلکہ میں نے بھی نہیں کھایا تم آجاؤ ساتھ کھاتے ہے۔۔۔۔
ہانیہ نے کہا۔۔۔۔ جبکہ ایزل بھی خوش ہوگئی۔۔۔اُسے وُہ وقت یاد آیا جب وہ اسکول سے گھر آکر مسز یزدانی کو کھانا کھلانے کا کہتی تھی اور وہ اُسے نوکروں کے حوالے کردیتی تھی۔۔۔۔۔۔۔

ایزل زندگی سے بھرپور مسکراہٹ کے ساتھ اپنے کمرے میں جانے لگی۔۔۔ کہ آسیہ بیگم اپنے کمرے سے نکلتی نظر آئیں۔۔۔۔

اسلام علیکم دادی۔۔۔۔۔ایزل سلام کرتی جلدی جلدی سیریاں پھلانگتی اپنے کمرے کی طرف چل دی۔۔۔۔۔۔۔ جبکہ آسیہ بیگم صدمہ میں منہ کھولے تادیر وہی کھڑی رہی۔۔۔۔

کیاہوادادی۔۔۔۔۔ہانیہ جو ٹیبل پر کھانا رکھنے آئی تھی آسیہ بیگم کو بت بنا دیکھ کر پوچھے بنا نہیں رہ سکی۔۔۔۔۔۔

یہ ایزل نے سلام کیا ہے مجھے آج۔۔۔ حیرت کی بات ہے مجھے تو لگ رہا ہے میرا وہم ہے۔۔۔۔

دادی کی بات پر ہانیہ بھی مسکرانے لگی۔۔۔۔

دادی اُسے صرف توجہ چاہیئے اُسے کوئی ایسا انسان چاہیئے جو اُسے سمجھا سکے۔۔۔۔

ہاں بیٹا یہ بات تو ہے۔۔۔۔دادی نے بھی ہانیہ کی بات پر اثبات میں سر ہلایا۔۔۔۔۔۔۔

ہانیہ نے ٹیبل پر کھانا لگایا آسیہ بیگم بھی ساتھ ہی بیٹھ گئی تھی البتہ یزدانی صاحب گھر نہیں تھے مسز یزدانی کا بھی ہانیہ کو نہیں پتہ تھا وہ کب اتی ہے کب جاتی ہے۔۔۔۔ابھی بھی شاید وہ گھر نہیں تھی۔ہانیہ کا بہت کم اُن سے سامنا ہوا تھا۔۔۔اور التمش وُہ رات تو گھر رکتا نہیں تھا دِن میں بھی جناب بہت کم

گھر آرہے تھے اور وہ جب کا گیا گھر آیا نہیں تھا اس لیے ہانیہ بھی تھوڑی بے فکر تھی۔۔۔۔۔

ایزل کے انے پر تینوں نے ساتھ کھانا کھایا ہلکی پھلکی باتوں میں آج تو ایزل آسیہ بیگم سے بھی بلکل تہذیب کے دائرے میں بات کر رہی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔،۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔،۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

،۔۔۔۔۔۔۔۔۔،۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔،۔۔۔۔۔

التمش میر اور علی اپنے دوسرے گھر مطلب کے کلب میں موجود تھے میر اور علی تو ایک طرف بیٹھے اپنی ڈرنکس کے ساتھ کوئی گیم کھیلنے میں مگن تھے البتہ دونوں کے کندھوں پر دو لڑکیاں جھول رہی تھی۔۔۔۔۔

التمش ان دونوں سے ذرا دور ایک ہاتھ صوفے پر پھیلائے اور ایک ہاتھ میں حرام مشروب سے بھرا گلاس پکڑے اُس کی نظرے سامنے اسٹیج پر تھی جن میں گانے کے بولوں پر ناچتے وجود اپنی دنیا میں مگن تھے لیکن التمش کے کانوں میں نہ تو گانے کی آواز آرہی تھی نہ ہی کوئی چہرہ صحیح سے نظر آرہا تھا

۔۔۔۔

اس کے کانوں میں توہانیہ کی کھنکتی ہوئی ہنسی گونج رہی تھی اور ہر طرف اُس کا ہنستا ہوا چہرہ ہی نظر آرہا تھا اور اُسے اچھا بھی لگ رہا تھا۔۔۔

اِسے کیا ہوا ہے آج تو کسی لڑکی کو قریب بھی نہیں انے دے رہا۔۔۔۔
میر نے جب التمش کی طرف دیکھا تو اُسے بیٹھے دیکھ علی کو کہا جو گیم میں مگن تھا۔۔۔

پتہ نہیں تو پوچھ لے میں تو اپنے اوپر مصیبت نہیں بلوا سکتا لگتا ہے بھابھی کا ڈر ہے اُسے۔۔۔۔۔۔۔

علی نے اپنے دونوں ہاتھ سرینڈر کرتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔۔

ہاں لگتا تو یہی ہے بھابھی کا بھوت چڑھ گیا ہے اسے تبھی کسی لڑکی کی طرف نہیں دیکھ رہا۔۔۔۔

میر نے بھی علی کی بات سے اتفاق کیا۔۔۔۔

التمش۔۔۔۔التمش۔۔۔۔۔اوئے التمش۔۔۔۔میر نے دو بار آواز دی لیکن بے سودا التمش نے نہ سنا نہ اُسکی طرف دیکھا۔۔۔۔۔

آخر میں تیسری بار میر نے التمش کے قریب آکر اُس کا بازو جھنجھوڑا۔۔۔۔۔

کیا۔۔۔۔کیا ہے کیوں کتے کی طرح بھوک رہا ہیں۔۔۔۔۔۔۔

التمش کی بات پر میر نے کھلے منہ کے ساتھ التمش کو دیکھا۔۔۔جبکہ علی کا چھت پھار قہقہہ گونجا۔۔

چل منہ بند کر اب۔۔۔۔۔

التمش نے میر کو لٹارا۔۔۔۔

تو اپنا بتا نہ کیوں اتنا گم سم ہے بھابھی کی یاد آ رہی ہے کیا۔۔۔۔۔۔

میر نے التمش کے قریب بیٹھتے ہوئے کہا۔۔۔۔

ہاں واقعی اُس کی یاد آ رہی ہے۔۔۔۔۔۔
التمش نے کسی گہری سوچ میں ڈوبے جواب دیا۔۔۔۔

اُوں محبت تو نہیں ہو گی بھابھی سے۔۔۔۔۔۔ میر نے التمش کو چھیڑا۔۔۔۔۔

کیا فضول بکواس کر رہا ہے تو محبت اور وہ بھی اُس سے التمش یزدانی کو کبھی نہیں۔۔۔۔۔۔۔ کبھی بھی نہیں۔۔۔۔۔۔

التمش نے ہستے ہوئے اپنا سر صوفہ پر ٹیکہ دیا۔۔۔۔

التمش میرے خیال سے تو نے کچھ زیادہ ہی پی لی ہے اب آٹھ گھر چلے۔۔۔۔۔۔

علی نے آکر التمش کو بازو کے سہارے کھڑا کیا۔۔۔

ہاں گھر ہی جانا ہے مجھے گھر ہی جانا چاہیئے نہ۔۔۔۔۔۔۔
التمش نشہ میں دھت الٹا سیدھا بولا جا رہا تھا جبکہ میر اور علی سمجھ گئے تھے کہ آج اُس نے کچھ زیادہ ہی پی لی ہے۔۔۔۔۔۔۔

ہانیہ نے فری کو اپنی گود میں لئے کمرے کا دروازہ کھولا۔۔۔۔۔۔۔

مسز یزدانی کسی آین جی او کے کام سے دوسرے شہر گئی ہوئی تھی

۔۔۔۔ابھی یزدانی صاحب اور ایزل اور دادی کے ہمراہ ایک خوش گوار

ماحول میں کھانا کھا کر ہانیہ نے اپنے کمرے کا رخ کیا تھا التمش کی اُسے کوئی فکر

نہیں تھی کیوں کہ التمش رات کو گھر ہوتا ہی نہیں تھا دِن میں بھی تھوڑی دیر

کے لیے گھر آیا تھا۔۔۔۔۔

ہانیہ اپنی ہی دھن میں مگن کمرے میں داخل ہوئی فری کو ارام سے بستر پر

لٹایا۔۔۔۔

اور تھکن کی وجہ سے ایک زوردار انگڑائی لی۔۔۔۔

ان تین دونوں میں ہانیہ نے گھر کی ذمے داری اٹھالی تھی۔۔۔۔۔ کھانا

ناشتہ سب ہانیہ دیکھ رہی تھی جس گھر میں صبح صبح گانوں کی آواز گونجتی تھی

اب وہاں اللہ کا کلام سنائی دیتا ہیں۔۔۔ایزل بھی ہانیہ کی وجہ سے بدل رہی تھی۔۔۔گھر گھر لگنے لگا تھا یزدانی صاحب اور آسیہ بیگم اس بدلاؤں سے بہت خوش تھے۔۔۔جبکہ مسز یزدانی تو گھر میں تھی ہی نہیں۔۔۔۔۔۔۔۔

جلدی جلدی سے شاور لے لیتے ہیں پھر سو جاؤ گی۔۔۔۔ہانیہ نے اپنے آپ سے بولا اور جلدی جلدی اپنے کپڑے لے کر شاور لینے چلی گئ۔۔۔۔۔۔۔

بس یہی پر چھوڑو اور دفاع ہو جاؤ۔۔۔۔اب میں لنگڑا تو ہوں نہیں ۔۔۔۔چلو شاباش۔۔۔۔

التمش نے اپنے دونوں بازو میر اور علی کی گرفت سے نکالتے ہوئے کہا۔۔۔جو گھر کے باہر کھڑے تھے اور اُسے اندر لے کر جا رہے تھے۔۔۔۔۔۔

اچھا اچھا ہم نہیں جارہے اندر جاؤ تم۔۔۔۔۔ علی اور میر کو پتہ تھا ابھی اُس سے بحث کی تو وہ حشر نشر بُرا کردے گا اس لیے اُسے دروازے سے اندر کر کے باہر ہی کھڑے ہو گئے۔۔۔۔۔۔

میر ڈگمگاتے قدموں سمیت اندر جانے لگا۔۔۔

یار کم سے کم بھابھی کا ہی نمبر اپنے پاس سیو کر لیتا ابھی انکو ہی بلا لیتے یہ کہیں گر ور نہ جائے۔۔۔۔۔۔

علی نے فکرمندی سے التمش کی پشت کو تکتے ہوئے کہا۔۔۔

اچھا تو بھی تو اپنے پاس رکھ سکتا تھا نہ نمبر اور فکر نہیں التمش یزدانی ہے وہ کچھ نہیں ہو گا۔۔۔۔۔۔۔

میر نے بھی التمش کی پشت کو دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔۔۔

التمش نے مڑ کر دیکھا تو دونوں کو اپنی طرف تکتا پا کر اپنا ہاتھ لبوں پر لے جا کر ایک فلائنگ کس دونوں کی جانب اچھالی اور اندر بڑھ گیا۔۔۔۔

میر اور علی ہنستے ہوئے اپنی گاڑی میں بیٹھ گئے۔۔۔۔۔۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔،۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔،۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔،۔۔

،۔۔۔،۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔،۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ہانیہ اپنی ہی دھن میں بھیگے سراپے کے ساتھ آئینے کے سامنے کھڑی تھی دوپٹہ صوفے پر پڑا تھا۔۔۔۔اپنے بھیگی زلفوں کو سنوارنے میں وہ اتنا مگن تھی کہ دروازہ کھولنے کی آواز ہی نہیں سنائی دی۔۔۔۔۔۔

التمش نے دروازہ کھولا۔۔۔اور اپنے قدم اندر رکھے۔۔۔۔
اور بغیر ادھر اُدھر دیکھے دھڑام سے بیڈ پر گرا۔۔۔۔۔۔۔وہ تو شُکر تھا فری گہری نیند میں تھی۔۔۔۔

ہانیہ نے فوراً سے پلٹ کر پیچھے دیکھا۔۔۔۔

یہ کون سا طریقہ ہے ہاں ابھی میری بچی اُٹھ جاتی۔۔۔۔۔۔ہانیہ بغیر اپنے سراپے پر نگاہ ڈالے التمش سے سوال گو ہوئی۔۔۔۔۔۔

التمش نے اپنی۔ مندی مندی آنکھیں کھولی تو اُن میں لالی دیکھ کر ہانیہ کو دھڑکا سا لگا۔۔

تم۔۔۔۔ تم نے شراب پی ہے نہ۔۔۔۔ ہانیہ نے اٹکتی آواز سے التمش کی جانب اپنی انگلی رکھتے ہوئے کہا۔۔۔

ہاں۔۔۔ پی ہے میں۔۔۔ التمش ہانیہ کی انگلی میں اپنی انگلی پھسائے آٹھ کھڑا ہوا۔۔۔

التمش کے ایسا کرنے سے وہ ہانیہ کے بے حد نزدیک ہو گیا۔۔۔۔۔ اتنا کے ہانیہ کو اُس کے منہ سے اتی شراب کی بدبو اپنے چہرے پر محسوس ہوئی۔۔۔۔۔

دور ہو کر بات۔۔۔۔ بات کرو۔۔۔۔ ہانیہ نے اپنی انگلی التمش کی گرفت سے نکالنے کی کوشش کرتے ہوئے کہا۔۔۔۔

کس لیے دور ہو۔۔۔۔ یار تم ہر بار مجھے خود سے دور کر دیتی ہو۔۔۔۔۔ میں جتنا تمہارے قریب انا چاہتا ہوں تم اتنا مجھ سے دور بھاگ جاتی ہو۔۔۔۔۔

التمش نے ہانیہ کے گال پر ٹھہری بھیگی لٹ کو اپنے ہاتھوں سے ہانیہ کے کان کے پیچھے کیا۔۔۔ جبکہ اُسکی انگلیاں ہانیہ کے گال پر ٹچ ہوئی۔۔۔۔۔۔

ہانیہ کے جسم میں کرنٹ سا دور گیا۔۔۔۔

پتہ ہے جب پہلی بار تمہیں دیکھا تھا اچھی لگی تھی جانے کیوں مگر دل نے مجھ سے کہا اس لڑکی کو اپنے پاس لے اؤ۔۔۔۔

اس لیے تم سے وہ سب بولا۔۔۔۔ قسم کھا کر کہتا ہوں باقی لڑکیاں تو خود ہی میرے قریب آجاتی ہے لیکن دل نے تمہاری قربت کی خواہش کی تھی۔۔۔۔

لیکن تم نے کیا کیا تھپڑ ہی مار دیا یار۔۔۔۔۔۔۔

التمش نے ہانیہ کی قمر میں دونوں ہاتھ حائل کرتے ہوئے اُسے اپنے مزید نزدیک کیا ہانیہ کی زبان تو جیسے تالو سے چپک گئ تھی وہ التمش کی اتنی قربت پر اپنی دھڑکنوں کو نہیں سنبھال پا رہی تھی کجا کے اُس کی باتوں کا جواب دینا۔۔۔۔

لیکن قسمت کا کھیل تو دیکھو۔۔۔جب میں نے تمہارے بارے میں معلومات کاروائی تو مجھے پتہ لگا تم تو شادی شدہ ہو۔۔۔اوہو مطلب بیوہ ہو میں پیچھے ہٹ گیا کیونکہ میں یعنی کے التمش۔۔۔یز۔۔۔یزدانی کسی اور کی چھوئی ہوئی چیز۔۔۔اپنے۔۔۔اپنے پاس نہیں رکھتا۔۔۔۔۔۔۔۔۔

التمش ہانیہ کی آنکھوں میں دیکھتا ہوا بولتا گیا جبکہ اسکی بات پر نے جانے ہانیہ کی آنکھوں میں آنسو کیوں بھر گئے۔۔۔۔۔

لیکن۔۔۔لیکن۔۔۔پھر پتہ ہے کیا ہوا۔۔۔۔۔التمش نے اپنا ہاتھ ہانیہ کے گال پر رکھ کر بولنا شروع کیا۔۔۔۔

پھر میرے باپ کو تم مل گئی پتہ نہیں کہاسے جب تم سے نکاح ہوا تمہیں دیکھا تو نہ جانے دل کو سکون سا مل گیا۔۔۔۔۔

ابھی مجھے میر کہتا ہے کہ مجھے تم سے محبت ہو گئی ہے بلکل نہیں مجھے تم سے بلکل محبت نہیں ہے نہ کبھی ہو گی تم اچھی لگی تھی لیکن اس کا مطلب یہ نہیں محبت ہو جائے التمش کو تم سے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ تم مجھے سدھارنے آئی ہو نا کوشش کر لو۔۔۔۔۔ میں کبھی نہیں سدھر سکتا۔۔۔۔۔

ہانیہ کی آنکھ سے آنسو نکل کر التمش کے ہاتھ پر گرا۔۔۔۔۔۔۔۔۔اُسے التمش سے محبت نہیں ہوئی پر اُسے یہ الفاظ سن کر تکلیف ضرور ہوئی تھی۔۔۔۔۔۔

التمش نے ہانیہ کا آنسو اپنی انگلی کی پوروں سے صاف کیا اور اپنا چہرہ ہانیہ کے بے حد نزدیک لا کر اُس کی گردن میں چھپا لیا۔۔۔۔۔

التمش نے ہانیہ کی گردن میں منہ دیے ایک گہرا سانس بھرا۔۔۔۔۔۔

ہانیہ اس کے اس عمل سے فوراً ہوش میں آئی۔۔اور اپنا پورا زور لگا کر التمش کو خود سے الگ کیا۔۔۔۔

نشے میں ہونے کے باعث التمش دو قدم کی دوری پر ہو گیا ہانیہ سے۔۔۔۔

بات سنے میری مجھے بھی کوئی آپ سے محبت نہیں ہے اور نہ کبھی ہو گی میں نے ایک ہی محبت کی تھی اور وہ بھی صرف ایک انسان سے آئی سمجھ میں یہاں تمہیں سیدھا کرنے آئی ہوں وہی کرو گی اور چلی جاؤ گی۔۔۔۔۔۔۔۔

جب مجھ سے محبت ہے ہی نہیں تو قریب انے کی ضرورت بھی نہیں ہے اپنی حوس اُنہیں سے پوری کرنا جو تمہاری باہوں میں پکے ہوئے آم کی طرح گرتی ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ہانیہ نے شدید تعیش کے عالم میں التمش سے یہ سب کہا۔۔ جبکہ التمش جس کی آنکھیں پہلے ہی سرخ تھی اُن میں مزید سرخی پھیل گئی۔۔۔۔۔۔۔

التمش نے بغیر ہانیہ کو کچھ بھی سمجھنے کا موقع دیا اُس کے لبوں پر اپنی گرفت کی ۔۔۔۔التمش کی اس حرکت پر ہانیہ کی آنکھیں حد سے زیادہ پھیل گئی جبکہ ہونٹوں پر التمش کی سخت گرفت سے آنکھوں میں آنسو بھی جمع ہو گئے

۔۔۔۔۔

ہانیہ نے التمش کو خود سے دور کرنے کو کوشش کی لیکن التمش پر تو جیسے بھوت سوار ہو گیا۔۔ تھا۔۔۔۔۔وہ خود ہانیہ کو بول گیا تھا اُسے اُس سے محبت

نہیں لیکن ہانیہ کے منہ سے یہ سب سن کر اس سے قطعی طور پر برداشت نہیں ہوا۔۔۔۔۔۔

آخرکار اپنی سانس کو بحال کرنے کے لیے وہ ہانیہ سے دور ہوا۔۔۔۔۔۔

اب تم میری بات سنو جو چیز التمش یزدانی کی دسترس میں ہو اُس پر واجب ہے کہ وہ صرف اور صرف میری ہی رہے تم بھی میری ہو تمہاری محبت بھی میرے لیے ہونی چاہیئے آگئی بات سمجھ میں۔۔۔۔۔۔اور بیوی ہو میری تمہارے قریب بھی آسکتا ہوں تمہیں چھو بھی سکتا ہوں۔۔۔۔مجھے امید ہے اب بات سمجھ میں آگئی ہو گی..

التمش نے ہانیہ کے بال جو اُسکی اس حرکت پر خراب ہو گئے تھے صحیح کرتے ہوئے دھیمی مگر سخت آواز میں کہا ایک پل کو ہانیہ کو لگا کہ جیسے وہ پورے

ہوش حواس میں ہو شراب نہ پی ہوئی ہو۔۔۔۔ہانیہ تو بس ساکت نگاہوں سے التمش کو ہی دیکھی جا رہی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔

التمش نے اپنا رخ بدلا اور سکون سے جا کر فری کے برابر میں جوتوں سمیت دراز ہو گیا جبکہ اپنا ایک ہاتھ ارام سے فری کے اوپر رکھا۔۔۔۔۔۔۔

التمش کے لیٹنے پر ہانیہ ہوش میں آئی۔۔۔۔۔۔۔

جلدی سے بنا کچھ سوچے واشروم میں بند ہو گئی۔۔۔۔،۔۔۔۔

مجھے اس سے واقعی میں محبت نہیں ہے یہاں میں جس مقصد کے لیے لائیں گئی ہو وہی کرونگی پھر اپنی بچی کو لے کر چلی جائو گی بہت دوران سب لوگوں سے دور۔۔۔۔۔۔۔۔۔

تو تمہیں اُس کے محبت نہ کرنے پر تکلیف کیوں ہوئی۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ہانیہ جو شیشے کے سامنے کھڑی اپنے آپ سے مخاطب تھی اس کے اندر سے آواز آئی۔۔۔۔۔

مجھے کوئی تکلیف نہیں ہوئی میں صرف اور صرف عدنان سے محبت کرتی ہو کرتی تھی اور کرتی رہو گی۔۔۔۔۔۔

ہانیہ نے بولتے ہوئے اپنے منہ پر پانی مارا اور کمرے میں آگئی۔۔۔۔۔

التمش کو جوتوں سمیت سوتا دیکھ خود بہ خود اُسکے قریب ائی۔۔۔۔

آرام سے اُس کے پاؤں جوتوں سے آزاد کرے۔۔۔۔ارادہ اب ہاتھ میں موجود گھڑی اُتارنے کا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔

ہن جب محبت نہیں ہے تو اتنی خدمات کیوں کر رہی ہو رہنے دو۔۔۔

اندر سے پھر آواز ائی۔۔۔۔۔۔۔

یہ فرض ہے میرا۔۔۔۔ھانیہ نے اپنے آپ سے ہی ہچکچاتے ہوئے کہا۔۔۔۔

......بیوی کے تو اور حقوق بھی ہوتے ہیں وہ بھی پورے کرو پھر

پھر سے آواز آئی۔۔۔۔۔

باقی حقوق پورے کرنا میرے بس میں نہیں ہے جو کر سکتی ہو وہ کر رہی ہوں۔۔۔۔۔۔

ہانیہ نے بولتے ہوئے اپنا ہاتھ التمش کی طرف بڑھایا اُس کا ہاتھ پکڑا۔۔۔۔اور گھڑی اُتارنے لگی۔۔۔۔۔۔۔۔۔

التمش کے ہاتھ کا لمس محسوس کر کے ہانیہ کو عجیب سا احساس ہوا دل کی دھڑکن نے بھی رفتار پکڑی۔۔۔۔۔۔۔

جلدی سے گھڑی اُتار کر سائڈ میں رکھی اور التمش کے وجود پر لحاف ڈالا ۔۔۔۔۔

اور آرام سے دوسری طرف آکر لیٹ گئی۔۔۔۔اپنی آنکھیں بند کری تو وہی منظر ذہن کے پردے پر نمودار ہوا جب التمش اُس کے بے حد نزدیک

تھا اپنے ہونٹوں پر اچانک سے اُس کا لمس محسوس ہوا پٹ سے آنکھیں کھولی تو التمش اپنی جگہ پر ہی تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

مطلب میرا وہم تھا۔۔۔ہانیہ نے خود سے کہا اور غور سے التمش کو دیکھنے لگی جو بلاشبہ اتنا حسین ضرور تھا کہ کوئی بھی لڑکی اُس پر مر مٹّے

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اُسے دیکھتے دیکھتے نہ جانے کب ہانیہ کی بھی آنکھ لگ گئی۔۔۔۔۔۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔،۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔،۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔،۔۔۔۔۔۔

۔۔۔،۔۔۔۔۔۔۔۔۔،۔۔۔۔۔۔۔۔۔،۔۔۔۔۔۔۔۔،۔۔۔۔

ایزل اپنے بستر پر لیٹی ہوئی تھی لیکن سوچوں کے سارے دھاگے عادل کی طرف تھے۔۔۔۔اُسے سمجھ نہیں آرہی تھی وہ اُسے اتنا کیوں سوچ رہی ہے۔۔۔۔۔۔۔

ابھی بھی دل نے اُسے دیکھنے کی ضد پکڑی ہوئی تھی۔۔۔۔۔۔

کیوں میرا دل اتنا بے چین ہے۔۔۔۔ہاں اُس کا کوئی سوشل اکاؤنٹ تو ہوگا ہی۔۔۔آجکل تو ہر ایک کا ہوتا ہے۔۔۔۔۔۔۔۔

ایزل نے بولتے ہوئے اپنا موبائل سائڈ پر سے اٹھایا اور مختلف سوشل میڈیا اکاؤنٹ پر سرچ کرنے لگی۔۔۔۔۔

آخر میں اُسے فیس بک پر عادل کی آئی ڈی مل گئی۔۔۔۔۔

بلیو اور وائٹ چیک شرٹ اور نیلی جینس میں ملبوس تھا جبکہ دونوں ہاتھ پینٹ کی پُوکٹ میں تھے اور چہرے پر ایک حسین مسکراہٹ چھائی ہوئی تھی۔۔۔۔۔۔۔

ایزل کا دل ایک دم تیز رفتار سے چلنے لگا۔۔۔۔۔۔

ایزل نے دھڑکتے دل سے اُس کا اکائونٹ کھولا تو ایک بھی تصویر نہیں تھی ۔۔۔۔۔۔۔

ایزل نے دی پی پر موجود تصویر کا اسکرین شورٹ لے کر تصویر اپنے موبائل میں سیو کی۔۔۔۔۔

آخر کیوں میرے دماغ پر سوار ہو گئے ہو۔۔۔میں تو تم سے اپنی بیعزتی کا بدلہ لینا چاہتی تھی لیکن کچھ بھی نہیں کر پا رہی میرا دل چاہتا ہے میں تمہارے آس پاس رہو۔۔۔ تم جیسے دوسروں سے مسکرا کر بات کرتے ہو ایسے ہی مجھ سے بھی کرو۔۔۔۔۔۔۔۔۔

لیکن تم تو مجھے دیکھتے ہی اپنی ناگواری کا احساس کروا دیتے ہو۔۔۔ تمہیں میں ہی کیوں بری لگتی ہو۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ایزل عادل کی تصویر سے شکوہ کناں لہجہ میں گویا ہوئی۔۔۔۔

تم نے کہا تمہیں اچھی لڑکیاں پسند ہے اچھی لڑکیاں خود کو چھپا کر رکھتی ہے تمہیں میرے کپڑے برے لگتے ہے۔۔۔۔۔۔۔

ایزل کو اپنی اور عادل کی پہلی ملاقات یاد ائی۔۔۔۔جب عادل نے حقیر نظروں سے اُس کے کپڑوں کو دیکھ کر کہا۔ تھا۔۔۔

مطلب تم مجھے اچھی لڑکی نہیں سمجھتے۔۔۔۔۔میرا دل چاہتا ہے اب کہ تمہیں جو پسند ہے میں وُہ کرو۔۔۔تاکہ تم مجھ سے بھی صحیح طرح بات کرو

۔۔۔۔۔۔

لیکن میں یہ سب کر کیوں رہی ہو۔۔۔۔شاید۔۔۔۔ایزل۔۔۔۔ایزل تم اسے پسند کرنے لگی ہو۔۔۔۔۔

ہاں شاید میں تمہیں پسند کرنے لگی ہو۔۔۔۔ایزل اپنے آپ سے بولتی ہوئی آخر میں پر جوش ہوئی۔۔۔۔

پر کیا فائدہ تم تو مجھے نہ پسند کرتے ہو۔۔۔۔ایزل ایک دم اُداسی سے عادل کی تصویر سے مخاطب ہوئی۔۔۔۔

لیکن میں جب تمہاری پسند کے حساب سے رہو گی تو تمہیں بھی اچھی لگوں گی۔۔۔۔ایزل بولتی ہوئی ایک دم اپنے بستر سے اٹھی اور دائیں بائیں چکر لگانے لگی۔۔۔۔۔۔۔

کیا کروایسا۔۔۔۔کیا کرو۔۔۔۔۔۔

ہاں کپڑے۔۔۔۔اُسے میرے کپڑے نہ پسند ہے۔۔۔۔۔

ایزل نے ایک دم اپنے ہاتھ کی دو انگلیوں کو ملا کر چٹکی بجاتے ہوئے کہا۔۔۔۔

اور فوراً اپنی الماری کی طرف بڑھی۔۔۔۔۔

اُس کے پاس سب ہی پینٹ شرٹ یہ ویسٹرن کپڑے تھے لیکن اُسے یاد تھا ایک بار آسیہ بیگم اُس کے لیے ایک گہرے نیلے رنگ کی فروک لائیں تھی جو اُس نے الماری میں رکھ دی تھی لیکن پہنی نہیں تھی۔۔۔۔

۔

ہاں یہ ٹھیک ہے میں کل یہ پہن کر جاؤ گی۔۔۔۔۔۔

ایزل نے فروک کو بیڈ پر رکھا جو ج گھیر والی فروک تھی آستینیں بھی فل تھی اور گول گلے والی یہ فروک سادی مگر خوبصورت تھی جس کے ساتھ چوری دار پاجامہ اور نیلے رنگ کا ہی دوپٹہ تھا۔۔

ایزل نے کپڑے ایک طرف رکھے اور مسکراتی ہوئی اپنی جگہ پر واپس ائی ۔۔۔موبائل کو اپنے پاس ہی رکھا جس پر عادل کی تصویر اوپن تھی اور اپنی آنکھیں موند لی اب بس اُسے صبح کا انتظار تھا۔۔۔۔

ھانیہ کے کانوں میں اذان کی آواز سنائی دی تو فوراً سے آٹھ بیٹھی۔۔۔۔۔۔۔۔

ایک نظر التمش اور فری کو دیکھا جو ارام سے سو رہے تھے۔۔۔۔۔

آہستہ سے بیڈ سے اُٹھی۔۔۔۔اور وضو کرنے چلی گئی۔۔۔۔۔

وضو کر کے ہانیہ نے نماز ادا کی۔۔۔آج جمعے کا دِن ویسے تو التمش گھر ہوتا نہیں تھا لیکن پتہ نہیں ہانیہ کو کیا سوجی کہ اُس نے التمش کی الماری سے ایک کالے رنگ کر کُرتا نکال کر رکھ دیا اب فری کے کپڑے نکالنے لگی۔۔۔۔

دونوں کے کپڑے نکالنے کے بعد ہانیہ نے باہر کا رخ کیا کل رات ہوئے واقعہ کا ہانیہ کے چہرے پر کوئی تاثر نہیں تھا جبکہ ہانیہ کا دل ہی جانتا تھا کہ وہ اس وقت کیسا محسوس کر رہی ہے اُسے التمش کا سامنا کرنا بھی بے حد مشکل لگ رہا تھا

ہانیہ نے سب سے پہلے کچن کا رخ کیا اتنے دنوں میں اُسے یہ تو پتہ چل ہی گیا تھا کہ آسیہ بیگم اور یزدانی صاحب صبح فجر کے وقت ہی اٹھتے ہے۔۔۔۔۔۔۔

ہانیہ نے جلدی جلدی سے چائے بنائی اور ایک کپ لیے پہلے آسیہ بیگم کے کمرے کی طرف چل دی۔۔۔۔۔۔۔

ہانیہ نے آرام سے دروازہ بجایا۔۔۔۔۔

جس پر آسیہ بیگم نے اُسے اندر آنے کی اجازت دی۔۔۔۔۔

دادی آپ کے لیے چائے لائیں تھی میں۔۔۔۔
ہانیہ نے مسکراتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔۔

ہاں بیٹا یہاں پر رکھ دو بہت شکریہ تمہارا۔۔۔۔۔۔آسیہ بیگم نے شفقت بھرے لہجے میں کہا۔۔۔۔

فری نہیں اُٹھی ابھی تک۔۔۔۔۔۔

آسیہ بیگم نے فری کے متعلق دریافت کیا۔۔۔۔

نہیں دادی ابھی تک سوئی ہوئی ہے۔۔۔۔

اچھا اور التمش آیا تھا کیا رات کو۔۔۔۔۔۔

دادی کے اچانک پوچھنے پر ہانیہ ایک دم سے گھبرائی لیکن پھر سنبھل کر جواب دیا۔۔۔۔

جی۔۔۔جی دادی کل رات کو آئے تھے گھر وہ ابھی سو رہے ہیں۔۔۔۔

دادی کوئی بچی نہیں تھی جو اُس کے چہرے پر گھبراہٹ نہیں دیکھ پاتی وہ تو ان دونوں کے رشتے کو دیکھ اور سمجھ چکی تھی۔۔۔۔

ہانیہ بیٹا ادھر بیٹھو۔۔۔۔ہانیہ جو بیڈ کے سامنے ہی کھڑی تھی دادی نے اُسے اپنے پاس بلایا۔۔۔۔

ہانیہ فوراً سے انکے پاس آکر بیٹھ گئی۔۔۔۔

دیکھو بیٹا میں جانتی ہو جن حالات میں تمہاری اُس سے شادی ہوئی ہے وہ بلکل بھی ایسے نہیں تھے کے تم اس رشتے کو سمجھ پاتی۔۔۔۔

التمش کا میں کچھ نہیں بول سکتی لیکن بیٹا تم سمجھدار ہو۔۔۔اگریز دانی نے تمہیں التمش کو سدھارنے کی ذمے داری دی ہے تو یقیناً اُس نے کچھ سوچ سمجھ کر ہی دی ہو گی۔۔۔۔۔۔

بیٹا التمش کو سمنبھالنا تمہارے اوپر ہے میں نے دیکھا ہے تم اُس پر دیہان نہیں دیتی میں تم سے کوئی شکوہ نہیں کر رہی بیٹا بیشک تم نے گھر کو سنبھال لیا ہیں تمہارے انے سے گھر اب گھر لگتا ہے لیکن۔۔۔۔۔بیٹا التمش بھی تمہاری ذمے داری ہے اُسے اپنی موجودگی کا یقین دلاؤ اُسے احساس دلاؤ کے کوئی وجود اُس سے منسلک ہے۔۔۔جو اُس کے رات میں گھر دیر سے انے پر پریشان۔ہوتا ہے جس کو اُسکے کھانے کی فکر ہے۔۔۔۔۔۔

یقین کرو وہ ضرور باہر کی رونق کو چھوڑ کر تم تک آجائے گا۔۔۔۔بیٹا مرد زاد کو توجہ کی ضرورت ہوتی ہے وہ چاہتے ہیں کہ ہو کوئی جو انکی ہر چیز کی فکر کرے ہر چیز کا دیہان رکھے۔۔۔۔

اپنے اور اُسکے رشتے کو آگے بڑھاؤں بیٹا۔۔۔۔۔۔۔

اپنے آپکو دیکھو کہاں سے تم نئ نویلی دلہن لگتی ہو اچھے طرح سے تیار ہو جاؤ شاباش۔۔۔۔

اُمید کرتی ہو تمہیں میری باتیں سمجھ ائی ہو گی۔۔۔۔

دادی نے ہانیہ کی طرف دیکھتے ہوئے کہا جو کسی غیر مرئی نقطے کو دیکھ رہی تھی ۔۔۔۔۔۔۔

دادی کی بات پر ایک دم ہوش میں ائی۔۔۔۔۔۔۔

دادی کی ہر ایک بات اُس کے دماغ نے از بر کر لی تھی۔۔۔۔۔۔

جی دادی۔۔۔۔۔۔ہانیہ بولتی ہوئی کمرے سے باہر نکلی۔۔۔۔۔۔۔

ہانیہ نے کچن میں آکر ایک لمبی سانس لی۔۔۔۔۔۔۔

کیا واقعی مجھے التمش اور میرے رشتے کو آگے بڑھانا چاہئے۔۔۔ لیکن عدنان میں عدنان۔۔۔۔۔۔۔۔۔

آگے سے ہانیہ سے بولا ہی نہیں گیا۔۔۔۔ہانیہ وہاں پر رکھی کرسی پر ڈھ گئی۔۔۔۔۔۔۔۔

میں کیا کرو مجھے کچھ سمجھ نہیں آرہی۔۔۔۔۔مجھے کیا کرنا چاہیئے دادی جس طرح کہ رہی کہ میں اُسے اپنے وجود کا احساس دلاؤ۔۔۔۔۔۔

ہانیہ اپنے آپ سے ہی گویا ہوئی۔۔۔۔۔۔۔۔۔

عدنان۔۔۔عدنان میرا ماضی تھے۔۔۔اور التمش میرا حال ہے۔۔۔۔تھے اور ہے میں بہت فرق ہوتا ہے۔۔۔

لیکن میں التمش کو چھوڑ دونگی۔۔۔۔۔ہانیہ نے اپنے کہیں کی نفی کی۔۔۔

التمش کو چھوڑ دو نگی تو پھر کہا جاؤ گی پھر بابا کے گھر جاؤ گی اُن پر بوجھ بنو گی ۔۔۔۔بھائی تو شاید بھول ہی گئے ہے کہ انکی کوئی بہن ہے ۔۔۔۔ بابا پر آنیا کا بھی فرض ہے اب میرا بھی بوجھ وُہ اٹھائے گے ۔۔۔۔۔اکیلا معاشرہ تو نہ مجھے زندہ رہنے دے گا نہ میری بیٹی کو۔۔۔۔۔۔

ایسے میں میں کیا کرو۔۔۔۔۔ مطلب ہر طرح سے التمش ہی میرا واحد سہارا ہے۔۔۔۔ہانیہ نے اپنے دونوں ہاتھوں پر اپنے سر کو گرا کر سوچا۔۔۔۔۔۔

لیکن میں اُس سے محبت تو نہیں کرتی۔۔۔۔۔۔۔

محبت میاں بیوی کے رشتے میں عزت اور ایک دوسرے کے لیے فکر ہونی چاہئے۔۔۔۔

کوشش کر کے تو دیکھو اللہ نے اگر اُسے تمہارے نام کے ساتھ منسوب کیا ہے تو تمہاری بہتری کے لیے ہی کیا ہو گا۔۔۔۔۔۔۔۔۔یہ تمہیں اللہ پر بھروسہ نہیں ہے۔۔۔۔۔۔

ہانیہ کے ضمیر نے آواز دی۔۔۔۔

نہیں نہیں مجھے میرے رب پر پورا یقین ہے۔۔۔میں کیسے اُس پر بھروسہ نہیں کرونگی جو مجھے ستر ہزار ماؤں سے بڑھ کر پیار کرتا ہے۔۔۔۔۔

تو پھر کوشش کروں ایک بار کر کے تو دیکھو۔۔۔۔۔۔

ٹھیک ہے پھر چلو ہانیہ اب اس رشتے کو پوری ایمانداری کے ساتھ نبھاتے ہے۔۔۔۔۔۔۔

ہانیہ اپنے آپ سے بولتی ہوئی کھڑی ہوئی۔۔۔۔۔

سب سے پہلے تو لیموں پانی بناتی ہوتا کہ نشا تو اُترے جناب کا۔۔۔۔۔۔۔

ہانیہ نے جلدی جلدی التمش کے لیے لیموں پانی بنایا۔۔۔۔۔۔

اتنے میں ملازمہ بھی آگئی تھی باقی کا کام اسکو سمجھا کر وہ جلدی سے اپنے کمرے کی طرف بڑھ گئی تھی۔۔۔۔۔۔

کمرے میں ائی تو التمش اوندھے منہ لیتا ہوا تھا۔۔۔۔ہانیہ نے سائڈ ٹیبل پر لیموں پانی کا گلاس رکھا۔۔۔۔۔

...ایک نظر التمش کو دیکھا جس کے چہرے پر معصومیت تھی۔۔۔

کچھ سوچتے ہوئے ڈریسنگ روم کی طرف بڑھ گئی۔۔۔۔۔دادی کی بات بلکل ٹھیک تھی جب سے وہ ائی تھی عام سے کپڑوں میں ہی تھی۔۔۔نہ ہی نئی نویلی دلہنوں کی طرح تیار رہتی تھی۔۔۔۔۔۔۔

ہانیہ نے محرون رنگ کی شلوار قمیص نکالی جس پر گولڈن رنگ کا کام ہوا تھا اور ساتھ میں محروں رنگ کا ڈوپٹہ تھا جس کی بودرز پر کام ہوا تھا باقی سادہ تھا ۔۔۔۔۔

مجھے تو یہی سوٹ سہی لگ رہا ہے باقی تو بہت ہیوی ہیں۔۔۔۔۔۔۔ہانیہ نے بولا اور کپڑے چینج کرنے چلی گی۔۔۔۔

ہانیہ جب آئینے کے سامنے آئی تو اپنے آپکو دیکھ کر حیران رہ گئی

۔۔۔۔عدنان کی وفات کے بعد سے وہ بہت کم گہرے رنگ پہنتی تھی

۔۔۔ محروں رنگ اُسکی گوری رنگت پر بہت بج رہا تھا۔۔۔۔

ہانیہ نے ٹیبل پر سے مہرون رنگ کی لپسٹک اٹھائیں اور اپنے گلابی لبوں کو

رنگ لیا۔۔۔ جبکہ آنکھوں میں صرف سرماہی لگایا تھا۔۔۔۔

ہاتھ میں کانچ کی مہرون رنگ کی ہی چوریاں پہنے وہ کسی اپسرا سے کم نہیں

لگ رہی تھی۔۔۔۔

ہانیہ نے اپنے بالوں کو سمیٹ کر کیچر لگایا اور سلیقے سے دوپٹہ اوڑھ کر اپنے

قدم فری کی طرف بڑھائے جو آٹھ کر اپنی بڑی بڑی آنکھوں سے اپنی ماں کو

دیکھ رہی تھی۔۔۔۔۔۔

ہانیہ فری کے اس طرح دیکھنے پر مسکرائی۔۔۔اور آکر فری کو گود میں لیے ڈریسنگ روم کی طرف بڑھ گئی تاکہ اُسے تیار کروا سکے۔۔۔۔

۔۔۔۔،۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔،۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔،۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

۔۔۔۔۔،۔۔۔۔۔۔۔،۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔،۔۔۔۔۔۔۔

التمش نے دُکھتے سر کے ساتھ اپنی آنکھیں کھولی۔۔۔۔۔۔۔تو آنکھیں کمرے کی چھت سے ٹکرائیں۔۔۔۔آنکھوں میں ایک دم سے چبن ہوئی

۔۔۔۔۔۔

اپنے ہاتھ کی دو انگلیوں سے اپنی آنکھیں مسلی اور اطراف میں اپنی نظرے گھمائیں کمرے میں کسی کو نہ پاکر وُہ سمجھ گیا کے ہانیہ باہر ہے اچانک سے اُسکی نظر سائڈ میز پر رکھے لیمو پانی کے گلاس پر گئی۔۔۔۔

یہ کسنے یہ پر رکھا۔۔۔ جس نے بھی رکھا التمش بیٹا پی لئے۔۔۔۔۔
التمش نے گلاس اٹھایا اور ایک ہی سانس میں پی گیا۔۔۔

التمش نے ابھی گلاس رکھا ہی تھا کہ ایک کھنکتی ہوئی ہسی کی آواز پر فوراً پیچھے مڑ کر دیکھا جہاں ہانیہ فری کو گود میں لیے اُس سے ہنس کر بات کر رہی تھی

۔۔۔۔۔

التمش ساکت سا ہانیہ کو دیکھے گیا جو ہستی ہوئی اُسے اپنے دل کے قریب لگی اُس نے ہانیہ کو پہلی دفعہ اسے رنگ کے کپڑوں میں ملبوس دیکھا تھا اور وہ یققن سے کہہ سکتا تھا کہ ہانیہ بہت خوبصورت ہے۔۔۔۔۔۔

حسین بہت حسین۔۔۔۔۔بیخودی میں التمش کے منہ سے یہ الفاظ ادا ہوئے۔۔۔۔۔

ہانیہ جو فری کے ساتھ مگن تھی التمش کی آواز پر فوراً اُسکی طرف دیکھا جو یکایک اُسے ہی دیکھ رہا تھا۔۔۔۔۔

نظروں کا تصادم ہوا اور جیسے وقت تھم گیا ہانیہ پر تو آسیہ بیگم کی باتوں کا اثر تھا جبکہ التمش تو اس وقت ہوش میں ہی نہیں تھا۔۔۔۔۔

ام۔۔۔ام۔۔۔۔فری کی آواز پر ہانیہ فوراً ہوش میں آئی۔۔۔۔اور نظرے التمش کی نظروں سے ہٹائیں۔۔۔۔۔۔

جی ام کی جان۔۔۔۔بولے۔۔۔۔۔۔۔

ہانیہ فری کی طرف متوجہ ہوئی جبکہ التمش بھی ہانیہ کے نظریں پھیرنے پر ہوش میں آیا اور اپنے بالوں پر ہاتھ پھیر کر پہلے سے بکھرے ہوئے بالوں کو اور بکھیر دیا۔۔۔۔۔۔۔

ہانیہ نے اُسکے بعد التمش کو دیکھا تک نہیں اور فری کو لیے باہر چلی گئی۔۔۔۔۔

جبکہ اُس کے جانے کے بعد التمش کے لبوں پر ایک جاندار مسکراہٹ آ گئی۔۔۔۔۔

لیکن پھر اچانک سے کل رات کا واقعہ دماغ میں گھوما۔۔۔۔

اچانک سے اُسکی مسکراہٹ سمٹی۔۔۔۔۔۔۔

مجھ سے محبت نہیں کرتی۔۔۔۔۔۔۔

التمش نے ہانیہ کے کہے گئے الفاظ یاد کرے تو اس کے دماغ کی نسیں پھولنے لگی۔۔۔۔۔

محبت عشق اور نفرت جو بھی ہو صرف اور صرف مجھ سے ہی کرنی پڑے گی۔۔۔۔۔۔

التمش نے ضبط سے کہا اور اپنے کپڑے چینج کرنے کی غرض سے ڈریسنگ روم کی طرف چل دیا۔۔۔۔

جہاں پر لٹکا کالا کُرتا دیکھ کر سمجھ گیا ہانیہ نے ہی رکھا ہے۔۔۔۔

میڈم کو محبت نہیں ہے لیکن بیوی والے کام ضرور کرے گی۔۔۔۔۔

التمش نے کُرتا اٹھایا اور فریش ہونے چلا گیا۔۔۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔،۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔،۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔،۔۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔،۔۔۔۔۔۔۔۔۔،۔۔۔۔۔۔۔،۔۔۔

ہانیہ جب کمرے سے باہر نکلی تو اُس کے کانوں میں التمش کے بولے گئے الفاظ گونجے۔۔۔۔۔

بیساختہ ہانیہ کے چہرے پر مسکراہٹ آ گئی۔۔۔۔۔

ہانیہ جلدی جلدی سے ڈائننگ حال میں آئی جہاں پر یزدانی صاحب اور دادی دونوں بیٹھے ہوئے تھے۔۔۔۔۔۔

اسلام علیکم۔۔۔۔ہانیہ نے سلام کیا۔۔۔اور کرسی پر فری کو لے کر بیٹھ گئی ۔۔۔۔۔۔

وعلیکم السلام۔۔۔ماشاللہ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

یزدانی صاحب اور دادی نے یک زبان کہا۔۔۔ جبکہ انکے ایسے کہنے پر ہانیہ جھنپ سی گئی۔۔۔۔۔

آج تو ہماری بیٹی بہت پیاری لگ رہی ہے۔۔۔۔۔۔ یزدانی صاحب نے زمل کی طرف دیکھ کر کہا۔۔۔۔۔

شکریہ بابا۔۔۔ زمل نے کہا۔۔ جبکہ دادی زمل کو اپنی بات پر عمل کرتے دیکھ بہت خوش ہوئی تھی۔۔۔۔

سب اپنے اپنے ناشتہ میں مشغول ہو گئے تھے۔۔۔ جب سیریھوں پر سے قدموں کی آواز پر سب نے دیکھا۔۔۔

التمش کو کالے رنگ کے کرتے شلوار میں دیکھ کر سب ہے دنگ رہ گئے تھے دادی اور یزدانی صاحب تو اس لیے دنگ رہ گئے تھے کہ التمش نے آج سے پہلے کبھی کُرتا شلوار نہیں پہنا تھا جبکہ ہانیہ التمش کو دیکھ رہی تھی وہ بہت حسین لگ رہا تھا کالا کُرتا شلوار پہنے ہاتھ میں گھڑی پہنے آستینوں کو کہنیوں تک موڑ کر رکھے وہ ایک شہزادہ ہی لگ رہا تھا جو ہانیہ کے نصیب میں۔ آیا تھا۔۔۔۔۔۔

کیا ہو گیا بھائی پہلے کبھی نہیں دیکھا مجھے۔۔۔۔ منہ تو بند کریں آپ اپنا ۔۔۔۔۔۔

التمش نے ایک نظر ہانیہ کو دیکھا پھر یزدانی صاحب اور دادی کو دیکھ کر کہا جو منہ کھولے التمش کو دیکھ رہے تھے۔۔۔۔ اور ہانیہ کے برابر والی کرسی پر بیٹھ گیا۔۔۔۔۔

برخوردار حیرت ہے آج اپنی پھٹی ہوئی جینز شرٹ کے علاوہ آپ نے دوسرے لباس کو موقعہ دیا کے وُہ آپ کے تن پر سج جائے۔۔۔۔۔

یزدانی صاحب نے التمش پر میٹھا سا طنز کیا۔۔۔

جس پر شرمندہ ہونے کے بجائے التمش کے چہرے پر ایک ڈھیٹ مسکان آگئی۔۔۔۔۔

وہ کیا ہے نہ ڈیڈ میری جو نیو گرلفرینڈ ہے نہ اُس نے فرمائش کی تھی۔۔۔۔بس اس لیے اسکو خوش کرنے کے لیے پہن لیا۔۔۔۔

التمش نے ہانیہ کی طرف دیکھتے ہوئے کہا جس کا چہرہ ایک دم التمش کی بات پر پھیکا پر گیا تھا جس چہرے پر تھوڑی دیر پہلے اس کے کُرتا شلوار پہننے پر چمک آگئی تھی۔۔۔۔وہ اب مرجھایا ہوا لگ رہا تھا۔۔۔۔۔

جبکہ اس کی بات پر یزدانی صاحب کو ایک دم غصّہ چڑھا تھا جبکہ دادی نے تاسف سے اُسے دیکھ کر نفی میں سر ہلایا۔۔۔۔۔

ہانیہ کو ایک پل لگا تھا اپنے چہرے کے تاثرات کو صحیح کرنے میں اب اُس کا چہرے بلکل اسپاٹ تھا اور فری کو ناشتہ کروانے لگی۔۔۔۔

بیٹا جی اپنی یہ بغیر تیاں اپنے تک ہی رکھو۔۔۔۔ ہمیں بتانے کی کوئی ضرورت نہیں ہے

اوراب باہر کی رنگینیوں سے نکل ائو۔۔۔اپنی بچی اور بیوی پر دیہان دو۔۔۔۔۔۔۔

یزدانی صاحب نے سخت آواز میں کہا۔۔۔۔۔۔

ڈیڈ, میں اپنی زندگی میں بہت خوش ہوں۔۔۔ میرا جو دل چاہے گا میں وُہ کرونگا مجھ پر پابندیاں مت لگائے اور لائے تو ہیں اسے مجھے سدھارنے کے لیے تو اسکو بولے کرے کوشش۔۔۔۔۔۔۔

التمش نے بولتے ہوئے جوس کا گلاس اپنے لبوں پر لگایا۔۔۔۔۔۔

جبکہ ہانیہ صرف خاموش تھی یقیناً ہانیہ کی اتنی خاموشی التمش کے حق میں صحیح نہیں ہونی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ابھی سب التمش کی بات پر خاموش تھے کہ ایزل دوپٹے کے ساتھ جنگ لڑتے ہوئے نیچے ائی۔۔۔۔۔۔

بھابھی۔۔۔۔بھابھی دیکھے اسکو سہی کر دے مجھ سے سمنبھل ہی نہیں رہا۔۔۔۔

ایزل کی بات پر سب نے اُسکی طرف دیکھا تو ایک بار پھر سب حیران ہوئے۔۔۔۔

یزدانی مجھے لگ رہا ہے آج میرا دل ہی نہ بند ہو جائے۔۔۔۔۔

آسیہ بیگم نے شوک کے عالم میں کہا۔۔۔۔

کیوں دادی کیا اتنی بری لگ رہی ہوں میں۔۔۔۔

ایزل نے روہانسی لہجہ میں کہا۔۔۔۔

ارے نہیں نہیں میری گڑیا تو بہت حسین لگ رہی ہے۔۔۔۔۔۔

یزدانی صاحب نے اُسکی اُتری ہوئی شکل دیکھ کر کہا۔۔۔۔

سچی بابا۔۔۔۔ایزل نے پرجوش آواز میں پوچھا۔۔۔۔

جبکہ ہانیہ فری کو ارام سے کرسی پر بیٹھا کر ایزل کی طرف بڑھ گئی۔۔۔۔۔۔

لاؤ میں ٹھیک کرو۔۔۔ہانیہ بول کر ایزل کا دوپٹہ ٹھیک کرنے لگی۔۔۔

جبکہ التمش کی نظرے تو ہانیہ کے لبوں پر تھی جو پن کو اپنے لبوں کے درمیان رکھی ہوئی تھی۔۔۔۔۔

شکریہ بھابھی۔۔۔۔دوپٹہ سیٹ ہوتے ہی ایزل نے ہانیہ سے کہا۔۔۔۔

کوئی بات نہیں بہت پیاری لگ رہی ہو۔۔۔ہانیہ نے ایزل کی تعریف کی۔۔۔

بھابھی آپ بھی بہت پیاری لگ رہی ہے ہیں نہ بھائی۔۔۔۔۔

ایزل نے کہتے ہوئے التمش کو بھی بیچ میں گھسیٹا۔۔۔

میں نے غور نہیں کیا۔۔۔۔۔۔

التمش نے کہااور کرسی سے آٹھ کھڑا ہوا۔۔اس کے ایسے کہنے پر پھر ایک بار سب خاموش ہو گئے۔۔۔۔۔

التمش کو باہر جاتا دیکھ ہانیہ فوراً سے اُس کے پیچھے گئی۔۔۔۔

آپ لوگ ناشتہ کرے میں ائی۔۔۔۔

ــــــــــــ،ــــــــــــــــ،ــــــــــــــــ،ــــــ

ـــــــ،ــــــــــ،ــــــــــــ،ــــــ

رُکے۔۔۔۔ہانیہ نے التمش کو پیچھے سے آواز دی۔۔۔

التمش فوراََ سے ہانیہ کی طرف مڑا۔۔۔۔

بولے۔۔۔التمش نے اپنی دونوں ائبیروں کو اوپر کرتے ہوئے کہا۔۔۔۔

ہانیہ نے کچھ بھی بولے بنا آیت الکرسی پڑھ کر التمش کے چہرے پر پھونک دی۔۔۔

ایسا کرتے ہوئے وُہ التمش کے انتہائی قریب آگئی تھی۔۔۔ہانیہ کی گرم سانسیں اپنے چہرہ پر محسوس کر کے التمش کا دل دھڑکا ایک سکون سا اُس کے جسم میں سرایت کرتا چلا گیا۔۔۔۔

ہانیہ کے دور ہونے پر التمش فوراً ہوش میں آیا۔۔

اچانک سے ہانیہ کی قمر میں ہاتھ ڈال کر اُسے اپنے قریب کیا۔۔۔

کیا کرنا چاہ رہی ہو۔۔۔۔ ہم۔۔۔ التمش نے ہانیہ کے چہرے کو قریب سے دیکھتے ہوئے کہا دونوں کے چہرے ایک دوسرے سے چّند فاصلے پر تھے ایک دوسرے کی گرم سانسیں دونوں اپنے اپنے چہرے پر محسوس کر رہے تھے۔۔۔۔

کچھ بھی نہیں کر رہی میں ہانیہ نے ادھر اُدھر دیکھتے ہوئے جواب دیا۔۔۔۔۔

میرے خیال سے تم غلط فہمی کا شکار تو نہیں ہو گئی ہو وہ تعریف تمھارے لیے نہیں تھی میں تو فری کو بول رہا تھا اس لیے یہ بیوی والے ڈھونگ کرنا بند کردو۔۔۔۔۔۔

التمش نے ہانیہ کی ٹھوڑی پکڑ کر اُسکی آنکھوں میں جھانک کر کہا۔۔۔

میں بیوی والے ڈھونگ نہیں کر رہی میں بیوی ہی ہوں۔۔۔۔ شام میں جلدی انا مجھے تم سے بہت ضروری بات کرنی ہے۔۔۔۔

ہانیہ نے کرارا سا جواب دیا تھا التمش کو۔۔۔ جبکہ اُسے واپس اپنے شیرنی والے روپ میں اتے دیکھ التمش بھی سیدھا ہو گیا تھا۔۔۔۔۔

ہانیہ نے ارام سے خود کو التمش کی گرفت سے آزاد کروایا۔۔۔

حکم دے رہی ہو مجھے۔۔۔۔۔۔التمش یزدانی کو۔۔۔۔

نوٹ بیڈ۔۔۔۔التمش نے ہستے ہوئے کہا۔۔اور جانے لگا جب ہانیہ کی آواز اُس کے کانوں تک پہنچی۔۔۔۔

اللہ کے عمان میں۔۔۔۔۔۔ہانیہ نے کہا جبکہ التمش بنا پیچھے دیکھے گھر سے نکلتا چلا گیا۔۔۔۔۔۔۔

ڈھیٹ انسان ابھی صبر کر جاؤ تم ذرا۔۔۔۔۔۔ہانیہ کا دماغ تیزی سے کام کر رہا تھا جو یقیناً التمش کے لیے مفید نہیں تھا۔۔۔۔۔

-----------،------------،----------،-----------

-------------،----------،-------------،،

کیا آج کوئی خاص دِن ہے جو ہماری بیٹی اُس طرح تیار ہوئی ہے----یزدانی صاحب نے ایزل سے پوچھا جو فری کو اپنی گود میں لئے بیٹھی تھی---

نہیں بابا میں ویسٹرن کپڑے پہن پہن کے بور ہو گئ تھی تو سوچا کیوں نہ ایسے کپڑے پہنے جائے-----

اب ایزل اپنے بابا کو کیا بتاتی کہ کسی کی نظروں میں اچھے بننے کی چاہ میں اُس نے ایسے کپڑے پہنے ہے-----

ایزل کی بات پر یزدانی صاحب نے اثبات میں سر ہلایا۔۔۔۔

ویسے بابا ماما کب تک آئے گی واپس۔۔۔۔

ایزل پوچھنا تو نہیں چاہتی تھی لیکن پھر بھی پوچھا۔۔۔۔

بیٹا تمھاری ماں آؤٹ آف کنٹری چلی گئی ہے اب شاید مہینے بعد ہی اپنا دیدار ہم سب کو نصیب ہو۔۔۔۔۔۔ مجھے فون پر انفورم کر دیا تھا اُس نے۔۔۔۔

ایزل کی بات پر یزدانی صاحب نے مسز یزدانی کے بارے میں بتایا جو واپس اتی ہانیہ بھی سن چکی تھی۔۔۔۔۔

ہانیہ واپس اپنی کرسی پر بیٹھی۔۔۔۔۔

اور ناشتہ شروع کیا۔

جبکہ فری اپنی پھوپھو کی گود میں ارام سے بیٹھی تھی۔۔۔۔۔۔

سب نے خوشگوار ماحول میں ناشتہ کیا یزدانی صاحب آفس اور ایزل یونی کے لیے نکل گئی۔۔۔۔فری کو آسیہ بیگم نے اپنے پاس رکھا جبکہ ہانیہ ایک کام کرنے کی غرض سے دوبارہ کمرے کی طرف بڑھ گئی۔۔۔۔۔۔۔

فری سے سب ہی اٹیچ ہو گئے تھے وہ تھی ہی اتنی پیاری کے کوئی کیسے اُسے پیار کیے بنا رہ سکتا تھا۔۔۔۔۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔،۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔،۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔،۔۔۔۔۔۔۔۔۔

،۔۔۔۔۔۔۔۔،۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔،۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔،۔۔۔

ایزل نے یونی میں قدم رکھا تو چہرے پر ایک حسین مسکراہٹ تھی ۔۔۔۔۔آج وہ بہت بیتاب تھی کہ عادل اُسے دیکھ کر کیا ردّ عمل دیتا ہے۔۔۔۔۔

سب کی نظرے جیسے سامنے آتی ہوئی لڑکی پر تھی جو نیلے رنگ میں آسمان سے اُتری کوئی پری لگ رہی تھی کھلے ہوئے بال جو ہوا کے ساتھ لہرا رہے تھے کانوں میں چھوٹے چھوٹے سے جھمکے جو اُس کے چلنے کی وجہ سے مسلسل ہل رہے تھے۔۔۔۔۔

کندھوں پر پھیلا ہوا دوپٹہ ۔۔۔۔۔وہ ایک حسین نظارہ معلوم ہو رہی تھی ۔۔۔۔۔۔

سب کی نظرے اُس پر تھی لیکن وہ اپنے دیہان میں چلتے ہوئے اپنی کلاس کی طرف بڑھی۔۔۔اسکی کلاس کے قریب ہی عادل کی کلاس بھی تھی۔۔۔۔

ایک نظر پورے گراؤنڈ میں دوڑائیں۔۔۔تو سمجھ گئی عادل اپنی کلاس میں ہی ہو گا۔۔۔

وہی ہوا عادل کلاس کے باہر کوریڈور میں اپنے دوستوں کے ساتھ کھڑا تھا۔۔۔۔

ایزل اُسے دیکھتے ہی رک گئی۔۔۔ جبکہ چہرے پر مسکراہٹ اب بھی تھی۔۔۔۔۔

کیا لگ رہی ہے یار۔۔۔۔عادل کے برابر میں کھڑے اُس کے دوست نے ایزل کو دیکھ کر کہا جس پر سب نے اُس کی آواز پر ایزل کی طرف دیکھا۔۔۔۔۔

عادل تو ساکت رہ گیا تھا اُسے اس روپ میں دیکھ کر۔۔۔دونوں کی نظرے ملی تھی۔۔۔عادل کی آنکھوں میں اپنی لیے پسندیدگی دیکھ کر ایزل کو لگا اُس کی ساری محنت کا پھل مل گیا ہوں۔۔۔

پینٹ شرٹ میں بھی حسین لگتی تھی لیکن ان کپڑوں میں تو آفت لگ رہی ہے۔۔۔۔اُسی دوست نے پھر سے کمنٹ کیا۔۔۔۔

عادل جیسے ہوش میں آیا۔۔۔اُس کی رگیں تن گئی اپنے ہاتھوں کی مٹھیاں بھنچے۔۔۔اُس نے ایزل کو سخت نظروں سے گھورا۔۔۔

اگر اپنی خیریت چاہتے ہو تو اب اس لڑکی پر کوئی بات نہیں کرنا نہ ہی نظرے اٹھا کر اُسکی طرف دیکھنا۔۔۔۔۔۔

عادل نے سخت آواز میں کہا جس پر اُن لڑکوں نے فوراً سے اپنی نظریں ایزل پر سے ہٹائیں۔۔۔۔۔۔

عادل نے اُس ڈھیٹ لڑکی کو دیکھا جو وہاں سے جانے کے بجائے کھڑی ہوئی تھی۔۔۔۔۔

ایزل اتنی دور سے بھی عادل کے چہرے پر چھائی سختی کو دیکھ چکی تھی لیکن اُسے سمجھ نہ آیا کہ وہ کس بات پر غصّہ ہوا ہے اس لیے وہی کھڑی رہی۔۔۔۔

عادل لمبے لمبے ڈھگ بھرتا ہوا اُس تک پہنچا اور اُس کا بازو دبوچ کر اُسے لیے راہداری کی دوسری طرف لے گیا۔۔

ایک کلاس میں لا کر عادل نے اُسکا بازو چھوڑا اور دروازہ بند کیا۔۔۔۔

جبکہ ایزل خاموش تھی۔۔۔ بلکل۔۔۔۔

یہ سب کیا ہے ہاں۔۔۔۔ کیوں ڈھیٹوں کی طرح اُن لڑکوں کے سامنے کھڑی تھی تمہیں نظر نہیں آرہا تھا کہ وہ تمہیں کیسے اور کس نیت سے گھور رہے تھے۔۔۔۔۔

عادل نے زمل کے دونوں بازوں دبوچ کر کہا۔۔۔

میں کیسی لگ رہی ہوں۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ایزل کا بولا گیا جملہ عادل کو اور غصّہ دلہ گیا تھا۔۔۔۔۔

میں ایک گھدا ہوں جو تم سے بکواس کیے جا رہا ہوں۔۔۔۔۔۔۔

اتنا بن تھن کر یونی انے کی کیا ضرورت تھی۔۔۔۔ تمہیں۔۔۔۔۔۔

عادل نے غصّہ سے کہا جبکہ ایزل کے بازو چھوڑ کر دور ہوا۔۔۔۔

تمہیں پینٹ شرٹ نہیں اچھی لگتی تھی تو میں نے ایسے کپڑے پہنے کہ شاید تمہیں اچھی لگو۔۔۔۔۔

ایزل نے صاف گوئی سے گویا ہوئی۔۔۔۔

تمہیں کس نی کہا کے تم ایسے کپڑے پہنو گی تو مجھے اچھی لگو گی۔۔۔۔
عادل نے سخت لہجے میں کہا۔۔۔۔

میری بات سنو مجھے اپنے کسی جال میں پھسانے کی ضرورت نہیں ہے ائی
سمجھ۔۔۔۔ ورنہ میں بہت بُرا انجام کرونگا تمہارا۔۔۔۔

مجھے تمہاری کسی چیز سے فرق نہیں پڑتا تم جو کرو جو پہنو۔۔۔۔

پر آپ۔۔۔۔ آپ۔ مجھے اچھے لگتے ہیں۔۔۔۔ ایزل کی آنکھیں عادل کے
الفاظوں کی وجہ سے نم ہو گئی تھی لیکن پھر بھی وہ گویا ہوئی۔۔۔۔

واہ کیا بات ہے بہت خوب اب کچھ دنوں بعد تمہیں مجھ سے محبت بھی ہو جائے گی۔۔۔۔ پھر جب میں تمہیں محبت کرنے لگو گا تو تم مجھے چھوڑ جاؤ گو ہیں نہ۔۔۔۔۔۔

عادل نے تالیاں بجاتے ہوئے ایزل سے کہا۔۔ یہ سب تم مجھے گرانے کے لیے گیم کھیل رہی ہو نا میں نے تم سے بول جو دیا تھا کہ میں تم جیسی لڑکی کو منہ بھی لگانا نہیں پسند کرتا۔۔۔۔۔۔

ایزل کے پاس کچھ بچا ہی نہیں تھا کہ وہ عادل کی غلط فہمی دور کرتی اُسے بتاتی کہ واقعی میں وُہ اُسے پسند کرنے لگ گئی ہے وہ عادل کی پسند میں ڈھالنا چاہتی ہیں۔۔۔۔۔ وہ کچھ بھی نہیں بول پائی۔۔۔۔۔

ٹپ ٹپ آنسو ایزل کی آنکھوں سے گرنے لگے جبکہ عادل کو نے جانے کیوں اُس کے آنسو برے لگ رہے تھے۔۔۔۔۔۔۔

ابھی دونوں ایسے ہی کھڑے رہتے کہ کسی نے باہر سے دروازہ بند کر دیا۔۔۔۔

دروازہ بند ہونے کی آواز پر دونوں چوکے۔۔۔۔۔۔

اف اللہ اب بول دو یہ بھی تمہاری کوئی گیم ہے نہ تمہیں اپنے کردار کی تو کوئی پرواہ ہے نہیں میری عزت کا تو کچھ خیال کرتی۔۔۔۔۔۔

ا

عادل غصے سے بھرے بیٹھا ایزل کو سنائے جا رہا تھا جبکہ ایزل صرف خاموش تھی۔۔۔۔۔

عادل نے جا کر دروازہ پیٹنا شروع کر دیا۔۔۔۔۔۔

کوئی ہے۔۔۔۔کوئی ہے باہر۔۔۔۔۔۔۔

اتفاق سے باہر سے گزرتے ایک لڑکے نے بند کلاس سے آواز سنی تو آ کر دروازہ کھول دیا۔۔۔۔۔۔۔۔

یہ دروازہ کیوں بند کیا تھا۔۔۔عادل دروازہ کھلنے پر لڑکے پر ہی برس پڑا۔۔۔۔۔

او بھائی غلطی آپکی ہے باہر صاف الفاظ میں لکھا ہوا ہے کلاس بند ہے اس میں جانا سختی سے منع ہے کر دیا ہو گا کسی پیونّ نے بند۔۔۔۔۔

لڑکا بھی غصے سے بولتا ہوا چلا گیا۔۔۔۔ جبکہ عادل نے ایک نظر پیچھے دیکھا جہاں وہ اب بھی ویسے ہی کھڑی آنسو بہا رہی تھی اور بے حس بنا اُسے وہاں چھوڑ کر چلا گیا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

آیزل نے عادل کے جانے کے بعد اپنے آنسو صاف کیے اور یونی سے ہی نکلتی چلی گئی۔۔۔۔۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔،۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔،۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔،۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔،۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔،۔۔۔۔۔۔۔۔،۔۔۔۔۔۔۔۔

ہانیہ کمرے میں ائی پہلی نظر اپنے شکار پر گئی۔۔۔۔۔۔جو التمش کی حرام مشروب سے بھری الماری تھی۔۔۔۔۔۔

ہانیہ نے ملازمہ کو آواز دی۔۔۔۔۔

یہ ساری کی ساری بوتلیں کہیں باہر پھینک دے۔۔۔۔۔ہانیہ نے ملازمہ کو حکم دیا اور اب وارڈراپ کی طرف بڑھ گئی۔۔۔۔۔

التمش کی ساری پھٹی جینز اُس نے باہر نکالی۔۔۔جبکہ شارٹس بھی باہر نکالے۔۔۔۔صرف شرٹ اور پینٹ کورٹ ہی رہنے دیے۔۔۔۔جبکہ ایک طرف شلوار قمیض بھی رکھی ہوئی تھی۔۔۔۔ہانیہ نے افسوس سے اپنا سر جھٹکا کیوں کے صرف چند ہی پینٹ تھی جو بلکل صحیح تھی باقی ساری ڈیمجّ پینٹس ہی رکھی ہوئی تھی۔۔۔۔۔

سنئے۔۔۔۔یہ کپڑے بھی لے جائیں اور جلادی جئے گا ٹھیک ہے۔۔۔۔۔

ہانیہ نے ملازمہ کو بولا جو شراب کی بوتلیں اٹھا رہی تھی حیرت سے ہانیہ کو دیکھنے لگی۔۔۔۔

ایسے کیوں دیکھ رہی ہے لے جائے انہیں۔۔۔۔

ہانیہ نے ملازمہ کے دیکھنے اور پر کہا۔۔۔

ملازمہ چپ چاپ سارا سامان اٹھا کر لے گئی۔۔۔

ہانیہ نے اپنے دونوں ہاتھ جھارے۔۔۔۔۔

خس کم جہاں پاک۔۔۔۔۔۔

ہانیہ کے چہرے پر ایک مسکراہٹ تھی۔۔۔۔۔اب التمش کا کیا ردعمل ہونا تھا یہ تو اللہ ہی مالک تھا۔۔۔۔۔۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔،۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ایزل نے روتے ہوئے تیز رفتار میں اپنی گاڑی گھر کے دروازے پر پارک کی ۔۔۔۔۔

گاڑی کی آواز پر ہانیہ اور دادی جو لاؤنج میں بیٹھی تھی چونک سی گئی۔۔۔۔۔۔

ابھی وہ دونوں دروازے پر ہی دیکھ رہی تھی کہ ایزل روتی ہوئی اندر کی طرف ائی اور کسی کی بھی طرف دیکھے بغیر اپنے کمرے میں چلی گئی۔۔۔۔۔۔ پیچھے دادی۔اور ہانیہ دونوں اُسکو آوازیں دیتی رہ گئی۔۔۔۔۔۔

کیا ہوا میری بچی کو اتنی خوشی سے تیار ہو کر گئی تھی۔۔۔۔۔

آسیہ بیگم نے فکر مندی سے کہا۔۔۔۔

دادی آپ بیٹھے میں دیکھتی ہوں اِسے۔۔۔۔۔ہانیہ نے آسیہ بیگم کو تسلی دی۔۔۔

ہاں بیٹا جاؤ دیکھو اس لڑکی کو۔۔۔۔۔

ہانیہ فوراً سے ایزل کے کمرے کا رخ کیا۔۔۔۔

ایزل کیا ہوا ہے۔۔۔ایزل دروازہ کھولو کیا ہوا ہے مجھے بتاؤ۔۔۔۔۔۔۔

ہانیہ مسلسل دروازہ پر دستک دے رہی تھی۔۔۔ لیکن ایزل کی طرف سے مکمل خاموشی تھی۔۔۔۔

دوسری طرف ایزل واشروم میں شاور کے نیچے بیٹھی بلکل ساکن بیٹھی تھی شاید رو بھی رہی تھی لیکن شاور کے پانی کے ساتھ اُس کے آنسو بہہ جا رہے تھا۔۔۔۔

اُسے کوئی ہوش نہیں تھا کہ کیا ہوا ہے اُس کے کانوں میں عادل کے بولے
اگئے زہر سے لبریز لفظ گھوم رہے تھے۔۔۔۔۔۔۔۔

عادل نے آج دوسری بار اُسکے کردار کو نشانہ بنایا تھا اُسے صرف ایزل ہی
اچھی لڑکی نہیں لگتی تھی لیکن ایزل یہ بات سمجھ نہیں پارہی تھی کہ اس نے
ایسا کیا کیا تھا جو وُہ اتنی حقیر تھی۔۔۔

کیا صرف اُس کے کپڑوں پر ہی وہ اُسے غلط لڑکی سمجھ رہا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔
اگر وہ سمجھ بھی رہا تھا تو ایزل کو کیوں عجیب لگ رہا تھا وہ کیوں چاہ رہی تھی کہ
وہ اُسے اچھا سمجھے۔۔۔۔۔۔

کیا صرف ایزل اُسے پسند کرتی ہے۔۔۔
ان سب کا جواب ایزل کے پاس فلحال تو نہیں تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

--------------,--------,-----------,------

--,--------,------,--------,---

ہانیہ دروازہ بجاتے بجاتے تھک گئی تھی لیکن ایزل کی طرف سے کوئی ردِ عمل نہ دیکھ کر اُسے اور پریشانی ہوئی تھی۔۔۔۔۔

ایزل دیکھو بچے دروازہ کھول دو۔۔۔ ورنہ اب میں تمہارے بھائی کو بولا لوں گی۔۔۔

چلو شاباش۔۔۔ جلدی سے دروازہ کھول دو۔۔۔۔۔۔۔

ہانیہ نے بڑے پیار سے ایزل کو پچکارا۔۔۔ لیکن ایزل ہوش میں ہوتی تو سنتی نہ۔۔۔۔

دادی ایزل دروازہ نہیں کھول رہی ہے پلیز آپ التمش کو فون کریں نہ۔۔۔۔۔۔

ہانیہ نے ریلنگ سے جھانک کر دادی کو آواز لگائی جو فری کو گود میں لئے پریشان سی دعا پڑھ رہی تھی۔۔۔۔۔

بیٹا میرے پاس تو فون ہی نہیں ہے۔۔۔۔ آسیہ بیگم نے جلدی سے کہا۔۔۔۔

ہانیہ انکی بات پر بھاگتی ہوئی نیچے ائی۔۔۔۔

اچھا مجھے التمش کا نمبر بتائے۔۔۔دادی میرے پاس نہیں ہے۔۔۔۔

ہانیہ نے جلدی سے پوچھا ابھی اُس کے دماغ میں صرف ایزل کی فکر تھی اور کچھ نہیں۔۔۔۔

ان چند دنوں میں یہ کچھ رشتے اُس کے لیے بہت خاص ہو گئے تھے۔

۔۔۔۔۔۔۔

بیٹا التمش کا نمبر تو گھر میں کسی کے پاس نہیں ہے ہاں اُس کے دوست کا ہو گا ڈائری میں۔۔۔۔

ڈائری کہاہیں۔۔۔۔۔

آسیہ بیگم کے بتانے پر ہانیہ کو التمش پر غصّہ تو بہت آیا کہ انسان گھر والوں کو اپنا نمبر ہی دے سکتا ہے۔۔۔۔۔ لیکن ضبط کر گئی۔۔۔۔۔

وہ وہی فون کے پاس ہے۔۔۔۔۔

ہانیہ دادی کے بتانے پر فوراً ٹیلیفون کی طرف بڑھی۔۔۔۔۔

۔۔۔۔۔۔،۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔،۔۔۔۔۔۔۔۔،۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔،۔۔
۔۔۔۔۔۔۔،۔۔۔۔۔۔۔۔۔،۔۔۔۔۔۔۔،۔۔۔۔۔۔

میرا التمش اور علی اس وقت جم میں موجود تھے۔۔۔۔۔

یار اٹھالے اپنا فون کتنی دیر سے بج رہا ہے۔۔۔۔

میر کا فون لگاتار بج رہا تھا لیکن اُسے نظر انداز کیے پش آپ کرنے میں لگا ہوا تھا جبکہ التمش رننگ مشین پر تھا وہ بھی اُکتا گیا۔۔۔۔

unkown کوئی نمبر ہے۔۔۔۔میر نے موبائل میں دیکھتے ہوئے بتایا۔۔۔

نمبر آتا ہی نہیں ہے unkown بتا تو ایسے رہا ہیں جیسے تیرے پاس کوئی اٹھا تو۔۔۔۔

ہیلو۔۔۔میر نے آواز میں دلکشی سموئے ہوئے کہا۔۔۔۔

دوسری طرف ہانیہ جو بےصبری سے میر کے کال اٹھانے کا انتظار کر رہی تھی فوراً سے بولی۔۔۔۔

ہیلو۔۔۔۔میر بات کر رہے ہیں۔۔۔۔

لڑکی کی آواز سن کر میر کے چہرے پر ایک کمینی سی مسکراہٹ آگئی۔۔۔۔

جبکہ اُس نے علی اور التمش کی طرف دیکھ کر آنکھ ماری مقصد انکو بتانا تھا کہ کال پر لڑکی ہے۔۔۔۔

جی۔۔۔آپ کون بات کر رہی ہے حسین آواز والی لڑکی۔۔۔۔

میر نے اپنا ٹھرک پن جھارا۔۔۔۔

میر کی بات سن کر تو ہانیہ کا پارا ہی گھوم گیا تھا۔۔۔ جبکہ اسکی بات پر التمش اور علی بھی مسکرائے۔۔۔

اپنے طرح ہی دوست بنائے ہے۔۔۔

ہانیہ نے دل میں کہا۔۔۔

تمہاری بھابھی بات کر رہی ہوں میں جنگلی انسان۔۔۔۔۔ تمیز نام کی کوئی چیز ہے تم میں یہ وہ بھی نہیں ہے۔۔۔

ہانیہ نے غصّہ میں میر کو جھرک دیا۔۔۔۔

ہیں کون سی بھابھی۔۔۔ کس کی بھابھی۔۔۔ کہاں کی بھابھی۔۔۔ میری بھابھی مطلب علی کی بھابھی اوہ میرا مطلب التمش کی بیوی ہم سب کی بھابھی۔۔۔۔۔

ہانیہ کی غصے سے بھری آواز سن کر میر کا سارا اٹھرک پن کہیں دور جاسویا تھا۔۔۔اُسے خود سمجھ میں نہیں ائی کے ہر بری میں وہ کیا بول رہا ہے۔۔۔۔

جبکہ اُسکی طرف حیرت سے تکتے التمش نے فوراً سے اُس کے ہاتھ سے موبائل چھینا۔۔۔

میں التمش کی بیوی ہوں ہانیہ اور تمہاری بھابھی لگی۔۔۔اب جلدی سے میرے شوہر کو فون دو۔۔۔۔۔

ہانیہ نے تحکم بھرے لہجے میں کہا جبکہ اسکی بات اور انداز پر التمش کے چہرے پر مسکراہٹ آگئی۔۔۔۔۔۔

جس پر علی اور میر نے اُسے شرارتی نظروں۔سے دیکھا۔۔۔۔۔

جس پر التمش کچھ بھی بولے بغیر فون لیے سائڈ پر چلا گیا۔۔۔۔۔۔

اب بولوں بھی کچھ۔۔۔۔۔۔

کیا بولوں بیگم۔۔۔۔۔

ہانیہ کے دوبارہ بولنے پر التمش نے گھمبیر آواز میں کہا۔۔۔

التمش۔۔۔ایزل گھرائی تھی روتے ہوئے اور اب اپنے کمرے میں بند ہے دروازہ نہیں کھول رہی تم۔۔۔۔ تم جلدی سے گھر آجاؤ نہ۔۔۔ مجھے بہت ڈر لگ رہا ہے وہ اپنے ساتھ۔۔۔۔ کچھ کر نہ لے۔۔۔۔

ہانیہ نے التمش کی آواز سن کر رندھے لہجے میں کہا۔۔۔

ٹھیک ہے میں آرہا ہوں تم رو مت ٹھیک ہے۔۔۔

التمش حیران ہوا تھا کہ ابھی کچھ دِن پہلے کے بنے رشتے کی فکر میں وُہ رو رہی تھی۔۔۔.

ہاں ٹھیک ہے تم جلدی آجاؤ۔۔۔۔۔

ہانیہ نے بول کر فون کٹ کیا۔۔۔۔

جبکہ التمش جلدی سے باہر کی طرف بھاگا۔۔۔۔

کیا ہوا ہے بھائی سب ٹھیک تو ہے۔۔۔۔۔

علی نے پیچھے سے آواز لگائی۔۔۔۔۔۔

تم دونوں جلدی سے یہ سارا سامان لے کر آ جاؤ گھر ٹھیک ہے۔۔۔۔

التمش بولتا ہوا باہر بھاگا۔۔۔۔

پیچھے علی اور میر بھی سارا سامان سمیٹتے ہوئے یزدانی ہاؤس کی طرف چل دیئے۔۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔،۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔،۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔،۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

،۔۔۔۔۔۔۔۔۔،۔۔۔۔۔۔۔۔،۔۔۔۔۔۔۔،۔۔۔۔

ایزل کا وجود اتنی دیر ٹھنڈے پانی کے نیچے جم سا گیا تھا اُسے باہر سے ہانیہ کی آواز آ رہی تھی لیکن اُس میں اتنی جان نہیں بچی تھی کہ وہ اٹھ کر دروازہ کھول دے۔۔۔۔

آہستہ آہستہ۔۔۔اُسکی آنکھوں کے سامنے اندھیرا انے لگا۔۔۔

اچانک سے عادل کا عکس اُسکے ذہن کے دریچوں پر گزرا۔۔۔اور دیکھتے ہی دیکھتے۔۔۔وہ وہی دہ گئی۔۔۔۔

ہانیہ اور دادی ایزل کے دروازے سے ہی لگے کھڑے تھے۔۔۔

کہ التمش دروازے سے بھاگتا ہوا گھر میں داخل ہوا۔۔۔

کیا ہوا ہے۔۔۔التمش نے ہانیہ کی طرف دیکھتے ہوئے کہا جو نم آنکھیں لئے اُسکی طرف متوجہ ہوئی۔۔۔ہانیہ کی نم آنکھیں التمش کے وجود میں بے چینی بھر گئی۔۔۔۔۔۔

پتہ نہیں روتی ہوئی ائی تھی تب سے بند ہے کمرے میں کھول ہی نہیں رہی۔۔۔دروازہ۔۔۔۔ہانیہ نے نم لہجے میں کہا۔۔۔

کیا مطلب نہیں نکلی۔۔۔ڈپلیکیٹ چابی سے کیوں نہیں کھولا تم لوگوں نے۔۔۔۔۔۔

التمش نے سخت آواز میں ہانیہ سے کہا جبکہ دادی بھی وہی موجود تھی۔۔۔۔

التمش میرے دماغ میں نہیں رہا۔۔۔۔

ہانیہ کو فوراً سے اپنی غلطی کا احساس ہوا۔۔۔

جاؤ جلدی سے جا کر ڈبلیکت چابی لے کر اؤ۔۔۔۔۔۔۔۔

التمش نہ غصّہ میں پاس کھڑی ملازمہ کو کہا۔۔۔۔۔

ملازمہ نے جلدی سے چابیاں لا کر التمش کے ہاتھ میں تھما دی۔۔۔۔

التمش نے درزوا کھولا اور تینوں بے قراری سے اندر داخل ہوئے۔۔۔۔۔

ایزل۔۔۔۔۔

التمش نے ایزل کو آواز دی پر جواب ندارد۔۔۔۔۔۔۔۔
ہانیہ فوراً واشروم کی طرف بھاگی اور ایزل کو زمین پر بیسود پڑا دیکھ اس نے فوراً سے التمش کو آواز دی۔۔۔۔

ہانیہ کی آواز سن کر وہ فوراً واشروم کی طرف بڑھا۔۔۔۔

التمش نے جب ایزل کو اس حالت میں دیکھا تو فوراً اسکو اٹھایا اور باہر کی طرف نکل گیا۔۔۔

ہانیہ جلدی چلو جا کر گاڑی کا دروازہ کھولو۔۔۔۔

التمش نے عجلت میں کہا جس پر ہانیہ نہ اثبات میں سر ہلایا اور التمش کے آنے سے پہلے گاڑی کا دروازہ کھول کر اندر بیٹھ گئ۔۔۔۔

التمش نے ایزل کو ہانیہ کی گود میں رکھ کر جلدی سے ڈرائیونگ سیٹ سنبھالی۔۔۔۔

ہانیہ نے ایزل کے ہاتھ اپنے ہاتھ میں لے کر رگڑنا شروع کر دیئے۔۔۔۔۔

ایزل کا پورا وجود ٹھنڈا پڑ چکا تھا وہ ہوش میں نہیں تھی اور یہی بات ہانیہ اور التمش کو ڈرا گئی تھی۔۔۔۔

علی اور میر نے بھی التمش کی گاڑی کو نکلتا دیکھ کر اپنی گاڑی بھی اُس کے پیچھے موڑ لی۔۔۔۔

تھوڑی ہی دیر میں التمش اور میر کی گاڑی ہسپتال کے سامنے رکی۔۔۔۔

التمش نے فوراً سے ایزل کو اٹھایا اور اندر بھاگا۔۔۔اُسکے پیچھے ہانیہ، میر اور علی بھی بھاگے۔۔۔۔۔۔

ایزل کو ایمرجنسی میں لے جایا گیا تھا جبکہ التمش پریشان سا ایک سائڈ پر کھڑا تھا نزدیک رکھی کرسی پر ہانیہ بیٹھی ہوئی تھی۔۔۔۔

بھابھی یہ جوس پی لیں۔۔۔۔۔ علی نے ہانیہ کے سامنے جوس کرتے ہوئے کہا۔۔۔

ہانیہ نے ایک نظر علی کو دیکھا اور اُس کے ہاتھ میں پکڑے جوس کو پھر ایک نظر التمش کو دیکھا جو پلر سے ٹیک لگائے کھڑا تھا۔۔۔۔۔۔

میں علی ہوں التمش کا دوست۔۔۔۔۔۔ علی نے اپنا تعارف کروایا۔۔۔

شکریہ بھائی۔۔۔۔۔ پر مجھے نہیں پینا۔۔۔۔۔ ہانیہ نے مسکراہٹ کے ساتھ کہا۔۔۔ جبکہ میر التمش کے ساتھ کھڑا تھا۔۔۔۔

پیشنٹ کے ساتھ کون ہے۔۔۔۔۔۔۔

ڈاکٹر نے باہر نکل کر پوچھا۔۔۔

جی میں ہوں۔۔۔۔التمش نے سنجیدگی سے کہا۔۔۔

دیکھے گھبرانے کی بات نہیں ہے پیشنٹ کی طبیعت اب انڈر کنٹرول ہے شاید وہ زادہ دیر تک پانی میں رہی ہے اس لیے انکا وجود سن ہو گیا تھا۔۔۔۔۔

اور شاید کوئی بات ہے جو اُن کے دماغ میں سٹک ہو گئی ہے۔۔۔۔

کچھ دیر میں انکو ہوش آجائے گا پھر آپ گھر لے جا سکتے ہیں۔۔۔۔

ڈاکٹر ایزل کی طبعیت کا بتا کر چلے گئے۔۔۔۔

تم دونوں گھر چلے جاؤ ساتھ اسکو بھی لے جاؤ ایزل کو میں لے اؤ گا۔۔۔

التمش نے میر اور علی کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔ جبکہ اسکی بات پر ہانیہ جو اللہ کا شُکر ادا کر رہی تھی اچھنبے سے اُس کی طرف دیکھنے لگی۔۔۔۔

میں کہیں نہیں جاؤ گی جب تک ایزل کو ہوش نہیں آ جاتا۔۔۔

آپ دونوں چلے جائے گھر۔۔۔

ہانیہ نے دوٹوک لہجے میں کہا۔۔۔ جس پر التمش نے اپنی بھوئیں اچکا کر اُسکی طرف دیکھا۔۔۔

جبکہ اُسکی سخت آواز پر میر اور علی نے اثبات میں سر ہلایا۔۔۔۔

التمش بھی کہیں نہ کہیں چاہتا تو یہی تھا کہ ہانیہ اُسکے پاس رکی رہے لیکن پھر بھی اُسے جانے کا بولا۔۔۔۔

کیوں نہیں جا رہی ہو گھر۔۔۔۔۔التمش نے ہانیہ کی طرف دیکھتے ہوئے سخت آواز میں کہا۔۔۔

مرضی میری۔۔۔۔ہانیہ نے جواب اُسکے منہ پر مارا۔۔۔۔

میر اور علی نے اپنی ہنسی ضبط کی جبکہ التمش کا چہرہ غصے سے لال ہو گیا۔۔۔۔

ابھی وہ کچھ بولتا کے پیچھے سے انے والی آواز پر سب اُسکی طرف متوجہ ہوئے

۔۔۔۔۔

ہانیہ تم یہاں۔۔۔۔عدیل نے حیرت سے سوال کیا۔۔۔

ہاں وہ ایزل کی بس کچھ طبیعت ٹھیک نہیں تھی۔۔۔۔اس لیے۔۔۔تم بتاؤ یہاں کیسے طبیعت ٹھیک ہے نہ تمہاری۔۔۔۔

ہانیہ نے مناسب الفاظ میں کہا اور آخر میں فکر مندی سے استفسار کیا۔۔۔۔

جبکہ ہانیہ کا عدیل سے اُسکی خریت پوچھنا التمش کو انگاروں پر لوٹا گیا۔۔۔۔

ہاں ہاں میں ٹھیک ہوں بس امی کی کچھ دوائی تبدیل کروانی تھی اس لیے آیا تھاڈاکٹر کے پاس۔۔۔۔

عدیل نے ہانیہ کو بتایا جب اُسکی نظر پیچھے کھڑے التمش پر پڑی۔۔۔

جو اپنی آنکھوں سے عدیل کو ایسے دیکھ رہا تھا جیسے ابھی اُسے زندہ نگل جائے گا۔۔۔۔

اسلام علیکم کیسے ہے آپ۔۔۔ سوری میرا دیہان نہیں گیا تھا آپ پر۔۔۔

عدیل کو لگا کے شاید اُس نے سلام پہلے نہیں کیا اس لیے التمش کو بُرا لگ گیا ہے۔۔۔

میری بیوی اور اپنی بہن کے علاوہ بھی اگر آس پاس دیکھتے تو ایسا نہیں ہوتا۔۔۔

خیر وعلیکم سلام۔۔۔ التمش نے تیکھے لہجے میں کہا اور رہانیہ کی قمر میں اپنا بازو حائل کیا۔۔۔

جہاں اسکی حرکت پر رہانیہ کے جسم میں سنسنی سی دوڑ گئی۔۔۔ جبکہ سب کے سامنے ایسی حرکت پر رہانیہ کا چہرہ شرم سے فوراً لال ہوا۔۔۔

اس نے فوراً اسے التمش کی طرف دیکھا۔۔۔۔ لیکن التمش کا سارا دیہان عدیل پر تھا۔۔۔

چلیے ٹھیک ہے ہانیہ میں چلتا ہوں۔۔۔ماما ملنے آئے گی تم سے ٹھیک ہے اپنا دیہان رکھنا۔۔۔۔

شکریہ آپکا میں اپنی بیوی کا دیہان بہت اچھے سے رکھ سکتا ہوں۔۔۔۔کیوں بیگم۔۔۔۔

عدیل کی بات پر التمش نے کہا جبکہ آخری بات پر ہانیہ سے حامی بھی چاہی۔۔۔۔

ہانیہ نے بمشکل اپنے تاثرات کو قابو کر کے مسکرا کر اثبات میں سر ہلایا۔۔۔۔

جس پر عدیل بھی بنا کچھ بولے وہاں سے چلا گیا۔۔۔۔

بری فکر ہے تمہیں اُسکی کبھی اتنی فکر میرے لیے تو نہیں دکھائی۔۔۔۔۔

التمش نے ہانیہ کی قمر پر اپنی گرفت مضبوط کرتے ہوئے کہا۔۔۔

جبکہ ہانیہ اسکے اس انداز پر حیران ہو رہی تھی۔۔۔۔

بہتر یہی ہے کہ اپنے شوہر پر دیہان دو۔۔۔۔ میرے لئے آئی ہو نہ تو تمہاری ساری توجہ ساری فکر صرف میرے لیے ہونی چاہیئے۔۔۔

آگئ سمجھ۔۔۔۔۔۔

التمش نے ہانیہ کا۔ دوپٹہ جو اُسکے سر سے سرک گیا تھا واپس اُس کے سر پر رکھتے ہوئے کہا۔۔۔۔

جہاں اس کی اس حرکت پر ہانیہ کا دل زوروں سے دھڑکا۔۔۔وہی میر اور علی کے چہرے پر مسکراہٹ آگئی۔۔۔۔وہ سمجھ گئے تھے کے ان کا دوست اس وقت شدید قسم کی جلن میں مبتلا ہو گیا ہے۔۔۔۔۔۔

ہانیہ فلحال چپ ہی رہی نہ جانے جب جب التمش اُس کے قریب آتا تھا تو اس کی بولتی کیوں بند ہو جاتی تھی۔۔۔۔۔

چلو تم دونوں جاؤ کیوں ابھی تک اپنا ٹھوپرا لیے کھڑے ہو۔۔۔۔

التمش نے ہانیہ کو ابھی بھی اپنی گرفت میں لیے میر اور علی کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔۔ جس پر وہ دونوں جلدی سے وہاں پر سے غائب ہو گئے۔۔۔۔۔

سر آپکی پیشنٹ کو ہوش آگیا ہے۔۔۔۔

نرس کی آواز پر ہانیہ نے جلدی سے التمش کو گرفت توڑی اور ایزل کے روم کی طرف بڑھ گئی۔۔۔۔۔۔

اسلام علیکم بابا صبح بخیر۔۔۔۔۔۔۔

آنیا نے فیروز صاحب کے آگے اُن کا ناشتہ رکھتے ہوئے کہا۔۔۔۔

وعلیکم اسلام۔۔۔۔۔
فیروز صاحب نے آنیا کے سلام کا جواب دیا۔۔۔۔

آنیا وہی کھڑی اپنی اُنگلیاں مرورتی رہی آج اُس نے سوچ لیا فیروز صاحب سے بلال کے بارے میں بات کرنے کا۔۔ لیکن اب اُسے سمجھ نہیں آرہی تھی کہ بات کیسے کرے۔۔۔۔۔

کچھ کہنا ہے تمہیں بیٹا۔۔۔۔

فیروز صاحب نے جب اُسے اس طرح کھڑا دیکھا تو نرمی سے پوچھا۔۔۔

وہ بابا۔۔۔۔ بابا مجھے آپ سے ایک بات کرنی تھی۔۔۔۔ آنیا نے ہمت کر کے بولنا شروع کیا۔۔۔

بولو بیٹا۔۔۔۔ اؤ بیٹھو ادھر ارام سے بات کرو۔۔۔۔

فیروز صاحب نے آنیا کو اپنے برابر میں رکھی کرسی پر بٹھایا۔۔۔

بابا۔۔۔۔۔۔میں ۔۔۔۔ایک ۔۔۔ایک لڑکے کو پسند۔۔۔پسند کرتی ہوں۔۔۔۔۔وہ بھی مجھے پسند کرتا ہے وہ رشتہ لانا چاہتا ہے بابا۔۔۔۔

آنیا نے ہمت کر کے فیروز صاحب کے سامنے ساری بات رکھ دی اور اپنی نظریں جھکالی۔۔۔۔

فیروز صاحب خاموش نظروں سے آنیا کی طرف دیکھ رہے تھے۔۔۔۔۔

آنیا کو گھبراہٹ کے ساتھ ساتھ ڈر بھی لگنے لگا۔۔۔

بلالو گھر اُس کو بیٹھ کر بات چیت کرتے ہیں۔۔۔۔فیروز صاحب نے کافی دیر خاموش رہنے نے بعد کہا۔۔۔

سچ بابا۔۔۔۔آنیا نے ایک دم خوشی سے اپنا سر اٹھا کر آنکھوں میں بے پناہ خوشی لیے فرزو صاحب کی طرف دیکھا۔۔۔

ہاں بیٹا۔۔۔بلاؤ اُسے گھر میں ملتا ہوں اُس سے آخر میری بچی کی خوشی اس میں ہے۔۔۔۔

فیروز صاحب نے آنیا کے ماتھے پر بوسا دیتے ہوئے کہا۔۔۔

بابا وُہ بہت اچھا ہے دیکھئے گا آپکو بھی بہت اچھا لگا گا۔۔۔۔

آنیا نے مسکراتے ہوئے کہا۔۔۔جس پر فیروز صاحب نے اثبات میں سر ہلایا

۔۔۔۔۔

میں اتی ہوں۔۔۔۔آنیا بولتی ہوئی فوراً اپنے کمرے کی طرف بھاگی تاکہ بلال کو یہ بات بتا سکے۔۔۔۔

جبکہ فیروز صاحب پیچھے اُسکے اچھے نصیب کی دعا کرنے لگے۔۔۔اور عدیل کو فوراً ملنے کے لیے بلایا۔۔۔۔۔

-----------,------------,------------,----

------,-----------,------------,----

آنیا نے کمرے میں آکر خوشی خوشی بلال کو فون کیا۔۔۔

ایک بار کال کی نہیں موصول ہوئی پھر دوبارہ کی نہیں موصول ہوئی۔۔۔۔

کوئی بات نہیں مصروف ہو گا یونی جا کر بتاتی ہوں اُسے میں۔۔۔

آنیا نے کہا اور یونی جانے کے لیے تیار ہونا شروع ہو گئی۔۔۔۔۔

دوسری طرف بلال اپنے دوستوں کے ساتھ بیٹھا تھا۔۔۔ فون کی آواز پر اُس نے دیکھا لیکن آنیا کا نمبر دیکھ کر فون واپس اپنی جیب میں ڈال دیا۔۔۔

اُس کے لیے شاید نہیں یقیناً آنیا بلکل بھی اہم نہیں تھی۔۔۔۔۔

-----,----------,--,------------,---------

--,--------,--------,-----

اسلام علیکم ماموں اپنے بلایا۔۔۔۔۔۔۔۔۔عدیل نے فیروز صاحب کے پاس بیٹھتے ہوئے کہا۔۔۔۔

ہاں بیٹا تم سے ضروری بات کرنی تھی۔۔۔اس لیے تمہیں زحمت دی۔۔۔۔

..... فیروز صاحب نے اپنے ازلی میٹھے لہجے میں کہا

ماموں کیسی زحمت میرے بڑے ہے آپ۔۔۔۔عدیل نے اُن کے ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیتے ہوئے کہا۔۔۔

بیٹا صبح آنیا نے مجھ سے ایک لڑکے کے متعلق بات کی ہیں۔۔۔۔میری خواہش تو کچھ اور تھی لیکن شاید آنیا کی خوشی اُسی لڑکے میں ہیں۔۔۔

..فیروز صاحب نے مناسب لفظوں کا چناؤ کرتے ہوئے کہا

ماموں میں جانتا ہوں اس بارے میں آپکو شرمندہ ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔۔۔۔عدیل جانتا تھا وہ کیوں شرمندہ ہے آنیا اور اُسکا ساتھ تو بچپن سے جوڑا جا چکا تھا لیکن آنیا کو ان سب سے انجان رکھا گیا تھا۔۔۔

اُس کی خوشی جس میں ہو مجھے وہ قبول ہیں۔۔۔۔عدیل نے پھیکی سی مسکراہٹ سے کہا۔۔۔

بیٹا مجھے تم سے یہی امید تھی۔۔۔۔میں نے بلایا ہے گھر لڑکے کو میں چاہتا ہوں تم بھی اگر اُس وقت ہو تو مجھے سہارا ہو جائے گا۔۔۔۔۔۔۔

جی ماموں آپ بے فکر رہیں۔۔۔۔میں آجاؤ گا۔۔۔

اب چلتا ہوں ماموں کام پر جانا ہے۔۔۔۔عدیل کو لگا اگر وہ اور بیٹھا تو اُس کا ضبط ٹوٹ جائے گا وہ شکوہ کر بیٹھے گا کہ اگر بچپن سے اُسے احساس دلایا گیا تھا کہ آنیا اُس کی ہے تو آنیا کو کیوں نہیں دلایا گیا۔۔۔۔

اور آنیا کیا اُسے بھی نظر نہ ائی عدیل کی آنکھوں میں اُسکے لیے سچی محبت ۔۔۔۔کیا اُسے ذرا سا احساس تک نہیں ہوا۔۔۔۔۔

اپنی آنکھوں میں ائی نمی کو چھپاتے ہوئے وہ وہاں سے چل دیا۔۔۔۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔،۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔،۔۔،۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔،۔۔
۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔،۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔،۔۔۔۔۔۔۔،۔۔۔۔

جی بابا میں مل لوں گی۔۔۔جی جی میں ٹائم پر پہنچ جاؤ گی۔۔۔۔

منہا نے کہہ کر فون رکھا اور ایک لمبی سانس لی۔۔۔۔۔

کیا ہوا ہے۔۔۔۔ مناہل نے کمرے میں اتے ہوئے منہا کو دونوں ہاتھ اپنی کمر پر رکھے دیکھے پوچھا۔۔۔۔

یار بابا کا فون آیا تھا کہہ رہے تھے کوئی لڑکا ہے انکے دوست کا بیٹا اس سے ملنا ہے آج۔۔۔۔

او پھر تم نے کیا کہا۔۔۔۔

کیا کہہ سکتی ہوں میں اتنے دنوں سے منع کر تو رہی تھی لیکن اب انہوں نے آج لازمی جانے کو کہا ہے۔۔۔۔

منہا نے اپنا منہ لٹکا کر کہا۔۔۔

یار مل لو نہ کیا پتہ وہ تمہیں پسند آ جائے۔۔۔۔۔ مناہل نے اُس کے ساتھ بیڈ پر بیٹھتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔

ٹھیک ہے مل لوں گی میں کیا تم چلو گی میرے ساتھ۔۔۔۔۔۔

منہا نے مناہل کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا۔۔۔۔۔

نہ بابا مجھے تو چھوڑ ہی دو یہ جو چھٹیاں ملی ہے نہ اسے ارام سے گھر میں ہی گزار نا ہیں مجھے۔۔۔۔۔۔

مناہل نے فوراً سے نفی میں سر ہلایا۔۔۔۔

یار پلیز میری پیاری سی بہن نہیں ہو دیکھو تم کچھ مت کرنا بس میرے ساتھ چل لو۔۔۔۔۔

منہا نے روتی صورت بنا کر کہا کہ چاروں ناچار مناہل کو ماننا پڑا۔۔۔۔

یہ دیکھو میں نے تمھارے لیے ریڈ سوٹ نکالا ہے یہ پہننا تم میں یہ پنک پہن رہی ہوں۔۔۔۔۔

منہا نے اپنی الماری سے سوٹ نکال کر مناہل کو دیا۔۔۔۔

جس نے اثبات میں سر ہلا کر سوٹ لیا اور فریش ہونے چلی گئی۔۔۔۔۔۔

پیچھے منہا بھی تیار ہونے لگی۔۔۔۔۔۔۔۔

------------,-----------,---------------,------

--------,-------------,-------------,--

چل میر کسی ریسٹورانٹ چل یار بہت بھوک لگی ہے۔۔۔۔۔

علی اور میر ہسپتال سے واپس جا رہے تھے کہ علی نے میر سے کہا۔۔۔

ہاں یار بھوک تو لگ رہی ہے۔۔۔۔۔ ویسے تو نے التمش کو دیکھا تھا بھابھی کو لے کر کتنا انسکیور ہو رہا تھا۔۔۔۔۔۔

میر نے علی کا دیہان التمش کی طرف کروایا۔۔۔۔

ہاں دیکھا تھا۔۔۔میں نے وہ مانے یہ نہ مانے بیٹا جی اُسے محبت تو ہو گئی ہے بھابھی سے۔۔۔۔۔۔

علی نے حسین مسکراہٹ ہونٹوں پر لئے کہا۔۔۔۔

ہاں بس بھابھی اب اُسے صحیح والا جینا سیکھا دے۔۔۔۔۔

میر نے کہا۔۔۔۔

اتنے میں وہ ایک ریسٹورانٹ کے باہر رُکے۔۔۔۔

تو اندر جا میں گاڑی پارک کر کے آ رہا ہو۔۔۔یہاں پر جگہ نہیں ہے بیک سائڈ پر ہو گی۔۔۔۔۔۔

میرنے علی سے کہا جس پر وہ اثبات میں سر ہلاتا ہوا اندر ریسٹورانٹ میں چلا گیا۔۔۔۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔،۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔،۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔،۔۔۔۔۔۔

۔۔۔۔۔۔،۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔،۔۔۔۔۔۔۔،۔۔۔۔۔۔

منہا اور مناہل اس وقت ریسٹورانٹ میں بیٹھی ہوئی تھی ان کے بلکل سامنے ریاض گروپ آف انڈسٹری کے مالک کا بیٹا بیٹھا ہوا تھا۔۔۔۔

بلیک ڈنر سوٹ میں وہ واقعی تعریف کے قابل تھا۔۔۔۔
کالی ہی گہری آنکھیں گورا رنگ ہلکی ہلکی داڑھی اور مونچھیں۔۔۔۔ جو اُس کو مزید خوبصورت بنا رہی تھی۔۔۔۔۔

منہا اور مناہل تو بلکل چپ چاپ بیٹھی ہوئی تھی جب احمد ریاض نے گلا کھنکار کر دونوں کی توجہ اپنی طرف کاروائی جو ادھر اُدھر دیکھ رہی تھی۔۔۔۔

اھھھم۔۔۔۔ تو آپ دونوں میں سے منہا کون ہے۔۔۔۔۔

احمد نے دونوں کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا۔۔۔۔۔

میں ہوں منہا۔۔۔۔

منہا نے اپنی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔

ہاں یہ ہے منہا۔۔۔۔ مناہل نے بھی فوراً سے کہا۔۔۔

میں ذرا اپنے لیے جوس لے اؤ۔۔۔۔۔

مناہل نے کہا اور کاؤنٹر کی طرف بڑھ گئ۔۔۔۔۔۔۔

مناہل اور احمد سمجھ گئے تھے کہ اُس نے اُن دونوں کو اکیلا چھوڑنے کے لیے یہ بہانہ کیا ہے۔۔۔۔

تو مس منہا آپ جانتی ہونگی کے آج ہم کیوں اور کس مقصد سے مل رہے ہیں۔۔۔۔۔

احمد نے بات شروع کی۔۔۔۔

جی جانتی ہوں۔۔۔۔ منہا نے بھی خود عتمادی سے جواب دیا وہ آرمی کی ایک قابل آفیسر تھی ان سب باتوں پر وُہ بھی عام لڑکیوں کی طرح گھبرائی ضرور تھی لیکن ظاہر نہیں ہونے دیا تھا۔۔۔۔

تو آپ آرمی میں ہے۔۔۔۔

احمد نے سوال پوچھا۔۔۔۔

جی ہاں میں آرمی میں ہوں۔۔۔۔۔ منہا نے جواب دیا۔۔۔۔

ویل دیکھنے میں تو آپ کافی نازک سی لگتی ہے۔۔۔۔۔۔احمد نے مسکراتے ہوئے کہا۔۔۔۔

احمد کی اس بات پر منہا کے چہرے پر مسکراہٹ آ گئی۔۔۔۔

جسے دور بیٹھے شخص نے چّبتی ہوئی نظروں سے دیکھا۔۔۔۔۔

خیر منہا میں اب سیدھی بات کرنا چاہتا ہوں۔۔۔۔۔آپ سے ۔۔۔درا صل میں اس رشتے کے لیے تیار نہیں ہوں۔۔۔۔۔

احمد کے بولنے پر ایک دم سے منہا نے اُسکی طرف دیکھا۔۔۔۔

میرا مطلب ہے آپ بہت پیاری ہے کہ کوئی بھی آپ ساتھ شادی کرنے کے لیے تیار ہو جائے گا لیکن میری مجبوری ہے۔۔۔میں کسی اور کو پسند کرتا ہوں اور اُسی کے ساتھ اپنی زندگی گزارنا چاہتا ہوں۔۔۔۔

میں امید کرتا ہوں آپ سمجھ رہی ہو نگی میری بات۔۔۔۔۔احمد نے اپنے دونوں ہاتھ ٹیبل پر رکھتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔

منہا نے ایک لمبی سانس لی۔۔۔اور پھر بولی۔۔۔

سچ کہوں تو میں بھی اس رشتے پر راضی نہیں ہوں میں ابھی شادی ہی نہیں کرنا چاہتی۔۔۔لیکن بابا کی طرف سے فورس کیا گیا تھا اس لیے میں آپ سے ملنے ائی۔۔۔۔۔

منہا نے بھی سیدھی سیدھی بات رکھ دی۔۔۔۔۔

میں نے اپنے ڈیڈ کو منع تو کیا ہے لیکن انہوں نے کہا اگر لڑکی منع کرتی ہے تو پھر وہ میری شادی پر راضی ہو جائے گے۔۔۔۔

احمد نے اپنی بات بتائی۔۔۔۔

کوئی بات نہیں میں بابا کو منع کر دوں گی۔۔۔۔آپ بفکر رہے۔۔۔۔۔ منہا نے مسکرا کر کہا۔۔۔۔

آپ کا بہت بہت شکریہ۔۔۔۔۔۔احمد نے مسکراتے ہوئے کہا۔۔۔۔

نہیں شکریہ کی کوئی بات نہیں ہے۔۔۔

منہا نے کہا۔۔۔

چلیے ہم ہمسفر نہ سہی ایک اچھا دوست تو بن ہی سکتے ہیں۔۔۔احمد نے اپنا ہاتھ آگے کرتے ہوئے کہا۔۔

منہا نے کچھ دیر تو اس کے ہاتھ کو دیکھا پھر تھام لیا۔۔

اُسے احمد ایک اچھا انسان لگا تھا۔۔۔

اچھا آپ بیٹھے میں ابھی ذرا فریش ہو کر آئی۔۔

منہا نے کہا اور اپنی جگہ سے آٹھ کر واشروم کی طرف چلی گئی۔۔۔

---,----------------,-----------,-------------

----,----------,----------,-----------

علی جو اتنی دیر سے منہا کا ایک لڑکے کے ساتھ مسکرانا دیکھ رہا تھا ضبط کرتے ہوئے اٹھا اپنی جگہ سے اور منہا کے پیچھے نکل گیا۔۔۔۔

ابھی منہا واشروم سے کچھ دور ہی تھی کہ علی نے اُسکا بازو پکڑا اور اُسے لیے ایک کونے میں چلا گیا۔۔۔۔

کیا گھٹیا حرکت ہے یہ چھوڑو مجھے۔۔۔۔ منہا نے ایک سیکنڈ میں اپنا آپ علی سے چھروایا تھا۔۔۔

کیا پاگل پن ہے یہ۔۔۔۔۔۔ منہا نے چلا کر کہا۔۔۔

چلاؤ مت یہ کیا تھا جو تم کر رہی تھی۔۔۔۔اُس سے ہاتھ ملا رہی تھی مسکرا رہی تھی ہاں۔۔۔۔

علی نیچی آواز میں دھاڑا۔۔۔۔۔۔

علی کی بات پر منہا آنکھیں پھاڑے اُسے دیکھتی رہی۔۔۔۔۔
۔جواب دوں ناب چپ کیوں ہو گئی ہو۔۔۔۔

کیا مطلب ہے تمہاری ان سب باتوں کا ہاں میں جو بھی کرو تمہیں اس سے کوئی غرض نہیں ہونی چاہیے تھی۔۔۔۔۔۔۔۔

منہا نے ہوش میں آ کر ڈبے ڈبے لہجے میں کہا۔۔۔۔

کیا لگتا ہوں ہاں میں کیا لگتا ہوں بتاؤ گا تمہیں صبر کرو تم ذرا۔۔۔۔

علی نے کہا اور غصّہ سے وہاں سے نکلتا چلا گیا۔۔۔۔۔

پیچھے منہا حیران کھڑی اُسکی بارے میں سوچنے لگی۔۔۔۔

کیا ہو گیا ہے اسے۔۔۔۔

منہا بولتے ہوئے واپس اپنے ٹیبل کی طرف بڑھ گئی۔۔۔۔

منہا کہاں گئی۔۔۔۔۔ مناہل جب واپس ٹیبل پر ائی تو منہا کو نہ پا کر احمد سے پوچھا۔۔۔۔

وہ فریش ہونے گئی ہے اتی ہی ہو گی۔۔۔۔

احمد نے جواب دیا۔۔۔۔

او اچھا۔۔۔ مناہل نے جواب دیا۔۔۔۔۔

تو احمد اُس سے آرمی کے متعلق سوال کرنے لگا۔۔۔۔۔

جس کا جواب مناہل بھی دے رہی تھی۔۔۔۔اور یہی منظر تھا جو ریسٹورانٹ کے اندر داخل ہوتے میر نے دیکھا۔۔۔۔۔

مناہل کو کسی لڑکے کے ساتھ کھڑا دیکھ کر اُس کی ابرو تن گئی۔۔۔۔۔۔

اتنے میں اُسے علی بھی نظر آتا ہوا دکھائی دیا اُس کے چہرے سے میر پہچان گیا تھا کہ وہ غصّہ میں ہے ابھی میر کچھ بولتا کے اُسے منہا بھی اتی ہوئی دکھائی دی۔۔۔۔۔

منہا نے ایک نظر علی کو دیکھا جو اُسی کی طرف دیکھ رہا تھا اور پھر ایک نظر احمد کو جو اپنا ہاتھ آگے بڑھایا ہوا تھا۔۔۔۔

منہا نے اُسکا ہاتھ تھاما اور جلدی سے چھوڑ دیا۔۔۔ جبکہ اب احمد مناہل سے ہاتھ ملا رہا تھا۔۔۔۔

ادھر میر کا تو دماغ ہی گھوم گیا جب اُس نے احمد کے ہاتھ میں مناہل کا ہاتھ دیکھا تو۔۔۔۔

میر کچھ کرتا کہ علی نے اُسکا ہاتھ پکڑ کر اُسے روک دیا۔۔۔

پہلے احمد چلا گیا پھر منہا بھی اک نظر علی کو دیکھتے ہوئے مناہل کا ہاتھ تھامے چلی گئی۔۔۔

البتہ مناہل کی نظر میر پر نہیں پڑی تھی۔۔۔۔

چل چلے ابھی یہاں سے علی نے میر سے کہا جس پر وہ اثبات میں سر ہلاتا علی کے ساتھ ریسٹورانٹ سے ہی چلا گیا

بلال کہاں پر تھے تم میں کب سے تمہیں کالز کر رہی تھی۔۔۔۔

آنیا نے بلال کے پاس اتے ہوئے کہا جو اپنے دوستوں کے ساتھ تھا۔۔۔

وہاں پر موجود بلال کا ہر دوست آنیا کو عجیب نظروں سے دیکھ رہا تھا۔۔۔

بلال مجھے تم سے بات کرنی ہے۔۔۔آنیا نے بلال کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔

ہاں چلو۔۔۔

بلال اور آنیا تھوڑا سائڈ پر چلے گئے۔۔۔۔

بلال بابا مان گئے ہے تمہیں ملنے بلایا ہے۔۔۔آنیا نے مسکراہٹ کے ساتھ بتایا۔۔۔

کیا۔۔۔بلال نے حیرت سے کہا۔۔۔

مطلب واقعی مان گئے ہے۔۔۔۔۔۔۔بلال نے جلد ہی بات بدلتے ہوئے کہا۔۔۔۔

ہاں تم اب گھر آ جاؤ۔۔۔۔ٹھیک ہے جلدی سے اپنے والدین کو لے کر۔۔۔۔

آنیا نے مزید کہا۔۔۔

میں نے اتوار کا بولا ہے پاپا کو تم تب انا۔۔۔ٹھیک ہے۔۔۔۔

آنیا نے کہا۔۔۔

پر یہ کچھ زیادہ جلدی نہیں ہے۔۔۔۔۔۔

بلال نے اپنی گردن پر ہاتھ پھیرتے ہوئے کہا۔۔۔

کیا مطلب جلدی ہے بلال تم نے کہا تھا کہ شادی کرو گے مجھ سے کیا تم خوش نہیں ہو۔۔۔۔

آنیا نے سنجیدگی سے پوچھا۔۔۔۔

نہیں خوش ہو میں خوش ہوں میری جان۔۔۔میں اتوار کو آجاؤ گا ٹھیک ہے جاؤاب تم اپنی کلاس لو۔۔۔۔۔۔

بلال نے آنیا سے کہا۔۔۔

ٹھیک ہے وقت پرانا تم صحیح ہے بابا کو بلکل نہیں پسند کے کوئی کام وقت پر نہ ہو ٹھیک ہے۔۔

۔

آنیا نے ایک اور بار بلال سے کہا اور اپنی کلاس کی طرف بڑھ گئی۔۔۔۔

کیا ہوا۔۔ بلال جب اپنے دوستوں کے پاس آیا تو اس کے دوست نے پوچھا۔۔۔

یار یہ تو گلے کا پھندا بن گئی ہے۔۔۔ گھر پر بلایا ہے اس کے باپ نے مجھے۔۔۔اب کیا کرو مجھے تو اس سے شادی نہیں کرنی ہے۔۔۔۔۔

بلال نے جھنجھلا کر کہا۔۔۔

ابے کیوں ٹینشن لے رہا ہے چلے جانا گھر اُس کے۔۔۔اب کیا کر سکتے ہے۔۔۔

بلال کے دوست نے بلال کے کندھے پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا۔۔۔

یار پر اپنے ماں باپ کا کیا کروں وہ تو کبھی نہیں مانے گے جانے کا اور اب تو میرا دل بھی بھر گیا ہے اس سے۔۔۔

بلال نے کوفت زدہ لہجے میں کہا۔۔۔

یار تُجھے بول کون رہا ہے تو شادی کر ابھی صرف ملنے تو جا اُسکے باپ سے اُسکے اگے دیکھا جائیگا۔۔۔۔۔ چل چھوڑ ان سب باتوں کو کلب چلتے ہیں

۔۔۔۔۔۔

بلال کے دوست نے بلال سے کہا جس پر بلال نے اپنی ساری سوچوں کو جھٹکا اور کلب کے لیے روانہ ہو گیا۔۔۔۔

۔۔۔۔۔،۔۔۔۔۔۔،۔۔۔۔۔۔،۔۔۔۔۔،۔۔۔۔۔۔۔،۔۔۔۔۔۔۔،۔۔

۔۔۔۔،۔۔۔۔۔۔۔،۔۔۔۔۔۔۔،۔۔۔۔۔،

ایزل گڑیا کیسی طبیعت ہے اب۔۔ ہانیہ روم میں داخل ہوئی تو ایزل کی طرف فوراً بڑھی۔۔۔

جو خموش نظروں سے چھت کی طرف دیکھ رہی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔

ٹھیک ہوں بھابھی۔۔۔۔ایزل نے مختصر سا جواب دیا۔۔۔۔۔۔

التمش اور ہانیہ نے ایک دوسرے کی طرف دیکھا پھر ایزل کی طرف جس نے اب اپنی آنکھیں بند کرلی تھی۔۔۔۔۔۔

میں ڈسچارج پیپر تیار کروا کر گاڑی میں انتظار کر رہا ہوں تم آجاؤ گی۔۔۔۔۔

التمش نے ہانیہ کی طرف دیکھ کر کہا۔۔

ہاں میں لے آوگی آپ جائے۔۔۔۔۔ہانیہ کے کہنے پر التمش نے ایک نظر ہانیہ کو پھر ایک نظر ایزل کو دیکھا جواب بھی ویسے ہی لیتی ہوئی تھی۔۔۔۔۔۔اور چلا گیا۔۔۔۔

چلو ایزل گھر جانا ہے۔۔۔۔ہانیہ نے ایزل کے پاس آکر کہا۔۔۔۔

جس پر ایزل نے اٹھنے کی کوشش کی لیکن کمزوری کے باعث واپس گرنے لگی۔۔۔

جب ہانیہ نے فوراً سے اُسکی قمر پر اپنا ہاتھ رکھ کر سہارا دیا۔۔۔

زندگی میں کبھی بھی گرنے لگو یہ سنبھل نہ پاؤ تو مجھے اپنے پاس پاؤ گی ایک بھابھی کی حیثیت سے نہیں ایک بہن کی حثیت سے۔۔۔۔۔ کبھی کوئی

بات ہو جس سے تمہارے دل پر تمہیں بوجھ محسوس ہو رہا ہو مجھ سے ضرور بانٹ لینا ٹھیک ہے

چلو اب اٹھو یہ میں نے ڈرائیور سے کہہ کر تمہارا سوٹ منگوا لیا تھا۔۔۔۔

ہانیہ کے کہنے پر ایزل نے اُسے تشکرانہ نظروں سے دیکھا۔۔۔۔

بھابھی التمش بھائی بہت خوش قسمت ہیں جنہیں آپ جیسی بیوی ملی ہیں ۔۔۔۔۔

ایزل نے ہانیہ کے سہارے اٹھتے ہوئے کہا۔۔۔

بس دیکھ لو۔۔۔۔ہانیہ نے شوخ مسکراہٹ سے کہا۔۔۔۔اور ایزل کو کمرے سے منسلک واشروم کی طرف لے گئی۔۔۔۔

کچھ ہی دیر میں ایزل کالے سے سادہ لباس میں واشروم سے باہر نکلی۔۔۔۔

ہانیہ نے افسوس سے اُسکی طرف دیکھا جس کے چہرے پر صبح شادابی تھی رونق تھی خوشی تھی اور اب وہی چہرہ مرجھایا ہوا تھا۔۔۔۔

چلو تمہارا بھائی باہر انتظار کر رہا ہے۔۔۔۔اور ہاں میری بات پر غور ضرور کرنا ٹھیک ہے۔۔۔۔

ہانیہ نے ایزل کا ہاتھ پکڑا اور اُسے لئے ہسپتال کے کمرے سے باہر نکلی۔۔۔۔

جبکہ ایزل اپنے دماغ میں سوچ چکی تھی کے وہ گھر جا کر ضرور ہانیہ سے بات کرے گی اور یہ حوصلا بھی ہانیہ کا دیا ہوا تھا۔۔۔۔

ہانیہ اور ایزل باہر ائی تو التمش گاڑی سے ٹیک لگائے کھڑا تھا۔۔۔۔

ہانیہ کو دیکھ کر فوراً سے اپنی ڈرائیونگ سیٹ پڑ آ بیٹھا۔۔۔۔ہانیہ نے تاسف سے اپنا سر جھٹکا کیا تھا کہ وہ اُس کے لیے نہیں لیکن اپنی بہن کے لیے ہی گاڑی کا دروازہ کھول دیتا۔۔۔۔

ہانیہ نے ایزل کو گاڑی کی پچھلی سیٹ پر آرام سے بیٹھایا۔۔۔۔اور خود آ کر فرنٹ سیٹ پر بیٹھ گئی۔۔۔۔لیکن گاڑی کا دروازہ زور سے بند کرنا نہیں بھولی۔۔۔۔

التمش نے غصیلی نظروں سے ہانیہ کی طرف دیکھا جس کا ہانیہ پر کوئی فرق نہیں پڑا۔۔۔۔

التمش نے ہاتھ میں پکڑ ہوا شوپر ہانیہ کی طرف بڑھایا۔۔۔

یہ کھالو اتنی دیر سے تم نے کچھ کھایا نہیں ہے۔۔۔التمش نے ہانیہ کے نہ پکڑنے پر شاپر ہانیہ کی گود میں ڈال دیا۔۔۔

ہانیہ کچھ بولنے لگی ہی تھی کہ التمش نے پھر سے کہا۔۔۔

کوئی الٹی بات یہ بہانہ کرنے کی ضرورت نہیں ہے جانتا ہوں بھوک لگ رہی ہے تمہیں کھاؤ یہ اب۔۔۔۔۔

التمش نے سخت آواز میں کہا۔۔۔ جس پر ایک نظر ہانیہ نے پیچھے دیکھا جہاں پر ایزل سیٹ پڑ اپنی پشت ٹیکائے آنکھیں بند کئے لیتی ہوئی تھی۔۔۔

پھر آرام سے سینڈوچ نکال کر کھانے لگی۔۔۔ شاید نہیں حقیقت میں اُسے بہت بھوک لگی تھی۔۔۔۔

ہانیہ کو بچوں کی طرح کھاتے دیکھ التمش کے چہرے پر مسکراہٹ آگئی۔۔۔

لیکن ہانیہ اُسکی یہ مسکراہٹ نہیں دیکھ پائیں اگر دیکھ لیتی تو یقیناً اُسے پتہ چلتا کہ یہ شخص مسکراتے ہوئے واقعی میں کسی سلطنت کا شہزادہ لگتا ہے۔۔۔۔۔۔

ویسے کیا بات کرنی تھی۔۔۔۔ تم نے۔۔۔۔۔ گاڑی میں چھائی خاموشی التمش کو بلکل اچھی نہیں لگ رہی تھی اس لیے التمش نے بات کا آغاز کیا۔۔۔۔۔

گھر چل کر بات کرتے ہے اس بات پر۔۔۔۔۔ ہانیہ نے ایک نظر التمش کو پھر ایک نظر ایزل کو دیکھ کر کہا جو شاید سو گئی تھی۔۔۔۔

ہمم۔۔۔ کیا ایزل نے کچھ بتایا ہے تمہیں کہ کیا ہوا تھا اُس کے ساتھ یونی میں جو یہ سب ہوا۔۔۔۔

التمش نے ہانیہ کی بات پر اثبات میں سر ہلایا اور ایزل کے بارے میں پوچھا۔۔۔۔

نہیں فلحال تو اُس سے پوچھنا بھی ابھی مناسب نہیں ہے اُسکی طبیعت بہتر ہو جائے تو وہ خود بتا دے گی۔۔۔اگر ہم اُسے مجبور کرے گے تو شاید وہ بات کو چھپا لے اور کوئی دوسرا بہانہ کر لے۔۔۔۔۔

ہانیہ نے التمش کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔۔

التمش ہانیہ کی بات پر چپ سا ہو گیا واقعی ہانیہ کی ایک ایک بات صیحح تھی زبردستی پوچھنے پر ایزل یقیناً جھوٹ بولتی۔۔۔۔

ٹھیک ہے۔۔۔التمش نے فقط اتنا کہا اور پھر گاڑی میں وہی خاموشی چاہ گئی

۔۔۔۔۔

کچھ دیر بعد ہی التمش کی گاڑی یزدانی مینشن میں رکی۔۔۔ گاڑی کی آواز پر آسیہ بیگم فوراً آفری کو گود میں لیے دروازے پر آئی،،۔۔۔۔۔۔۔

ایزل۔۔۔

التمش مجھے لگتا ہے ایزل غنودگی میں ہے۔۔۔

ہانیہ نے پیچھے مڑ کر جب ایزل کو پُکارا تو ایزل کی طرف سے جواب نہ پا کر التمش سے کہا۔۔۔

ہانیہ کی بات پر التمش گاڑی سے باہر نکلا اور پھر آرام سے ایزل کو اپنی گود میں لئے اندر کی جانب بڑھا۔۔۔۔

ٹھیک ہے نہ میری بچی۔۔۔۔آسیہ بیگم نے فوراً سے ہانیہ سے پوچھا۔۔۔

جی دادی وُہ ٹھیک ہے آپ ٹینشن نہ لے۔۔۔۔ہانیہ نے آسیہ بیگم کو تسلی دی اور التمش کی پشت کو تکنے لگی جو آرام سے ایزل کو اپنی گود میں اٹھائیں سیر یاں پار کر رہا تھا۔۔۔

ہانیہ نے اُسکی آنکھوں میں ایزل کے لیے بے پناہ فکر دیکھی تھی لیکن کیا وجہ تھی جو وہ شخص اپنے پیار کو ظاہر نہیں کرتا تھا۔۔۔

آنیا نے اپنے قدم التمش کی تقلید میں اٹھائے۔۔۔۔

التمش نے آرام سے ایزل کو بیڈ پر لٹایا۔۔۔

مائی پرنسز۔۔۔۔اور اُسکے ماتھے پر بوسا دیا۔۔۔

اتنے میں ہانیہ اور دادی بھی کمرے میں داخل ہوئی۔۔۔

التمش فوراً سے سیدھا ہوا۔۔۔

میں اپنے کمرے میں جا رہا ہوں۔۔۔التمش بولتا ہوا وہاں سے چلا گیا۔۔۔

جبکہ دادی ایزل کے پاس بیٹھی قرآنی آیات پڑھ پڑھ کر اُس پر پھونکنے لگی
۔۔۔۔۔۔۔۔

دادی میں زدہ فری کو سلا کر آجاؤ اور التمش کو بھی کھانا دے دوں۔۔۔۔۔

ہانیہ نے دادی سے کہا اور فری کو لیے کچن میں چلی گئی۔۔۔۔ کیونکہ اُسے یاد تھا التمش نے کچھ بھی نہیں کھایا تھا اور گاڑی میں بھی ہانیہ نے جھوٹے منہ اُس سے سینڈوچ کا نہیں پوچھا تھا۔۔۔۔۔۔۔

ہانیہ نے سب سے پہلے فری کو کچن کی سلیپ پر بیٹھایا۔۔۔ پھر جلدی جلدی سے اُسکا دودھ بنا کر اُسے دیا۔۔۔۔

ملازمین نے کھانا تو بنا ہی لیا تھا لیکن کھاتہ کون سب کچھ ویسے ہی پڑا تھا۔۔۔ ہانیہ نے جلدی سے کھانا گرم کیا۔۔۔۔

یہ آپ میرے پیچھے لے آئے گی۔۔۔ ہانیہ کی گود میں چونکہ فری تھی اس لیے ہانیہ نے لاؤنج صاف کرتی ہوئی ملازمہ سے کہا۔۔۔۔

جی میم۔۔۔۔

ملازمہ نے کھانے کی ٹرے اٹھائی اور ہانیہ کے پیچھے پیچھے چل پڑی۔۔۔۔

ہانیہ نے کمرے کا دروازہ جیسے ہی کھولا۔۔۔۔اُسکی آنکھیں حد سے زیادہ پھیل گئی۔۔۔۔

کیونکہ التمش صاحب شرٹ لیس کھڑے اپنے موبائل میں مصروف تھے۔۔۔۔

دروازہ کھولنے کی آواز پر التمش نے ہانیہ کی طرف دیکھا۔۔۔۔

لیکن اُسکا یوں آنکھیں پھار کر دیکھنا التمش کے چہرے پر مسکراہٹ لے آیا۔۔۔۔

ہانیہ نے جب التمش کے چہرے پر مسکراہٹ دیکھی تو فوراً ہوش میں ائی ۔۔۔ پیچھے پلٹ کر دیکھا تو ملازمہ جو ایک جوان لڑکی تھی اپنے چہرے پر مسکراہٹ لیے التمش کو یک ٹک دیکھ رہی تھی ۔۔۔۔

ہانیہ کا چہرہ فوراً سپاٹ ہوا اُس نے جھٹ سے فری کو بیڈ پر بٹھایا اور بیڈ پر رکھی التمش کی شرٹ التمش کے وجود پر ڈھانپی اور خود التمش کے سامنے کھڑے ہو گئی ۔۔۔۔

جبکہ سخت نظریں اُس ملازمہ پر تھی جو اب حیرت سے آنکھیں پھارے ہانیہ کی جلد بازی کو دیکھ رہی تھی ۔۔۔

صرف التمش اور ملازمہ ہی نہیں فری بھی اپنی پیاری سی بڑی بڑی آنکھوں سے اپنی ماں کو دیکھ رہی تھی ۔۔۔

جواب التمش کے وجود کے سامنے کھڑی اسکو چھپانے کی کوشش کر رہی تھی۔۔۔۔

یہ کھانا یہاں پر رکھو اور جا کر گھر کی صفائی پر دھیان دو۔۔۔۔ہانیہ نے غصے سے بھری آواز سے ملازمہ کو کہا۔۔۔

اور اپنی آنکھوں کو ذرا قابو میں رکھو۔۔۔۔ہانیہ کی آواز پر ملازمہ نے سٹپٹا کر اپنی آنکھیں ہٹائیں اور جلدی سے کھانا کمرے میں رکھے صوفے کے ساتھ پڑی ٹیبل پر رکھا اور جلدی سے واپس دور گئی۔۔۔

لیکن جانے سے پہلے ایک نظر التمش کو دیکھنا نہیں بھولی۔۔۔۔

ہانیہ کے تن بدن میں آگ لگ گئی۔۔۔۔ ملازمہ کی اس حرکت سے فوراً سے رخ بدل کر التمش کو دیکھا۔۔۔

جو خود ملازمہ کی حرکت پر اور ہانیہ کی حرکت کو سمجھنے کی کوشش کر رہا تھا۔۔

ہانیہ نے التمش کا ہاتھ پکڑا اور اُسے دروازے کے پاس لے گئی۔۔۔

ادھر دیکھو یہ ہوتا ہے دروازہ ٹھیک ہے اور یہ اس کا لوک جس کو بند رکھتے ہے۔۔۔

ہانیہ نے پہلے دروازے پر ہاتھ مارا پھر لوک لگا کر التمش کو دیکھا جب کے آنکھوں میں ابھی تک غصّہ تھا جسے التمش بہت انجوائے کر رہا تھا۔۔۔

اور یہ ہوتا ہے واشروم جس کے اندر ایک ڈریسنگ روم بھی موجود ہے وہاں پر جا کر آپ آرام سے اپنے کپڑے چینج کر سکتے ہیں۔۔۔۔

ہانیہ نے واشروم کے دروازے کے پاس کھڑے ہو کر التمش کی طرف دیکھ کر کہا جبکہ اپنے ہاتھ میں التمش کا ہاتھ بھی تھاما ہوا تھا جو اُسکے ہاتھ میں پورا نہیں آیا تو اس نے التمش کی انگلیوں میں اپنی اُنگلیاں پھسا لی۔۔۔۔

التمش کی نظروں کا ارتکاز اپنا اور ہانیہ کا ہاتھ تھا جو ایسا لگ رہا تھا جیسے ایک دوسرے کے لیے ہی بنے ہوں۔۔۔۔۔

اور اگر کر بھی رہے تھے کپڑے چینج جب دیکھ لیا کہ صرف بیوی نہیں کوئی اور عورت بھی ہیں کمرے میں تو پہن لینی چاہیے تھی نہ شرٹ بلکل مجسمے کی طرح کیوں کھڑے تھے ہاں اور یہ لو اب بھی یہ آدمی مجسمہ بنا ہوا ہے۔۔۔۔

ہانیہ نے اپنے ماتھے پر ہاتھ مار کر کہا۔۔۔

ہیلوالتمش یزدانی جلدی سے ہوش میں آجائے اور یہ جو کھانار کھا ہے نہ آپکی چہیتی نے وہ بھی کھالے میں جارہی ہُوں۔۔۔

ہانیہ نے التمش کا ہاتھ چھوڑا اور فری کو اٹھانے کے لیے آگے بڑھی۔۔۔۔

ہانیہ کے ہاتھ چھوروانے پر التمش ہوش میں آیا۔۔۔

جلدی سے ہانیہ کا ہاتھ پکڑا۔۔۔اور زور سے اپنی طرف کھینچا کہ ہانیہ التمش کے سینے سے جالگی۔۔۔۔

کیا بتمیزی ہے یہ۔۔۔۔ہانیہ نے اپنے دونوں ہاتھ التمش کے برہنہ سینے پر رکھ کر فاصلہ قائم کرتے ہوئے کہا۔۔۔۔

مجھے تو کہیں سے جلنے کی بدبوں آرہی ہے تمہیں آرہی ہے کیا فری۔۔۔۔

التمش نے ہانیہ کی قمر پر اپنے دونوں ہاتھ رکھ کر دباؤ دیا۔۔۔ جبکہ پوچھا فری سے جو التمش کی بات پر ایسے سر ہلا رہی تھی جیسے اُسے سب سمجھ آرہا ہو۔۔۔

چھوڑو مجھے اور جلے میری جوتی۔۔۔ بلکہ میری جوتی بھی نہیں جلتی کسی سے ۔۔۔۔

ہانیہ نے اپنی ناک سکور کر کہا۔۔۔ جبکہ چہرہ اُسکا اس وقت لال ہو رہا تھا ۔۔۔۔التمش کی آنکھوں میں دیکھنے سے گریز کرتے ہوئے ادھر اُدھر دیکھنے لگی۔۔۔۔

اچھا پر میں نے تمہارا نام تو لیا نہیں اور ادھر میری طرف دیکھ کر کہو نہ۔۔۔۔

التمش نے ہانیہ کی تھوڑی پکڑ کر اُسکا چہرہ اپنی طرف کرتے ہوئے کہا۔۔۔۔

التمش ہانیہ کے چہرے پر ہلکے جھکنے لگا۔۔۔ جبکہ گرفت بھی ہلکی ہو گئی تھی۔۔۔۔

ہانیہ نے فوراً سے موقع کا فائدہ اٹھایا۔۔۔اور التمش کی گرفت توڑ کر باہر نکلی۔۔۔

یہ کیا حرکت تھی۔۔۔التمش جو خمار میں ہانیہ کے چہرے پر جھک رہا تھا
۔۔۔خمار ٹوٹنے پر سخت آواز میں بولا۔۔۔

کوئی حرکت نہیں ہے پہلے اپنی حرکت پر غور کرے ذرا آپ۔۔۔اور یہ
رکھا کھانا کھالی جئے گا۔۔۔

ہانیہ نے اپنے ہونٹوں پر زِچ کرنے والی مسکراہٹ لیے التمش سے کہا۔۔۔

جس پر التمش نے اپنے لب بھینچے۔۔۔جبکہ ہانیہ فری کو لیے کمرے سے باہر
چلی گئی۔۔۔

جبکہ التمش نے ایک نظر کھانے کو دیکھا پھر اپنی الماری کی طرف مڑ گیا۔۔۔تاکہ حرام مشروب نکال سکے۔۔۔

لیکن الماری نے کھلنا تھا ہی کہ التمش کا دماغ گھوم گیا جبکہ چہرے پر سختی بھی آ گئی۔۔۔۔

ہانیہ۔۔۔۔۔۔۔التمش اتنی زور سے دھاڑا کہ ہانیہ جو لاؤنج میں فری کو اُس کے کھلونوں کے ساتھ لیے بیٹھی تھی ایک دم سے اچھل گئی۔۔۔

اللہ خیر کرے۔۔۔۔ہانیہ نے اپنے دل میں کہا۔۔۔۔

ہانیہ نے فوراً سے فری کو نیچے بٹھایا اور اوپر کی طرف بھاگی۔۔۔۔

کیا ہوا ہے۔۔۔ ہانیہ نے کمرے کے اندر آتے ہوئے التمش سے دریافت کیا جو صوفے پر بیٹھا ہوا تھا جبکہ کھانا نیچے زمین پر گرا ہوا تھا۔۔۔

صرف ایک سوال پوچھو گا اور جواب مجھے ہاں یہ نہ میں چاہیئے۔۔۔۔

التمش نے سرد مہری سے کہا۔۔۔ جبکہ اس کے اس لہجے پر ہانیہ کا دل دھڑکا تھا۔۔۔۔

کیا بات ہے۔۔۔ ہانیہ کے گلے میں گلٹی اُبھری۔۔۔

میری بوتل تم نے غائب کی ہے۔۔۔۔ التمش نے اپنی لہو رنگ ہوئی آنکھیں ہانیہ کی آنکھوں میں گاڑ کر پوچھا۔۔۔

جبکہ التمش کا ایسا دیکھنا تھا کہ دروازے کے پاس کھڑی ہانیہ کے ہاتھ پاؤں کانپ اٹھے۔۔۔۔

وہ۔۔۔میں۔۔۔۔۔

میں نے کہا ہاں یہ نہ میں جواب دو۔۔۔۔التمش تیز آواز میں دھاڑا۔۔۔۔۔۔

ہا۔۔۔ہاں۔۔۔۔ہانیہ نے اٹکتی ہوئی آواز سے کہا۔۔۔۔۔

کس سے پوچھ کر ہاں کس حق سے بتاؤ مجھے میری چیزوں کو ہاتھ بھی کیسے لگایا۔۔۔ چلو کپڑوں تک تو ٹھیک تھا لیکن یہاں سے میری بوتلیں کیوں پھینکیں تم نے ہاں جواب دو اب آنکھیں کیوں بند کر لی ہے اپنی۔۔۔۔

التمش ایک ہی جست میں ہانیہ کے قریب پہنچا اور اُس کے دونوں بازو اپنی سخت گرفت میں لے کر دھاڑا۔۔۔

جبکہ اسکی گرم سانسیں اپنے چہرے پر پڑتی اور التمش کی دھاڑ پر ہانیہ نے ڈر کر اپنی آنکھیں بند کر لی تھی۔۔۔

بیوی۔۔۔بیوی کی حثیت سے کیا تھا میں نے و۔۔۔وہ اچھا نہیں۔۔۔ نہیں ہے تمہارے لیے۔۔۔

ہانیہ نے ہلکے سے اپنی آنکھیں کھول کر التمش کو جواب دیا پھر واپس اپنی آنکھیں بند کر لی۔۔۔

اس کی اس حرکت پر شدید غصے میں بھی التمش کے چہرے پر مسکان آگئی۔۔۔۔

اوہو۔۔۔تو بیوی ہو تم میری۔۔۔۔التمش نے اپنے ہونٹوں کو گول شیپ کرتے ہوئے پوچھا۔۔۔

ہم۔۔۔ہم۔ہانیہ نے اثبات میں زور و شور سے اپنا سر ہلایا۔۔۔

اور تم میرا اچھا چاہتی ہوں۔۔۔۔التمش نے ہانیہ کے حسین چہرے کو دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔

ہم۔۔۔ہم۔۔۔ہانیہ نے آنکھیں بند کئے ایسے ہی اثبات میں سر ہلایا۔۔۔۔

صحیح ہے پھر میں نہیں پیو گا شراب لیکن۔۔۔۔۔

واقعی میں تم نہیں پیو گے۔۔۔۔ہانیہ نے ایک دم سے خوش ہوتے ہوئے اپنی آنکھیں کھول کر التمش سے پوچھا۔۔۔

ہانیہ کے چہرے پر اتنی خوشی دیکھ کر التمش کے دل نے کہا کہ وہ ساری زندگی اُسکی ہر بات مانے اور اُسکے چہرے پر ایسی خوشی دیکھتا رہے۔۔۔۔

پہلے پوری بات سنو گی۔۔۔۔التمش نے فوراً سے اپنے چہرے پر سنجیدگی طاری کرتے ہوئے کہا۔۔۔

ٹھیک ہے میں نہیں پیو گا شراب لیکن مجھے ابھی اسی وقت تم ایک کس کرو گی اور وہ بھی یہاں۔۔۔۔۔

التمش نے اپنے ہونٹوں پر انگلی رکھتے ہوئے کہا جبکہ اس کی اس بات پر ہانیہ کی آنکھیں حد درجہ پھیل گئی۔۔۔۔

چلو بولو منظور ہے پھر تمہیں۔۔۔۔التمش نے ہانیہ کے بازو اپنی گرفت سے آزاد کرتے ہوئے کہا۔۔۔۔

جبکہ ہانیہ ابھی بھی اُسکی بات سمجھنے کی کوشش کر رہی تھی۔۔۔۔۔

کیا بولا ہے تم نے۔۔۔۔ابھی۔۔۔۔ہانیہ نے ایک اور بار یقین دھانی کرنی چاہی۔۔۔۔

یہی کے اگر تم مجھے کس کر دیتی ہو تو میں شراب نہیں پیو گا۔۔۔ سیمپل ہے۔۔۔

التمش نے اپنے کندھے اچکا کر کہا۔۔۔ جبکہ اسکی بات پر ہانیہ نے آنکھیں سکیر کر التمش کو دیکھا جو سفید شرٹ اور بلیو پینٹ میں بہت اچھا لگ رہا تھا ۔۔۔۔۔

تو بتاؤ شرت منظور ہے تمہیں۔۔۔ التمش کے چہرے کے تاثرات ابھی ایسے تھے جیسے وہ صاف ہانیہ کو چلنج کر رہا ہو۔۔۔

مجھے کیسے یقین آئے گا کہ اس کے بعد تم شراب نہیں پیو گے۔۔۔ ہانیہ نے اپنی آبرو ریز کرتے ہوئے کہا۔۔۔

کیسے کیا یقین چلو میں تم سے پہلا وعدہ کرتا ہوں مطلب ہمارا پہلا وعدہ کے نہیں پیو گا میں اور یہ تم کسی سے بھی پوچھ سکتی ہوں کہ التمش یزدانی اپنے وعدے نہیں توڑتا۔۔۔۔

التمش نے ہانیہ کے قریب اتے ہوئے کہا۔۔

التمش کا ہر اٹھتا قدم ہانیہ کے قدموں کو پیچھے لے جا رہا تھا۔۔۔

بولوں منظور ہے۔۔۔۔۔۔

ہانیہ کے قدم رُکے کیونکہ پیچھے کمرے کی دیوار تھی۔۔۔
التمش نے ہانیہ کے چہرے پر ائی لٹ کو کان کے پیچھے کرتے ہوئے کہا جبکہ اسکے لمس پر ہانیہ نے اپنی آنکھیں بند

کر لی جبکہ التمش کی گرم سانسیں اور لو دیتی نظرے ہانیہ کے سرخ ہوئے چہرے پر جمی تھی۔۔۔۔۔

ہانیہ نے ہلکے سے اثبات میں سر ہلایا۔۔۔اُس کے پاس اس کے علاوہ اور کوئی حل بھی تو نہیں تھا۔۔۔۔۔
اور وہ اتنا تو التمش کو جان گئی تھی کہ وہ کبھی جھوٹ نہیں بولتا جو بات سچ ہو وہی کرتا ہے۔۔۔۔

اور اتنا تو ہانیہ بھی جان گئی تھی کہ التمش جھوٹ نہیں بولتا۔۔۔۔

ہانیہ نے تیز دھڑکتے دل اور سرخ چہرے سے اثبات میں دھیرے سے سر ہلایا۔۔۔

ہانیہ کے سر ہلانے کی دیر تھی کہ التمش طنزیہ مسکان کے ساتھ دھیرے دھیرے ہانیہ کے چہرے پر جھکنے لگا۔۔۔۔

ہانیہ التمش کو اپنا شوہر تو تسلیم کر ہی چکی تھی اور دل سے یہی چاہتی تھی کہ ان دونوں کا رشتہ اگے بڑھے وہ اپنے دل اور دماغ کی جنگ میں سے دل کو ہی چن رہی تھی جو اُسے التمش کی طرف بڑھنے پر مجبور کر رہا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔

آمیمیم ویسے بقول تمہارے تم تو مجھے منہ لگانا پسند بھی نہیں کرتی تھی کجا کے مجھے کس کرنا اور وہ تمہارا سو کالڈ پیار کہا گیا جو تم اپنے پہلے شوہر سے کرتی تھی۔۔۔۔۔

التمش نے ہانیہ کے چہرے سے ایک انگلی کے فاصلے پر رکتے ہوئے کہا۔۔۔

جبکہ اسکے الفاظ سن کر ہانیہ جو اپنی آنکھیں بند کئے ہوئی تھی فوراً سے آنکھیں کھولیں بات سمجھنے کی کوشش کرنے لگی۔۔۔۔

اوہ تو اب سمجھ نہیں آرہا ہانیہ میڈم کو۔۔۔

التمش نے ہانیہ سے فاصلہ بناتے ہوئے کہا۔۔

کیا بولنا چاہتے ہو تم صاف صاف بات کرو۔۔۔ہانیہ بھی اب غصے میں آگئی تھی اِس لیے سخت آواز میں بولی۔۔

میں کچھ نہیں چاہتا میں صرف تمہیں یہ یاد دلانا چاہتا ہوں کہ تم نے ہی ابھی کچھ دِن پہلے بڑی آکر سے جواب دیا تھا کہ تم اپنے پہلے شوہر سے محبت کرتی ہوں۔۔۔

اُس کے علاوہ کسی سے نہیں کرونگی۔۔۔بلا بلا۔۔۔التمش کو خود کو یہ الفاظ کہتے ہوئے ایک چبھن سی محسوس ہو رہی تھی اپنے دل میں لیکن ہمیشہ کی طرح نظر انداز کر دیا۔۔۔

تو اب کہا گئی وہ محبت یہ پھر تم مجھ سے کرنے لگی ہو مبحت کیا لڑکی ہو یار تم تمہاری مبحت تو بدلتی رہتی ہے کل کو کسی سے کی آج مجھ سے کی اب پتہ نہیں آگے کس سے کرونگی تم ہاں۔۔۔

اور یہاں پڑا تھا التمش یزدانی کو دوسرا تھپڑ وُہ بھی ایک ہی عورت سے۔۔۔جو کب سے انتہائی ضبط کے ساتھ التمش کی بات سن رہی تھی لیکن آخری بات پر برداشت نہیں کر پائیں۔۔۔

چپ بلکل چپ کب سے بکواس لیے جا رہے ہو۔۔۔جو منہ میں آ رہا ہے وہ بولتے جا رہے ہو ٹھیک ہے میں سمجھتی تھی تم لاا بالی ہو۔۔۔شادی کا مطلب نہیں سمجھتے لیکن اپنی ہی بیوی کے بارے میں ایسی بکواس کرتے ذرا شرم نہیں ائی۔۔۔ارے اتنی غیرت ہونی چاہیئے کہ اپنی بیوی کی عزت کو یوں نہیں اچھالو۔۔۔۔۔لیکن نہیں۔۔۔۔تم تو تم ہو نہ۔۔۔۔۔۔

محبت کا تم سے پتہ نہیں لیکن میں اس رشتے کو پوری ایمانداری کے ساتھ نبّھانا چاہ رہی تھی۔۔تاکہ ہم دونوں سکون کی زندگی جی سکے۔اسی لیے تمہیں اپنے قریب انے دے رہی تھی۔۔۔تم کیا سمجھتے ہو کسی لڑکی کو اُسکی مرضی کے بغیر چھو سکتے نہیں۔۔۔ہم لڑکیاں اتنی مضبوط ہوتی ہے کہ اپنی طرف اٹھنے والے ہاتھ توڑ بھی سکتی ہے۔۔۔۔

اور ہاں اپنے آپکو میرے پہلے شوہر سے تو نہ ہی ملاؤ تو بہتر ہے وہ ایک عظیم انسان تھا جس کے ساتھ جب تک میرا ساتھ رہا اُس نے مجھے عزت دی پیار دیا مان دیا تمہاری طرح نہیں کیا۔۔۔

اور ہاں آخری بات یہی بات کرنی تھی تم سے کہ جو کرنا چاہتے ہو کر و اس رشتے کو لے کر لیکن میں اس رشتے کو پوری ایمانداری کے ساتھ نبھاؤ گی اور آج تو صرف شراب اور تمہارے بھکاریوں جیسے کپڑے ہی صاف کیے ہیں آگے اگے دیکھو اب تم۔۔۔۔۔

ہانیہ پھولتی ہوئی سانسوں کے درمیان بولتی ہوئی التمش کو کچھ بھی کرنے یہ بولنے کا موقع دیے بغیر ہی کمرے سے باہر نکل گئی۔۔۔۔۔

جبکہ التمش سرخ چہرے سمیت اور سرخ آنکھوں کے ساتھ اپنے ہاتھ کی مٹھیاں بھینچے۔۔۔۔وہی کھڑا رہا۔۔۔۔پھر کچھ دیر بعد ہی اپنے پہلے پہنے ہوئے کپڑے واپس پہن کر گھر سے ہی نکل گیا۔۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔،۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔،۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔،۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔،۔۔۔۔۔۔۔۔۔

،۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔،۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔،۔۔۔۔۔۔۔۔۔،۔۔۔۔۔۔

اسلام علیکم امی۔۔۔یہ لے آپکی دوائی۔۔۔۔۔

عدیل نے گھر میں داخل ہوتے ہوئے اپنی والدہ سے کہا جو عادل کے ساتھ بیٹھی ٹیوی دیکھ رہی تھی۔۔۔۔

وعلیکم السلام بیٹا۔۔۔۔۔

امی مجھے آپ سے ایک ضروری بات کرنی تھی امید کرتا ہو کہ آپ میرا ساتھ دے گی۔۔۔۔۔

عدیل نے سامنے پڑے صوفے پر بیٹھتے ہوئے کہا جبکہ اسی بات پر عدیل کی والدہ بھی اُسکی طرف متوجہ ہوئی جبکہ عادل نے بھی ٹیوی کو بند کیا۔۔۔۔

آنیا کے رشتے والے انے والے ہے ماموں نے بہت امید سے ہمیں بلایا ہے اور میں چاہتا ہوں میرے ساتھ آپ دونوں بھی شرکت کرے انکا ہمارے علاوہ کوئی نہیں ہے ویسے بھی دنیا میں۔۔۔۔۔

عدیل نے اپنے دونوں ہاتھوں کی انگلیوں کو آپس میں اُلجھا کر اپنی ٹانگوں پر رکھتے ہوئے کہا تھا جبکہ اس کا سر بھی جھکا ہوا تھا۔۔۔

لیکن بھائی صاحب ایسا کیسے کر سکتے ہیں انیا کو تو تمہارے نام کیا تھا نہ انکو ایسے کیسے۔۔۔۔

امی آنیا کی مرضی اور خوشی جس میں ہیں ماموں وہی کرے گے نہ۔۔۔۔

عدیل نے ویسے ہی سر جھکا کر جواب دیا۔۔۔۔

لیکن بھائی آپ آپ تو۔۔۔۔آپ انیا کو پسند کرتے ہیں بھائی اپنے ساتھ نہ انصافی تو نہ کرے۔۔۔۔۔

عادل نے بھی دُکھتے دل سے کہا وُہ اپنے بھائی کی تکلیف محسوس کر سکتا تھا وہ جانتا تھا وہ لڑکی اُس کے بھائی کی زندگی میں کتنا اونچا مقام رکھتی ہے۔۔۔

میں کچھ نہیں جانتا بس بات ختم ہو گئی ہم لوگ جائے گے تو جائے گے۔۔۔

لیکن امی آنیا میری ہے یہ بات اگر میرے دماغ میں بچپن سے ڈالی تھی تو آنیا کے دماغ میں بھی ڈال دیتے تو کیا ہو جاتا تھا۔۔۔

پوری بات پر اب اُس نے اپنا سر اٹھا کر شکوہ کنا نظروں سے اپنی ماں کی طرف دیکھ کر کہا تھا۔۔۔

بیٹا۔۔۔وہ بچی تھی۔۔۔اسی لیے۔۔۔عدیل کی آنکھوں میں تکلیف قرب اور شکوہ دیکھ کر وہ خود شرمندہ ہو گئی تھی۔۔۔

خیر چھوڑے ان سب باتوں کو کھانا لگا دے امی بہت بھوک لگی ہے۔۔۔ میں فریش ہو کر آتا ہو۔۔۔۔

عدیل نے کہا اور اپنے کمرے کی طرف جانے لگا۔۔۔ کہ کچھ یاد انے پر پیچھے مڑا۔۔۔۔

اور ہاں امی ہانیہ کی نند ہے نہ اُسکی طبیعت بھی نہیں ٹھیک پوچھ لی جئے گا آپ اُس سے ہاسپٹل میں ملی تھی مجھے وہ۔۔۔۔

عادل کی بات پر وُہ جو گم سم بیٹھی سوچ رہی تھی اثبات میں سے ہلا گئی۔۔۔ لیکن اُسکی بات سن کر عادل کو ایک دم بے چینی ہوئی۔۔۔

اپنے بولے گئے لفظ یاد دماغ میں گردش کرنے لگے۔۔۔۔

کیا میری وجہ سے۔۔۔ نہیں وہ تو ناٹک۔ کر رہی ہے تو میرے بولنے کا کون سا اتنا اثر لے گی۔۔۔۔۔

عادل نے اپنے آپکو جھڑ کا لیکن دل تھا کہ جاننا چاہ رہا تھا وہ کیسی ہے۔۔۔

پھر اپنا دیہان ہٹانے کے لیے ٹیوی آن کر کے بیٹھ گیا لیکن اب دماغ اور دل کہیں اور لگنے کب تھے۔۔۔۔۔

جنگلی انسان پتہ نہیں کیا سمجھتا ہے اپنے آپکو کچھ بھی منہ میں آئے گا بولتا پھرے گا ....

ہانیہ کٹنگ بورڈ پر تیزی سے سبزیاں کاٹتی ہوئی التمش کو کوسے جا رہی تھی۔۔۔

جبکہ فری بھی پاس بیٹھی اپنی ماں کی بر برسن رہی تھی۔۔۔

کیا بات ہے بھئی ہماری بیٹی اکیلے اکیلے کس کا غصّہ ان بیچاری سبزیوں پر نکال رہی ہے۔۔۔

یزدانی صاحب جو ابھی ابھی آفس سے گھر آئے تھے ہانیہ کو کچن میں کھڑا دیکھ وہی چلے آئے۔۔۔

کسی کا نہیں بابا آپ کب آئے۔۔۔ یزدانی صاحب کی آواز پر ہانیہ نے ایک دم چوک کر انکی جانب دیکھا۔۔۔

بس ابھی ابھی آیا ہوں اور اپنی بیٹی کو کسی کا غصّہ اُتارتے دیکھ چلا آیا ادھر۔۔۔۔

یزدانی صاحب نے خوشگوار لہجے میں کہا اور فری سے باتیں کرنے لگے۔۔۔۔

ہانیہ نے جلدی سے پانی کا گلاس یزدانی صاحب کی طرف بڑھایا جسے انہوں نے تھام لیا۔۔۔

باقی سب نظر نہیں آرہے بچے ایزل آگئی یونی سے۔۔۔۔

یزدانی صاحب نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔۔۔

جی بابا دراصل اُسکی طبیعت بھی ٹھیک نہیں تھی تو التمش اور میں اُسے ہسپتال لے گئے تھے۔۔۔آپ پریشان نہ ہو اس لیے آپکو نہیں بتایا لیکن اب ٹھیک ہے وہ۔۔۔۔

ہانیہ نے ایزل کے بارے میں بتانا ضروری سمجھا۔۔۔۔

اچھا میں ذرا اُسے دیکھ اؤ۔۔۔۔یزدانی صاحب ہانیہ کی بات سن کر مطمئن تو ہو گئے تھے لیکن پھر بھی ایزل کو دیکھنے کے لیے اُسکے کمرے کی طرف چل دی۔۔۔۔

ہانیہ بھی ایزل کے لیے کچھ ہلکا سا بنانے لگ گئی۔۔۔۔۔

------,----------,---------,-------

----,--------,---------,--------,-------

یزدانی صاحب نے ایزل کے کمرے کا دروازہ کھولا تو وہ بیڈ پر ارام سے سو رہی تھی جبکہ چہرے سے بیماری چھلک رہی تھی۔۔۔

یزدانی صاحب آرام سے چلتے ہوئے ایزل کے پاس آئے۔۔

جھک کر اُسکے ماتھے پر بوسا دیا۔۔

میرا بہادر بچا۔۔۔

باباکی جان ہے آپ اور بابا آپ سے بہت پیار کرتے ہیں اور مجھے پتہ ہے کہ باباکی شہزادی بھی بابا سے بہت پیار کرتی ہے بس جتاتی نہیں ہے۔۔۔

یزدانی صاحب نے ایزل کے سرہانے بیٹھ کراُس کے بالوں میں اپنی اُنگلیاں چلاتے ہوئے کہا۔۔۔۔

جبکہ یہ انکی غلط فہمی تھی کہ ایزل سو رہی ہے۔۔۔یزدانی صاحب کی آواز سن کر ہی آٹھ گئی تھی۔۔۔۔

ایزل کی آنکھ سے آنسو نکل کراُسکے بالوں میں جذب ہوادل کیاابھی اپنے باپ کی آغوش میں چھپ کراپنے سارے غم انکو بتادے کہ کیسے ایک انسان نے اُسکی کردار کشی کی ہے

لیکن ضبط سے لیتی رہی کیونکہ وہ جانتی تھی کہ التمش اور یزدانی صاحب جتنی بھی بیفکری دکھائیں لیکن ایزل کو معاملے میں دونوں بہت زیادہ حساس تھے۔۔۔

یزدانی صاحب بیشک اپنے کاموں مصروفیات کی وجہ سے ایزل کو وقت نہیں دیتے تھے لیکن پیار اپنی جان سے زیادہ کرتے ہے۔۔۔

کتنی دیر یزدانی صاحب ایزل کے بالوں میں اُنگلیاں پھیرتے رہے اور انکی شفقت بھری آغوش میں ہانیہ بھی سو گئی۔۔۔۔

میرا بچہ بہت بڑا ہو گیا ہے کہ اپنے بابا سے ہی اپنے آنسو چھپا رہا ہے۔۔۔۔وہ بھی باپ تھے جانتے تھے اپنے بچوں کو۔۔۔۔

ایزل کے اوپر کمبل صحیح کیا اور ایک مرتبہ پھر اُسکے ماتھے پر بوسا دے کر آرام سے دروازہ بند کر کے فریش ہونے چلے گئے۔۔۔۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔،۔۔۔۔۔،۔۔۔۔۔۔۔۔۔،۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔،۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔،۔۔

۔۔۔۔۔،۔۔۔۔۔۔۔،۔۔۔۔۔۔۔۔،۔۔۔۔۔،۔۔۔۔۔۔۔۔۔

میر اور علی اس وقت اپنے فلیٹ میں بیٹھے تھے دونوں اس وقت ایک سوچ میں مبتلا تھے دونوں کے دماغ سے وہ منظر نہیں ہٹ رہا تھا جب منہا اور مناہل نے اُس لڑکے سے ہاتھ ملایا تھا۔۔۔

لیکن دونوں ابھی خاموش تھے۔۔۔

مجھے نکاح کرنا ہے۔۔۔ علی کی بھاری آواز نے خاموشی کو توڑا۔۔۔

مجھے بھی۔۔۔۔میر نے بھی کسی غیر مرئی نقطے پر دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔

ابھی دونوں اگے کچھ بولتے کہ گھر کا دروازہ کھلا اور التمش تیزی سے اندر آیا
۔۔۔۔

سمجھتی کیا ہے وہ خود کو ہاں بہت بڑی توپ چیز ہے آج دوسری بار اُس نے مجھ پر ہاتھ اٹھایا ہے سن رہے ہو تم دونوں التمش یزدانی پر یعنی اپنے شوہر پر۔۔۔

التمش نے اتے ساتھ ہی اپنی بھڑاس نکال دی جبکہ علی اور میر بھی اپنی پریشانی چھوڑ کر التمش کی بات سن رہے تھے۔۔۔

آرام سے بیٹھ پھر بتا کیا ہوا ہے۔۔۔۔ علی نے اُسے غصے سے دائیں بائیں چکر لگاتے دیکھ کر کہا۔۔۔۔۔

التمش نے اپنے بالوں میں ہاتھ پھیرا اور پھر صوفے پر بیٹھا۔۔۔۔۔

اور آج ہوا سارا واقعہ دونوں کو بتا دیا۔۔۔۔۔

غلطی تو تیری ہے نہ کوئی اپنی بیوی کو ایسے بولتا ہے بھلا۔۔۔۔۔

علی نے التمش کو لتاڑا۔۔۔۔

اب تو اُسکی طرف داری نہ کر آئی بات سمجھ میں۔۔۔۔ وہ کیوں میری چیزوں میں دخل اندازی کر رہی ہے۔۔۔۔

التمش نے تنے چہرے کے ساتھ کہا۔۔۔

وہ تیری بیوی ہے انکا حق ہے تیری ہر چیز پر۔۔۔۔ علی نے پھر سمجھایا۔۔۔۔

اب التمش اُن دونوں کو کیسے سمجھاتا کہ فرق اُسے اُس چیز سے پڑتا ہے جب اُس نے کہا تھا کہ وہ کبھی التمش سے محبت نہیں کرے گی۔۔۔اور ایک یہی بات التمش کے دماغ میں سٹک ہو گئی تھی۔۔۔۔۔۔

یہ تم دونوں کیوں اپنے منہ لٹکا کر بیٹھے ہوئے ہو۔۔۔۔

التمش نے دونوں کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔

ہمیں نکاح کرنا ہے۔۔۔دونوں نے ایک ساتھ کہا۔۔۔

کیا مذاق ہے یار ابھی میرا ہسنے کا بلکل دل نہیں ہے۔۔۔التمش نے جھنجھلا کر کہا۔۔۔

التمش ہم مذاق نہیں کر رہے۔۔۔۔میر نے التمش کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔۔

اچھا صحیح ہے تم مذاق نہیں کر رہے تو ذرا تمہیں کچھ یاد کرواؤ تو جناب یاد کرو اپنے نام پر کسی کو چھوڑ کر آئے ہوئے ہو۔۔۔۔۔التمش کتنا بھی آوارا سہی لیکن صرف اپنے لیے ہے۔۔۔۔

التمش جو پہلے سے ہی بھرا بیٹھا تھا میر کے بولنے پر سب بول کر خاموش ہو گیا جبکہ اب علی الجھ گیا تھا۔۔۔۔

کیا مطلب ہے بتاؤ مجھے تم دونوں نے مجھ سے کیا بات چھپائی ہے۔۔۔۔ علی نے میر کی طرف دیکھ کر کہا جو التمش کی بات پر اپنی ہاتھوں کو زور سے ایک دوسرے میں الجھائے بیٹھا تھا جیسے نہ جانے کتنا ضبط کر رہا ہوں۔۔۔۔

جناب نکاح شدہ ہے اور کسی کو اپنے نام پر چھوڑ کر آئے ہوئے ہے یہ بات صرف اس نے مجھے بتائیں تھی۔۔۔۔

التمش نے علی کو ساری بات کلیئر کی۔۔۔۔

واہ واہ۔۔ کیا بولوں میں اب مجھے کمینوں تم دونوں اپنا دوست مانتے بھی ہو یا نہیں یہ بات مجھ سے کیوں چھپائی۔۔اور واہ کیا کہنے ہے تمہارے میر صاحب شادی شدہ تھے لیکن پھر بھی غیر لڑکیوں سے تعلق رکھے تم نے ایک بار بھی اُس معصوم کا خیال نہیں آیا۔۔۔۔

علی نے میر کو اچھی خاصی سنائی۔۔۔

یہ التمش بھی تو بھابھی کے ہوتے ہوئے رکھا ہوا ہے تعلق۔۔۔میر نے چھوٹے بچے کی طرح التمش کی شکایت لگائی۔۔۔

ابے اوئے چپ کر جب سے شادی ہوئی ہے نہیں گیا کسی لڑکی کے پاس میں ۔۔۔

التمش نے فوراََ سے اپنی صفائی پیش کی جیسے وہ عدالت میں کھڑا ہو اور علی جج ہو۔۔۔۔

چپ کرو تم دونوں۔۔۔۔۔
علی نے دونوں کو چپ کروایا۔۔۔۔

اب بتاؤ کیا کرنا ہے۔۔۔۔

التمش نے کہا۔۔۔

یار دیکھو میں اُس لڑکی کو بول کر آیا تھا کہ طلاق لے لینا
لیکن اتنے عرصے سے اُس نے مجھ سے رابطہ ہی نہیں کیا اور میری بات سنو
میں اُس کو چھوڑ دونگا یار میں اپنی زندگی مناہل کے ساتھ گزارنا چاہتا ہوں اور

یقین کرو میں اُن دونوں میں کسی کے ساتھ بھی نہ انصافی نہیں ہونے دونگا

میر نے علی اور التمش کو بات سمجھانا چاہی-----
لیکن اُن دونوں کے چہرے بلکل اسپاٹ تھے---

یار میں بہت پیار کرنے لگا ہوں مناہل سے یار نہیں رہ پاؤ گا اُس کے بغیر
---سمجھو نہ یار بابا نے میری مرضی کے بغیر کروایا تھا میرا نکاح---

میر کی حالت رونے والی ہو گئی تھی-----

ٹھیک ہے پھر کرتے ہے کچھ نہ کچھ-----

التمش نے کہا جبکہ اسکی بات سن کر علی اور میر کے چہرے پر مسکراہٹ آگئی کیونکہ وُہ جانتے تھے اب التمش نے بول دیا ہے تو وہ کر کہ ہی رہے گا۔۔۔۔

التمش کے دماغ میں پھر سے ہانیہ اور اُسکی باتیں گونجنے لگی تھی۔۔۔۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔،۔۔۔۔۔۔۔۔۔،۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔،۔۔۔۔۔۔۔۔،۔۔۔۔

۔۔۔۔،۔۔۔۔۔۔۔۔،۔۔۔۔۔۔۔،۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔،۔۔۔۔۔۔

ہانیہ ایزل کے کمرے میں ائی تو ایزل ویسے ہی بستر پر لیتی ہوئی تھی۔۔۔۔

ایزل میری جان اٹھ جاؤ کتنا اندھیرا کر رکھا ہے کمرے میں۔۔۔ہانیہ نے کھانے کی ٹرے میز پر رکھی اور کمرے کی لائیٹس ان کر کے پردے ہٹانے لگی۔۔۔۔

جاگ گئی ہوں بھابھی بس اٹھنے کا دل نہیں چاہ رہا تھا۔۔۔۔

ایزل نے اٹھتے ہوئے کہا۔۔۔

کمزوری بھی تو ہو گئی ہو گی نہ اتنی اس لیے۔۔ چلو یہ کھانا کھالو۔۔۔

ہانیہ نے کھانے کی ٹرے ایزل کے پاس رکھی۔۔۔

بھابھی مجھے آپ سے کچھ پوچھنا تھا۔۔۔ مطلب میں کچھ بتانا چاہتی ہوں بھابھی آپکو۔۔۔۔

ایزل جو اپنے دماغ میں سوچ چکی تھی کہ وہ ہانیہ کو سب باتیں بتادے گی ہانیہ سے کہنے لگی۔۔۔

میری جان بتاؤ مجھے میں سن رہی ہوں۔۔۔ہانیہ نے ایزل کے ہاتھوں کو اپنے ہاتھ میں لے کر کہا۔۔۔

بھابھی آپ مجھے غلط تو نہیں سمجھے گی نہ مجھے بدکردار تو نہیں سمجھے گی میں نے کچھ بھی ایسا نہیں کیا ہے لیکن پھر بھی میں اُسے گندی لڑکی لگتی ہو بھابھی آپ بھی مجھے گندی لڑکی تو نہیں سمجھے گی نہ۔۔۔۔

ایزل نے روتے ہوئے ہانیہ سے کہا تو ایزل کی ایسی حالت دیکھ کر ہانیہ کی آنکھوں میں بھی آنسو جمع ہو گئے۔۔۔

میری جان میں تمہیں بلکل غلط نہیں سمجھو گی بتاؤ مجھے کیا ہوا ہے میری جان۔۔۔۔

ہانیہ نے ایزل کے چہرے سے آنسو صاف کرتے ہوئے کہا۔۔۔۔

ایزل نے ہانیہ کو ساری بات بتادی حتہ کے عادل کا نام بھی بتا دیا۔۔۔۔۔

ایزل جب بول کر چپ ہوئی تو ہانیہ نے ایک لمبی سانس لی۔۔۔۔

اسی لیے تم نے آج کپڑے دوسرے پہنے تھے۔۔۔۔

ہانیہ کے سوال پر ایزل نے اپنا چہرہ اثبات میں ہلا یا۔۔۔۔

میری جان دیکھواب میں تمکو جو بھی بتاؤ گی امید کرتی ہو تم سمجھو گی۔۔۔۔

ہانیہ نے کھانے کی ٹرے سائڈ پر کی اور ایزل کے قریب آ کر اُس کے ہاتھ تھامتے ہوئے کہا۔۔۔

دیکھو اس میں تمہاری کوئی غلطی نہیں ہے نہ ہی تم غلط ہو کسی سے محبت کرنا غلط بات نہیں ہوتی۔۔۔

ہانیہ کے محبت کا نام لینے پر ایزل نے فوراً سے اپنا جھکا سر اٹھایا اور حیرت سے پوچھا۔۔۔

محبت۔۔۔

ہاں میری جان محبت اتنا تو میں سمجھ گئی ہو کہ یہ معمولی سی پسند نہیں ہوتی جب اگلے انسان کے الفاظ آپکو نشتر کی طرح چب جائے جب وہ آپ پر ایک بھی نگاہ اُلفت کی نہ ڈالے آپ سے نفرت کا دعویدار بن جائے تو میری جان ایسی ہی حالت ہوتی ہے جیسی تمہاری ہے۔۔۔

ہانیہ نے ایک ہاتھ ایزل کے گال پر رکھا۔۔۔

تم گندی لڑکی نہیں ہو نہ ہی تم بدکردار ہو محبت اچھی لڑکیاں بھی کرتی ہے میری جان اور اُس محبت کو پانے کے لیے وہ اپنے اللہ سے رجوع کرتی ہے نہ اُس کے بندے کے سامنے ہاتھ پھیلاتی ہے۔۔۔۔

تم خود کو بدلنا چاہتی ہو تم عادل کی پسند میں رنگنا چاہتی ہوں تم چاہتی ہو عادل تم سے محبت کرے تو اللہ سے آس لگاؤ نہ ویسی بن جاؤ جیسے اللہ کو پسند ہو

۔۔۔وہ چیزے کرو جو اللہ سے تمہیں نزدیک کر دے۔۔۔اگر تم اللہ کی رضا میں راضی ہو جاؤ گی تو عادل بھی خود بہ خود تم سے محبت کرے گا۔۔۔

ہانیہ بہت اچھے طریقے سے ایزل کو سمجھا رہی تھی اور ایزل کو بھی اُسکی بات سمجھ میں آ رہی تھی۔۔۔

تم جس طرح کے کپڑے پہنتی ہو نہ میری جان اُس میں تمہارا جسم واضح ہوتا ہے تبھی تو عادل نے تمہیں اس طرح کہا۔۔۔جبکہ اللہ نے بھی عورتوں کو پردے کا حکم دیا ہے۔۔۔۔

سمجھ رہی ہو نہ میری بات۔۔۔

ہانیہ نے ایزل سے پوچھا جس نے اثبات میں سر ہلایا۔۔۔

بھابھی اللہ کے قریب کیسے ہوتے ہے۔۔۔۔

ایزل نے انتہائی معصومیت سے سوال کیا۔۔۔۔۔

اللہ کے قریب کون سا بندہ ہے اس بات کا اندازہ کسی کو نہیں ہوتا۔۔۔۔۔ ہم جسے بُرا سمجھ رہے ہوتے کیا پتہ وہ اللہ کے زیادہ نزدیک ہو۔۔۔۔ نماز پڑھ کر اللہ کی عبادت کر کے اپنا ہر دکھ درد اُس کے ساتھ بانٹ کر اُس سے مانگ کر تم اللہ کے قریب ہو سکتی ہو۔۔۔۔

ہانیہ نے کہا۔۔۔

بھابھی میں نے نماز نہیں پڑھی کب سے۔۔۔۔

کوئی بات نہیں آج سے شروع کرو بلکہ ابھی سے شروع کو ابھی عصر کی نماز میرے ساتھ ادا کرنا ٹھیک ہے۔۔۔۔۔

ہانیہ نے یہ مسلئہ بھی حل کیا۔۔۔

اور بھابھی میرے کپڑے۔۔۔

ہاں تمہارے کپڑے وہ تو مجھے بھی نہیں اچھے لگتے لیکن کوئی بات نہیں ہم شاپنگ کر لیتے ہیں ابھی۔۔۔کیسا۔۔۔

ہانیہ نے چٹکی بجاتے ہوئے کہا۔۔۔

جی بھابھی۔۔۔ایزل بھی خوش ہو گئی۔۔۔

ویسے عادل اتنا اچھا بھی نہیں ہے۔۔۔ہانیہ نے ایزل کو چھیڑنے کے لیے کہا۔۔۔

نہیں تو بہت اچھے ہے۔۔۔ایزل نے فوراً سے بولا۔۔۔لیکن ہانیہ کے چہرے پر مسکراہٹ دیکھ کر خود ہے شرما گئی۔۔۔

اللہ تمہارے نصیب اچھے کرے میری جان۔۔۔۔۔
چلو تم جلدی سے یہ کھانا کھاؤ۔۔۔پھر فریش سی ہو کر نیچے آجاؤ۔۔۔ورنہ بابا اور دادی نے پریشان ہی رہنا ہے تمہیں لے کر۔۔۔۔

میں جب تک فری کو سلہ دیتی ہو پھر آرام سے آنلائن شاپنگ کرے گے۔۔۔اور ذرا تمہارے بھائی کے لیے بھی کپڑے خرید لے گے۔۔۔

کیونکہ انکے سارے عجیب وغریب کپڑے میں نے جلا دیے ہے۔۔۔

ھانیہ نے بڑے فخر سے اپنا کارنامہ بتایا۔۔۔

جبکہ اسکی بات سن کر ایزل کے چہرے کی ہوائیں ارگئی۔۔۔

اللہ بھابھی انہوں نے غصّہ کیا ہو گا نہ۔۔۔ایزل نے پوچھا۔۔۔

ایک پل کے لیے ھانیہ کی آنکھوں کے سامنے التمش کا غصے سے بھرا روپ گزرا۔۔۔

ارے ایسی کی تیسی تمہارے بھائی کے غصے کی۔۔

ہانیہ نے کہااور باہر نکلتی چلی گئی۔۔۔۔

صحیح بیوی ملی ہے آپکو بھی جتنے آپ ٹیڑھے ہے اتنی یہ بھی سر پھری ہے

۔۔۔۔

پر جیسی بھی ہے مجھے بہت پیاری ہے۔۔۔۔

ایزل نے تصوّر میں التمش کو سوچتے ہوئے کہا پھر سب کچھ بھولائے کھانا کھانے لگی۔۔۔

اُس کا دل اب ہلکا ہو گیا تھا ساری باتیں جو ہانیہ کو بتا دی تھی۔۔۔۔۔۔

ـــــــــــــــــ

ـــــــــــ،ــــــــــــــ،ـــــــــــــــــــــ،ـــــــــــــــ،ــــــــــــــ،ـــــــ

ـــــ،ــــــــــــــــ،ـــــــــــــــ،ــــــــــ،ــــ

ایزل جب نیچے ائی تو سب بیٹھے چائے سے لطف اندوز ہو رہے تھے۔۔۔

ایزل کو دیکھ کر دادی اور یزدانی صاحب مسکرائے۔۔

کیسی طبیعت ہے بچے کی۔۔۔ یزدانی صاحب نے اپنا بازو پھیلا کر ایزل کو اپنے پاس انے کا اشارہ کرتے ہوئے کہا۔۔

بلکل ٹھیک ہوں بابا میں۔۔۔

رنگ دیکھو کیسے کملا گیا ہے بچی کا۔۔۔

برابر میں بیٹھی آسیہ بیگم نے ایزل کے سر پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا۔۔۔

اُف اوہ دادی ٹینشن نہ لے میں بلکل ٹھیک ہو۔۔۔کیوں بھابھی۔۔۔۔

ایزل نے آسیہ بیگم کو کہا آخر میں ہانیہ کی طرح دیکھ کو اپنی آبرو اچکا کر پوچھا۔۔۔۔

ہاں نہ بلکل ٹھیک ہے ہماری آئزل۔۔۔۔

ہانیہ نے کہا۔۔۔

بھابھی چلے آجائے مجھے بہت اچھا شاپنگ سٹور پتہ ہے آنلائن جلدی سے شاپنگ کرتے ہیں۔۔۔

ہاں صبر کرو میں لپٹوپ منگواتی ہوں۔۔۔پھر کرتے ہے۔۔۔

ہانیہ نے پاس کھڑی ملازمہ کو لپیتوپ لانے کا کہا۔۔۔

ایزل اور ہانیہ نے بہت سارے کپڑے آنلائن خریدے تھے ہانیہ نے التمش کے لیے بھی کپڑے خرید لیے تھے جو پہننے کے قابل تھے۔۔۔

جبکہ یزدانی صاحب اپنے گھر کا پر سکون ماحول دیکھ کر اللہ کے شُکر گزار تھے۔۔۔

مسز یزدانی تو ملک سے باہر اپنی ہی دنیا میں مگن تھی اُن کو نہ اپنے بچوں کی فکرِ تھی اور نہ شوہر کی۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔،۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔،۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔،۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

،۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔،۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔،۔۔۔۔۔۔۔۔۔،۔۔۔۔۔۔۔

کیا ہوا منہا اتنی خاموش کیوں ہو۔۔۔ مناہل نے گاڑی چلاتے ہوئے منہا کی خاموشی محسوس کر کے پوچھا۔۔۔

مناہل کی آواز پر منہا جو علی کے رویہ کے بارے میں سوچ رہی تھی ہوش میں آئیں۔۔۔

نہیں تو بس ایسے ہی میں خاموش تھی تم بتاؤ مناہل تم نے کیا کرنا ہے کب تک اپنے شوہر سے یہ سچائی چھپاؤ گی کہ وہ تمہارا شوہر ہے اور تم اُسکی بیوی۔۔۔۔

کبھی نہیں جب اُسے یاد ہی نہیں میرا وجود تو پھر میں کیوں اُس کو یاد دلاؤ۔۔۔۔

مناہل نے تلخئ سے کہا۔۔۔

اِس کے بعد دونوں بہنیں خاموش رہی اپنی اپنی سوچ میں اُلجھی ہوئی۔۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔،۔۔۔۔۔۔۔۔۔،۔۔۔۔۔۔۔۔۔،۔۔۔۔۔۔۔۔۔،۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔،۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔،۔۔۔۔۔۔۔۔۔،۔۔۔۔۔۔۔۔۔،۔۔۔۔۔۔۔۔۔

دوپہر سے شام اور شام سے رات ہو گئی لیکن التمش گھر نہ آیا۔۔۔

ہانیہ کو فکر بھی ہو رہی تھی کہ پتہ نہیں کہاں ہو گا۔۔۔

سب نے رات کا کھانا کھالیا تھا ہانیہ نے فری کھانا کھا کر سلہ دیا تھا۔۔

اور خود لاؤنج میں بیٹھی التمش کا انتظار کر رہی تھی۔۔

بیٹھے بیٹھے ہانیہ کی آنکھ لگ گئی اور وہی ڈائننگ ٹیبل پر ہی سر رکھ کر سو گئی۔۔۔

التمش تقریباً رات کے ایک بجے گھر واپس آیا تھا اپنے دیہان میں سیٹی کی دھن بجاتا ہوا وہ کمرے میں جانے لگا۔۔۔

کہ ڈائننگ ٹیبل پر نظر پڑتے ہی اُسکے قدم رک گئے گھڑی میں نظر دوڑائیں
تو رات کا ایک بج رہا تھا۔۔۔

بے اختیار ماتھے پر بل پڑے پھر یکدم دماغ میں خیال آیا کہ وہ اُس کے انتظار
میں ہی تو بیٹھی ہو گی یہاں۔۔۔

عجیب سا سکون رگوں میں دوڑ گیا۔۔۔۔

بھاری قدم اٹھا کر ہانیہ کے قریب آیا اور ساتھ والی کرسی پر بیٹھ گیا۔۔۔

نظرے ہانیہ کے چہرے پر مرکوز تھی۔۔۔۔

چمکتی رنگت بند آنکھیں لمبی پلکیں جو اُس کے رخسار پر گری ہوئی تھی گلابی لب اور اوپر سے کالا لباس کسی جادوئی دنیا سے ائی شہزادی لگ رہی تھی۔۔۔

دونوں ہاتھ اپنے چہرے کے نیچے رکھے معصومیت سے سوئی ہوئی۔۔

التمش نے اپنا ہاتھ آگے بڑھایا اور چہرے پر ائی لٹ کو کان کے پیچھے کیا۔۔
یہ حسین اور صاف دل والی لڑکی اُس کی تھی اُسکی بیوی تھی۔۔۔

یکدم احساس ملکیت ہوا تو ہاتھ آنکھوں پر سے ہوتے ہوئے لبوں پر آ ٹھہرا۔۔۔

التمش جانتا تھا ہانیہ بری نہیں ہے اور نہ وہ اُس سے نفرت کرتا تھا کر ہی نہیں سکتا تھا پہلی نظر میں اُس کے دل کو بھا گئی تھی یہ لڑکی۔۔۔۔

اُسے صرف غصّہ ہانیہ کے تھپڑ مارنے کا تھا اس بات کا تھا کہ وہ یہاں اُس کو صحیح کرنے ائی ہے۔۔۔ہانیہ اسکو بدل دے گی۔۔۔اچھا انسان بنا دے گی اور پھر چھوڑ کر چلی جائے گی۔۔۔

یہ باتیں اُس کے دماغ میں لکھی ہوئی تھی اپنے والدین کو بچپن سے لڑتا دیکھتا آیا تھا اپنی ماں اور باپ کے پیار سے محروم رہا تھا اس بات پر یقین کر بیٹھا تھا کہ ہانیہ بھی اُسے چھوڑ دے گی۔۔۔۔

اچانک سے اپنے سینے میں دھڑکتے دل کی سنتے ہوئے ہانیہ کے چہرے پر جھکا اپنا محبت بھرا لمس اُس کے ماتھے پر چھوڑا۔۔۔۔

ابھی لبوں پر جھکتا کہ ہانیہ اپنے اوپر سایہ سا محسوس کرتی اٹھ بیٹھی۔۔۔

ہانیہ کے اچانک سے اٹھنے پر ہانیہ کا سر التمش کی تھوڑی سے ٹکرایا۔۔۔

ہانیہ کا تو کچھ نہیں بگڑا البتہ التمش نے اپنی آنکھیں زور سے بند کی درد کی وجہ سے۔۔۔

آپ کب آئے۔۔۔اور یہاں کیا کر رہے ہے۔۔۔اتنی دیر سے کیوں آئے ہیں۔۔۔

ہانیہ نے منڈی مندی آنکھوں سے سوالوں کی بوچھاڑ کردی التمش پر۔۔۔

ناچنے آیا ہو اور جب بھی اؤ تمہیں کیا اس سے۔۔۔۔

التمش نے چڑ کر کہا۔۔۔

ایک تو میرے لگ گئی ہے اوپر سے سوال پوچھی جا رہی ہو۔۔۔۔

التمش نے اپنی تھوڑی مسلتے ہوئے کہا۔۔۔

زیادہ زور سے لگ گئی سوری لیکن آپ بھی تو جب جن کی طرح ایسے سایہ کیے ہوئے ہونگے تو ہو گا نا ایسا۔۔۔

ہانیہ نے اپنے ہاتھ سے التمش کی تھوڑی سہلاتے ہوئے کہا۔۔۔

التمش خاموشی سے اُس کا لمس محسوس کر رہا تھا۔۔۔

ہانیہ کو بھی چہرے پر نظروں کی تپش محسوس ہوئی تو التمش کی طرف دیکھا جو لو دیتی نظروں سے ہانیہ کو دیکھ رہا تھا۔۔۔

کھانا کھایا اپنے میں آپکا انتظار کر رہی تھی۔۔۔

ہانیہ نے فوراً اپنا ہاتھ ہٹا کر پوچھا۔۔۔ہانیہ کے ہاتھ ہٹانے پر التمش کو ہوش آیا۔۔۔

کھایا تو نہیں ہے ویسے اتنی عزت مجھے راز نہیں آ رہی۔۔۔۔

التمش نے ایک لمبی سانس چھوڑتے ہوئے کہا۔۔۔

۔میں گرم کرتی ہو کھانا۔۔۔ہانیہ جلدی سے اُٹھی التمش نے بھی کچھ نہیں کہااُسے واقعی میں۔بھوک لگی تھی۔۔۔

ویسے انداز اچھا اپنایا ہے تم نے خالص بیویوں والا رات کو شوہر کا انتظار کرنا ۔۔لیکن اتنی عزت جو تم دے رہی ہو مجھے ہضم نہیں ہو رہی۔۔۔

التمش نے اپنا رخ ہانیہ کی طرف کرتے ہوئے کہا جو تیزی سے التمش کے لئے کھانا گرم کر رہی تھی۔۔۔

وہ کہاوت نہیں سنی آپ نے بکرے کو ذبح کرنے سے پہلے خوب خاطر تواضع کی جاتی ہے بس وہی سمجھ لے۔۔۔

ہانیہ نے شرارتی انداز میں کہا۔۔۔

جبکہ التمش کو اُس سے بات کرتے ہوئے اچھا لگ رہا تھا۔۔۔

اوا چھا سمجھ گیا کچھ نئ کھچڑی پک رہی ہے تمہارے دماغ میں۔۔۔ ہیں نہ۔۔۔

التمش نے اپنی دونوں آنکھوں کو سکورتے ہوئے کہا۔۔۔

پلاؤ۔۔۔ پلاؤ بن رہا ہے اور وُہ بھی بہت لذیذ۔۔۔

ہانیہ نے بھی اسی کے انداز میں اپنے دونوں ہاتھ سلیپ پر رکھا کر تھوڑا جھکتے ہوئے کہا۔۔۔

التمش کو اُس کے انداز پر بہت ہنسی آرہی تھی۔۔۔۔

وہ واقعی میں بہت الگ تھی سب سے الگ۔۔۔۔

ہانیہ نے التمش کی طرف کھانا لگایا۔۔۔
التمش سمجھا اب وُہ چلی جائے گی لیکن توقع کے برعکس ہانیہ ساتھ والی کرسی پر بیٹھ گئی۔۔۔اور خود بھی التمش کی پلیٹ سے کھانا کھانے لگی۔۔۔

جبکہ التمش صرف اسکو دیکھا جارہا تھا۔۔۔

کھانا کھائے مجھے بات میں گھور لی جئے گا۔۔۔ہانیہ نے اُسکا دیہان کھانے کی طرف کیا۔۔۔

التمش نے ہانیہ کی بات پر آرام سے کھانا کھانا شروع کیا۔۔

ایک الگ احساس رگوں میں جاگا تھا ایک عجیب لے پر دل دھڑکا تھا۔۔۔

دونوں کا دیہان تھا تو کھانے پر لیکن اپنی کیفیت پر دونوں ہی حیران اور پریشان تھی۔۔۔۔۔ یہ کیسا سکون تھا جو صرف دونوں پاس ہوتے تھے تب ہی محسوس ہوتا تھا۔۔۔۔۔۔

ہانیہ نے کھانا ختم کیا اور اپنے ہاتھ پیچھے کیے۔۔۔ جبکہ التمش نے بھی اپنے ہاتھ کھانے سے ہٹائے۔۔۔ ایسا لگا جیسے آج ہی پیٹ بھر کر کھایا ہو کھانا اُس نے۔۔۔۔

ہانیہ برتن اٹھانے لگی جب التمش کی بات پر اُسکے ہاتھ ساکن رہ گئے۔۔۔۔

لگتا تمہیں دولت کا نشا نہیں لگا۔۔۔ لیکن بہت جلد وُہ بھی لگ جائے گا پھر دیکھے گے تمہاری بیویوں والی خدمات تب بھی رہتی ہے یہ نہیں۔۔۔۔

التمش جو اپنے دل کی حالت پر پریشان تھا اپنے دل کی بات بول اٹھا اور چپ چاپ پانی کا گلاس ایک سانس میں خالی کر کے کمرے کی طرف بڑھ گیا۔۔۔۔

ہانیہ کی نظروں نے کمرے میں داخل ہونے تک اُس کا پیچھا کیا۔۔۔

التمش کی بات کا مطلب وہ اچھی طرح سمجھ گئی تھی التمش ڈرتا تھا کس وجہ سے اپنی ماں کی وجہ سے وہ سمجھتا تھا اگر وہ بھی ہانیہ سے اٹیچ ہو جائے گا تو ہانیہ بھی وہی کرے گی جو مسز یزدانی نے کیا تھا یہ کر رہی ہے آج تک۔۔

مطلب وُہ ڈرتا تھا کسی کو پیار اور توجہ دینے سے کہ بدلے میں اُسے ویسا ہی پیار اور توجہ نہ ملی تو۔۔۔۔

ہانیہ نے خاموشی سے برتن سمیٹتے کچن وغیرہ صاف کر کے کمرے کا رخ کیا۔۔۔۔

ہانیہ کمرے میں ائی تو التمش وہی کپڑے کے ساتھ ایک ہاتھ فری کے اوپر رکھے سو رہا تھا۔۔۔۔

ہانیہ جانتی تھی التمش فری سے پیار کرنے لگا تھا ہانیہ جانتی تھی کہ وہ فری کے ساتھ رات میں جب وہ سو رہی ہوتی ہے تب ہانیہ کی برائی کرتا ہیں۔۔۔۔

اور ایزل کی طبیعت کا سن کر بھی کتنا پریشان ہوا تھا۔۔۔۔

مطلب یہ انسان پیار کرتا ہیں سب سے سبکی فکر بھی کرتا ہے بس جتاتا نہیں ہے حق جتانے سے ڈرتا ہے۔۔۔۔

ہانیہ چلتی ہوئی التمش کی طرف ائی اور بلکل آرام سے التمش کے ماتھے پر اپنے نرم لبوں کا لمس چھوڑا۔۔۔۔

آپکا لمس محسوس کر کے ہی آٹھ گئی تھی میں۔۔۔

ہانیہ نے اپنے لب التمش کے کان کے پاس لا کر دھیمی سرگوشی میں کہا۔۔۔

مجھے دولت سے کوئی لینا دینا نہیں ہے نہ مجھے چاہیئے۔۔۔۔بس چاہتی ہو آپ یہ غلط کام چھوڑ دے اس رشتے کو ایمانداری کے ساتھ نبھائے۔۔۔۔

اپنے اوپر چڑھائے اس زبردستی کے خول کو اُتار پھینکے۔۔۔
ہانیہ کی طرف قدم تو بڑھائے ہانیہ کبھی نہیں چھوڑ کر جائے گی آپکو۔۔۔۔

ہانیہ نے کہا اور پھر خود بھی سونے کے لیے چلی گئی۔۔۔
جبکہ التمش جو جاگ رہا تھا ہانیہ کے نرم لمس اور سرگوشی پر اپنی سانس روک گیا۔۔۔

نہیں یقین کرنا مجھے ان سب پر بلکل بھی۔۔۔التمش نے اپنے دل کو دپٹا جو چاہ رہا تھا کہ پاس لیٹی لڑکی کو اپنی باہوں میں بھر کر سکوں سے سو جائیں اُسکی بات پر یقین کر لے۔۔۔۔۔

جانے کب نیند نے بھی التمش کو اپنی آغوش میں لے لیا۔۔۔

جبکہ التمش کو یہ بات کون سمجھائے کہ یزدانی صاحب کے جائیداد ہانیہ کے نام کرنے کے بعد بھی وہ ویسی کی ویسی ہے۔۔۔۔

فجر کی اذان چاروں طرف گونجی۔۔۔۔اپنی آنکھیں مسلتی ہوئی ایزل اُٹھی ۔۔۔

آٹھ کر وضو کیا اللہ کے حضور حاضر ہوئی۔۔ نماز پڑھ کر جو سکون ایزل کو محسوس ہوا تھا وہ نے قابل بیان تھا ایسا لگتا ہے کندھوں سے بوجھ ہٹ گیا ہے۔۔۔۔

دعا کے لیے ہاتھ اٹھایا تو اُس بے مہر شخص کا خیال آیا۔۔۔بے ساختہ ایک آنسو آنکھ سے بہا۔۔۔

یہ اللہ میں نے سب تُجھ پر چھوڑ دیا ہے میری محبت کو تکمیل تک آپ پہنچائیے گے۔۔۔مجھے کامل یقین ہے آپ پر بھابھی کہتی ہے یہ محبت ہے اگر یہ محبت ہے تو میں اپنے پورے دل سے کرونگی یہ اللہ اُن کے دل میں بھی میرے لئے تھوڑی محبت ڈال دے۔۔۔۔

ایزل نے دعا ختم کر کے اپنا رخ الماری کو جانب کیا۔۔۔

وہاں سے ایک جامنی رنگ کا شلوار قمیض نکالا جو اُس نے کل ہانیہ کے ساتھ منگوایا تھا۔۔۔

جامنی رنگ کا سوٹ جس کی قمیض کے بارڈر پر سفید رنگ کی بیل لگی ہوئی تھی اور آستینوں کے آخر میں بھی سفید کام والی بیل تھی جبکہ سٹریٹ پاجامہ تھا اور جامنی اور سفید رنگ دونوں کے امتیاز کا دوپٹہ تھا۔۔۔۔

ہانیہ نے بیڈ پر اپنے کپڑے رکھے پھر ساتھ ہی سفید رنگ کا حجاب نکالا جو کل ہانیہ نے اُس کے لئے آرڈر کیا تھا۔۔۔

نماز پڑھ کر سکون سا محسوس ہوا تھا سورج طلوع ہونے والا تھا اور ابھی ہانیہ بھی آٹھ جاتی۔۔۔ایزل نے اپنی کتابیں وغیرہ چیک کی اور تیار ہونے چلی گئی ۔۔۔

۔۔۔۔۔،۔۔۔۔۔۔۔۔۔،۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔،۔۔۔۔۔،۔۔۔۔۔

۔،۔۔۔۔۔۔،۔۔۔۔۔۔۔۔،۔۔۔۔۔۔۔،۔۔۔۔۔۔،۔۔۔۔۔

ہانیہ کی آنکھ فجر میں ہی کھل گئی تھی۔۔۔روزمرہ کی طرح نماز ادا کی دعا مانگ کر ایک نظر بیڈ پر دیکھا۔۔۔
پھر اٹھ کر باہر نکل گئی۔۔۔

ہانیہ کچن میں ناشتے کی تیاری کروا رہی تھی کہ اسے وہی ملازمہ لاؤنج کی صفائی کر رہی تھی لیکن نظریں اُسکی ہانیہ اور التمش کے کمرے کی طرف تھی۔۔۔

ہانیہ کے ماتھے پر فوراً سے بل پڑے۔۔۔

ہانیہ نے کام چھوڑ اور خاموشی سے جا کر اس ملازمہ کے پیچھے جا کر کھڑے ہو گئی جس کا ہاتھ تو ٹیبل کی صفائی کر رہا تھا لیکن آنکھیں اور سارا دیہان کمرے کی طرف تھا۔۔

اہم اہم۔۔۔۔ہانیہ نے ذرا غصے سے اپنا گلا کھنکھارتے ہوئے تیز نظروں سے اُسے دیکھا۔۔۔

جی۔۔جی میڈم۔۔۔۔ملازمہ فوراً گھبرا کر اٹھی اور ہانیہ کے سامنے سر جھکا لیا۔۔

میری بات اب غور سے سنو اس گھر میں کام کرنے اتی ہو وہ کروں یہ میرا گھر ہے اور یہاں اگر ادھر اُدھر تا کہ جھانکی کی تو تمہیں کام پر سے نکلوانے میں مجھے وقت نہیں لگے گا۔۔۔

ہانیہ نے سختی سے کہا۔۔۔

جبکہ ہانیہ کی بات پر ملازمہ نے اپنے منہ بنایا۔۔۔

نام کیا ہے تمہارا۔۔۔ہانیہ نے نام پوچھا۔۔

جی سیما نام ہے میرا۔۔ سیما نے اپنا نام بتایا۔۔۔

چلو کام پر لگ جاؤ اب جلدی سے۔۔۔ہانیہ بولتی ہوئی دوبارہ کچن کی طرف چلی گئی۔۔

ائی بڑی مجھے باتیں سنانے والی۔۔۔ سیما نے منہ بنا کر کہا اور اپنے کام میں لگ گئی۔۔۔

ہانیہ ابھی کچن میں جاتی کہ اس کا دوسری ملازمہ کی آواز پر رکی۔۔۔

بیگم صاحبہ آپکا فون آیا ہے۔۔۔

میرا فون آیا ہے اچھا میں دیکھتی ہوں آپ جائیے۔۔۔ہانیہ نے کہا اور لینڈ لائن کے پاس جا کر فون اٹھایا۔۔۔

ہیلو۔۔۔

ہیلو بیٹا ہانیہ میں بابا بات کر رہا ہوں۔۔۔

ہانیہ کے ہیلو بولنے پر دوسری طرف کمال صاحب کی آواز گونجی۔۔۔

جی بابا کیسے ہے آپ انیا کیسی ہے آپ دونوں تو مجھے بھول ہی گئے بلکل۔۔۔۔۔ہانیہ نے خیریت پوچھنے کے ساتھ ساتھ شکوہ کیا۔۔۔

میں ٹھیک ہوں بیٹا سب ٹھیک ہے یہاں تم بتاؤ التمش اور باقی گھر والے کیسے ہے اور ہم تمہیں بھولے نہیں بیٹا بس تمہیں وقت دے رہے تھے تاکہ تم نئے رشتوں کو وقت دے سکو بیٹا۔۔۔

فیروز صاحب نے ہانیہ کا شکوہ دور کیا۔۔۔

جس پر ہانیہ مسکرائی۔۔۔

سب ٹھیک ہے بابا یہاں۔۔۔

بیٹا تم سے ایک بات کرنی تھی وہ۔۔۔انیا کو دیکھنے کے لئے کچھ لوگ آرہے ہے تم آجاتی بیٹا التمش کے ساتھ۔۔۔۔

ہانیہ کے بولنے پر فیروز صاحب نے اُسے اپنے فون کرنے کا مقصد بتایا۔۔

کیا مطلب بابا انیہ کا تو عدیل سے رشتہ تھا نہ پھر یہ سب۔۔۔۔

ہانیہ نے الجھ کر پوچھا۔۔۔

بیٹا انیہ پسند کرتی ہے اس لڑکے کو اور میں نے عدیل سے بھی بات کی ہے اُسے کوئی مسلہ نہیں ہے۔۔۔۔۔

ٹھیک ہے بابا میں آجاؤ گی۔۔۔آپ اپنا اور انیہ کا خیال رکھیے گا ٹھیک ہے۔۔۔

ہانیہ نے فلحال کچھ بھی اور کہنا مناسب نہیں سمجھا۔۔۔۔

چند کلمات کے بعد فون کال بند کر دی۔۔۔۔

آخر ان دونوں بھائیوں کو ہو کیا گیا ہے دماغ صحیح کرنے پڑے گے مجھے ان دونوں کے۔۔۔۔۔

ہانیہ نے دانت پیستے ہوئے کہا اور کچن میں چلی گئی سب اٹھنے والے تھے اور اُسے ناشتہ تیار کرنا تھا اور آج تو اسکا شوہر بھی گھر ہی تھا۔۔۔

-----------,----,---------,------------

--------,------,-------------,----------,

التمش کی آنکھ کھلی تو ہانیہ کمرے سے غائب تھی۔۔
التمش نے دیکھا تو فری پاس ہی سو رہی تھی۔۔۔

اتنی زمیدار بنتی ہے ویسے لیکن بچی کا خیال ہی نہیں ہے۔۔۔۔
التمش نے آٹھ کر فری کے ارد گرد تکیے لگائے تاکہ وہ گرے نہ۔۔۔

اور پھر خود فریش ہونے واشروم چلا گیا التمش باتھ روب پہنے ڈریسنگ روم میں آیا تو سامنے سفید شلوار قمیض دیکھ کر عجیب سامنہ بنایا۔۔۔

اپنی وریڈراپ کھولی تو سب شلوار قمیض اور تھری پیس سوٹ دیکھ کرالتمش نے کوفت سے اپنا سر ادھر سے اُدھر ہلایا۔۔اور اسی حلیے میں کمرے سے باہر نکلا۔۔۔

ریلنگ سے جھک کر نیچے دیکھا تو ہانیہ بھی سفید کپڑوں میں سر پر دوپٹہ لیے ڈائننگ ٹیبل پر ناشتہ لگا رہی تھی۔۔۔

اوہ میڈم۔۔ کپل گولز بنانا چاہ رہی ہے۔۔۔التمش نے سوچا اپنے چہرے پر نظروں کا ارتکاز محسوس کر کے التمش نے نیچے دائیں جانب دیکھا تو اُسی دِن والی ملازمہ کو خود کی طرف تکتا پایا۔۔۔

ایک دم سے ہانیہ کا وہ جلالی روپ آنکھوں کے پردے پر لہرایا۔۔۔

میری شیرنی نے اگر دیکھ لیا نہ اس کو ایسے دیکھتے ہوئے تو کچا ہی کھا جائے گی اسے۔۔۔۔

التمش نے ہانیہ کے بارے میں سوچا اور مسکراہٹ کے ساتھ اپنے کمرے میں واپس چلا گیا۔۔۔

جبکہ اسکی مسکراہٹ سے سیما غلط فہمی کا شکار ہو گئی تھی۔۔۔۔

ہاں کب تک تم سے کوئی بچ سکتا ہے سیما حسن ہی ایسا پایا ہے تم نے۔۔۔۔

سیما نے اپنے آپکو کہا اور پھر بال جھٹکتی ہوئی کام پر لگ گئی۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔،۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔،۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔،۔۔۔۔۔۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔،۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔،۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔،۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔،۔۔

التمش کمرے میں آیا اور ہانیہ کی نکالی ہوئی شلوار قمیض چھوڑ کر بلیک شلوار قمیض نکال کر پہنی۔۔۔۔

ایک تو اُسکی مجبوری بھی تھی کہ اُسے اب یہی کپڑے پہننے تھے کیونکہ اور کپڑے تو ہے ہی نہیں ہے اُس کے پاس۔۔۔۔

لیکن صرف اپنے دل کو دیا ایک جھوٹا دلاسہ تھا جبکہ اسکے پاس ابھی اس وقت اتنے پیسے تھے کہ وُہ ارام سے جا کر اپنے لئے اپنی پسند کے کپڑے لا سکتا تھا۔۔۔

لیکن کہیں نہ کہیں دل یہی چاہتا تھا کہ ہانیہ کی پسند میں ڈھل جائے۔۔۔۔

التمش نے اپنے بال سیٹ کیے پھر بھر کر خود پر پرفیوم سپرے کیا۔۔

ابھی جانے کو پلٹا تھا کہ فری رونے لگی۔۔۔

ارے کیوں رو رہا ہے میرا بچا۔۔۔

التمش فوراً سے فری کے پاس آیا اور اسکو گود میں اٹھا کر چپ کروانے لگا۔۔

التمش کو اگر کوئی دیکھ لیتا تو یقینا بیہوش ہو جاتا کو فری کو ایسے چپ کروا رہا تھا
جیسے نجانے کتنے بچوں کو پال چکا ہے۔۔۔

جبکہ فری بھی التمش کی گود میں چپ ہو گئی تھی۔۔۔۔

دیکھا تمہاری ماں سے زیادہ اچھی طرح سنبھال سکتا ہوں میں تمہیں۔۔۔

التمش نے فری کے گال پر پیار کرتے ہوئے کہا۔۔۔
تو اب ایک کام کرتے ہے تمہاری ماں کو اکیلا کر دیتے ہے تم میری ٹیم میں آ جاؤ۔۔۔۔

اور دیکھو ویسے بھی تم اب میری بیٹی بن ہی گئی ہو ایک طرح سے۔۔۔۔
التمش بول ہی رہا تھا کہ اُسکی آخری بات پر فری نے منہ بنایا جیسے اُسے یہ بات پسند نہیں ائی ہو

اچھا اچھا تم میری ہی بیٹی ہو ویسے بھی مجھے بچے بہت پسند ہے چلو نیچے چل کر تمہاری ماں کو احساس دلائے کہ وہ بیوی کے ساتھ ایک ماں بھی ہے۔۔۔

التمش پری کے بال سہی کرتا ہوا کمرے سے نکلا۔۔۔

التمش نے نیچے نظرے دوڑائیں تو آئزل کے علاوہ باقی سب ناشتہ کرنے بیٹھ گئے تھے جبکہ ہانیہ سرو کر رہی تھی۔۔۔

التمش کے قدموں کی آواز پر سب نے ایک دفعہ پہلے کی طرف التمش کی طرف دیکھا آسیہ بیگم اور یزدانی صاحب نے فوراً ماشاللہ کہا۔۔

جبکہ ہانیہ کی نظریں وہی جم گئی۔۔۔

وہ کسی سلطنت کا سلطان جس کے ہاتھ میں اُسکی چھوٹی سی پرنسز تھی بڑی شان سے چلتا ہوا نیچے آرہا تھا۔۔۔

التمش نے ڈائننگ ٹیبل پر کر ہانیہ کا کھلا منہ اپنے ہاتھ سے بند کیا پھر فری کو گود میں لیے اپنی کرسی پر بیٹھ گیا۔۔

جبکہ التمش کی حرکت پر ہانیہ ہوش میں ائی اور اب تینوں التمش کو حیرت سے تک رہے تھے جواب کٹے ہوئے پھل فری کو کھلا رہا تھا باقی سب کو نظرانداز کیے فری سے ہی باتوں میں لگا ہوا تھا۔۔۔

اگر مجھے اور میری بیٹی کو نظر لگادی ہو تو آپ سب بھی اپنا ناشتہ کر سکتے ہیں۔۔۔

التمش نے ویسے ہی جھکے سر کے ساتھ کہا۔۔۔

جبکہ اس کی بات پر یزدانی صاحب اور آسیہ بیگم مسکرا کر ناشتہ کرنے لگے۔۔۔ لیکن ہانیہ اُسے الجھن بھری نظروں سے دیکھ رہی تھی۔۔۔۔

اور اُسے غصہ بھی آیا تھا کہ اسکے نکالے گئے کپڑے کیوں نہیں پہنے۔۔۔

ہانیہ بھی اسکے برابر والی کرسی پر بیٹھ گئی۔۔۔ ایک نظر فری کو دیکھا جو ہانیہ کو بلکل نظرانداز کیے اپنے باپ کے ساتھ مگن تھی۔۔۔

بیوفا باپ بیٹی۔۔۔ ہانیہ نے کلس کر کہا اور اپنا ناشتہ کرنے لگی۔۔۔

ابھی ایک نوالہ ہی لیا تھا کہ ۔۔۔ سلام کی آواز پر پھر سب نے دیکھا لیکن اب تو التمش کو بھی جھٹکا لگا تھا ۔۔۔۔

اسلام علیکم گڈ مارننگ ۔۔۔۔ آیزل بولتی ہوئی اپنی کرسی پر بیٹھ گئی ۔۔۔۔

کیا ہوا کیا میں اچھی نہیں لگ رہی ۔۔۔ آپ سب کیوں اس طرح سے دیکھ رہے ہے ۔۔۔ سب کو اپنی طرف متوجہ پا کر ایزل نے پوچھا ۔۔۔۔

آسیہ بیگم اٹھی اپنی جگہ سے آکر ایزل کے ماتھے پر بوسا دیا ۔۔ اور اپنے دونوں ہاتھوں کی مٹھیاں بنا کر اُس کی نظر اُتاری ۔۔ جبکہ یزدانی صاحب نے چند نوٹ ایزل کے سر پر سے وار کر پاس کھڑی ملازمہ کو دے دیے ۔۔۔

التمش نے فری کو ساتھ لیے اٹھ کر ایزل کے ماتھے پر بوسا دیا ۔۔۔

بہت پیاری لگ رہی ہے ہماری بچی بہت زیادہ پیاری۔۔۔۔اللہ نظر سے بچائے۔۔۔۔

آسیہ بیگم نے پیار بھرے لہجے میں کہا جبکہ ان سب کے ایسے ردِ عمل پر ایزل کی گال دھک اٹھے اور آنکھیں آنسو سے بھر گئی۔۔۔۔

ایزل نے جامنی رنگ کا سوٹ پہنا ہوا تھا جبکہ سر پر اچھی طرح حجاب لیے وہ بہت پیاری لگ رہی تھی۔۔۔ساتھ کندھے پر دوپٹہ پھیلائے۔۔۔

چلے اب سب اپنا اپنا ناشتہ ختم کرے کسی کی نظر کا تو نہیں پتہ آپ لوگوں کی ضرور لگ جانی ہے نظر۔۔۔۔

ہانیہ نے ان لوگوں کا دیہان ناشتے کی طرف کروایا۔۔۔جبکہ التمش نے ہانیہ کی طرف دیکھا یہ اسی کی بدولت تھا کہ گھر میں اب سکون تھا وہ صرف اُسکی زندگی نہیں سدھارنے ائی تھی بلکہ اس نے سب کو سیدھی راہ دکھادی تھی۔۔۔۔

اچانک سے التمش کے چہرہ لال ہوا جبکہ فوراً ناشتے پر سے ہاتھ پیچھے کیا۔۔۔

سب اسکی طرف متوجہ ہوئے۔۔۔تھے اور اس کو دیکھ رہے تھے۔۔۔

جبکہ ہانیہ نے پہلے اُسکی طرف دیکھا پھر فری کی طرف اور سیکنڈ میں معاملہ پہنچان گئی۔۔۔

ہانیہ نے اپنی ہنسی روکنے کے لیے اپنے لب دانتوں میں دبائے۔۔۔اور فری کو التمش کی گود سے لیا....

جبکہ التمش تیز آنکھوں سے ہانیہ کو دیکھ رہا تھا جو فری کے لیے جلدی سے اپنے کمرے میں بھاگی تھی۔۔۔سب کو معاملہ سمجھ میں آیا تو سب اپنی ہنسی چھپانے کی کوشش کرنے لگے۔۔۔

ہنس لے کھل کر ہنس لے۔۔۔۔

التمش بولتا ہوا تیزی سے کمرے کی جانب گیا۔۔

التمش کمرے میں آیا تو ہانیہ فری کو چینج کروا چکی تھی اور بیڈ پر بیٹھی تھی۔۔۔

التمش آیا اور سخت چہرے کے ساتھ فوراً سے واشروم میں چلا گیا۔۔۔

شاباش میری بیٹی اچھا کیا تم نے اپنے باپ کے ساتھ۔۔۔۔

ہانیہ نے فری کے گال پر زور سے بوسا دیتے ہوئے کہا۔۔۔۔

التمش صاحب جو غصے میں اندر آتو گئے تھے اور نہاں بھی لیا تھا لیکن اب جب کپڑوں کا دیہان آیا تو اور غصّہ آیا۔۔۔۔

ڈریسنگ روم میں لگا ہانیہ کا نکالا ہوا سوٹ ہی پہن لیا۔۔۔۔

چوڑیل ہے ایک نمبر کی آخر پہننے ہی پڑے نہ اسکے نکالے ہوئے کپڑے۔۔۔۔۔

التمش اپنے منہ میں بڑبڑایا۔۔۔۔اور نکل کر کمرے میں آیا پھر سے پرفیوم وغیرہ لگایا۔۔۔

ان سب میں ہانیہ بس اپنی ہنسی روکنے کی کوشش کر رہی تھی۔۔۔۔۔۔

بہت ہنسی آ رہی ہے تمہیں۔۔۔

التمش نے تیکھے لہجے میں کہا۔۔۔

ہاں جب بات ہی ہسنے کی ہے تو ہنسی تو آئے گی نہ۔۔۔ہانیہ نے مسکراہٹ دبا کر کہا۔۔۔

ہنس لو کوئی بات نہیں۔۔۔۔ لیکن جو غلط فہمی ہوئی ہے نہ تمہیں کہ میں فری کو اپنی بیٹی بول رہا ہوں تو تمہیں بھی اپنی بیوی مان لونگا تو نکال دو دماغ سے اور یہ کپڑے میں نے مجبوری میں پہنے ہے میں نہیں پہنتا اگر میری مجبوری نہیں ہوتی ائی سمجھ۔۔۔۔۔۔

ہانیہ نے التمش کی بات پر کچھ نہ بولا بس اثبات میں سر ہلاتی رہی۔۔۔۔

التمش بولتا ہوا باہر نکل گیا۔۔۔۔

جھوٹا خود کا بھی دل بدل رہا ہے لیکن مانے گا کون ہیں نہ فری۔۔۔ہانیہ نے فری کو گڈ گداتے ہوئے کہا۔۔۔۔

کمرے میں فری اور اور ہانیہ کے قہقہے گونجنے لگے۔۔۔۔۔

ــــــ،ــــــــــ،ـــــــــــــــــ،ــــــ

ــــــ،ــــــــــ،ـــــــــــــــــ،ــــــ

ــــــ،ــــــــــ،ـــــــــ،ـــــــ

بابا اپنے بھابھی کو بتا دیا ہے نہ وہ آ رہی ہے۔۔۔آنیا نے چائے فیروز صاحب کے سامنے رکھتے ہوئے کہا۔۔

ہاں بیٹا میری بات ہو چکی ہے وہ آ جائے گی۔۔۔فیروز صاحب نے آنیا کو جواب دیا۔۔۔۔

ٹھیک ہے بابا پھر میں یونی جانے لگی ہو آپ بھی دکان پر چلے جانا ٹھیک ہے ۔۔۔۔۔۔۔

آنیانے کہااور یونی کے لیے نکل گئی۔۔۔وہ ان دنوں بہت خوش تھی اُسکی محبت اسکو ملنے والی تھی اور یہ خوشی اُسے سکون بخش رہی تھی۔۔۔۔۔۔

ہیلو۔۔۔۔۔ہانیہ نے فون پر عادل کا نمبر ملا کر کہا۔۔۔۔

جی آپی بولے۔۔۔۔عادل جو یونی میں تھا ہانیہ کو جواب دیا۔۔۔۔

یونی آف ہونے کے بعد ایزل کے ساتھ مجھے تم گھر کے پاس والے ریسٹورانٹ میں ملو۔۔۔۔۔

ہانیہ نے جیسے حکم سنایا۔۔۔۔

وہ تو ٹھیک ہے بھابھی مجھے بھی آپ سے بات کرنی تھی لیکن ایزل کو کیوں لانا ہے ساتھ۔۔۔۔۔

عادل نے ایزل کی بات پر دھڑکتے دل سے ہانیہ سے پوچھا۔۔۔

عادل فلحال جو کہا ہے وہ کرو پھر مل کر بات کرتے ہے۔۔۔ ٹھیک ہے۔۔۔

ہانیہ نے کہا۔۔۔

جی ٹھیک ہے۔۔۔ عادل نے ہانیہ سے کہا اور کال کٹ کر دی اُسے نہیں پتہ تھا ہانیہ نے اُسے ایزل کے ساتھ کیوں بلایا ہے۔۔۔۔

ہانیہ نے یزدانی صاحب سے پہلے ہی پوچھ لیا تھا جبکہ التمش کو بتانا تھا لیکن وہ گیا ہی اتنی جلدی میں تھا کہ ہانیہ نہیں بتا پائی۔۔۔۔۔

ابھی بہت ٹائم ہے کھانا بنا کر ہی جاؤں گی۔۔۔۔۔

ہانیہ نے موبائل میں ٹائم دیکھتے ہوئے کہا اور فری کو کھلونوں کے ساتھ بیٹھا کر خود کام کرنے چلی گئی۔۔۔۔۔۔

ایزل جب یونی میں داخل ہوئی تو نظروں نے عادل کو ڈھونڈنا چاہا۔۔۔۔ لیکن پھر ناکام لوٹی تو وہ اپنی کلاس میں چلی گئی۔۔۔

اُسے لوگوں کی نظروں سے کوئی فرق نہیں پڑ رہا تھا جو اس کو دیکھ کر ستائش سے اُسکی طرف اٹھ رہی تھی۔۔۔

لڑکے تو لڑکے لڑکیاں بھی ایزل کو حیرانی سے دیکھ رہی تھی۔۔۔۔

ایزل نے کلاس لی اور پھر لائبریری میں جا کر بیٹھ کر اپنا اسئمنٹ مکمل کرنے لگی۔۔۔

عادل جو یونی میں آتے ساتھ ہی اپنی کلاس میں چلا گیا تھا اور پھر ہانیہ کے فون انے تک کلاس میں ہی موجود تھا۔۔۔

یونی آف ہونے کا ٹائم تھا عادل نے اپنا بیگ سمنبھالا اور ایزل کو ڈھونڈنے کے لیے نکل گیا۔۔۔

ویسے بھی اُسکی طبیعت خرابی کا سن کر اس کا دل تھوڑا بے چین ہو گیا تھا۔۔۔

عادل کو ایزل کی کلاس پتہ تھی اس نے وہاں ایزل کو دیکھا تو ایزل کہیں نہیں ملی۔۔۔۔

سنو ایزل یزدانی کہاں گئی ہے۔۔۔عادل نے کلاس کی ایک لڑکی سے پوچھا۔۔۔

جس نے لاعلمی کا اظہار کرتے ہوئے اپنے کندھے اچکا دیئے۔۔۔

عادل نے کینٹین اور گراؤنڈ چیک کیا لیکن ایزل وہاں بھی نہیں ملی۔۔۔

کہاں غائب ہو گئی ہے یہ لڑکی۔۔۔۔عادل نے جھنجھلا کر کہا۔۔

آخری جگہ لائبریری ہی بچی ہے۔۔۔۔عادل بولتا ہوا لائبریری میں ڈھونڈنے کے لئے گیا۔۔۔۔۔۔..

ا

عادل لائبریری آیا تو سامنے ہی رکھی ٹیبل پر بیٹھی وُہ نظر آئی جو آنکھوں پر نظر کا چشمہ لگائے کسی کتاب سے کچھ نوٹ کر رہی تھی۔۔

عادل اپنی جگہ پتھر سا ہو گیا۔۔۔یہ ایزل تھی۔۔۔عادل کو لگا ابھی دل پسلیاں توڑ کر باہر نکل کر ایزل کے پیروں میں گر جائے گا۔۔۔یہ لڑکی اتنی حسین تھی یہ صرف عادل کو ہی لگ رہی تھی۔۔۔

ایزل نے لکھتے لکھتے اپنا سر اٹھایا تو سامنے ہی وُہ ستمگر نظر آیا۔۔۔

دونوں کی آنکھیں ملی۔۔۔۔ایزل نے آج عادل کی آنکھوں میں اپنے لیے حقارت یہ نفرت نہیں دیکھی تھی بلکہ عادل کی آنکھوں میں اُسکے لئے پسندیدگی تھی۔۔۔

ایزل کے گال شرم سے لال ہوئے کیونکہ عادل بلکل ایک جگہ کھڑے ایزل کی طرف ہی دیکھ رہا تھا۔۔۔۔

بھائی ہمیں بھی اندر جانا ہے تھوڑی جگہ دے دو۔۔اور شرم کرو ایسے لڑکی کو تاڑ رہے ہو۔۔

اچانک اپنے کان کے پاس انے والی سخت آواز پر عادل ہوش میں آیا اور تنی آبرو کے ساتھ اُن لڑکوں کو گھورنے لگا۔۔۔۔

عادل کے دیکھنے پر لڑکے بھی چپ چاپ اندر چلے گئے۔۔۔

ایزل نے عادل کا دیہان خود پر سے ہٹتے ہی اپنی کتابیں اٹھانی شروع کی۔۔۔ایزل کو اپنا سامان سمیٹتے دیکھ عادل ایزل کی طرف آیا۔۔

عادل کو اپنے سامنے دیکھ کر ایزل کے ہاتھ رک گئے۔۔۔۔

آپی۔۔۔ہانیہ آپی نے ساتھ جانے کو کہا ہے انکو کوئی بات کرنی ہے شاید۔۔۔اور تمہیں بھی ساتھ لانے کو بولا ہے۔۔۔

عادل نے ایزل کے جھکے سر کو دیکھ کر بری مشکل سے بات کہی جبکہ دل سینے میں اتنی تیز رفتار سے دھڑک رہا تھا جیسے ابھی باہر نکل آئے گا۔۔۔

بھابھی نے بولا ہے۔۔۔عادل کی بات پر ایزل نے حیرانی سے پوچھا۔۔

جبکہ حسین آنکھوں میں حیرانی مقابل کا دل اور دھڑکا گئی۔۔۔۔

ہاں اب چلو بھی بعد میں سوال پوچھ لینا۔۔۔عادل اپنی حالت سے گھبراتا ہوا سختی سے بولا۔۔۔

جبکہ ایزل کا دل بوجھ سا گیا اُسے لگا شاید مقابل اسکو اپنے ساتھ لے جانا نہیں چاہتا پر وہ نہیں جانتی تھی عادل کی حالت کو جس کا دل اور آنکھیں اُس سے دغا بازی کر رہے تھے۔۔۔

ایزل نے فقط سر ہلایا اور اپنا بیگ سمنبھال کر عادل کے پیچھے چلنے لگی۔۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔،۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔،۔۔۔۔۔۔۔۔،۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔،۔۔

۔۔۔۔۔۔،۔۔۔۔۔۔۔۔۔،۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔،۔۔۔۔۔۔۔۔۔،۔۔۔۔۔

ہم اس پر جائے گے۔۔۔۔ایزل نے عادل کی بائک کو دیکھ کر کہا۔۔۔۔

ہاں کوئی مسلئہ ہے۔۔۔عادل نے اپنی آبرو اچکا کر پوچھا۔۔۔

نہیں تو مجھے کوئی مسلئہ نہیں ہے۔۔۔۔ایزل نے فوراً سے نفی میں سر ہلایا

۔۔۔۔

بیٹھو۔۔۔عادل نے بائک پر بیٹھ کر ایزل سے کہا۔۔۔

جو آرام سے دھڑکتے دل کے ساتھ عادل کی بائک پر بیٹھ گئی۔۔۔

محبوب کے قریب ہونے سے جب دل دھڑکتا ہے تو ایک عجیب سا احساس روح تک میں اُتر جاتا ہے۔۔۔۔

جبکہ آج تو عادل کو بھی ایزل کا پاس ہونا اچھا لگ رہا تھا اس لڑکی کی آنکھوں میں پنپتی محبت وہ دیکھ چکا تھا لیکن بھروسہ نہیں کر پا رہا تھا۔۔۔

محترمہ پکڑ کر بیٹھے ورنہ اگر گر گئی تو میری ذمے داری نہیں ہو گی۔۔۔۔

عادل اپنا چہرہ پیچھے موڑ کر کہا۔۔۔ایسا کرتے ہوئے عادل کا چہرہ ایزل کے چہرے کے نزدیک ہو گیا تھا۔۔

دونوں کی آنکھیں ایک بار پھر ملی اور دونوں ہی جلدی سے اپنی نظریں ایک دوسرے سے ہٹا گئے۔۔۔۔

ایزل نے اپنا ایک ہاتھ عادل کے پیٹ پر رکھ لیا۔۔۔

اوئے لڑکی ہاتھ ہٹاؤ یار۔۔۔عادل نے جلدی سے ہلتے ہوئے کہا۔۔۔

ایزل کو لگا شاید عادل کو بُرا لگ۔ گیا ہے فوراً سے اپنا ہاتھ ہٹایا۔۔۔

سوری۔۔۔وُہ تم میرا مطلب آپ نے ہی تو بولا تھا پکڑو۔۔۔

ایزل نے جلدی سے وضاحت دی۔۔۔

وہ مجھے گُدگُدی ہوتی ہے کندھے پر رکھ لو ہاتھ یہ پھر میری شرٹ کو پکڑ لو۔۔۔

عادل نے جلدی سے کہا پھر ایزل کے چہرے پر مسکراہٹ دیکھ کر سمجھ آیا کہ کیا بولا ہے۔۔۔

ایزل نے اثبات میں سر ہلایا۔۔۔

عادل نے جلدی سے بائک سٹارٹ کی تو ایزل نے اپنا ہاتھ عادل کے کندھے پر رکھ لیا۔۔۔

ایک سکون سا عادل کو ایزل کے لمس سے اپنے اندر اترتا ہوا محسوس ہوا۔۔۔۔

پھر سارے راستے ایزل کے چہرے پر مسکراہٹ رہی جبکہ عادل اپنے دل کی دھڑکن کو بڑھتا محسوس کر رہا تھا۔۔۔

۔۔۔

اوئے ہوئے کیا بات ہے بھائی کی آج ایسا بھی کیا ہو گیا جو لوک ہی بدل لی ۔۔۔۔

علی اور میر نے التمش کو فلیٹ میں داخل ہوتے اور سفید شلوار قمیض میں دیکھ کر کہا۔۔۔

جبکہ التمش آرام سے آکر اُن دونوں کے پاس بیٹھ گیا جو اپنے موبائل میں لگے ہوئے تھے۔۔۔۔

منہ بند ہی رکھو فلحال تو تم دونوں۔۔۔۔

التمش نے دونوں کو کہا۔۔۔

رہنے دے علی اس کی جب سے شادی ہوئی ہے نہ تب سے مرچے چبائے پھرتا ہے۔۔۔

میر نے علی کو کہا۔۔۔

بیٹا رُک جاؤ تھوڑے دن پھر میں بھی تم سے پوچھو گا۔۔۔میں نے ناشتہ نہیں کیا ہوا اور تم دونوں آلسیوں نے کچھ بنایا بھی نہیں ہو گا۔۔۔

بلکل صیحح فرمایا آپ نے۔۔۔ علی نے التمش سے کہا۔۔۔

پھر اٹھاؤ اپنے تشریف کے ٹوکرے اور چلو مجھے بھوک لگ رہی ہے۔۔۔۔

التمش نے کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔۔۔

لگتا بھابھی نے لات مار کر بغیر ناشتہ کے گھر سے بھیجا ہے۔۔۔۔ علی کی بات پر میر کا قہقہہ گونجا۔۔۔

اپنا منہ بند کرو اگر بھوکے نہیں مرنا تو۔۔۔التمش تیز آواز میں بولتا ہوا باہر نکل گیا۔جبکہ میر اور علی بھی اُسی کی تقلید میں باہر نکلے۔۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔،۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔،۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔،۔۔۔۔۔۔۔۔

۔۔۔۔۔،۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔،۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔،۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔،۔۔۔۔

دادی میں جا رہی ہو جلدی لوٹ اؤ گی۔۔۔ہانیہ نے آسیہ بیگم کے کمرے میں اتے ہوئے کہا۔۔۔

اللہ کے عمان میں بیٹا۔۔۔۔

خیر سے جاؤ۔۔۔۔آسیہ بیگم نے ہانیہ کو دعا دی جو فری کو گود میں لیے کالے رنگ کا عبایا اور کالے ہی دوپٹہ سے حجاب کیے کھڑی تھی۔۔۔

جی دادی۔۔۔ہانیہ نے کہااور پھر ڈرائیور کے ساتھ ریسٹورانٹ کے لیے نکل پڑی۔۔۔۔

عادل اور ایزل دونوں ریسٹورانٹ میں پہنچ گئے تھے اور دونوں ہی امنے سامنے بیٹھے ایک دوسرے کی طرف دیکھنے سے اجتناب برت رہے تھے۔۔۔۔

عادل نے ویٹر کو بلا کر دو کافی آرڈر کی۔۔۔

جب تک آپی نہیں آجاتی یہ پی لیتے ہیں۔۔۔۔ تم ذرا پیو میں ابھی آتا ہو فون کر کے۔۔۔۔

عادل ایزل کو بولتا ہوا سائڈ پر چلا گیا تا کہ ہانیہ کو فون کر سکے۔۔۔۔

ایزل کافی پیتے اپنے موبائل میں مصروف ہو جاتی ہیں۔۔۔

عادل واپسی کے لیے پلٹا ہی تھا کہ اُسکی نظر سامنے والی ٹیبل پر پڑی جہاں ایک فیملی کے ساتھ موجود لڑکے کی نظریں صرف ایزل پر تھی اور ایزل ان سب سے بے خبر اپنے موبائل میں لگی ہوئی تھی۔۔۔

ایک دم سے شدید غصّہ آیا۔۔۔ جلن کا احساس رگو پر سرایت کر گیا۔۔۔۔

سخت چہرے کے ساتھ ایزل کے پاس آیا اور اپنی پہلے والی کرسی چھوڑ کر بلکل ایزل کے برابر میں اس طرح بیٹھ گیا کہ وہ لڑکا اُسے نہیں دیکھ پائیں۔۔۔۔

جبکہ اس کے اس طرح پاس بیٹھنے پر ایزل کا دل بھی دھڑک اٹھا جبکہ عادل کا چہرہ بلکل اسپاٹ تھا۔۔۔

میکپ کرنے کی کیا ضرورت تھی۔۔۔عادل نے سخت آواز میں کہا۔۔۔۔

ہیں۔۔۔ایزل نے نہ سمجھی سے پوچھا۔۔۔

یہ ہونٹوں پہ کیا لگایا ہوا ہے۔۔۔عادل نے اُسکے ہونٹوں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا اُسے اس لڑکے کی نظریں بلکل بھی ایزل کے اوپر اچھی نہیں لگ رہی تھی اُن نظروں میں ایزل کے لیے پسندیدگی تھی جو عادل کو سخت ناگوار گزری۔۔۔

میں نے کچھ نہیں لگایا ہے۔۔۔قدرتی ہے۔۔۔ایزل نے اپنی انگلی ہونٹ پر رگڑ کر عادل کے سامنے کرتے ہوئے کہا۔۔۔

جبکہ عادل کو اُس کے گلابی لب دیکھ کر اور گالوں پر لالی دیکھ کر لگا کہ اُس نے میکپ کیا ہوا ہے۔۔۔۔

عادل نے کچھ بھی کہنے کے بجائے اثبات میں سر ہلا دیا۔۔۔

اتنے میں ہانیہ بھی سامنے سے اتی ہوئی دکھائی دی۔۔۔۔

اسلام علیکم آپی کیسی ہے آپ۔۔۔ماموں کی گڑیا کیسی ہے۔۔۔۔

عادل نے فوراً کھڑے ہو کر ہانیہ کو سلام کیا اور اُس کے ہاتھ سے فری کو لے لیا۔۔۔

وعلیکم اسلام میں ٹھیک ہوں۔۔۔ہانیہ نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔۔۔

بھابھی خیریت آپ نے مجھے بھی یہاں بلا لیا کیا بات کرنی تھی آپ نے۔۔۔

ایزل نے ہانیہ سے پوچھا۔۔

گڑیا بات ہی کچھ ایسی ہے۔۔۔ سب سے پہلے تو عادل تم مجھے بتاؤ آخر یہ عدیل چاہتا کیا ہے۔۔۔

جب ہانیہ سے اتنی محبت کرتا ہے تو اُس کا رشتہ کیسے کسی اور کو دے سکتا ہے

ہانیہ فوراً سے عادل پر بھڑک اُٹھی۔۔

یار بھابھی مجھ پر غصّہ تو نہ کرے میں نے خود بھائی سے بات کرنی چاہی لیکن انہوں نے سب کو منع کر دیا۔۔۔

عادل نے بیچاری سی شکل بنا کر کہا۔۔۔

جبکہ اسکی شکل دیکھ کر ایزل کو ہنسی ائی جو بار وقت کڑوا کریلا بنا رہتا ہے وہ بھابھی سے کتنا ڈرتا ہے۔۔۔

جو بھی ہیں میں بابا سے کچھ نہیں کہہ سکتی کیونکہ وہ آنیا کی خوشی کے آگے مجبور ہے۔۔۔ لیکن عدیل کو اسٹینڈ لینا چاہیئے تھا یہ بات ہم سب جانتے ہیں کہ عدیل سے زیادہ آنیا کو کوئی خوش نہیں رکھ سکتا۔۔۔۔

ہانیہ نے عادل سے کہا۔۔۔

ٹھیک ہے بھابھی کچھ نہ کچھ سوچتے ہیں لیکن مجھے پہلے بات تو کلیئر کر دے۔۔۔۔

ایزل نے ہانیہ کو پر سکون کرتے ہوئے کہا۔۔۔۔

جس پر ہانیہ نے آنیا اور عدیل کے متعلق سب کچھ ایزل کو بتا دیا۔۔۔

یہ تو بہت بری بات ہے بھابھی کیا آنیا کو بھی عدیل بھائی کی آنکھوں میں اپنے لیے محبت نہیں دکھائی دی۔۔۔۔

ایزل نے افسوس سے کہا۔۔
جبکہ عادل نے اس بات پر ایزل کی طرف دیکھا اُسے لگا جیسے اُس بھی سے اشارہ اپنے اور عادل کی طرف کیا ہو۔۔۔عادل کو بھی تو اُسکی آنکھوں میں اپنے لیے محبت نظر نہیں آتی تھی اور اگر آتی بھی تھی تو وہ اُسے جھوٹ سمجھتا تھا۔۔۔۔

گڑیا تم نے کچھ کھایا بھی ہے یہ نہیں یہ پھر دونوں بھوکے ہو۔۔۔ہانیہ نے یاد انے پر پوچھا۔۔۔۔

نہیں بھابھی اور مجھے بہت بھوک لگ رہی ہے آپ پہلے مجھے کچھ کھلا دے پھر سوچے گے اس بارے میں۔۔۔

ایزل نے بچوں کی طرح کہا جبکہ اسکے ہر انداز پر عادل کا دل دھڑک رہا تھا اور اب تو وہ بلکل چھوٹے بچوں کی طرح ہانیہ سے اپنے لاڈ اٹھوا رہی تھی۔۔۔۔

اچھا چلو پہلے آرڈر کر لیتے ہیں پھر سوچے گے اس بارے میں۔۔۔

ہانیہ نے کہا اور ویٹر کو بلوا کر آرڈر لکھوانے لگی۔۔۔

--------،---------،----------،---------

،---------،----------،--------،---------

التمش میر اور علی بھی اتفاق سے اسی ریسٹورانٹ میں آگئے تھے جہاں ہانیہ لوگ موجود تھے۔۔۔

ابھی وہ لوگ بیٹھے ہی تھے کہ علی کی نظر ہانیہ پر پڑی وہ آنیا اور عادل کا چہرہ تو نہیں دیکھ پایا تھا لیکن ہانیہ کو پہچان گیا تھا۔۔۔

یار عیش یہ بھابھی ہے نہ۔۔۔ علی نے التمش کو کہا جو ہانیہ کی طرف سے پیٹھ کیے بیٹھا تھا۔۔۔

علی کی بات پر التمش اور میر نے بھی علی کی نظروں کے سمت دیکھا۔۔۔

وہ واقعی ہانیہ تھی۔۔۔۔ لیکن اُس کے ساتھ ایک لڑکا تھا لڑکی کو تو التمش پہچان گیا تھا وہ ایزل تھی لیکن وہ لڑکا کون تھا جس کے ہاتھ میں فری تھی اور ہانیہ اُس سے ہستے ہوئے کوئی بات کر رہی تھی۔۔۔

التمش کے تن بدن میں لاوا سا بھر گیا۔۔۔ہاتھوں کی مٹھیاں بھینچے سرخ آنکھوں کے ساتھ جھٹکے سے اٹھا۔۔۔

التمش کے ایسے اٹھنے پر میر اور علی بھی اپنی جگہ سے اٹھے۔۔۔۔

التمش کے ایسے اٹھنے پر میر اور علی بھی اپنی جگہ سے اٹھے۔۔۔۔

التمش نے ہانیہ کی ٹیبل پر جاکر سب سے پہلے فری کو اپنی گود میں لیا پھر ہانیہ کے بلکل برابر میں رکھی کرسی پر جھٹ سے فری کو لیے بیٹھ گیا۔۔۔

جبکہ اُن پانچوں کے منہ اس وقت حیرت سے کھلے ہوئے تھے التمش کی تیزی بھی تو دیکھنے لائق تھی۔۔۔

بیگم آپ نے اپنے بھائی سے ملنا انا تھا تو میرے ساتھ ہی آجاتی۔۔۔

التمش نے ہانیہ کی طرف دیکھتے ہوئے اپنے لہجہ کو نارمل کرتے ہوئے کہا جبکہ اسکی آواز اور آنکھوں میں سرخی دیکھ کر ہانیہ سب سے پہلے ہوش میں ائی۔۔۔

وہ مجھے کچھ ضروری بات کرنی تھی اسی لئے۔۔۔ہانیہ التمش کی طرف دیکھتے ہوئے کہا جبکہ فری اب التمش کی گود میں ہنس رہی تھی۔۔۔

علی میر اور ایزل التمش کی جلن محسوس کر کے مسکرا دیے۔۔۔

جبکہ عادل نے التمش کو سلام کیا۔۔۔

جس کا جواب التمش نے صرف اپنا سر ہلا کر دیا۔۔

اسلام علیکم بھابھی اور یہ تو ہماری آئزل ہے کتنی پیاری لگ رہی ہے۔۔میر نے بھی ٹیبل پر بیٹھتے ہوئے کہا۔۔

وعلیکم اسلام بھائی۔۔۔ہانیہ نے سلام کا جواب دیا۔۔۔

جبکہ ایزل اپنی تعریف پر ایک مرتبہ پھر سرخ ہو گئی۔۔۔لیکن عادل کو اسکا شرمانا ایک آنکھ نہیں بھایا۔۔۔

تو پھر کیسے ملنا ہوا۔۔۔

التمش نے عادل سے پوچھا۔۔۔

میں بتاتی ہوں۔۔۔عادل کے بولنے سے پہلے ہی ہانیہ نے التمش کو آنیا اور عدیل کے بارے میں بتادیا۔۔۔۔

تو اب تم لو گرو بن کر دونوں کو ملواؤ گی۔۔۔۔۔التمش نے فری کا ہاتھ چوم کر ہانیہ پر طنز کیا۔۔۔۔

ہاں کیوں کوئی مسئلہ آپکو۔۔۔ہانیہ نے تیکھے لہجے میں کہا۔۔۔

اسکی بات پر التمش نے صرف اپنی آنکھیں گھمائیں اُس کے تو تن بدن میں آگ لگ گئی تھی ہانیہ کو عادل کے ساتھ مسکراتے دیکھ کر اور اب یہ آگ وُہ کسی ڈریگن کی طرح ہانیہ پر اگلنے والا تھا۔۔۔اُس نے سوچ رکھا تھا۔۔

تو بھابھی اب کیا کرے گی آپ۔۔۔میر نے ہانیہ سے پوچھا۔۔

میں نہیں اب ہم کرے گے۔۔۔ہانیہ نے اپنے دونوں ہاتھ باندھتے ہوئے کہا۔۔

ہم کیوں۔۔۔۔ علی نے پوچھا۔۔۔

کیونکہ اب آپ سب بھی میرے ساتھ ہونگے اور ہم مل کر کرے گے جو کرنا ہے لیکن یہ شادی رکوا کر دم لے گے۔۔۔۔

ہانیہ نے عزم سے کہا جبکہ التمش ہانیہ کو دیکھ رہا تھا بولتے ہوئے وہ اس وقت اتنی پیاری لگ رہی تھی کہ التمش کا دل کیا اُس کا منہ چوم لے لیکن پھر خود پر ضبط کر گیا۔۔۔

توسب سے پہلے آپ تینوں لڑکے اُس لڑکے کی ساری معلومات مجھے بتائے گے پتہ کر کے ٹھیک ہے ہانیہ نے میر علی اور عادل کی طرف دیکھ کر کہا۔۔۔

اب سے میں جو بولونگی وہ ہوگا یوں سمجھے میں آپکی لیڈی بوس ہوں ٹھیک ہے۔۔۔۔

ہانیہ نے اپنی گردن اٹھا کر کہا۔۔۔ جبکہ لیڈی بوس کہنے پر التمش کے چہرے پر مسکراہٹ آ گئی۔۔۔۔۔

ہانیہ نے اپنا ہاتھ آگے کیا۔۔۔۔

لیکن اس سے پہلے تینوں لڑکوں میں سے کوئی ہاتھ رکھتا التمش نے ہانیہ کا وہی ہاتھ تھام لیا۔۔۔۔

جبکہ التمش کی جلن پر باقی سب بہت لطف اندوز ہو رہے تھے۔۔۔۔۔

کچھ بھی کرو میں نہیں ہوں ان سب میں۔۔۔۔ التمش نے ہانیہ کا ہاتھ تھامے ہوئے کہا۔۔۔۔

جبکہ اسکی بات پر ہانیہ نے منہ بسورا۔۔۔۔

اب چلو گھر چلے۔۔۔۔۔

التمش نے کہا اور فری اور ہانیہ کا ہاتھ تھامے اٹھا۔۔ جبکہ ایزل بھی آٹھ کھڑی ہوئی۔۔۔

اسی طرح عادل نے ایک آخری نظر ایزل پر ڈالی اور پھر علی میر سے نمبر ایکسچینج کر کے وہ بھی گھر کے لیے نکل گیا۔۔۔

علی اور میر دونوں اب کھانے پر ٹوٹ پڑے۔۔۔۔

التمش ہانیہ کا ہاتھ پکڑے کار تک لایا اور اُس کی سائڈ کا دروازہ کھول کر اُس کے بیٹھنے کا انتظار کرنے لگا۔۔۔۔

ہانیہ بھی ابھی چپ چاپ بیٹھ گئی تھی ہانیہ کے بیٹھتے ہی التمش نے فری کو ہانیہ کی گود میں دیا اور خود بھی آکر ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھ گیا۔۔۔۔

جبکہ ہانیہ کو ابھی تک اُس کے ہاتھ کا لمس اپنے ہاتھ پر محسوس ہو رہا تھا۔۔

کھانا کھالیا تھا تم نے۔۔۔۔التمش نے سامنے سڑک پر نظریں کیے ہانیہ سے پوچھا۔۔۔۔

کھانے دیا تھا آپ نے ہاتھ پکڑ کر تو لے اے مجھے۔۔۔۔ہانیہ نے منہ بسور کر کہا۔۔۔

اسکی بات پر التمش کے ماتھے پر بل پڑے۔۔۔۔۔

فری کو اُسکی گود میں کیوں دیا تھا۔۔۔۔التمش نے سخت آواز میں اپنی نظریں سڑک پر ہی مرکوز کرتے ہوئے کہا۔۔۔

اس بات کا کیا مطلب ہوا وہ کیوں نہیں لے سکتا فری کو گود میں۔۔۔۔
ہانیہ نے اچھنبے سے التمش کی طرف دیکھا۔۔۔۔

فری میری بیٹی ہے اور مجھے میری بیٹی کسی کے پاس نہیں چاہیے۔۔۔۔

التمش نے اپنی نظریں ہانیہ کی طرف کرتے ہوئے کہا۔۔۔

وہ کوئی کسی نہیں ہے بھائی کی طرح ہے میرے تو اس لحاظ سے وہ فری کا ماموں ہوا۔۔۔

ہانیہ نے بھی اسی کی طرح جواب دیا۔۔۔

ہاں جو بھی ہے اُس کے ساتھ تو بڑا مسکرا کر بات کی جا رہی تھی اتنی مسکراہٹ میں نے میرے ساتھ نہیں دیکھی۔۔۔

التمش نے آخر کار بول ہی دیا جو بات اُسے کھٹکی تھی۔۔۔۔

آپ میرے ساتھ ہو تو پتہ چلے نہ سارا دِن تو باہر پھیرتے رہتے ہے۔۔۔۔ہانیہ نے دھیمی آواز میں کہا۔۔۔

کیا کیا کہا ذرا زور سے بولوں نہ۔۔۔۔۔التمش نے ہانیہ کی طرف دیکھ کر اپنی آنکھیں سکوڑ کر پوچھا۔۔۔

میں ایک ہی بار بولتی ہوں۔۔۔۔ہانیہ نے منہ بنا کر اترا کر جواب دیا۔۔۔۔

بھائی بھابھی میں بھی ہوں یہاں پر یار آپ دونوں گھر جا کر لڑ لینا۔۔۔۔ایزل جو خاموشی سے گاڑی میں بیٹھ گئی تھی ۔۔۔دونوں کو اپنی موجودگی کا احساس دلایا۔۔۔۔

التمش جو ہانیہ کو جواب دینے والا تھا ایزل کی آواز پر چپ ہو گیا جبکہ ہانیہ کو بھی اب احساس ہوا کہ دونوں کس طرح سے لڑ رہے تھے۔۔۔۔

اس کے بعد گھر انے تک گاڑی میں خاموشی رہی۔۔۔

گھر آکر ایزل اور التمش تو اپنے روم میں فریش ہونے چلے گئے لیکن ہانیہ فری کو بیڈ پر لٹا کر کچن میں کھانا گرم کرنے چلی گئی تھی۔۔۔

ہانیہ کچن میں کام کر رہی تب سیما کچن میں ائی جو ہانیہ اور التمش کو ساتھ دیکھ چکی تھی اندر آتے ہوئے۔۔۔۔۔

میں کر دیتی ہوں میڈم۔۔۔ سیما نے ہانیہ سے کہا۔۔

نہیں کوئی ضرورت نہیں آپ جا کر دوسرے کام سمنبھال لے یہ میں کرلو نگی۔۔۔۔ہانیہ نے کہااور پھر سے کھانا گرم کرنے میں مشغول ہو گئی

۔۔۔۔

ویسے میڈم آپ اور سر کہیں گ ئے تھے میر امطلب تھاؤٹنگ ہو گئی نہ پوری فیملی کی۔۔۔۔

ہانیہ کے سخت نظروں سے دیکھنے پر سیمانے بات بدلی۔۔۔۔

ہاں بہت مزہ آیاالتمش کادل نہیں لگتانہ میرے اور فری کے بنااسی لئے مجھے بلالیاتھاانہوں نے۔۔۔۔

ہانیہ نے چہرے پر شرمیلی سی مسکان لاتے ہوئے کہا۔۔۔

اوہ اچھا اچھا۔۔۔

سیما نے پھیکی مسکراہٹ کے ساتھ کہا۔۔۔۔

ہم۔۔۔ہانیہ نے کہا اور کھانا ٹیبل پر لگانے لگی۔۔۔۔۔۔

اتنے میں التمش اور ایزل بھی ڈائننگ ٹیبل پر آ گئے۔۔۔التمش کے انے پر سیما کے چہرے پر چمک سی آ گئی۔۔۔۔

ابھی ہانیہ التمش کی پلیٹ میں کھانا ڈالتی سیما نے بڑے انداز سے التمش کی پلیٹ میں کھانا ڈالا۔۔۔

ہانیہ کے چہرے پر ایک دم سختی چھا گئی وہ بھی ایک عورت تھی جانتی تھی اور پہچانتی تھی عورت کا ہر انداز۔۔۔۔

ہانیہ نے التمش کے آگے سے پلیٹ اٹھائی اور ایزل کے آگے کر دی ۔۔۔۔ جبکہ اب خود التمش کی پلیٹ میں کھانا ڈالنے لگی ۔۔۔

جبکہ التمش بھی ہانیہ کے چہرے پر موجود سختی دیکھ کر چپ ہو گیا جبکہ ایزل اپنی بھائی اور بھابھی کا ایک دوسرے کے لیئے حساس ہوتے دیکھ رہی تھی۔۔۔۔

سیما کو شدید ہتک کا احساس ہوا تو سائڈ پر ہو گئی۔۔۔۔۔

سر آپکے بال بہت پیارے ہے اور آپ پر جچتے بھی ہیں۔۔۔۔ سیما پھر بھی باز نہ ائی تو التمش کی طرف دیکھ کر اسکے بالوں کی تعریف کر دی۔۔۔۔

اسکی بات پر ہانیہ کی گرفت گلاس پر مضبوط ہوئی جس میں پانی بھر کر ہانیہ التمش کے پاس رکھ رہی تھی۔۔۔

جبکہ التمش نے جب اسکا لال ہوتا ہاتھ دیکھا تو جلدی سے اس کے ہاتھ سے پانی کا گلاس اپنے ہاتھ میں تھام لیا۔۔۔۔

جاؤ جا کر کچن کو سمیٹو۔۔۔۔

ہانیہ نے سخت آواز میں کہا جبکہ اسکی آواز میں غصّہ محسوس کر کے سیما بھی بھاگ گئی اُس نے جو کرنا تھا وہ کر چکی ہے۔۔۔۔۔

ہانیہ نے واپس اپنی کرسی سمنبھالی اور چہرے پر سختی لیے ہی کھانا کھانے لگی۔۔۔۔

جبکہ ہانیہ کو اس طرح دیکھ کر التمش اور ایزل بھی خاموش رہے۔۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔،۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔،۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔،۔۔۔۔۔۔

۔۔۔۔،۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔،۔۔۔۔۔۔۔۔۔،۔۔۔۔۔۔۔۔،۔۔۔۔

جناب کے بال اچھے لگے ہے وہ لڑکی تعریف پر تعریف کیے جا رہی ہے اور یہ سنے جا رہے ہیں۔۔۔۔

یہ نہیں ہوا اُسے دانٹ دے۔۔۔ نہیں جناب کو تو اچھا لگتا ہے کہ انکی تعریف کی جائے گنجانہ کر دیا نہ میں نے تو بولنا بال ہی نہیں رہنے دو نگی میں سر پر۔۔۔۔

ہانیہ الماری میں منہ دیے بولی جا رہی تھی جبکہ التمش دیوار سے ٹیک لگائے ہانیہ کی ساری بک بک سن رہا تھا اور اپنی ہنسی روکنے کی کوشش کر رہا تھا۔۔۔

ہانیہ کے پلٹنے پر التمش بلکل سنجیدہ ہو گیا۔۔۔

ہانیہ نے التمش کو دیکھا تو آنکھیں اور تن گئی غصے سے۔۔۔ التمش کو نظر انداز کیے اُسکے برابر سے گزر گئی۔۔۔

التمش سمجھ چکا تھا کہ ہانیہ ابھی شدید غصے میں ہے۔۔۔۔

التمش بیڈ پر فری کے پاس آیا اور اُسکے ہاتھوں سے کھیلنے لگا۔۔۔

میری گڑیا بابا کی پرنسز۔۔۔۔التمش نے فری کے گال پر اپنی داڑھی رب کرتے ہوئے کہا۔۔۔

کوئی ضرورت نہیں ہے اُسے جگانے کی پرنسز کی ماں کو بیوی مانا ہے نہیں اور بیٹی لے لی بس۔۔۔۔۔

ہانیہ نے بربر کی جبکہ اسکی بڑبڑاہٹ سے التمش کو مزہ آرہا تھا۔۔۔۔

التمش کھانے کے بعد گھر سے چلا گیا تھا ہانیہ کو یہ سمجھ نہیں آتی تھی آخر یہ انسان اتنا وقت گھر سے باہر کیسے گزار لیتا ہے۔۔۔

اور ابھی رات کے وقت وہ گھر آیا تھا۔۔

التمش ہانیہ کی بات پر بیڈ سے اٹھا اور پھر اپنے کپڑے لیے واشروم چلا گیا۔۔۔۔

جبکہ ہانیہ جو التمش کو نظرانداز کرنے کے لیے ڈریسنگ ٹیبل کی صفائی کر رہی تھی۔۔۔ فوراً سے التمش کے تکیے کے پاس ائی اور اپنے منہ سے کھائیں ہوئی ببل التمش کے تکیے پر چپکا دی اب آئے گا مزہ بچو۔۔۔

ہانیہ نے اپنے دونوں ہاتھ جھاڑے جیسے بہت بڑا کام کیا ہو۔۔اور پھر جلدی سے کمرے کی لائٹ بند کر کے اپنی جگہ پر آ کر لیٹ گئی۔۔۔۔

التمش سینڈو ٹراؤزر میں جیسے ہی واشروم سے نکلا کمرے میں اندھیرا دیکھ کر چونکا۔۔۔۔

اتنی جلدی سو گئی نیلی پری۔۔۔۔کیا بات ہے۔۔۔۔التمش بھی آ کر آرام سے اپنی جگہ پر لیٹ گیا۔۔۔تھا۔۔۔آج وہ تھکا ہوا تھا کہ نیند نے لیٹتے ہی اُسے اپنی آغوش میں لے لیا۔۔۔

ہانیہ نے اپنی ایک آنکھ کھول کر التمش کی طرف دیکھا تو اُسے سوتا پا کر شیطانی مسکراہٹ کے ساتھ خود بھی آنکھیں بند کر کے سو گئی۔۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ایزل نماز پڑھ کر ابھی بستر پر لیٹی تھی اپنے موبائل پر عادل کی تصویر لگائے تادیر اُسکی تصویر کو تکتکی رہی آج کا پورا دِن آنکھوں کے سامنے لہرایا تو چہرے پر مسکراہٹ آگئی۔۔۔۔

آج عادل کی آنکھیں جن میں ایزل کے لئے پسندیدگی دکھائی دی تھی ایزل کی زندگی کا وہ خوبصورت پل یہ منظر تھا۔۔۔

جبکہ دوسری طرف عادل بھی اپنے بستر میں لیتا ایزل کے بارے میں ہی سوچ رہا تھا آج وہ اس قدر حسین اور معصوم لگ رہی تھی کہ عادل کا نظریں ہٹانا ہی مشکل ہو گیا تھا۔۔۔

اور پھر جب وہ لڑکا ایزل کو دیکھ رہا تھا تب بُرا کیوں لگا میر کا ائیزل کی تعریف کرنا کیوں بُرا لگ رہا تھا۔۔۔عادل صاحب کا دل انکو جواب دے رہا تھا لیکن وہ سننا نہیں چاہ رہے تھے۔۔۔

لیکن آخر کب تک عادل بھاگ پائے گا ایزل کی محبت سے کبھی نہ کبھی تو اُسکی لپیٹ میں آئے گا لیکن ایسا نہ ہو جب عادل کو ایزل کے پیار پر بھروسہ آجائے تب دیر ہو چکی ہو۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

صبح ہانیہ التمش کے اٹھنے سے پہلے ہی فری کو لے کر نیچے چلی گئی تھی۔۔۔

التمش کی آنکھ کھلی تو آج تو فری بھی کمرے میں موجود نہیں تھی التمش نے شاور لینے کے لیے اپنے کپڑے نکالے اور شاور لینا چلا۔۔۔ گیا۔۔۔

ابھی اپنے بالوں پر شیمپو لگایا تھا کہ اسکو بالوں میں کچھ محسوس ہوا تھ۔ لگا کر کھینچنا چاہ تو تکلیف سے آنکھیں میچی۔۔۔۔

اب سمجھ آیا تھا کہ کل محترمہ اتنی جلدی کیوں سوگئی تھی وہ اپنا کارنامہ انجام دے کر آرام سے سوگئی تھی۔۔۔۔

التمش نے جلدی سے شاور کیا اور شرٹ لیس باہر نکل کر شیشے کے سامنے اپنے بال دیکھے جن میں ببل چپکی ہوئی تھی۔۔۔ ھانیہ جو کل کہہ رہی تھی کہ گنجا کر کے ہی چھوڑے گی تو وہ سچ تھا۔۔۔

ہانیہ۔۔۔۔التمش تیز آواز سے دھاڑا۔۔۔

التمش کی آواز سن کر ہانیہ اپنی جگہ سے اچھلی۔۔۔جبکہ لائنچ میں کام کرتی سیما بھی متوجہ ہوئی۔۔۔

اب آئے گا مزہ۔۔۔التمش کی آواز میں غصّہ محسوس کر کے سیما نے کہا ۔۔۔

جب ہانیہ بھی سیریاں چڑتی جلدی سے اوپر گئی فری کو آسیہ بیگم کے پاس چھوڑا تھا۔۔۔جبکہ آسیہ بیگم بھی خیر کی دعا کرنے لگی۔۔۔

کیا ہے کیوں چیخ رہے ہے۔۔۔۔ہانیہ نے کمرے میں داخل ہوتے ہوئے کہا۔۔۔

یہ کیا کیا ہے تم نے میرے بالوں کو ہاں۔۔۔اب مجھے کٹوانے پڑے گے۔۔۔۔التمش نے اپنے سر کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا جبکہ آواز میں سختی تھی۔۔۔

اچھا ہی ہے انسان تو لگے گے آپ پھر۔۔۔۔۔ہانیہ کی بات پر التمش کا منہ حیرت سے کھل گیا۔۔۔وہ اسکے منہ پر اُسے جانور کہنا چاہ رہی تھی۔۔۔۔۔

تم کہنا کیا چاہ رہی ہو۔۔۔ابھی میں تمہیں انسان نہیں لگتا۔۔۔۔التمش نے صدمے بھری آواز سے کہا۔۔۔

نہیں نہیں لگتے ہیں انسان کیسی بات کر رہے ہے اپنے آپکو جانور بولتے ہوئے شرم نہیں آ رہی آپکو۔۔۔۔

ہانیہ نے بات التمش پر ہی ڈال ڈی۔۔۔۔ جبکہ التمش اسکی چالاکی دیکھ کر حیران تھا۔۔۔۔

مجھے نہ آپ وہ لگتے ہیں موگلی فلم دیکھی ہے اپنے وہ بلکل اُسکی طرح آپکے لمبے لمبے بال ہے بس کپڑوں کا یہ تھا کہ وہ صرف ایک چدی نما چیز پہنتا تھا اور آپ پھٹتے ہوئے کپڑے باقی آپ دونوں بلکل ایک جیسے ہی تو لگتے ہیں۔۔۔۔

ہانیہ نے کمال اداکاری سے التمش کو موگلی سے ملا دیا۔۔۔۔

جبکہ التمش کا دل کیا ہانیہ کی زبان کاٹ کر کہیں پھینک آئے جو چلی جا رہی تھی۔۔۔۔۔

اب ہانیہ سکون سے اپنی آنکھیں پٹ پٹائے التمش کی طرف دیکھ رہی تھی۔۔۔۔التمش نے اپنے آپ کو کنٹرول کیا پھر بھاری قدم اٹھاتا ہوا ہانیہ کی طرف بڑھا۔۔۔۔

ہانیہ نے جب التمش کو اپنی طرف بڑھتے دیکھا تو خود بہ خود اپنے قدم پیچھے کی طرف بڑھائے۔۔۔۔۔

التمش نے اچانک سے ہانیہ کی قمر میں ہاتھ ڈال کر اسکو اپنے نزدیک دیا اور اسکے ہونٹوں پر اپنا تسلط جما لیا۔۔۔۔

جبکہ ہانیہ اپنی آنکھیں حد درجہ پھاڑے التمش کے ہونٹوں کا لمس اپنے ہونٹوں پر محسوس کر رہی تھی۔۔۔۔۔۔

التمش تو جیسے ہانیہ کے لمس میں۔ کھو گیا تھا اُسے اس وقت ایک سکون سا اپنے اندر سرایت کرتا محسوس ہو رہا تھا۔۔۔۔

التمش اپنی مرضی پوری کرتا ہوا ہانیہ سے دور ہوا تو ہانیہ نے اپنا سر اسکے کندھے پر رکھ کر سانس بحال کرنے لگی۔۔۔

اب تم کچھ بھی کرو نگی تو اُسکا جواب میں تمہیں ایسے ہی دو نگا۔۔۔

اور ہاں برش کر لیا کروں۔۔۔۔ التمش نے پہلا جملہ بھاری جذبات سے بھری آواز میں کہا جبکہ آخر میں لہجہ صاف چڑانے والے تھا۔۔۔

ہانیہ نے التمش کی بات پر اُس کے سینے پر مکّہ مارا اور التمش کے کچھ بھی کرنے سے پہلے فوراً واشروم میں بھاگ گئی۔۔۔۔۔

التمش نے بھی مسکراتے ہوئے اپنی قمیض پہنی آج بھی اُسے براؤن شلوار قمیض پہنی تھی اور باہر نکلا نیچے آیا تو ایزل دادی اور یزدانی صاحب تینوں اُسی کی طرف دیکھ رہے تھے پریشانی سے۔۔۔۔ لیکن اسکو ہنستا ہوا آتا دیکھ کر تینوں کے چہرے پر مسکراہٹ آ گئی۔۔۔۔۔

جبکہ التمش فوراً سے سنجیدہ ہوتا گھر سے نکل گیا اُسے فلحال ابھی اپنے بال صحیح کروانے تھے جو اُسکی نیلی پری نے خراب کر دیئے تھے۔۔۔۔۔

التمش کے جانے کے بعد ہانیہ بھی اوپر سے نیچے ائی اسکے چہرے پر گلال سا بکھرا ہوا تھا فوراً کچن میں چلی گئ۔۔۔۔

سیما پہلے التمش کے چہرے پر مسکراہٹ اور پھر ہانیہ کا چہرہ دیکھ کر ضبط کر کے رہ گئ وہ تو سمجھی تھی کہ اُن دونوں کی زبردست قسم کی لڑائی ہو گی لیکن یہاں پر الٹا ہو گیا تھا۔۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔،۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔،۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔،۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔،۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔،۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

۔۔۔۔،۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔،۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔،۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ہانیہ کے پاس میر کا میسج آیا تھا انہیں لڑکے کے بارے میں معلومات مل گئ تھی تو ہانیہ نے انکو گھر انے کا کہا۔۔۔

جبکہ یزدانی صاحب آفس چلے گئے تھے اور دادی زیادہ تر اپنے کمرے میں ہی رہتی تھی تو وہ بھی آرام کر رہی تھی التمش ابھی تک گھر واپس نہیں آیا تھا۔۔۔

جبکہ ایزل کو ہانیہ نے روک لیا تھا یونی جانے سے میر اور علی نے گھر ہی انا تھا اور پھر عادل کو بھی فون کر کے اس نے گھر ہی بلا لیا تھا۔۔۔۔

اسلام علیکم بھابھی۔۔۔ علی اور میر دونوں نے ایک ساتھ ہانیہ کو سلام کیا جو ایزل کے ساتھ بیٹھی موبائل پر کچھ دیکھ رہی تھی۔۔۔۔

آپ لوگ آ گئے بیٹھے یہاں پر۔۔۔۔ہانیہ نے دونوں سے کہا۔۔۔

جس پر میر اور علی بیٹھ گئے۔۔۔

تم کیسی ہو ایزل گڑیا۔۔۔ علی نے ایزل سے پوچھا۔۔۔

میں بلکل ٹھیک ہو بھائی۔۔۔آپ دونوں کیسے ہے۔۔۔

ایزل نے دونوں سے پوچھا۔۔۔

ہم دونوں بھی ٹھیک ہے۔۔۔

اسلام علیکم۔۔۔ ابھی علی نے بولا ہی تھا کہ عادل کی آواز پر سب نے داخلی دروازے کی طرف دیکھا جہاں سے بلو شرٹ اور بلیک پینٹ میں عادل اندر آرہا تھا اُسکی دیکھ کر ہی ایزل کو دھڑکنوں نے تیزی پکڑی۔۔۔

جبکہ عادل میں نے ایک نظر ایزل پر ڈالی لیکن ایک نظر میں بھی وہ ایزل کی ہر چیز کو نوٹ کر چکا تھا جو پیلے سوٹ میں سورج مکھی کا پھول لگ رہی تھی۔۔۔

بھائی بتائے آپکو کیا پتہ چلا ہے۔۔۔ہانیہ نے پوچھا۔۔۔

بھابھی وہ لڑکا آنیا کے لیے بلکل صحیح نہیں ہے۔۔۔

پتہ ہے۔۔۔پھر علی نے بولنا شروع کیا تھا کہ آواز پر چپ ہو کر پھر داخلی دروازے کی طرف دیکھا۔۔۔

سب کی آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ گئی تھی التمش کو وہاں دیکھ جس نے بالوں کا جدید ہیئر سٹائل کیا ہوا تھا جس سے اس کے بال تھوڑے سے ماتھے پر گر رہے تھے۔۔۔۔

گدی تک بال کٹے ہوئے اسکے چہرے پر بہت اچھے لگ رہے ہیں۔۔۔۔۔۔

بات آگے کرو کیا پتہ کرا ہے تم نے۔۔۔۔التمش نے صوفے پر بیٹھ کر کہا۔۔۔

جب اسکی بات پر سب ہوش میں آئے۔۔۔۔۔۔

عیش تو نہ کر یار نہ کر۔۔۔۔۔میر نے ڈرامائی انداز میں کہا۔۔۔

اسکی بات پر التمش نے اپنی آبرو اوپر کر کے پوچھنا چاہا کہ کیا نہ کرو۔۔۔

تو ایسے منی دل کا دورہ نہ دے ہمیں۔۔۔۔۔۔میر کی بات پر سب مسکرا دیئے۔۔۔جبکہ التمش نے میر کو گھور کر دیکھا۔۔۔

ویسے یہ عظیم کارنامہ ہوا کیسے۔۔۔۔علی نے پوچھا۔۔جس پر التمش اور ہانیہ نے ایک دوسرے کو دیکھا۔۔۔

وہ بس میرا دل چاہ رہا تھا کرنے کو تو میں نے کٹ کروا لیے۔۔۔۔التمش سب کو ہانیہ کا کارنامہ بتا کر اپنے اوپر ہنسنے کا موقعہ نہیں دے سکتا تھا تبھی اپنے بالوں میں ہاتھ پھیرتا ہوا بولا۔۔۔۔

اسکی بات پر ہانیہ نے اپنی مسکراہٹ چھپائی۔۔۔۔۔

اچھا مجھے تو لگتا تھا تو اپنے بالوں کو لے کر بہت حساس ہے۔۔۔۔ نہیں نہیں ہوتا ہے کبھی دل کرتا ہے۔۔۔

میر جو التمش کو کچھ اور بولنے لگا تھا التمش کے آنکھیں دکھانے پر بات کو بدل گیا۔۔۔

ہاں تو بھابھی جو لڑکا اُس کے ماں باپ باہر ملک میں رہتے ہیں اُسکا کام ہی یہی ہے ایک لڑکی کو پھسانا پھر اسکو چھوڑ کر دوسری لڑکیوں کی طرف انا۔۔۔

آنیا کے ساتھ بھی وہ محض وقت گزاری ہی کر رہا ہے۔۔۔۔

علی کی بات پر سب خاموش ہو گئے۔۔۔

بھابھی اسکے علاوہ یہ لڑکا درگس وغیرہ بھی سپلائی کرتا ہے اور بھی بہت سے برے کاموں میں ملوث ہے یہ۔۔۔۔

علی نے ساری بات ہانیہ کے سامنے رکھ دی۔۔۔

پھر تو آنیا بہت بڑی مشکل میں پھس گئی ہے۔۔۔۔ایزل نے کہا۔۔۔

اب آگے کیا کرے گے۔۔۔عادل نے پوچھا۔۔۔

کل اتوار ہے بابا نے مجھے بلایا ہے کل پہلے لڑکے سے مل کر دیکھتے ہے پھر اُسکی ساری اصلیت آنیا کو بتانی پڑے گی۔۔۔ لیکن بات یہاں پر یہ ہے آنیا ہماری بات پر یقین کرے گی بھی یہ نہیں۔۔۔۔

ہانیہ نے اپنے ناخن چباتے ہوئے کہا۔۔۔۔

کرے گی بھابھی یقین وہ کیوں نہیں کرے گی یقین۔۔۔۔عادل نے ہانیہ سے کہا۔۔۔

بہت مشکل ہے عادل جب کبھی کوئی لڑکی کسی لڑکے سے پیار کرتی ہے نہ تو اس پر بلکل اندھا اعتماد کرتی ہے اسکے سامنے اگر تم اُسکی برائی بھی رکھ دوگے نہ وہ پھر بھی اس پر بھروسہ کرے گی۔۔۔۔۔

ہانیہ نے عادل کو کہا جبکہ اسکی بات پر التمش نے اپنی نیلی پری کی طرف دیکھا جو کبھی بچی بن جاتی تھی تو کبھی دادی اماں۔۔۔۔

پھر کیا کرنا پڑے گا اب ہمیں۔۔۔۔علی نے پوچھا۔۔۔۔

ہمیں لڑکے کے خلاف کچھ ایسا کرنا ہو گا جس سے وہ آنیا کے سامنے اپنی اصلیت قبول کرے۔۔۔۔۔

ہانیہ نے اپنی تھوڑی پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا۔۔۔

اور باقی سبکو اپنا پلین سنانے لگی۔۔۔ جبکہ التمش تو اپنی شیرنی کی باتیں سن کر بہت حیران ہو رہا تھا آخر کیا تھی یہ لڑکی۔۔۔

اوکے لیڈی بوس۔۔۔۔ سب نے آخر میں زور سے نارا لگایا۔۔۔ جس پر ہانیہ خود ڈر کر اچھل گئی۔۔۔

لیکن پھر اپنے چہرے پر سے ڈر کو دور بھگایا۔۔۔ جبکہ التمش ان سب کی لیڈی بوس کا ڈرنا محسوس کر چکا تھا۔۔۔۔۔اور بہت مشکل سے اپنے قہقہے کا گلا گھونٹا تھا۔۔۔۔۔

چلے لیڈی بوس اب ہم چلتے ہے۔۔۔ میر نے کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔۔۔

بھائی رُک جائے شام کا کھانا ساتھ کھا کر جایئے گا۔۔۔ہانیہ نے میر اور علی سے کہا۔۔۔

نہیں بھابھی کچھ کام ہے ہمیں جانا ہو گا پھر کبھی آپ کے ہاتھوں سے بنا کھانا ضرور کھائے گے۔۔۔۔ علی نے بھی اپنی جگہ سے اٹھتے ہوئے کہا۔۔۔۔

۔

چلئے ٹھیک ہے۔۔۔ہانیہ نے کہا۔۔

التمش تم بھی چل رہے ہو ہمارے ساتھ۔۔۔۔ علی نے التمش سے پوچھا ۔۔۔جو صوفے پر آرام دہ انداز میں بیٹھا ہوا تھا۔۔۔

ہاں ساتھ ہی چل رہا ہو۔۔۔۔التمش نے ہانیہ کی طرف دیکھ کر کہا جو کچن کی طرف جا رہی تھی۔۔۔

تم جاؤ میں آ رہا ہو۔۔۔التمش نے میر اور علی سے کہا جو اسکی بات سن کر باہر نکل گئے۔۔۔

التمش بھی فوراً اپنی جگہ سے اٹھا اور ہانیہ کے پیچھے چل دیا۔۔۔اب صرف ایزل اور عادل ہی لاؤنج میں اکیلے تھے۔۔۔۔

ہانیہ جو عادل کے لیے جوس بنا رہی تھی سلیپ کے پاس کھڑے۔۔۔۔

التمش ہانیہ کے پیچھے آیا اور اُسکی قمر پر سے ہاتھ گزار کر اپنا چہرہ اُسکی گردن میں تقریباً جھکا دیا۔۔۔۔

ہانیہ ایک دم سے التمش کے قریب انے سے ڈری اور اُسکی سانسیں اپنی گردن پر محسوس کر کے لال ٹماٹر ہو گئی۔۔۔۔

جبکہ التمش نے ہانیہ کی تیز سانسیں محسوس کی تو اپنی مسکراہٹ ضبط کی اور پاس رکھے گلاس اسٹینڈ میں سے گلاس اٹھا کر جان بوجھ کر اپنے لب ہانیہ کی کان کی لو سے ٹچ کرتے پیچھے ہوا۔۔۔۔

جبکہ ہانیہ اُسکے لمس پر جی جان سے لرزی۔۔۔۔

کیا ہوا تمہیں۔۔۔۔التمش نے پانی گلاس میں ڈالتے ہوئے کہا۔۔۔

مجھے کیا ہونا ہے کچھ بھی تو نہیں ہوا۔۔۔ہانیہ نے اپنے آپکو سنبھالتے ہوئے کہا۔۔۔۔اُسے سمجھ آگئی تھی کہ التمش محض اُسے پریشان کر رہا ہے۔۔۔۔۔

پھر سانسیں اتنی تیز کیوں چل رہی ہے۔۔۔۔۔التمش نے گلاس اپنے منہ سے لگاتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔

ہانیہ نے اپنی آنکھیں میچی۔۔۔ پھر اپنے بال کیچر کی قید سے آزاد کروائے جبکہ التمش جو ہانیہ کی طرف دیکھ رہا تھا بال کھولنے والی ادا پر التمش کے گلے میں پانی ہی اٹک گیا ہانیہ کے سر سے دوپٹہ اُتر کر اُس کے کندھوں پر گر گیا

ہانیہ نے اپنے قدم ہلکے التمش کی طرف بڑھائے۔۔۔ کل جیسے ہانیہ کے قدم پیچھے کی طرف بڑھ رہے تھے لیکن آج التمش کے۔۔۔۔

ہانیہ التمش کے نزدیک ائی کے التمش کی پشت فریج سے لگ گئی التمش آنکھوں میں حیرانی لئے ہانیہ کی طرف دیکھ رہا۔۔

ہانیہ التمش کے بلکل نزدیک آگئی تھی اتنا کے التمش اور اُسکی ناک ایک دوسرے سے ٹچ ہورہی تھی۔۔۔ہانیہ نے اپنا ہاتھ التمش کی گردن سے گزارا۔۔۔التمش کی سانسیں تیز ہورہی تھی وہ ہانیہ کو حیران نظروں سے تکے جارہا تھا اچانک دھکا لگنے سے التمش آگے کو ہوا۔۔۔اور ہانیہ نے تھوڑا سائڈ پر ہوکر برف کے کیوبز فریج سے نکالے۔۔۔

التمش نے گلے میں اٹکا پانی نگلا۔۔۔جبکہ چہرہ التمش کا بھی سرخ ہو رہا تھا۔۔۔

کیا ہوا آپکو۔۔۔۔ہانیہ نے التمش والا ہی سوال پوچھا۔۔۔

کچھ نہیں مجھے کیا ہونا ہے۔۔۔التمش نے اپنے چہرے پر ہاتھ پھیرتے ہوئے کہا۔۔۔

آپکی سانسیں کیوں تیز ہو رہی ہے اور چہرہ بھی لال ہو رہا ہے میں تو صرف برف کے کیوبز نکال رہی تھی فریج سے۔۔۔۔۔ہانیہ نے معصومیت سے ائیس کیوبز التمش کے سامنے کیے۔۔۔

جبکہ التمش کو اپنی بازی ہی الٹی ہوتی نظر آئی۔۔۔۔

ہاں وہ پانی۔۔۔پانی بہت ٹھنڈا ہے نہ اس لئے اور چہرہ پتہ نہیں کیوں سرخ ہو رہا ہے میں چلتا ہوں مجھے کام ہے جانا ہے۔۔۔التمش جلدی جلدی بولتا ہوا بغیر ہانیہ کی طرف دیکھے گلاس رکھتے تیز قدموں سے باہر نکلا۔۔۔۔۔

ہاہاہا۔۔۔آئے بڑے ہانیہ سے الجھنے لگے تھے۔۔۔۔۔ہانیہ نے ہنستے ہوئے کہا اور پھر جلدی سے جوس بنانے لگی۔۔۔۔

--------------,----------------,--------------

----,-----------,-----------,-----------,----

ام۔۔۔فری کہاں ہے۔۔۔۔ہانیہ اور التمش کے جانے کے بعد ایزل اور عادل میں خاموشی چھّا گئی۔۔۔۔

لیکن کب تک چپ بیٹھتے آخر عادل نے ایزل کی طرف دیکھ کر فری کا ہی پوچھ لیا۔۔۔۔

ایزل جو اپنے دوپٹہ کے پلو کے ساتھ کھیل رہی تھی عادل کی آواز پر سر اٹھا کر اُسکی طرف دیکھا۔۔۔

وہ دادی کے پاس ہے۔۔۔ایزل نے جواب دیا اور پھر سر جھکا کر اپنے دوپٹہ سے کھیلنے لگی۔۔۔

لیکن اب عادل کو اُسکی اس حرکت سے جھنجھلاہٹ ہو رہی تھی وہ اُس کی آواز سننا چاہتا تھا عادل کا دل چاہ رہا تھا کہ ایزل اُس سے بات کرے۔۔۔ جبکہ ایزل اس لئے چپ تھی کہ وہ کچھ بھی بولے اور آگے سے عادل نے اسکو سنا دی تو وہ کیا کرے گی۔۔۔۔

ابھی عادل کچھ بولتا کہ اُسکا فون بجا۔۔۔

عادل نے نام پڑھ کر مسکراتے ہوئے فون اٹھایا جبکہ ایزل جو اُسکی جانب متوجہ ہو گئی تھی اب اُسکی مسکان دیکھ کر تجسس سے اُسکی جانب دیکھ رہی تھی۔۔۔

ہیلو رمشا۔۔۔کیسے یاد کر لیا تم نے اس ناچیز کو۔۔۔عادل نے انتہائی خوشگوار لہجے میں کہا۔۔۔

جبکہ لڑکی کے نام پر ایزل کے کان کھڑے ہو گئے اُسے بلکل بھی اچھا نہیں لگا عادل کے منہ سے کسی لڑکی کا نام۔۔۔۔

کیا مطلب تم کراچی آ رہی ہو۔۔۔ٹھیک ہے ٹھیک ہے تم آ جاؤ پھر دیکھے گے یہ سارے چیزے میں امی کو بتاتا ہوں تمہارے بارے میں۔۔۔۔۔۔

دوسری طرف فون پر سے کچھ بولا گیا جس پر عادل نے خوش ہوتے ہوئے کہا۔۔۔جبکہ آنیا کا دل بہت سے خدشوں سے دھڑک رہا تھا۔۔۔۔۔۔۔

کس سے بات کر رہے تھے عادل کون آ رہا ہے۔۔۔۔ہانیہ جو کچن سے ائی تھی عادل کے سامنے جوس کا گلاس رکھتے ہوئے بولی۔۔۔

بھابھی رمشا آ رہی ہے گاؤں سے پڑھائی کے لئے اور اب یہی پر رہے گی۔۔۔۔

عادل نے فون سائڈ پر رکھتے ہوئے کہا۔۔۔

اوہ اچھا تمہارے چچا کی بیٹی نہ رمشا۔۔۔ہانیہ نے صوفے پر بیٹھتے ہوئے تصدیق چاہی۔۔۔۔

جی بھابھی۔۔۔عادل نے کہا۔۔۔

اچھا بھابھی میں چلتا ہوں امی گھر پر اکیلی ہو گی۔۔۔۔

عادل نے جلدی سے جوس کا گلاس ختم کرتے ہوئے کہا۔۔۔ جبکہ ہانیہ تو ایزل کے چہرے کی طرف دیکھ رہی تھی جو اُداس سا ہو گیا تھا۔۔۔۔

ہم ٹھیک ہے پھوپھو کو سلام کہنا۔۔۔۔ہانیہ نے اپنا دیہان عادل کی طرف کرتے ہوئے کہا۔۔۔۔

ہم ٹھیک ہے عادل نے کہا اور نکلتا چلا گیا۔۔۔۔

کیا ہوا ایزل۔۔۔۔ہانیہ نے ایزل کے پاس آ کر پوچھا۔۔۔

بھابھی وہ۔۔۔ کیا وہ عادل اُس لڑکی کو پسند کرتے ہیں۔۔۔۔ایزل نے جھکے سر سے کہا۔۔۔۔ایسا کرتے ہوئے وُہ ہانیہ کو بہت معصوم لگی۔۔۔۔

نہیں میری جان وہ بس عادل کی بچپن کی دوست ہیں اور کچھ نہیں عادل اور وہ ایک دوسرے کو پسند نہیں کرتے۔۔۔۔

ہانیہ نے ایزل کو بتایا۔۔۔

پکی بات ہے بھابھی۔۔۔۔ایزل نے ہانیہ سے پوچھا۔۔۔

ہاں میری جان اب جاؤ آرام کرو جا کر ٹھیک ہے میں بھی فری کے پاس جا رہی ہوں ٹھیک ہے۔۔۔۔۔

ہانیہ کی بات پر ایزل نے اثبات میں سر ہلایا اور پھر اپنے کمرے میں چلی گئی۔۔۔۔

ہانیہ کو التمش کے تاثرات یاد آئے تو اُسکے چہرے پر مسکراہٹ آگئی۔۔۔۔

--------,---------------,-------------,------

--------,-------------,-------------,---------

یار مجھے تو نہیں لگتا یہ کام اتنا آسان ہو گا مطلب وہ دونوں آرمی آفیسر ہے ہم کیسے کرے گے نکاح۔۔۔۔

علی نے میر اور التمش کو کہا جو اُس کے پاس ہی بیٹھے تھے۔۔۔

یہ کام واقعی میں آسان نہیں ہے۔۔۔۔التمش نے کہا۔۔

پھر کیا کرنا ہے۔۔۔میر نے بھی اپنا حصہ ڈالا۔۔۔

پہلے تو تم اپنے گاؤں جاؤ وہاں جا کر اپنی بیوی سے ملو پھر آگے کا دیکھے گے ۔۔۔۔علی نے میر سے کہا۔۔۔

جبکہ علی کی بات پر میر بلکل چپ ہو گیا کتنے سال ہو گئے تھے اپنے ماں باپ کا چہرہ دیکھے۔۔۔۔

چل اب اُداس نہ ہو دیکھی جائے گی۔۔۔۔علی نے جب میر کا اُداس ہونا محسوس کیا تو فوراً سے بولا۔۔۔

یار وہ دیکھ یہ مجھے مناہل بھابھی لگ رہی ہے۔۔۔ علی نے کلب میں سامنے نظریں اٹھا کر کہا۔۔۔

جہاں اُسے لگا مناہل کسی لڑکے سے بات کر رہی تھی۔۔۔

کہاں پر پاگل ہے کیا تو۔۔۔ میر نے جب دیکھا تب مناہل وہاں پر نہیں تھی۔۔۔

ابے وہ ہیں یہاں پر وہ دیکھ راہداری پر گئی ہے وہ بھی کسی لڑکے کے ساتھ۔۔۔ علی جلدی سے بولتے ہوئے اٹھا۔۔۔

ہیں چل مجھے بھی دکھا جلدی چل۔۔۔ میر بھی اپنی جگہ سے اٹھا جبکہ ان کے ساتھ التمش بھی اٹھا جس کا چہرہ ہر تاثر سے پاک تھا۔۔۔۔

میر اور علی کی نظر پڑی تو وہ واقعی میں مناہل تھی جو کسی لڑکے کے ساتھ روم میں گئی تھی۔۔۔۔

میر کی آنکھیں شدت ضبط سے سرخ ہی گئی۔۔۔ جبکہ ہاتھی اور ماتھے کی رگیں ایسے پھیل گئی جیسے ابھی پھٹ جائے گی۔۔۔۔

تیز قدموں کے ساتھ وہ اس کمرے کی جانب بڑھا جہاں اُس نے مناہل کو دیکھا تھا۔۔۔

التمش اور علی بھی اُس کے پیچھے پیچھے تھے۔۔۔

دھڑکتے دل کے ساتھ میر نے اپنے کندھے سے دروازے پر ضرب لگانا شروع کی۔۔۔۔

تیسری بار میں دروازہ دھڑام سے کھلا اور اندر کا جو منظر تینوں کو دیکھنے کو ملا وہ نہ قابلِ بیان تھا۔۔۔۔

مناہل کے ساتھ منہا بھی کمرے میں موجود تھی اور ان کے ساتھ دو لڑکے جن کی حالت دیکھ کر لگ رہا تھا انکی بہت دھلائی کی گئی ہو اور رسیوں کی مدد سے بندھے ہوئے تھے۔۔۔۔۔

منہا اور مناہل ایک جیسے بلیک پینٹ شرٹ میں ہائی پونی ٹیل کے ساتھ سرخ لپسٹک سے اپنے ہونٹ رنگے ان تینوں کو ہاتھ باندھے اطمینان سے ان

تینوں کو دیکھ رہی تھی جس میں التمش تو صحیح تھا لیکن میر اور علی کی آنکھوں کے ساتھ منہ بھی کھلے ہوئے تھے۔۔۔۔

ویسے یہ بہت غیر اخلاقی حرکت ہے ویسے۔۔۔۔ منہا نے علی کی طرف دیکھتے ہوئے دانت کچکچا کر کہا۔۔۔

کوئی کام تھا آپ لوگوں کو جو یہاں پر آگئے ہے۔۔۔ مناہل نے بھی منہا کے انداز میں میر کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔

ان دونوں کی آواز پر علی اور میر ہوش میں آئے جبکہ التمش تو ویسے ہی دروازے سے ٹیک لگائے کھڑا تھا۔۔۔۔

یہ تم دونوں نے ان لڑکوں کے ساتھ کیا کیا ہے اور یہ ٹیپ کیوں لگائی ہے ان کے منہ پر۔۔۔۔ علی نے حیرت سے لڑکوں کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔

بہت بول رہے تھے سالے تو اپن کا دل نہیں تھا سننے کا اسی لیے منہ پر ٹیپ لگا دی اپن تجھے کیا تیرے بھی لگاؤ کیا۔۔۔۔

۔۔۔

منہا نے بلکل ٹپوری والے انداز میں کہا علی تو فدا ہی ہو گیا اس کے اس انداز پر وہ لگ ہی اتنی پیاری رہی تھی۔۔۔۔

آپ لوگ یہ دروازہ بند کر دے یہ یہ لڑکے ڈرگز کی سمگلنگ کرتے ہیں اور ابھی ہم ڈیوٹی پر ہے انکو پکڑنا ہے۔۔۔۔۔

مناہل زیادہ کچھ تو نہیں بتا سکتی تھی اسی لئے اتنی ہی بات بتا دی۔۔۔

آپ سے درخواست ہے یہ بات باہر کسی سے نہیں کریں۔۔۔

مناہل نے التمش اور علی کی طرف دیکھتے ہوئے کہا جبکہ میر کو نظرانداز کیا۔۔۔

جی بلکل۔۔۔ علی نے اثبات میں سر ہلایا۔۔۔۔

اب انکا کیا کرنا ہے آپ نے۔۔۔ علی نے بھی مناہل سے پوچھا۔۔۔

وہ ہمارا کام ہے ہم کر لے گے۔۔۔ منہا نے سخت آواز میں کہا۔۔۔۔۔

ابھی علی کچھ بولتا کہ دروازہ نوک ہوا۔۔۔

مناہل دروازے کے پاس گئی تو مناہل اور منہا کا ہی ساتھی تھا۔۔۔

شعیب تم ان دونوں کو لے جانے کا کام کرو باقی سب میں نے اور منہا نے سنبھال لیا ہے۔۔۔

شعیب جو اندر آکر التمش اور میر علی کو دیکھ کر چونکا تھا مناہل کی آواز پر اُسکی طرف متوجہ ہوا۔۔۔

ہم وہ تو ٹھیک ہے منہو لیکن یہ لوگ کون ہے۔۔۔ شعیب نے مناہل کو اُس کے نک نیم سے پُکارا جس پر میر کی آبرو تنی۔۔۔۔۔

تم ان کی فکر نہیں کرو یہ کسی کو نہیں بتائے گے۔۔۔۔۔ منہا نے شعیب کو کہا جس پر وہ سر کو ہلا کر اُن لڑکوں کی طرف بڑھا۔۔۔ جبکہ مناہل اور منہا اب آرام سے کمرے سے نکلتی چلی گئی۔۔۔ بنا ایک نظر علی اور میر پر ڈالے۔۔۔۔۔

اب چلنا ہے تم دونوں نے یہاں سے یہ پھر سب کچھ دیکھ کر ہی جاؤ گے۔۔۔۔۔

التمش نے میر اور علی سے کہا جو اب تک وہی پر کھڑے تھے۔۔۔۔

التمش کی بات پر دونوں واپسی کے لئے پلٹے۔۔۔۔

میری بات مانو تو ابھی بھی وقت ہے ورنہ کہیں تم دونوں کا حال بھی ان کی طرح نہ ہو جائیں۔۔۔۔

التمش نے مسکراہٹ کے ساتھ علی اور میر کو کہا جنہوں نے لڑکوں کی حالت یاد کرتے جھرجھری لی۔۔۔

اللہ نہ کرے یار۔۔۔دونوں ایک ساتھ بولے۔۔۔ جس پر التمش کا۔ قہقہہ گونجا۔۔۔

اس کے چہرے پر خوشی اور زندگی سے بھرپور قہقہہ سن کر علی اور میر نے ماشاللہ کہا۔۔۔

ویسے کیا بات ہے آجکل بڑا مسکرایا جا رہا ہے۔۔۔۔ علی نے التمش کو چھیڑا

۔۔۔۔۔

لڑکی کا چکر بابو بھائیہ لڑکی کا چکر۔۔۔۔ میر نے ہستے ہوئے کہا۔۔۔۔

بیوی کا چکر بول۔۔۔ التمش نے میر کی گدی پر تھپڑ مارتے ہوئے کہا۔۔۔۔

سچ بتا بھابھی سے پیار ہوتا جا رہا ہے نہ۔۔۔۔ میر نے واپس اپنی جگہ پر بیٹھتے ہوئے کہا۔۔۔۔

میر کی بات پر التمش چپ ہو گیا۔۔۔۔

دیکھ التمش ہم سبکو نظر آرہا ہے بھابھی اس رشتے میں کتنی مخلص ہے تو انکی طرف قدم بڑھا کر تو دیکھ وہ تیرا ساتھ کبھی نہیں چھوڑے گی۔۔۔۔

کوئی گارنٹی ہے اس بات کی۔۔۔ماما بھی بابا کا ساتھ نہیں چھوڑ رہی تھی لیکن پھر دولت کا نشا انکو ایسا چڑھا کہ وہ اپنی اولاد کو بھی بھول گئ۔۔۔ صرف ایک بار اگر میں اُس لڑکی کی طرف اپنی پوری مخلصی سے بڑھا نہ تو پھر کیا پتہ وہ مجھے ایسے توڑ دے کہ میں جڑ ہی نہ پاؤ۔۔۔

علی کی بات پر التمش نے بے بسی سے کہا۔۔۔

ہمیں تو بھابھی بلکل بھی ایسی نہیں لگتی تیری آنکھوں میں اُن کے پسند دیکھی ہے ہم نے۔۔۔۔میر نے بھی التمش کو سمجھایا۔۔۔

پسند تو وہ پہلی نظر میں ہی آگئی تھی اس دل کو اور آنکھوں کو پھر پتہ چلا وہ بیوہ ہے۔۔۔التمش نے اپنی نظریں کسی غیر مرئی نقطے کی طرف دیکھتے ہوئے کہا ابھی وہ اپنی بات بھی پوری نہیں کر پایا تھا کہ میر بول اٹھا۔۔۔

یہ امید نہیں تھی مجھے تُجھ سے صرف اس لیے کہ وہ پہلے شادی شدہ رہ چکی ہے تو اس طرح اُن کو نظر انداز کر رہا ہے۔۔۔۔۔

کتے کمینے پہلے پوری بات سن لے۔۔۔۔

التمش نے اپنے ہاتھ کا مکہ میر کی قمر پر رسید کرتے ہوئے کہا۔۔۔

میں پیچھے ہٹ گیا تھا یار پھر بابا نے میرا نکاح اُس سے کروایا یقین کرو گے میں التمش یزدانی جس کا دل کبھی کسی لڑکی کے لیے ایسے نہیں دھڑکا تھا جیسے اُس

دن میرا دل دھڑکا تھا۔۔۔ میں نے اُس کو مانگا بھی نہیں تھا بن مانگیں وہ مجھے ملی تھی۔۔۔ لیکن پھر اُس نے مجھ سے کہا وہ صرف اپنے پہلے شوہر سے پیار کرتی ہے تب دل میں چبھن کیا ہوتی ہے مجھے پتہ چلا تھا۔۔۔

اب کیسے میں اُسکی طرف بڑھ جاؤ مجھے میرا یہ ڈر اُسکی طرف بڑھنے نہیں دیتا یار میں کیا کر سکتا ہوں۔۔۔

مجھے اُس کے بیوہ ہونے سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔۔ فرق صرف اس بات سے پڑتا ہے کہ اب وُہ میری ہے صرف میری اور فری بھی اب میری بیٹی ہے۔۔۔ میں نے جب جب اسکو کچھ بھی غلط بولا ہے اُسکا احساس میرے دل کو بہت شدت سے ہوا ہے۔۔۔۔

اور یقین کرو وہ سب بھی میں نے کسی نہ کسی بات پر غصّہ میں کہا ہے تم لوگوں کو تو پتہ ہے مجھ سے غصّہ کنڑول نہیں ہوتا یار۔۔۔۔

میر اور علی التمش کے چہرے پر اور آواز میں بے بسی صاف محسوس کر سکتے ہیں اُس کی ماں کا ڈالا ہوا ڈر اُسے زندگی میں آگے نہیں بڑھنے دے رہا تھا۔۔۔۔

چل تو ٹینشن نہ لے لیکن ہماری بات پر غور ضرور کرنا۔۔۔گھر کے لیے نہیں نکلنا تجھے رات کے دس بج چکے ہیں۔۔۔۔ علی نے اپنے ہاتھ میں بندھی گھڑی میں ٹائم دیکھ کر التمش کو کہا جس پر وہ اپنی جگہ سے اٹھا علی بھی اپنی جگہ سے اٹھا لیکن میر شاید کسی مراقبے میں چلا گیا تھا جو بلکل سن سا بیٹھا تھا۔۔۔۔

دوسرا پاکستان بن گیا ہو تو چلے میر صاحب۔۔۔ علی نے اُسکے چہرے کے آگے چٹکی بجاتے ہوئے کہا۔۔

نہیں یار ابھی نہیں بنا اُس نے میری مناہل کو منحوس کیسے بولا۔۔۔ میر کی بات پر التمش اور علی کا دل کیا اُس کا منہ توڑ دے۔۔۔

منہ سے بولا میرے بھائی منہ سے اب چل تو۔۔۔ علی نے اُسکے بازو سے اسکو اٹھایا جبکہ میر بھی خفگی سے اُسکی طرف دیکھ کر اُن کے ساتھ ہو لیا۔۔۔

التمش جب گھر آیا تو گھر میں سب ہی سو گئے تھے۔۔۔

التمش کمرے کی طرف جانے کے لیے آگے بڑھا تو اُسے ہانیہ کا خیال آیا کہیں وہ اُس کے انتظار میں جاگ تو نہیں رہی تھی۔۔۔۔

التمش میں نے اپنی نظریں ڈائننگ ٹیبل کی طرح اٹھائیں تو اُسکی توقع کے مطابق ہانیہ ڈائننگ ٹیبل پر سر رکھے سو رہی تھی التمش کو گھر اتے اتے پھر سے ایک بج گیا تھا

التمش ہانیہ کے پاس آیا جو سادہ سا گرے رنگ کا لباس پہنی ہوئی تھی۔۔۔

آرام سے ہانیہ کو اپنی باہوں میں بھرا اور سیریاں پار کر کے کمرے تک لایا اور اُسے اُسکی جگہ پر لیٹا کر اُس کے پاس ہی بیٹھ گیا۔۔۔

ہانیہ کا معصوم چہرہ اُسکے سامنے تھا علی اور میر کی باتیں دماغ میں گردش کر رہی تھی۔۔۔ کیا وہ ایک بار بھروسہ کر کے دیکھے ہانیہ پر دل ہاں بول رہا تھا جبکہ دماغ اس چیز کی نفی کر رہا تھا۔۔۔

اپنے دل اور دماغ سے تنگ آکر تیزی سے اپنی جگہ سے اٹھا اور فریش ہونے چلا گیا۔۔۔

ہانیہ صبح سے اُٹھی اپنے سارے کام جلدی جلدی ختم کر کے اپنے کمرے میں تیار ہونے آئی تھی۔۔۔ التمش صبح سے اپنے جم روم میں تھا اور تو اور وہ ناشتہ کی ٹیبل پر بھی نہیں آیا تھا۔۔۔

ہانیہ نے آسمانی رنگ کی فروک نکالی فری کو پہلے ہی تیار کر چکی تھی اور آج یزدانی صاحب نے آفس نہیں جانا تھا اس لیے فری انکے پاس تھی۔۔۔۔

ہانیہ جلدی سے واشروم سے شاور لے کر آئی آئینے کے سامنے کھڑے ہو کر اپنی قمیض کی بیک زیب بن کرنی چاہی جو اُس سے ہونے کا نام نہیں لے رہی تھی جبکہ گیلے بالوں سے پانی بھی ٹپک رہا تھا آخر کار اتنی جدو جھد کے بعد زیب بند ہوئی۔۔۔

ہانیہ ابھی اپنے بال سکھا ہی رہی تھی کہ التمش کمرے میں داخل ہوا اور اپنی جگہ رُک گیا۔۔۔۔۔

آج اُس نے ہانیہ کو اُسی روپ میں اپنے سامنے دیکھا تھا جب اُس نے پہلی بار ہانیہ کو دیکھا تھا۔۔۔

اُس کی نیلی پری گیلے بالوں اور نیلے لباس سے اُس پر بجلیاں گرا گئی تھی۔۔۔۔

ہانیہ نے پلٹ کر التمش کو دیکھ پھر واپس اپنا کام کرنے لگی۔۔۔۔

التمش ہوش میں آتا ہوا اندر آیا۔۔۔

کیا تم انہیں کپڑوں میں جاؤ گی۔۔۔التمش نے ڈریسنگ ٹیبل پر سے ایسے ہی اپنا پرفیوم اٹھاتے ہوئے ہانیہ سے پوچھا۔۔۔

ہاں اسی کپڑوں میں جاؤ گی۔۔۔۔ہانیہ نے جواب دیا۔۔۔۔

بال سُکھ گئے تو ہانیہ نے اُنہیں کیچر کی مدد سے سمیت کر پیچھے کھلا چھوڑ دیا۔۔۔اور ہونٹوں پر لیپ گلوس لگایا۔۔۔ جس سے اُسکے گلابی لب مزید گلابی ہو گئے۔۔۔

التمش جو ہانیہ کے پاس کھڑا اپنے آپ کو پرفیوم کی بوتل اٹھاتا ہوا مصروف دکھا رہا تھا لیکن اُسکا دھان ہانیہ کی طرح ہی تھا۔۔۔

یہ لگانے کی کیا ضرورت ہے۔۔۔التمش نے ماتھے پر بل ڈالے ہانیہ سے پوچھا۔۔۔

ایسے ہی لگایا ہے اب باہر جاتے ہوئے منہ اٹھا کر تو نہیں جاؤ گی نہ۔۔۔ہانیہ نے جواب دیا اور پھر بیڈ پر بیٹھ کر اپنی چپل پہننے لگی۔۔۔

التمش نے ہانیہ کی بات پر صرف اثبات میں سر ہلایا اور خود بھی جلدی سے واشروم میں چلا گیا۔۔۔

ہانیہ بھی اپنے کندھے اچکا کر جانے کے لئے باہر نکلی۔۔۔اُسے پتہ تھا التمش نہیں جائے گا اور وہ اُس سے پوچھ کر اپنی بیزیتی نہیں کروانا چاہتی تھی۔۔۔

۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

بابا میں جا رہی ہوں آپ بھی چلتے نہ اچھا لگتا۔۔۔ہانیہ نے یزدانی صاحب سے کہا جو فری سے نہ جانے کون سی باتیں کر رہے تھے۔۔۔

بیٹا میں ضرور چلتا لیکن ابھی تھوڑی دیر بعد میری فورن کلائنٹ سے میٹنگ ہے۔۔۔۔یزدانی صاحب نے ہانیہ کو بتایا۔۔۔۔

اچھا چلے کوئی بات نہیں بابا۔۔۔۔۔۔۔میں چلتی ہوں۔۔۔۔۔

ہانیہ ابھی فری کو گود میں لے کر جانے کے لیے مڑی ہی تھی کہ التمش کی آواز پر رکی۔۔۔۔

جو آج بلیو رنگ کے پینٹ کورٹ میں وجاہت کا شاہکار لگ رہا تھا۔۔۔۔

ساتھ چلنا ہے۔۔۔۔التمش نے ہانیہ سے کہا۔۔۔۔

جبکہ ہانیہ کو اور کیا چاہیئے تھا وہ بھی التمش کے ساتھ گاڑی میں بیٹھ گئی۔۔۔۔۔

التمش نے گاڑی چلائیں اور دونوں اپنی منزل کی جانب چل پڑے۔۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔،۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔،۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔،۔۔۔۔۔۔۔۔

۔۔۔۔،۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔،۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔،۔۔۔۔۔۔۔۔۔

عدیل کا دل بہت زیادہ گھبراہٹ کا شکار تھا صبح سے بیدلی سے تیار ہوا تھا جبکہ چہرے پر بھی اضطراب تھا۔۔۔

پورے راستے نازلین بیگم اپنے بیٹے کے چہرے پر تکلیف دیکھتی اپنے آپکو کوستی رہی تھی۔۔۔۔وہ اپنے بیٹے کو ایک خوشی تک نہیں دے سکی۔۔۔۔

جبکہ عادل ریلیکس سا تھا اُسے پتہ تھا لیڈی بوس سب کچھ سمنبھال لے گی۔۔۔۔

التمش نے فیروز صاحب کے گھر کے آگے گاڑی روکی۔۔۔ تو ساتھ ہی عدیل کی گاڑی بھی رکی۔۔۔

ہانیہ اپنی گود میں فری کو لیے باہر نکلی۔۔۔

اسلام علیکم پھوپھو کیسی ہے آپ۔۔۔ ہانیہ نے انکے گلے لگتے ہوئے پوچھا۔۔۔

میں بلکل ٹھیک ہوں بیٹا تم کیسی ہو اور میری لاڈو کیسی ہے اُنھوں نے فری کے گال کو چومتے ہوئے کہا۔۔۔

بلکل ٹھیک۔۔۔ہے۔۔۔ہانیہ نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔۔۔

اسلام علیکم۔۔۔بھاری مردانا آواز پر انہوں نے دیکھا تو التمش تھا جس نے اپنا سر انکے آگے جھکا کر سلام کیا تھا۔۔۔۔

التمش کی اس حرکت پر ہانیہ کو حیرت ہوئی کہاوہ باتمیز سا التمش تھا اور اب کتنے ادب کے ساتھ پھوپھو کو سلام کیا تھا۔۔۔

وعلیکم السلام بیٹا۔۔۔جیتے رہو۔۔۔اللہ تم دونوں کی جوڑی سلامت رکھے۔۔۔۔پھوپھو نے سر پر ہاتھ رکھ کر التمش کو دعا دی۔۔۔۔

جبکہ عادل اور عدیل بھی وہی کھڑے تھے لیکن ہانیہ نے عدیل سے بات تک نہیں کی۔۔۔۔

اب کیا یہی رہنا ہے اندر چلے بہت گرمی ہو رہی ہے۔۔۔
عادل کی آواز پر سب اندر کی طرف بڑھ گئے۔۔۔۔

فیروز صاحب کا دل تو جھوم اٹھا تھا ہانیہ کو التمش کے ساتھ دیکھ کر انہوں نے اُن سب کو بٹھایا۔۔۔
جبکہ ہانیہ التمش کو چھوڑ کر آنیا کے کمرے میں چلی گئی تھی۔۔۔

اب بیچارہ التمش پریشان سا اکیلے بیٹھے فری کو اپنی گود میں لیے پھوپھو کے سوالوں کا جواب دے رہا تھا۔۔۔

عدیل کی نظروں نے ایک بار اُس ظالم لڑکی کو دیکھنے کی التجا کی لیکن عدیل نے کمال ضبط کا مظاہرہ کیا۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔،۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔،۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔،۔۔۔۔۔۔۔۔

۔۔۔۔۔،۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔،۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔،۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ھانیہ کمرے میں ائی تو آنیا لال رنگ کے جوڑے میں تیار آئینے کے سامنے بیٹھی ہوئی تھی جبکہ چہرے پر الگ ہی روپ تھا۔۔۔

بھابھی آگئی آپ۔۔۔آنیا نے شیشے سے ھانیہ کو دیکھا تو فوراً اُس کے پاس ائی۔۔۔

ماشاللہ بہت پیاری لگ رہی ہو اللہ بری نظر سے بچائے تمہیں اور تمہارے نصیب میں ایسے انسان کو لکھے جو تمہیں بہت زیادہ چاہتا ہو۔۔۔

ہانیہ نے آنیا کی نظر اُتارتے ہوئے کہا۔۔۔ جبکہ اسکی دعا پر آنیا کا چہرہ اور کھل گیا۔۔۔

بھابھی وہ واقعی میں مجھے بہت چاہتا ہیں۔۔۔ آنیا نے ہلکی آواز میں کہا۔۔۔

جبکہ ہانیہ اب اسکو کیا بتاتی وہ اسکو کچھ بھی بول کر اپنے آپ سے بدگمان نہیں کرنا چاہتی تھی اسی لیے چپ ہو گئی۔۔۔

اچھا تم یہاں بیٹھو میں ذرا کچن وغیرہ دیکھ لو۔۔۔ ہانیہ نے آنیا کو کہا اور پھر کچن میں چلی گئی۔۔۔۔

کچن میں جا کر اُس نے پھوپھو اور التمش کے لیے ٹھنڈا جوس بنایا۔۔۔
باقی سب انتظام فیروز صاحب نے پہلے ہی کر لیے تھے۔۔۔

ہانیہ نے سب کو جوس سرو کیا۔۔۔التمش کو جوس دیا تو اُسکے گود میں موجود فری نے ہاتھ مار کر سارا جوس التمش کے کپڑوں پر گرا دیا۔۔۔

التمش نے فری کو گود سے اٹھا کر سائڈ پر صحیح طرح بٹھایا تا کہ وہ گرے نہیں۔۔۔

ارے بیٹا یہ کیا ہو گیا۔۔۔ تمہارا تو پورا لباس ہی خراب ہو گیا ہے۔۔۔فیروز صاحب نے التمش کو کہا جبکہ ہانیہ تو اسکی فکر دیکھ رہی تھی کیسے اُس نے فری کی حرکت پر اُس کو کچھ بھی بولے بغیر احتیاط سے بٹھایا تھا۔۔۔

نہیں نہیں انکل کوئی بات نہیں میں اسکو پانی سے صاف کرلونگا۔۔۔التمش نے فیروز صاحب سے کہا۔۔۔

واشروم کس طرف ہے۔۔۔التمش نے ہانیہ سے پوچھا جب ہانیہ ہوش میں ائی۔۔۔۔

آجائے میرے ساتھ۔۔۔ہانیہ نے کہا اور اُسے لیے اپنے کمرے کی طرف بڑھ گئی۔۔۔۔

ہانیہ کمرے میں ائی اور التمش کو واشروم کی طرف اشارہ کیا۔۔۔

وہ ہے وہاں جا کر آپ اسکو صاف کر لے میں آنیا سے ڈائیر لاتی ہوں

۔۔۔۔۔۔

التمش ہانیہ کی بات پر اثبات میں سر ہلا کر جانے ہی لگا تھا کہ اُسکی نظر سائڈ ٹیبل پر پڑی جہاں عدنان اور ہانیہ کی تصویر تھی۔ جس میں عدنان ہانیہ کے پیٹ کے گرد اپنے ہاتھ باندھا ہوا تھا اور ہانیہ لال رنگ کے جوڑے میں اُسکی طرف دیکھ کر ہنس رہی تھی۔۔۔۔۔

التمش کے قدم جم گئے تھے جیسے وہاں پر اُسے اتنا بُرا آج سے پہلے کبھی نہیں لگا تھا جتنا یہ تصویر دیکھ کر لگا تھا۔۔۔۔

التمش کی نظروں کے ارتکاز پر ہانیہ نے دیکھا تو اپنی اور عدنان کی تصویر دیکھ کر فوراً اُٹھا کر دراز میں ڈال دی۔۔۔

یہ پتہ نہیں کس نے رکھ دی یہاں پر۔۔۔ہانیہ نے مسکرانے کی کوشش کرتے ہوئے کہا۔۔۔

تم بہت خوش رہتی تھی اُس کے ساتھ۔۔

ہانیہ جانے کے لیے پلٹی ہی تھی کہ التمش کی آواز نے اُسکے قدم روک لئے ۔۔۔۔۔

اُنہیں خوش رکھنا آتا تھا۔۔۔ہانیہ نے نم آواز میں کہا۔۔۔

التمش نے ضبط سے اپنے ہاتھ کی مٹھیاں بھینچی۔۔۔۔

اچانک سے ہانیہ کے پاس آیا اور اُسکے دونوں بازو اپنی سخت گرفت میں لیے
۔۔۔

میرے ساتھ بھی تو رہ سکتی ہو خوش۔۔۔

آپ رکھتے ہے آپ تو اس رشتے کو مانتے بھی نہیں ہے۔۔۔
ہانیہ نے التمش کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔

اور تم تم نے نہیں کہا تھا کہ تم مجھ سے پیار نہیں کرتی تم اپنے پہلے۔۔۔پہلے شوہر سے پیار کرتی ہو تو کیسے اس رشتے کو مان لیتا میں بولو۔۔۔

التمش نے ہانیہ کے بازو پر گرفت اور مضبوط کی۔۔۔

ہاں کرتی تھی اُن سے پیار۔۔۔ عزت کرتی ہُوں میں انکی لیکن وہ میرا ماضی ہے میرا حال اور میرا مستقبل آپ ہے التمش آپ اور میں اب اپنے حال سے عشق کرتی ہُوں آپ کے ساتھ اپنی پوری زندگی گزارنی ہے میں بہت بھاگی ہوں اس بات سے لیکن اب اور نہی بھاگ سکتی کرتی ہوں میں آپ سے پیار کرتی ہُوں آپ سے پیار عدنان میرا ماضی ہے التمش اور آپ میرا آج ہے آپ کے ساتھ مرتے دم تک وفا کرونگی۔۔۔۔

ہانیہ بولتے بولتے التمش کے سینے میں منہ دیئے رو پڑی۔۔۔ جبکہ التمش کو اُسکے ایک ایک لفظ سے خود میں سکون اترتا محسوس ہوا۔۔

میرے ساتھ رہنا ہے تو بھولنا پڑے گا ماضی اپنا سمجھی تم میری ہو فری میری بیٹی ہے۔۔۔

التمش نے ہانیہ کا چہرہ اپنے سینے سے نکال کر دونوں ہاتھوں میں تھاما اور انگھوٹے سے اُس کے آنسو صاف کرتے ہوئے کہا۔۔۔

بولوں بھولو گی اپنا ماضی۔۔۔التمش نے ہانیہ کی آنکھوں میں دیکھ کر پوچھا۔۔

ہانیہ نے جھکی نظروں اور بھیگی پلکوں کے ساتھ اثبات میں سر ہلایا۔۔۔

کبھی دولت یہ آسائشوں کے لیے مجھے چھوڑو گی تو نہیں۔۔۔۔التمش نے اپنا ماتھا ہانیہ کے ماتھے کے ساتھ جوڑتے ہوئے پوچھا۔۔

کبھی نہیں۔۔۔آپ ایک چھوٹی سی جھونپڑی میں بھی رکھے گے رہ لونگی۔۔۔

ہانیہ نے نم آواز سے کہا۔۔۔

کبھی مجھ سے یہ میری حرکتوں سے تنگ آگئی تو۔۔۔
التمش نے بند آنکھوں کے ساتھ ایک اور سوال کیا۔۔۔۔

میں نے تنگ نہیں انا بلکہ آپکو بلکل تیر کی طرح سیدھا کر دینا ہے۔۔۔۔
ہانیہ نے جواب ایسا دیا کہ التمش ہنس پڑا۔۔۔۔

التمش۔۔۔ہانیہ نے بھی بند آنکھوں سے التمش کو پُکارا۔۔۔

ہمم۔۔۔التمش جو خود بھی آنکھیں مونڈے ہانیہ کی سانسیں اپنے چہرے پر محسوس کر رہا تھا بولا۔۔۔۔

مطلب آپ نے اس رشتے کو قبول کر لیا ہے نہ مطلب آپ اب مجھ سے پیار کرے گے نہ۔۔۔۔۔ہانیہ نے سوال کیا۔۔۔

اس رشتے کو قبول تو بہت پہلے ہی کر لیا تھا بس اقرار نہیں کر رہا تھا۔۔۔اور پیار کا میں تمہیں رات کو بتاؤ گا ٹھیک ہے۔۔۔

التمش نے پہلی بات سنجیدہ انداز میں کہی جبکہ آخر میں لہجہ شوخ تھا۔۔۔

ہانیہ جو اُسکی بات غور سے سن رہی تھی آخری ذو معنی بات پر لال چہرے کے ساتھ التمش سے دور ہٹی۔۔۔

لگتا ہے باہر آ گئے مہمان میں جا رہی ہوں آپ بھی جلدی سے آ جائے

----ہانیہ جلدی سے بولتی ہوئی باہر بھاگی----

نیلی پری----التمش اسکی جلد بازی پر ہنستا ہوا واشروم چلا گیا---دل اور دماغ میں سکون سا بھر گیا تھا اُسے لگ رہا تھا اب زندگی بہت بہتر ہو گئی ہو لیکن کیا واقعی زندگی بہتر ہوئی تھی یہ مزید بگڑنے والی تھی----

-------------,--------------,-------------,

------------,-----------,---------,---

ہانیہ نے کمرے سے نکلنے کے بعد اپنے سر پر دوپٹہ ٹھیک کیا اور اپنا چہرے پر ہاتھ پھیر کر باہر ائی---

باہر ائی تو سب کی نظر اُسکی طرف گئی ہانیہ کو بھی دو لوگ اضافی نظر ائی لیکن وہ پہنچان نہیں سکی کہ لڑکا کون ہے کیونکہ دونوں ہی ہم عمر لگ رہے تھے۔۔۔

بیٹا یہ میری بڑی بیٹی ہے۔۔۔فیروز صاحب نے جب بلال اور اُسکے بھائی بقول بلال کے کی نظریں ہانیہ کی طرح دیکھی تو بتایا۔۔۔

جس پر دونوں نے اثبات میں سر ہلایا لیکن دونوں کی نظریں بھی جیسے ہانیہ کے وجود پر جم گئی تھی جو اس وقت نیلے لباس میں بہت خوصورت لگ رہی تھی۔۔۔

ہانیہ بھی آکر التمش کے پاس جو جگہ خالی تھی بیٹھ گئی۔۔۔

بیٹا یہ بلال ہے اور یہ اُسکے بڑے بھائی۔۔۔۔ فیروز صاحب نے ہانیہ کا تعارف کروایا۔۔۔

اسلام علیکم۔۔۔ہانیہ نے دونوں کو سلام کیا دل تو اُسکا چاہ رہا تھا دونوں کی منڈی مروڑ دے جو ابھی بھیس بدل کر اُس کے گھر میں بیٹھے تھے۔۔۔۔

ہانیہ نے ایک نظر عدیل کی طرف دیکھا جو اسپاٹ چہرہ لیے بیٹھا تھا جبکہ پھوپھو بھی خاموش تھی۔۔۔۔

آپکے والدین نہیں آئے۔۔۔۔ہانیہ نے بلال سے پوچھا۔۔۔

ہانیہ کے پوچھنے پر بلال پل بھر کو گھبرا یا۔۔۔

بیٹاان کے والدین باہر ملک ہے میری بات کروائی ہے انہوں نے ابھی فون پر۔۔۔۔۔

بلال جواب دیتا کہ فیروز صاحب نے ہانیہ کو بتایا۔۔۔

ہانیہ کو بے تحاشا غصّہ آیاان دونوں پر جو فیروز صاحب اور آنیا کی معصومیت کا فائدہ اٹھارہے تھے۔۔۔۔

آپ کیا کرتی ہے۔۔۔۔بلال کے ساتھ موجود لڑکا جو اصل میں بلال کا دوست تھا لیکن بلال اُسے بھائی بنا کر لایا تھا اُس نے ہانیہ سے پوچھا۔۔۔

جبکہ اُسکی نظریں بھی ہانیہ پر ہی تھی۔۔۔۔۔

التمش جو کمرے سے نکلا تھا سامنے بیٹھے دو انجانے وجود میں سے ایک کی نظروں کا ارتکاز اپنی بیوی کو دیکھ کر غصّہ ضبط کر گیا۔۔۔اُس کے سوال پر ہانیہ کچھ بولتی کے التمش بول اٹھا۔۔۔

بیوی ہے میری۔۔۔التمش چلتا ہوا آیا اور ہانیہ کے برابر میں بیٹھ گیا۔۔۔

التمش کی سخت اور سرخ نظریں دیکھ کر بلال کے دوست نے فوراً سے ہانیہ پر سے نظریں ہٹائیں۔۔۔

بیٹا یہ لوگ نکاح جلدی کرنا چاہتے ہیں۔۔۔فیروز صاحب نے ہانیہ سے کہا انکی بات پر ہانیہ کے ساتھ ساتھ التمش کی بھی آبرو تنی۔۔۔

اتنی جلدی کیوں ہے ابھی ہماری طرف سے کوئی تیاری نہیں ہے ابھی ہم آپ لوگوں کے بارے میں جانچ پڑتال کروائے گے۔۔۔۔

التمش نے اپنے دونوں ہاتھ آپس میں اُلجھا کران دونوں کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔۔

جبکہ التمش کی بات پر وہ دونوں گڑبڑائے۔۔۔۔

دراصل میں اسکو یہی سمجھا رہا تھا ابھی صرف منگنی کر لیتے ہیں پر آپکو تو پتہ ہو گا نہ پیار محبت میں بس سب چیزیں جلدی ہی کرنی ہوتی ہے۔۔۔۔۔۔

عادل کے دوست نے کہا۔۔۔

ہاں بہتر یہی ہے۔۔۔ہانیہ نے کہا۔۔۔جب تک منگنی ہوتی اُسکے بعد وُہ اُسکی سچائی آنیا کے سامنے لے اتے لیکن اگر نکاح ہو جاتا تو سارا مسئلہ خراب ہو جاتا۔۔۔۔

تو پھر ٹھیک ہے آج اتوار ہے منگل کو منگنی رکھ لے لیتے ہیں۔۔۔فیروز صاحب نے کہا۔۔۔

ٹھیک ہے انکل پھر منگل کو آپ سب ہوتی ہے ملاقات ہمیں اجازت دے۔۔۔۔

بلال نے کہا اور پھر سب سے ملتے ہوئے باہر چلے گئے۔۔۔التمش اُس لڑکے کی نظریں ہانیہ پر محسوس ہو چکی تھی۔۔۔۔۔

ہانیہ نے اُن کے جانے کے بعد عدیل کی طرف دیکھا جو خاموشی سے چہرہ جھکائے ہوئے تھا پھر اچانک سے اٹھ کر وہ بھی باہر چلا گیا۔۔۔۔

ہانیہ بیٹا جا کر آنیا کو بتا دو یہ بات۔۔۔فیروز صاحب کی بات پر ہانیہ آٹھ کر چلی گئ۔۔۔

بیٹا آپ کا بہت بہت شکریہ کہ آپ نے اس وقت میں مجھے اکیلا نہیں چھوڑا ۔۔۔

فیروز صاحب نے التمش سے کہا۔۔۔
ارے انکل کیسی باتیں کر رہے ہیں میں آپکے بیٹے کی طرح ہوں اور اپنی بہن کے فیصلوں میں کیوں نہ ہوں آپکے ساتھ۔۔۔۔

التمش نے فیروز صاحب سے کہا۔۔۔

جس پر فیروز صاحب مسکرا پڑے۔۔۔۔

فیروز صاحب اپنی بہن کی خاموشی کو محسوس کر چکے تھے اور اُس کی وجہ بھی وہ جانتے تھے لیکن بیٹی کی محبت کے آگے مجبور تھے۔۔۔۔

اب التمش اور عادل آپس میں بات کرنے لگے تھے جبکہ فری اپنے بابا کی گود میں سکون سے لیتی سو رہی تھی۔۔۔۔

آنیا۔۔۔ہانیہ نے کمرے کے اندر آکر آنیا کو آواز دی جو ادھر سے اُدھر چکر لگارہی تھی۔۔۔

جی بھابھی کیا ھوا۔۔۔آنیا نے فوراََ سے ہانیہ سے پوچھا۔۔۔۔

پرسو تمہاری منگنی ہے۔۔۔ہانیہ نے آنیا کو کہا

سچ بھابھی آپ سچ کہہ رہی ہے۔۔۔آنیا نے خوش ہوتے ہوئے کہا۔۔۔

ہاں۔۔۔ہانیہ نے ایک لفظی جواب دیا۔۔۔

اللہ تمہیں جلد سچ اور جھوٹ سے روشناس کروائے میری جان اور تمہیں ہمت دے حقیقت کا سامنا کرنے کی۔۔۔۔ہانیہ نے آنیا کا خوشی سے بھرپور چہرہ دیکھتے ہوئے دل میں اُسکے لیے دعا کی۔۔۔۔

جبکہ اب آنیا اپنی چیزوں کو لے کر ہانیہ سے باتیں کرنے لگی تھی۔۔۔۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔،۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔،۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

۔،۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔،۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔،۔۔۔۔۔۔۔۔،۔۔۔۔

رات کا کھانے پر سب تھے صرف عدیل نہیں تھا اور اسکی کمی سب نے شدت سے محسوس کی تھی۔۔۔۔

پھوپھو نے آنیا کو ڈھیر ساری دعائیں دی تھی اور پھر وہ عادل کے ساتھ اپنے گھر کے لیے نکل گئی تھی۔۔۔۔۔۔

التمش اور ہانیہ ابھی اپنی گاڑی میں تھے فری سو گئی تھی۔۔۔۔ جبکہ گاڑی میں بلکل خاموشی چاہ گئی تھی۔۔۔۔

کیا ہوا ہے تمہیں اب بولتی کیوں بند ہے۔۔۔۔ التمش سے جب زیادہ دیر تک برداشت نہ ہوا تو بول پڑا۔۔۔

اُف اوہ یار چپ رہے میں آگے کی پلاننگ کر رہی تھی کہ آگے کیا کرنا ہے آپ نے بول کر سب بھلا دیا مجھے۔۔۔۔

ہانیہ نے جھنجھلا کر کہا۔۔۔

جبکہ التمش اسکو حیرانی سے دیکھ رہا تھا۔۔۔

التمش ہم کیسے آنیا کے سامنے اُسکی سچائی لائے گے۔۔۔ہانیہ نے التمش سے پوچھا۔۔۔

یہ تو تمہیں پتہ ہو گا نہ لیڈی بوس جو ہو تم سوچو۔۔۔۔التمش نے ہانیہ کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔

جس پر ہانیہ نے منہ بنایا۔۔۔

حد ہے بیوی ہوں آپکی تھوڑی بہت مدد تو کر سکتے ہیں نہ کرے مدد میں خود ہی سب دیکھ لو نگی۔۔۔۔ہانیہ نے منہ بسور کر کہا۔۔۔

جبکہ التمش اسکے اس انداز پر مسکرایا۔۔۔

کچھ بھی کرو بس یاد رکھنا میری نیلی پری کو کوئی نقصان نہیں ہونا چاہئے۔۔۔التمش نے سڑک کا موڑ کٹ کرتے ہوئے کہا۔۔

کون ہے یہ نیلی پری ہاں بتائے ذرا۔۔ہانیہ نے فوراً سے اپنی آنکھیں سکور کر التمش سے پوچھا۔۔

جبکہ اسکے شکی انداز پر التمش کو اُس پر اور پیار آیا۔۔

وہی جو ابھی اس وقت میرے برابر میں بیٹھی ہے۔۔۔التمش نے کہا۔۔

کون بیٹھی ہے برابر میں ہاں۔۔۔اچھا میری بات کر رہے ہیں۔۔۔ہانیہ نے پہلے غصے سے کہا پھر جب بات سمجھ ائی تو نارمل ہوئی۔۔۔۔

ہاں۔۔۔التمش نے ہانیہ کے سوال پر کہا۔۔۔جبکہ التمش کے خود کو نام دینے پر ہانیہ کے دل میں گُدگُدی سی ہوئی۔۔۔۔

ہانیہ نے سر کرسی سے ٹکایا اور سکون سے آنکھیں موندلی۔۔۔التمش بھی اسکو سوتا دیکھ کر چپ ہو گیا اور گاڑی چلانے لگا۔۔۔۔۔

عدیل اب اور برداشت نہیں کر سکتا تھا اس لیے وہاں سے اٹھ کر باہر آ گیا تھا۔۔باہر کھلی ہوا میں انے کے بعد بھی اُسکے اندر گھٹن کا احساس ختم نہیں ہو رہا تھا۔۔۔۔

کیسے برداشت کر سکتا تھا وہ کیسے اپنی محبت کو کسی اور کے ساتھ منسوب ہونے دے سکتا تھا

اُسکی آنکھیں آنسو سے بھر گئی تھی۔۔۔اُس سے ضبط نہیں ہو پا رہا تھا۔۔۔۔

عدیل نے اپنا سر آسمان کی طرف اٹھایا اور صرف ایک لفظ اُسکے ہونٹوں سے ادا ہوا۔۔

اللہ۔۔۔۔

عدیل میں اتنی ہمت نہیں بچی تھی کہ وہ واپس جاتا اور پھر ان سب چیزوں کا سامنا کرتا اسی لئے اپنی گاڑی وہی پر چھوڑے کیب لے کر گھر کے لیے نکل گیا۔۔۔۔

لیکن اُسے کہاں اندازہ تھا اُس کا رب اُسکی مشکل آسان کرنے والا ہے اُسکی محبت کو جلد اسکو سونپنے والا ہے

--------,-----------,-----------------,--------

-------,----------,-----------,-------------

التمش جب کمرے میں داخل ہوا تو ہانیہ فری کو بیڈ میں لیتا کر اٹھ رہی تھی

التمش کے اندر آنے پر ہانیہ کے دماغ میں اُس کے الفاظ گونجے دھڑکن تیز ہوئی----

اپنے آپ کو بے نیاز دکھانے کے لیے جلدی سے واشروم کی طرف بڑھ گئی ۔۔۔۔۔

جبکہ التمش کو سب سمجھ آرہی تھی۔۔۔۔

ہانیہ واشروم میں گئی تو التمش نے پیار سے فری کو بیڈ سے اٹھا کر پاس پڑے بیبی کاٹ میں لیتا دیا۔۔۔

آج وہ ہانیہ کے ساتھ اپنے رشتے کی ایک نئی شروعات کرنا چاہتا تھا۔۔۔۔ التمش آرام دہ انداز میں بیڈ پر بیٹھ کر ہانیہ کا انتظار کرنے لگا۔۔۔۔۔

ہانیہ جب باہر نکلی تو التمش کو اپنے انتظار میں بیٹھا دیکھ کر اُسکا دل دھڑکنے لگا۔۔۔۔۔۔

وہ میں کہہ رہی تھی بہت سارے کام آ گئے ہے سر پر کپڑے بھی لینے ہے آنیا کی بھی تیاری کروانی ہے تو میں کل صبح ہی بابا۔۔۔ہانیہ ڈریسنگ مرر کی طرف بڑھتی ہوئی بولی تاکہ التمش کا دیہان ہٹا سکے۔۔۔

جب التمش نے پیچھے سے اُس کو اپنے حصار میں لیا۔۔۔

التمش۔۔۔ہانیہ نے سانس روکے التمش کو پُکارا جو اپنا چہرہ ہانیہ کی گردن میں چھپائے اُسکی خوشبو محسوس کر رہا تھا۔۔۔

جی جان التمش۔۔۔التمش نے اپنا چہرہ اوپر اٹھا کر شیشے میں دونوں کے عکس کو دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔

آپ واقعی اس رشتے کو قبول کر چکے ہیں۔۔۔۔ہانیہ جس کا دل ابھی بھی مختلف خدشوں کے زیرِ اثر تھا التمش سے ایک اور بار پوچھے بغیر نہ رہ سکی۔۔۔۔۔

ہانیہ میں اس رشتے کو کب سے قبول کر چکا ہوں بس میں ڈرتا تھا کہ کہیں تم بدل نہ جاؤ مجھے چھوڑ نہ جاؤ اسی لیے میری جان تمہاری طرف نہیں بڑھ رہا تھا۔۔۔۔

اور رہی محبت کی بات وہ تو مجھے تم سے تب ہی ہو گئی تھی جب تم میری لال آنکھیں اور میرے پہلو میں ایک لڑکی کو دیکھ کر دیوار سے لگ کر مجھے اپنی ان بھوری آنکھوں سے گھور رہی تھی۔۔۔۔وہ کہتے ہیں محبت کے لئے صرف ایک پل لگتا ہے بس ایسا ہی کچھ ہوا۔۔۔

لیکن تب میرا دل اس جذبے کو سمجھ نہ سکا لیکن تمہیں ہر حال میں اپنے پاس چاہتا تھا اسی لیے میں نے تمہیں وہ آفر کی پر تم نے مجھے تھپڑ مار دیا۔۔۔۔

التمش نے پورانی باتیں یاد کی اُسکے چہرے پر مسکراہٹ آگئی جبکہ ہانیہ صرف خاموشی سے اُسے سن رہی تھی۔۔۔

میں اُس کے بعد تمہیں کیڈنپ کروانا چاہتا تھا کہ تمہیں اپنے پاس رکھ سکوں تم سے نکاح کر سکو۔۔۔

۔التمش کی بات پر ہانیہ نے التمش کو گھورا۔۔۔

ارے یار بات تو سنو نہ۔۔۔التمش نے اُسکی آنکھوں میں دیکھ کر کہا۔۔۔

پھر مجھے علی اور میر نے روک لیا۔۔۔میں رُک بھی گیا بھولنے کی کوشش بھی لیکن بھولا نہیں پایا نیلی پری میرے دماغ میں فٹ ہو گئی۔۔۔۔

میں ابھی اُسے پانے کے لیے کچھ کرتا کہ یزدانی صاحب اُسے میرے پاس لے آئے۔۔۔اللہ نے اُسے میرے نکاح میں دے دیا۔۔۔

اُس نے بعد میں اپنے دل اور دماغ کی جنگ میں پھنس گیا دل کہتا تمہاری محبت تمہارے پاس ہے دماغ کہتا وہ بھی تمہیں چھوڑ جائے گی۔۔۔۔

میں آپکو کبھی نہیں چھوڑ سکتی التمش کبھی نہیں مجھے یہ دولت پیسہ عیش و عشرت نہیں چاہیئے نہ میں ان سب میں دلچسپی رکھتی ہوں۔۔۔۔ہانیہ نے اپنے گرد باندھے التمش کے ہاتھ پر اپنے دونوں ہاتھ رکھتے ہوئے کہا۔۔۔۔

پتہ ہے میری جان یقین کر چکا ہوں میں اس بات پر اب ان سب باتوں کو چھوڑ و اور فری کے لیے نئے بہن بھائی دنیا میں لانے کا سوچو۔۔۔۔

التمش نے ہانیہ کی کان کی لو کو اپنے لبوں سے چھوتے ہوئے کہا۔۔ جبکہ اسکی حرکت اور بات پر ہانیہ کا رنگ گلابی ہوا۔۔۔

التمش چلے سو جاتے ہیں صبح بہت کام ہے۔۔۔ ہانیہ بولتے ہوئے اپنے آپکو التمش کی گرفت سے آزاد کروانے کی کوشش کرنے لگی۔۔۔۔

نہ نہ میری جان اب کوئی گریز نہیں کوئی بہانہ نہیں۔۔۔ التمش نے بولتے ہوئے ہانیہ کو اپنی باہوں میں اٹھایا اور بیڈ کی طرف بڑھا۔۔۔

ہانیہ کے ہاتھ پسینے سے بھیگے۔۔۔اُسے پتہ تھا اب وہ اپنے مجازی خدا کو اُسکا حق لینے سے روک نہیں سکتی اور التمش اب اُسکی کوئی مزاحمت کسی خاطر نہیں لائے گا۔۔۔

اسی لیے اپنی آنکھیں موندے التمش کے گلے میں اپنی باہیں ڈال دی۔۔۔

التمش ہانیہ کا عمل دیکھ کر مسکرایا اُسے آرام سے بیڈ لٹایا اور خود اُس پر کالی گھٹا سا چھا گیا۔۔۔

ہانیہ اپنی آنکھیں بند کئے اپنی تیز دھڑکنوں کا رقص محسوس کر رہی تھی۔۔۔

التمش نے ہانیہ کے ماتھے پر بوسا دیا۔۔۔

تم میرا سکون ہوں اور التمش یزدانی کبھی اپنے سکون سے دور نہیں جائے گا نہ اُسے جانے دے گا۔۔۔۔

التمش نے ہانیہ کی آنکھوں پر بوسا دیا پھر اُسکے لب ہانیہ کے ہر نقش کو چوم کر اپنے پیاسے لبوں کی پیاس مٹا رہا تھا۔۔

التمش نے ہانیہ کے لرزتے ہوئے ہونٹوں کو دیکھا پھر اپنے دل کی سنتا اُس کے ہونٹوں پر جھک گیا۔۔

ہانیہ جو اپنے چہرے پر التمش کا بیتاب لمس محسوس کر رہی تھی اپنے ہونٹوں پر التمش کا لمس محسوس کر کے اپنی آنکھیں اور زور سے میچ گئی۔۔۔ہانیہ کو پتہ تھا اب کوئی جائے فرار نہیں ملنی۔۔۔۔

اسی لیے چپ چاپ التمش کی شدتیں اپنی وجود پر برداشت کر رہی تھی جبکہ التمش کی محبت بھری جان لیوا سرگوشیاں اُسکے کانوں میں رس گھول رہی تھی۔۔۔۔

التمش کے لمس میں محبت عقیدت عزت تھی جسے محسوس کر کے ہانیہ آسودگی سے مسکرائی تھی۔۔۔۔۔

-----------,-------------,-----------

-,--------,--------,----------,-----

اب سب جلدی ختم کرنا ہو گا تمہیں۔۔۔۔۔

بلال کے دوست نے بلال سے کہا جو اپنی گاڑی کے بونٹ پر بیٹھے اپنے ہاتھ میں حرام مشروب کے گھونٹ پر گھونٹ اپنے اندر اُتار رہا تھا۔۔۔۔

ہاں بس اب جلدی ہی میں سب ختم کر دونگا۔۔۔بلال نے اپنی نظریں اُس کی طرف کرتے ہوئے کہا۔۔۔

یارا اگر وُہ دوسری لڑکی بھی مل جاتی تو مزہ آجاتا۔۔۔۔بلال کے دوست نے اپنی داڑھی پر ہاتھ پھیرتے ہوئے کمینگی سے بولا۔۔۔

اُس کے شوہر کو دیکھا تھا تو صرف اُسکی طرف دیکھ رہا تھا تب اُس نے تجھے ایسی آنکھوں سے دیکھا تھا جیسے تجھے ابھی مار کر کھا جائے گا اور اگر تیری بکواس اور نیت کے بارے میں جان گیا تو تجھے زندہ زمین میں ہی گاڑھ دے گا۔۔۔۔

بلال نے اُسے التمش کے بارے میں یاد کروایا۔۔ جبکہ التمش کو یاد کر کے بلال کے دوست نے جھر جھری لی۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔،۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔،۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔،۔۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔،۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔،۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔،۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

صبح اپنے ساتھ کسی کے لیے بہت سی خوشیاں لائیں تھی تو کسی کے لیے غم لیکن یہی تو زندگی ہے جہاں خوشیاں ملے یہ غم مسکرا کر اللہ کا شُکر کرتے گزار دے۔۔۔

گلاس وال سے اتی دھوپ سے ہانیہ کی آنکھ کھلی۔۔۔۔۔خود کو التمش کی گرفت میں پایا تو چہرے پر کل گزری رات کے مناظر گھومے تو چہرہ تپ اٹھا جبکہ ہونٹوں پر مسکراہٹ بھی آگئی۔۔۔۔

صبح صبح اتنا مسکراؤں گی جان تو مسئلہ بڑا جان لیوا ہو جائے گا۔۔۔۔۔التمش کی شوخ آواز کانوں کے پردوں سے ٹکرائیں تو ہانیہ نے فوراً سے التمش کے کندھے سے سر اٹھا کر التمش کو دیکھا جو آنکھوں میں ڈھیروں پیار اور شوخی لئے ہانیہ کی طرف دیکھ رہا تھا۔۔۔

آپ جاگ رہے تھے۔۔۔۔ہانیہ نے حیرت سے پوچھا۔۔۔۔

کیا میں کوئی پاگل انسان ہوں جو پہلو میں اتنی حسین بیوی ہوتے ہوئے سو جاؤ میں تو پوری رات نہیں سویا اور میرے خیال سے تمہیں بھی نہیں سونے دیا۔۔۔

التمش نے ہانیہ کے اوپر اتے ہوئے کہا۔۔

التمش صبح ہو گئی ہے فری اور سب آٹھ گئے ہے۔۔۔ہانیہ نے التمش کے برہنہ کندھوں پر ہاتھ رکھ کر اُسے روکنا چاہا جواب ہانیہ کی گردن پر جھک کر اپنا لمس چھوڑ رہا تھا۔۔۔

فکر نہیں کرو میری بیٹی ابھی نہیں اٹھے گی اور باقی گھر والے بھی جانتے ہیں شادی شدہ افراد کو صبح نہیں اٹھنا چاہیئے۔۔۔

التمش بیباکی سے بولتا ہوا دوبارہ ہانیہ کی گردن میں جھک گیا۔۔۔

التمش اگر آپ ایک منٹ سے پہلے مجھ پر سے نہیں اٹھے تو میں فری کو لے کر آج بابا کے گھر رُک جاؤ گی۔۔۔۔

ہانیہ نے التمش کے بالوں کو پکڑ کا اُسکا سر اوپر اٹھایا۔۔۔

کیسی آن رومانٹک بیوی ملی ہے مجھے۔۔۔ التمش اپنا منہ بگاڑتا ہوا ہانیہ پر سے اٹھا اور بیڈ پر بیٹھ گیا۔۔۔۔

گڈ بوائے۔۔۔ہانیہ نے اٹھتے ہوئے التمش کے بال بگاڑے۔۔۔اور فوراً سے واشروم میں گھس گئی۔۔۔۔

جبکہ التمش اسکی حرکت پر مسکرا گیا کہ فری کی آواز پر التمش اُس کے بیبی کاٹ کی طرف آیا جہاں پر وہ اپنی بڑی بڑی آنکھوں سے اپنے باپ کو تک رہی تھی۔۔۔۔

آجا میرا بچہ بابا کی جان۔۔۔التمش نے فری کو اپنی گود میں اٹھایا۔۔

آج بابا اپنی پرنسز کو نیو ڈریسز دلائے گے وہ بھی بابا کے پسندیدہ رنگ میں۔۔۔

التمش نے فری کے گال کو چومتے ہوئے کہا۔۔۔

جس پر فری کھلکھلا کر ہنس دی۔۔۔التمش کو اس پر اور پیار آیا۔۔

۔اور فکر نہیں کرنی بابا جلدی سے اپنی گڑیا کے لیے چھوٹا بھائی یہ بہن لے آئے گے ٹھیک ہے۔۔۔۔التمش فری کو بیڈ میں بیٹھا کر اُس سے باتوں میں مگن تھا جبکہ اُسکی اور التمش کی کھلکھلاتیں ہانیہ سنتی مسکرا کر رہ گئی۔۔۔۔

اللہ نے اگر اس سے بہتر چھینا تھا تو بہترین آتا۔ بھی کیا تھا۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔،۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔،۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔،۔۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔،۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔،۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ہانیہ اور التمش جب نیچے آئے تو کافی دیر ہو گئی تھی ملازمہ نے سارا ناشتہ بنالیا تھا جبکہ ٹیبل پر گھر کے سبھی افراد موجود تھے۔۔۔

ہانیہ کے چہرے پر جہاں شرمندگی کے ساتھ لالی بھی تھی وہی التمش سرشاری سے مسکراتا ہوا افری کو اپنی گود میں لئے نیچے آرہا تھا۔۔۔

ہانیہ ہی جانتی تھی اُس نے کس طرح التمش کی حرکتیں برداشت کی تھی کمرے میں التمش کا بس چلتا تو اُسے کمرے سے ہی نہیں نکلنے دیتا۔۔۔

سوری میری آنکھ ذرا دیر سے کھلی۔۔۔ہانیہ نے ٹیبل پر آکر سب سے معذرت کی۔۔۔

ارے کوئی بات نہیں بیٹا ہوتا ہے چلو بیٹھو ناشتہ وغیرہ کرو اللہ نظر بد سے بچائے تم دونوں کو۔۔۔۔

یزدانی صاحب نے ہانیہ کے بولنے پر پیار سا کہا۔۔۔انکا دل تو خوشی سے دھڑک اٹھا تھا ہانیہ اور التمش کو ساتھ دیکھ کر اور باقی التمش کے چہرے پر مسکراہٹ ان سب کو بہت کچھ سمجھا چکی تھی۔۔۔

سب نے ان کے لئے صدق دل سے دعا کی تھی۔۔۔

التمش بھی فری کو لئے اپنی کرسی پر بیٹھ گیا تھا مسکراہٹ تو جیسے اُس کے چہرے پر چپک گئی تھی۔۔۔

ہانیہ نے التمش کو ناشتہ سرو کیا پھر اپنی پلیٹ میں نکالا جب ایزل کی آواز پر اُسکی طرف متوجہ ہوئی۔۔۔

بھابھی آنیا کی منگنی کے لیے شاپنگ کرنے چلے۔۔۔ایزل نے خوش ہوتے ہوئے کہا۔۔۔

ہاں آج چلتے ہیں ایسا کرتے ہیں ناشتہ کے بعد نکلتے ہے۔۔میں عادل کو بول کر انّیا کو بھی بلا لیتی ہو۔۔۔ہانیہ نے بھی خوش ہوتے ہوئے کہا۔۔

یزدانی صاحب اور آسیہ بیگم فقط مسکرا کر رہ گئے۔۔

ٹھیک ہے پھر میں ڈرائیور کو بول دیتا ہُوں آپ دونوں کو لے جائے گے ۔۔۔یزدانی صاحب نے ہانیہ اور ایزل سے کہا جس پر دونوں نے اثبات میں سر ہلایا۔۔

التمش جوان سب کی باتیں سنتا اپنے ہاتھوں سے فری کو ناشتہ کروا رہا تھا ان کی طرف متوجہ ہوا۔۔۔

بابا میں لے کر چلا جاؤ گا دونوں کو اپ فکر نہیں کرے۔۔۔التمش کی بات پر یزدانی صاحب کا منہ کو جاتا ہاتھ بیچ میں ہی رُک گیا۔۔۔

آج کتنے عرصے بعد اُس نے اُنہیں بابا کہا تھا ورنہ وہ صرف یزدانی صاحب ہی کہا کرتا تھا اور نہ اُسکے لہجہ میں آج کی طرف عزت اور احترام ہوتا تھا۔۔۔۔

یزدانی صاحب آسودگی سے مسکراتے ہوئے اپنا سر اثبات میں ہلا گئے

۔۔۔۔۔

جبکہ ہانیہ نے بھی خوش ہوتے التمش کی طرف دیکھا جس پر وہ اُسکی طرف دیکھتا اپنی ایک آنکھ دبا گیا۔۔۔

ہانیہ کا چہرہ خفت سے سرخ پڑا۔۔۔

بیشرم۔۔۔ہانیہ التمش کو نئے لقب سے نوازتی ہوئی ناشتہ کرنے لگی جبکہ ایزل کے ساتھ باتوں میں بھی مصروف رہی التمش کی طرف دیہان ہی نہیں دیا۔۔۔اور التمش اسکی نظر اندازی پر اپنے دانٹ پیستارہ گیا۔۔۔

ہانیہ ابھی گاڑی میں التمش کی برابر والی سیٹ پر بیٹھی ہوئی مسلسل اپنے دانٹ پیس رہی تھی جبکہ پچھلی سیٹ پر ایزل فری کو لے کر بیٹھی اُسے موبائل میں کارٹون دکھا رہی تھی۔۔۔۔

التمش اپنی نظریں سڑک پر رکھنے کے بجائے ہانیہ پر رکھا ہوا تھا اور ہانیہ کو یہی چیز پریشان کر رہی تھی۔۔

التمش ڈارلنگ۔۔۔ہانیہ نے اپنے آپکو نارمل کرتے خمار بھرے لہجے میں کہا۔۔

جبکہ التمش اسکے منہ سے ایسے الفاظ سن کر تو جیسے فدا ہی ہو گیا تھا۔۔۔

جی جی ڈارلنگ بولے۔۔۔التمش نے ہانیہ کا ہاتھ پکڑ کر کہا۔۔

ڈارلنگ اگر آپ اپنی یہ خوبصورت آنکھیں مجھ پر رکھنے کے بجائے سڑک پر مرکوز کرلے گے تو ہم صحیح سلامت شاپنگ مال تک پہنچ جائے گے ورنہ مجھے لگتا ہے ہمارا اگلا ٹھکانہ جنت ہوگا اور اپکا دوزخ۔۔۔۔

ھانیہ نے اپنے دانت پیستے ہوئے التمش سے کہا جبکہ اسکی بات اور پیچھے بیٹھی ایزل نے اپنی ہنسی ضبط کی۔۔۔۔

ھانیہ کی بات پر التمش نے بھی ھانیہ کو تیز نظروں سے گھور کر دیکھا۔۔۔۔

کیا صحیح بول رہی ہوں میں۔۔۔۔التمش کے دیکھنے پر ھانیہ نے آبرو اچکا کر التمش سے پوچھا۔۔۔۔

کچھ زیادہ نہیں بول رہی ہو رات کو تو بولتی بلکل بند تھی۔۔۔التمش نے ہلکی آواز میں ہانیہ کی طرف جھکتے ہوئے کہا۔۔۔۔

ہانیہ التمش کی بات پر اُسے تیز تیکھی نظروں سے گھورتی ہوئی اپنا چہرہ موڑ گئی۔۔۔۔

۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ہانیہ لوگ شاپنگ مال میں داخل ہوئے تو سامنے ہی آنیا اور عادل دکھائی دیے لیکن ان کے۔ساتھ ایک اور لڑکی بھی تھی جو شلوار قمیض پہنے سر پر دوپٹہ لیا ہوا تھا صاف رنگت اور مناسب سے نقوش کی وہ لڑکی بلکل عادل کے ساتھ جڑ کر کھڑی ایزل کے دل کو تکلیف پہنچا گئی۔۔۔

ہانیہ نے بھی ایزل کی طرف دیکھا جس کا خوش چہرہ مرجھا گیا تھا۔۔۔۔۔

اسلام علیکم بھابھی بھائی۔۔۔۔آنیا نے دونوں کو سلام کیا۔۔۔۔

وعلیکم السلام۔۔۔۔التمش نے سلام کا جواب دیا جبکہ ہانیہ اور آنیا ایزل کے گلے لگی۔۔۔عادل نے بھی سلام کیا۔۔۔

عادل یہ وہی تمہارے چچا کی بیٹی ہے نہ۔۔۔۔ہانیہ نے عادل سے پوچھا۔۔۔

جی بھابھی یہ رمشا ہے۔یہ ابھی ائی تھی میں نے کہا پہلے گھر ڈراپ کر دیتا ہوں لیکن اس نے ضد کی ساتھ انے کی تو میں اس کو بھی لے آیا۔۔۔۔۔عادل نے رمشا کا تعارف کروایا۔۔۔۔

اسلام علیکم۔۔۔۔رمشا نے سب کو سلام کیا۔۔۔ایزل نے پھیکی سی مسکراہٹ کے ساتھ سلام کا جواب دیا۔۔۔۔

چلیے التمش آپ فری کو پکڑے اور عادل کے ساتھ جا کر کسی فوڈ کاٹ کی طرف چلے جائے ہم لڑکیاں ذرا اپنی شاپنگ کر لے۔۔۔۔۔۔

ہانیہ نے فری کو التمش کی گود میں دیتے ہوئے کہا جبکہ اسکی بات پر التمش اور عادل کا منہ بن گیا۔۔۔۔

جبکہ رمشا کی نظر سرف اور صرف التمش کے چہرے کے گرد گھوم رہی تھی۔۔۔۔۔

کیا مطلب ہے تمہاری اس بات کا ہمیں بھی اپنی شاپنگ کرنی ہے اور ابھی میر اور علی بھی اتے ہونگے۔۔۔۔

التمش نے ہانیہ سے کہا۔۔۔

اوہ یہ تو بہت اچھی بات ہے چلے میں آپکو کچھ ڈھنگ کے کپڑے بھی لے دونگی۔۔۔۔ہانیہ نے خوش ہوتے ہوئے کہا لیکن حب التمش کی گھورتی نظریں اپنے اوپر محسوس ہوئی تو کھسیانی سی ہنسی ہنس دی۔۔۔۔۔

اسلام علیکم۔۔۔۔میر اور علی نے اتے ساتھ سبکو سلام کیا۔۔۔

چلے آپ دونوں بھی آ گئے ہے اب جلدی سے پہلے آپ لوگوں کی شاپنگ کرتے ہے اور آج سب کی شاپنگ میں اپنی پسند سے کرونگی۔۔۔۔۔

ہانیہ نے ایک مان سے کہا جیسے سب اسکی بات مانے گے۔۔۔

جیسا آپکا حکم لیڈی بوس۔۔۔۔سب نے ایک کورس سے کہا

ہانیہ کا چہرہ ایک دم سے خوشی سے کھل گیا التمش اُسکی چہرے پر خوشی دیکھ کر مسکرا گیا۔۔۔۔

جبکہ آنیا ان سب کے ایسے چلانے پر حیرت سے ان لوگوں کو دیکھ رہی تھی۔۔۔۔

وہ ہم سب پیار سے بھابھی کو لیڈی بوس کہتے ہے۔۔۔۔ایزل نے جلدی سے آنیا کو کہا۔۔۔ جس پر وہ سر ہلا گئی۔۔۔۔

لیکن میں اپنی پسند سے کرونگی شاپنگ اپنی۔۔۔مجھے دوسروں کی پسند اچھی نہیں لگتی بھابھی۔۔۔۔۔۔رمشا نے مسکراہٹ کے ساتھ نرم لہجے میں کہا جو حد سے زیادہ بناوٹی تھا باقی سب کو تو اُس کا لہجہ سمجھ آگیا تھا لیکن عادل کو نہیں۔۔۔۔

بھابھی نے آپکا نام لیا بھی نہیں ہے وہ ہم سب کا کہہ رہی ہے۔۔۔۔میر جسے ہانیہ کا چہرہ جو ایک دم شرمندہ سا ہو گیا تھا اچھا نہیں لگا تو بول پڑّا۔

۔

چلے بھابھی جلدی شاپنگ کرتے ہے۔۔۔۔علی اور میر بولتے ہوئے ہانیہ کو اپنے ساتھ آگے لے گئے جبکہ التمش اور ایزل بھی ساتھ تھے۔۔۔۔

چلیے عادل ہم بھی۔۔۔رمشا نے کہا تو عادل بھی اگے کی طرف بڑھا۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔،۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔،۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔،۔۔۔۔۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔،۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔،۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔،۔۔۔۔۔

ہانیہ نے میر علی التمش اور عادل کے لیے ایک جیسے نیوی بلو رنگ کے کرتے شلوار لیے تھے۔۔۔جو سب کو ہی پسند آئے تھے۔۔۔

اب لڑکیوں کی شاپنگ کی باری تھی اور وہ سب سامان التمش لوگوں کے حوالے کر کے خود آرام سے اپنی شاپنگ کر رہی تھی۔۔۔۔

ایزل کافی بجھے دل سے شاپنگ کر رہی تھی کیونکہ رمشا عادل کو اپنے ساتھ گھر لے گئی تھی اور عادل بھی اُسکی بات فوراً سے مانتا چلا گیا تھا۔۔۔

یار کتنا ٹائم لگانا ہے ان لوگوں نے۔۔۔۔ التمش نے فری کو فرائز کھلاتے ہوئے میر اور علی سے پوچھا جو اپنے اپنے فون میں مصروف تھے۔۔۔

ہمیں کیسے پتہ ہو گا جا کر دیکھ لے تو خود۔۔۔ میر نے کندھے اچکا کر التمش سے کہا۔۔۔

ایک تو ان لڑکیوں کی سمجھ نہیں اتی اتنا گھوم گھوم کر اپنے لیے صرف ایک ہی سوٹ لیتی ہے۔۔۔ التمش نے علی اور میر سے کہا۔۔۔

ہاں بات تو سچ ہے ہم لڑکے تو ایک ہی دکان سے اپنا سارا سامان لے لیتے ہیں لیکن لڑکیاں نہیں۔۔۔۔۔

میر نے بھی اپنا حصہ ڈالا۔۔۔۔

ویسے التمش تو بھابھی سے ڈرتا ہے یہ پھر بھابھی کو اپنے کنڑول میں رکھتا ہے ۔۔۔۔میر جو ہانیہ لوگوں کو آتا دیکھ چکا تھا التمش سے سوال پوچھا۔۔۔۔

میں کیوں ڈرو گا اُس سے بلکہ وہ ڈرتی ہے مجھ سے۔۔۔۔۔میری ایک آواز پر الادین کے جن کی طرح سامنے آجاتی ہے۔۔۔۔۔

التمش نے غرور سے ہستے ہوئے کہا۔۔۔

اچھا مطلب تو نے بھابھی کو اپنے کنڑول میں رکھا ہے یہ کہنا چاہ رہا ہے تو

۔۔۔میر نے اور آگ لگائی۔۔۔

ایسا ویسا۔۔۔التمش نے بولتے ہوئے فرائز اپنے منہ میں ڈالی۔۔۔۔۔

اچھا اور وہ تُجھے تیری گرل فرینڈ یاد ہے وہ تُجھ سے اب بھی بات کرتی ہے

کیا۔۔۔

میر نے ایک اور پتہ پھینکا جبکہ پیچھے کھڑی ہانیہ کا چہرہ سرخ ہوتا جارہا تھا۔۔۔

ہاں نہ کرتی ہے روز میسج پر میں ہی جواب نہیں دیتا۔۔۔ویسے تھی بہت

خوبصورت وہ اور اُسکی آواز تو کیا ہی کہنے۔۔۔۔۔

التمش نے مزے سے کہا یہ جانے بغیر کہ ہانیہ پیچھے کھڑی خونخوار نظروں سے اُسے دیکھ رہی تھی۔۔۔۔۔

التمش۔۔۔۔ہانیہ کی آواز پر التمش کو زور سا پھندا لگا۔۔۔۔

یہ لے پانی پی لے ذرا آرام آجائے آپکو۔۔۔ہانیہ نے التمش کو جوس کا گلاس دیتے ہوئے کہا جبکہ التمش اُسکی آنکھوں میں غصّہ دیکھ سکتا ہے۔۔۔۔

چلے بھائی شاپنگ ہوگئی۔۔۔۔ہانیہ نے التمش کو نظر انداز کرتے ہوئے میر سے کہا۔۔۔

اس سے پہلے التمش اٹھاتا فری کو ہانیہ نے فری کو اٹھا لیا۔۔۔۔

جبکہ ایک ہاتھ میں اپنے شاپنگ بیگز پکڑے ہوئے تھے۔۔۔ جبکہ التمش اب التمش صحیح معنوں میں اپنی بیوی کی ناراضگی سے پریشان ہو گیا تھا۔۔۔

اُسے اب سمجھ آیا تھا میر کیوں ایسی بات کر رہا تھا۔۔۔

اوہ تو تو نہیں ڈرتا تھا اب یہ ماتھے پر پسینہ آیا ہوا ہے۔۔۔ میر بولتا ہوا فوراً سے آگے بھاگا پتہ تھا کچھ دیر اور رکا تو التمش اُس کو چھوڑے گا نہیں۔۔۔

میر کا بچہ۔۔۔ چھوڑونگا تو نہیں میں تُجھے۔۔۔

-------,-----------,-----------,---------

-,-----------,-------,--------,-------,------

پورے راستے ہانیہ نے التمش کو نظرانداز کیا تھا اور التمش کو اسکی یہ نظراندازی اندر تک چبھ رہی تھی۔۔۔

التمش نے ان دونوں کو گھر پر اتارا ہانیہ نے اترتے ہوئے گاڑی کا دروازہ جتنی زور سے بند کیا تھا التمش کو یقین ہو چلا تھا آج وہ اُسے زندہ نہیں چھوڑے گی۔۔۔۔

التمش کو میر پر انتہائی غصّہ آرہا تھا جس نے اسکی بیوی کو اُس سے ناراض کروا دیا تھا۔۔

پھر سر جھٹک کر گاڑی آگے بڑھا گیا۔۔۔

تم دونوں کو یقین ہے اس ٹائم وہ یہاں پر اتی ہے۔۔۔التمش نے پارک کے باہر گاڑی میں بیٹھے میر اور علی سے پوچھا۔۔۔

پورا یقین ہے دونوں اس ٹائم پارک میں اتی ہے ابھی باہر جب وہ اپنی گاڑی کی طرف آئے گی تبھی کچھ کرنا پڑے گا۔۔

میر نے باہر کی طرف نظریں گھوما کر کہا۔۔۔

اسکی بات پر التمش نے اثبات میں سر ہلایا۔۔۔

وہ دیکھو آرہی ہے دونوں۔۔۔علی نے دور سے مناہل اور منہا کو اتے دیکھ کر کہا۔۔۔

میر اور علی جلدی سے باہر نکلے۔۔۔اس سے پہلے منہا اور مناہل اپنی گاڑی میں بیٹھتی میر اور علی نے دونوں کے منہ پر کلوروفوم سے بھرا رومال رکھ کر دونوں کو بیہوش کیا۔۔۔

دونوں کو اپنی اپنی باہوں میں بھرا اور گاڑی کی پچھلی سیٹ پر اُن کے بیہوش وجود کو آرام سے بیٹھا کر التمش کو اوکے کا اشارہ کیا اور خود منہا اور مناہل کی گاڑی میں بیٹھ کر گاڑی چلائیں۔۔۔۔

علی اور میر کا اشارہ دیکھ کر التمش نے بھی اپنی گاڑی آگے بڑھا دی۔۔۔۔

---------,-------------,-------------,----------

--,----------,---------,---------,-------,---

مناہل کی آنکھ کھلی۔۔۔کچھ دیر تو غائب دماغی سے چھت کو تکتی رہی پھر یاد آیا وہ تو گاڑی میں بیٹھنے والی تھی پھر اچانک کیا ہوا۔۔۔

مناہل نے آٹھ کر دیکھا تو یہ ایک کشادہ کمرہ تھا جہاں اس وقت وہ بیڈ پر بیٹھی ہوئی تھی۔۔۔

یہ میں کہا ہوں یہ اللہ میں تو اپنے ساتھ گن بھی نہیں لائیں۔۔۔اور منہا وہ کہا ہے۔۔۔ مناہل نے پریشانی سے خود سے پوچھا۔۔۔

باہر جا کر دیکھتی ہُوں۔۔۔ابھی مناہل اُٹھی ہی تھی کہ دروازہ کھلنے کی آواز پر دروازے کی طرف متوجہ ہوئی۔۔۔۔۔

جہاں پر میر ہاتھ میں ایک بوکس پکڑے اندر داخل ہوا تھا۔۔۔۔

اوہ جان من آٹھ گئی ہے آپ۔۔۔۔ میر نے بیڈ پر بوکس کور کھ کر مناہل سے دو قدم کی دوری پر کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔۔۔

جبکہ مناہل کی آنکھوں میں حیرت کے ساتھ غصّہ بھی ہلکورے لے رہا تھا۔۔۔

تم مجھے یہاں لائے ہو۔۔۔ مناہل نے سخت آواز میں میر سے پوچھا۔۔۔

جی۔۔۔ میر نے ابھی اتنا ہی کہا تھا کہ مناہل کا گھومتا ہوا پنچ اُس کے منہ پر پڑا۔۔۔ میر دو قدم پیچھے ہوا۔۔۔

واہیات انسان تمہاری ہمت کیسے ہوئی مجھے یہاں لانے کی اور منہا کہاں ہے ہاں جواب دوں میری بہن کہاں ہے۔۔۔۔

مناہل نے میر کے کولر کو اپنے ہاتھوں سے پکڑتے ہوئے پوچھا۔۔۔

ریلیکس ہنی۔۔۔۔۔ تمہیں اپنی بہن سے ملنا ہے میں دکھاتا ہوں تمہیں تمھاری بہن لیکن اُس کے بدلے مجھے کیا ملے گا۔۔۔

میر نے بہت آرام سے مناہل کے ہاتھ اپنے کولر سے ہٹا کر اپنے ہاتھوں میں تھامے۔۔۔

کیا چاہئے تمہیں۔۔۔ مناہل نے تحمل سے کہا اُسے ابھی صرف منہا کی فکرِ تھی اُسے پتہ تھا وہ اپنا بچاؤ کر سکتی تھی لیکن پھر بھی اُسے اُسکی فکر ہو رہی تھی۔۔۔۔

پہلے اپنی بہن کو تو دیکھ لو۔۔۔۔ میر نے بولتے ساتھ ایک ویڈیو چلائی فون پر جس میں منہا کے ہاتھ پاؤں باندھ کر اُسے کرسی سے باندھا ہوا تھا جبکہ منہ پر ٹیپ لگائی ہوئی تھی۔۔۔۔۔

تم جیسا انسان میں نے اپنی پوری زندگی میں نہیں دیکھا بولوں کیا چاہتے ہو تم۔۔۔۔ مناہل پہلے منہا کو ایسے دیکھ کر حیران ضرور ہوئی تھی کیونکہ منہا آرمی آفیسر تھی اتنی آسانی سے اُسے نہیں پکڑا جا سکتا تھا لیکن پھر بھی میر سے پوچھا۔۔۔

تمہیں مجھ سے نکاح کرنا ہو گا۔۔۔۔ میر نے مناہل کے سر پر بم پھوڑا۔۔۔

واہ کیاانسان ہے اپنی ہی بیوی سے دوبارہ نکاح کررہا ہے۔۔۔ مناہل نے تلخی سے سوچا۔۔۔

پھر۔۔۔ پھر تم میری بہن کو چھوڑ دو گے۔۔۔ مناہل نے میر کی طرف دیکھتے ہوئے اپنی آبرو اچکائی۔۔۔

ہاں چھوڑ دونگا لیکن تمہیں مجھ سے نکاح کرنا ہو گا۔۔۔ میر نے اپنے دانتوں کی نمائش کرتے ہوئے کہا۔۔۔

مناہل کچھ دیر میر کی آنکھوں میں دیکھتی رہی اُسے یاد آیا میر کے والدہ کا اُس کی یاد میں رونا۔۔۔ باپ کا فکر میں بیمار پڑ جانا اپنے والدین کی نظریں جب وہ اپنی بیٹی کو بغیر شوہر کے دیکھتے اپنے آپ کو ملامت کرتے تھے۔۔۔ ایک پل

لگا تھا اُسے فیصلہ کرنے میں شاید اس فیصلے سے وہ دونوں گھروں میں خوشیاں لا سکتی۔۔۔

ایک موقع دے کر میر کو وہ اپنا رشتہ بچانا چاہ رہی تھی اور یہی تو فطرت ہوتی ہے ہم عورتوں کی اپنے رشتے کو بچانے کے لیے کسی بھی حد سے گزر جاتی ہے لیکن جب دل پتھر ہو جاتا ہے پھر وہ ایسا کنارا کرتی ہے کہ لاکھ کوششوں کے باوجود اُنہیں کوئی مجبور نہیں کر سکتا۔۔۔

ٹھیک ہے میں تیار ہو نکاح کے لئے۔۔۔ مناہل نے میر کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہا جو کب سے اسکی آنکھوں میں دیکھتا جاننا چاہ رہا تھا۔۔۔

واقعی میں تم تیار ہو۔۔۔ میر کو جیسے اپنی سماعت پر یقین نہیں آیا تھا۔۔۔

ہاں میں تیار ہوں۔۔۔ مناہل نے پھر سے اپنا جملہ دہرایا۔۔۔۔

ٹھیک ہے پھر جان من یہ رہا ڈریس یہ پہن کر تیار ہو جاؤ میں باہر انتظار کر رہا ہوں تمہارا۔۔۔۔

میر خوشی سے بولتا ہوا باہر نکل گیا جبکہ مناہل اب بیڈ پر رکھے باکس کو کھول کر دیکھ رہی تھی جس میں لال رنگ کی پیروں کو چھوٹی شنیل کی میکسی تھی جس کے دامن پر اور گلے میں موتیوں سے بھاری کام ہوا تھا۔ جبکہ اُسکے ساتھ لال رنگ کا دوپٹہ بھی تھا جو بلکل سادہ تھا۔۔ مناہل نے ڈریس اٹھایا اور کمرے میں منسلک واشروم کی طرف بڑھ گئی۔۔۔۔

۔۔۔

۔۔

منہا آرام سے کرسی سے اٹھ کر اپنے ہاتھ کھولنے لگی۔۔۔

تمہیں یقین ہے وہ مان جائے گی اب نکاح کے لئے۔۔۔ علی نے منہا کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا۔۔۔

اپنی بہن کو اچھی طرح جانتی ہوں کتنی بھی بہادر صحیح لیکن مجھے تکلیف میں نہیں دیکھ سکتی۔۔۔۔
منہا نے ایک غرور سے کہا۔۔۔

اور اگر اُسے پتہ چل گیا یہ سب ایک ڈراما تھا اور اُسکے نکاح کروانے کے پلین میں تم بھی شامل تھی پھر۔۔۔۔ علی نے اسکا پر سکون انداز دیکھ کر پوچھا۔۔۔

میں آج کی فکر کرتی ہُوں آج میں ہی رہتی ہوں ماضی اور مستقبل کے بارے میں نہ ہی سوچا جائے تو بہتر ہے۔۔۔ منہا نے اپنے بالوں کو پانی میں جکڑتے ہوئے کہا۔۔۔

جبکہ اُسکی یہ ادا علی کے دل کو گھائل کر گئی تھی۔۔۔۔

جبکہ التمش آرام سے صوفے پر بیٹھا اپنے فون میں ہانیہ کی تصویریں دیکھ رہا تھا جو اُس نے جب وہ سو رہی تھی تب لی تھی۔۔۔۔۔

تمہارا نہیں خیال ہمیں بھی نکاح کر لینا چاہیے۔۔۔ علی نے منہا کے پاس اتے ہوئے کہا۔۔۔

مسٹر علی میں صرف اور صرف اپنی بہن کی وجہ سے یہاں پر ہوں اور آپکو برداشت کر رہی ہوں ایسا نہ ہو میری برداشت جواب دے جائے ۔۔۔۔منہا نے دانت پیستے ہوئے کہا۔۔۔۔

اوہ ٹھیک ہے ٹھیک ہے اور ویسے بھی میں اس طرح نکاح نہیں کرنا چاہتا پورے دھوم ڈھام سے تمہارے گھر سے تمہارے والدین کے سامنے سے لے کر جاؤ گا تمہیں اور تم کچھ بھی نہیں کر پاؤ گی۔۔۔علی نے منہا کے قریب ہوتے اُسکی آنکھوں میں اپنی آنکھیں ڈالتے ہوئے کہا۔۔

دیکھیں گے۔۔۔منہا نے ہوا میں بات ارائی۔۔۔

دیکھے یہ بات صرف ہم تینوں کو پتہ ہے کہ وہ دونوں پہلے سے ہی شادی شدہ ہے نہ یہ بات اور بس مناہل کو پتہ ہے لیکن میں آپ دونوں سے امید کرتی

ہُوں آپ یہ بات میر کو نہیں بتائے گے۔۔۔ منہا نے التمش اور علی کی طرف دیکھ کر دونوں سے کہا۔۔۔

کچھ دن پہلے۔۔۔۔

منہا مناہل کی اپنے رشتے سے بے نیازی محسوس کر چکی تھی وہ نہیں چاہتی تھی کہ مناہل اپنی زندگی اس طرح گزارے اسی لیے کچھ سوچتے ہوئے اُس نے التمش کا نمبر اپنی سورس سے پتہ لگوایا اور اُسے ملنے کے لیے بلایا۔۔

التمش جب منہا سے ملنے آیا تو اس کے ساتھ علی بھی موجود تھا جہاں منہا کو دیکھ کر علی کے چہرے پر مسکراہٹ آگئی وہی منہا نے اپنے دانت پیسے۔۔۔

منہا نے التمش اور علی کو مناہل اور میر کے بارے میں سب بتایا۔۔۔

یہ تو بہت اچھی بات ہے ویسے بھی میر اُسکو بہت پسند کرتا ہے۔۔۔ علی نے۔ منہا کی بات ختم ہونے کے بعد خوش ہوتے ہوئے کہا۔۔۔

اُس کے بعد کا سارا پلین ان تینوں نے مل کر بنایا تھا لیکن ان سب کے بارے میں میر بتا دیا تھا صرف یہ بات اُس سے چھپائی گئی تھی کہ مناہل سے اُس کا نکاح بہت پہلے ہی ہو چکا ہے۔۔۔۔ جبکہ میر منہا کے ساتھ دینے پر بہت خوش ہوا تھا۔۔۔۔

التمش اور علی کو اور کیا چاہیے تھا انکے دوست کی زندگی سورنے والی تھی۔۔۔۔۔

-----,--------,-------,--------,---------,---

-----,-----,---------,----------,-----

ابھی وہ تینوں آرام سے بیٹھے ہی تھے کہ میر خوشی سے جھومتا ہوا اندر آیا

چل علی مولوی کو بلا لے فون کر کے مان گئی تیری بھابھی۔۔۔۔ میر نے علی سے کہا۔۔۔

جس پر علی اثبات میں سر ہلاتا مولوی کو لینے چلا گیا۔۔۔
شکریہ تمہارا بہت بہت ہمارا ساتھ دینے کے لئے۔۔۔ میر نے منہا سے کہا۔۔۔

ارے کوئی بات نہیں جیجو اپنی بہن کے لئے میں کچھ بھی کر سکتی ہوں اور آپ تو مجھے میری بہن کے لیے پہلی نظر میں ہی پسند آ گئے تھے۔۔۔

منہا نے مستی سے کہا۔۔ جبکہ اسکی بات پر میر بھی مسکرا دیا۔۔۔

تھوڑی دیر بعد مولوی آیا تو منہا ایک سائڈ پر چھپ گئی جبکہ میر اندر مناہل کو لینے چلا گیا۔۔۔۔

---------,---------,---------,---------

-,---------,---------,---------,---------

میر جب کمرے میں داخل ہوا تو مناہل شیشے کے سامنے کھڑی اپنے آپکو دیکھ رہی تھی۔۔۔ جبکہ میر کی نظریں تو جم گئی تھی۔۔۔

اُسے لگا اُس نے آج سے پہلے اتنی خوبصورت لڑکی کہیں نہیں دیکھی۔۔۔۔لال فروک میں کھڑی اُس کی محبت اُس کا دل دھڑکا گئی تھی ۔۔۔۔

بھاری قدم اٹھا کر وہ مناہل تک پہنچا جو میر کی نظریں خود پر جمی دیکھ کر اچھی خاصی نروس ہو گئی تھی۔۔۔۔

میر نے قریب آکر اُس کا جھکا چہرہ اپنی شہادت کی انگلی سے اوپر اٹھایا۔۔۔۔

ماشاءاللہ۔۔۔۔میر کے منہ سے فوراً نکلا۔۔۔جبکہ مناہل کا چہرہ تپ اٹھا۔۔۔
نکاح کے بعد اچھے سے خراج پیش کرونگا تمہارے سادگی بھرے حسن کی۔۔۔۔

میر نے کہا اور اُسکا ہاتھ پکڑ کر باہر لے آیا۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔،۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔،۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔،۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔،۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔،۔۔۔۔۔۔۔۔۔،۔۔۔۔۔۔۔۔۔،۔۔۔۔۔۔،۔۔۔۔

نکاح کے وقت جب مولوی صاحب نے مناہل کا نام لیا مناہل نے ایک امید بھری نظروں سے میر کی طرف دیکھا شاید وہ اسکو پہچان جائے لیکن نہیں میر نے کوئی ایسا ردِ عمل نہیں دیا۔۔۔

کونے میں کھڑی منہا نے شدت سے اپنی بہن کی خوشیوں کی دعا لی۔۔۔ علی اور التمش نے میر کو گلے سے لگایا جبکہ میر نے شوخی بھری نظروں سے مناہل کی طرف دیکھا جو اسکے دیکھنے میں جلدی سے اپنا سر جھکا گئی۔۔۔

منہا کہاں ہے۔۔۔ مناہل نے علی سے پوچھا جو اُسکے سر پر ہاتھ رکھ رہا تھا۔۔۔

میں لاتا ہوں اُسے۔۔۔ علی بولتا ہوا چلا گیا جب التمش مناہل کے پاس آیا اور اُسکے سر پر اپنا ہاتھ رکھا۔۔۔۔

اپنا بڑا بھائی سمجھ لو اب سے تمہیں کبھی بھی کوئی بھی پریشانی ہوئی مجھے بلا لینا ایک آواز میں آجائے گا تمہارا بھائی۔۔۔۔

التمش کے لہجے میں ایک مان تھا جبکہ مناہل کی آنکھیں نم ہوئی اس بات پر اور اُس نے اثبات میں سر ہلایا۔۔۔۔

ـــــ،ـــــــ،ـــــــ،ــــــــــ،ـــــــــ،ــــــــــ،ـــ

ـــــ،ـــــــ،ـــــــ،ــــــــــ،ـــــــــ،ــــ

اہم اہم بلا رہی ہے تمہیں مناہل۔۔۔ علی نے منہا کے پاس اتے ہوئے کہا جس پر منہا نے جلدی سے اپنے آنسو صاف کیے۔۔۔

جبکہ اسکی آنکھوں میں آنسو دیکھ علی کا شدت سے دل چاہا اپنے ہونٹوں سے اُسکے آنسو چن لے۔۔۔۔

پریشان مت ہو انشاءاللہ سب ٹھیک ہو گا خوش رہے گے دونوں۔۔۔ علی نے منہا سے کہا۔۔۔

پتہ ہے مجھے۔۔۔ منہا نے اپنے بال پیچھے جھٹکتے ہوئے کہا اور آگے بڑھ گئی۔۔۔۔

مناہل نے جب منہا کو دیکھا تو فوراً سے آٹھ کر اُس کے گلے لگی۔۔۔۔

ٹھیک ہو نا تم۔۔۔۔ منہا نے مناہل کا چہرہ دونوں ہاتھوں میں تھام کر کہا۔۔۔

میں ٹھیک ہوں۔۔۔۔ مناہل نے کہا۔۔

سوری یہ سب ہو گیا میری وجہ سے لیکن جو ہو گیا وہ ہو گیا تمہیں اب اپنی زندگی کی نئی شروعات کرنی ہیں ٹھیک ہے۔۔۔ منہا نے مناہل سے کہا۔۔۔

سوری مت بولوں اور میری بہن تم کیا سمجھتی ہو میں تمہیں نہیں جانتی ان سب کے ساتھ تم بھی ملی ہوئی تھی۔۔۔ مناہل نے اپنی آنکھیں چھوٹی کرتے ہوئے منہا سے کہا۔۔۔

جب منہا اسکی بات پر ہنس دی۔۔۔۔

تو کیا ہوا جو بھی کیا ہے تمہاری خوشی کے لیے کیا ہے دیکھنا ایک دن تم خود میرے ہاتھ چوموں گی۔۔۔۔ منہا نے اپنے دانت دکھاتے ہوئے کہا۔۔۔۔

۔۔۔

آپی مجھے آپکو کچھ کہنا ہے۔۔۔۔۔ عادل نے ہانیہ کے فون اٹھانے پر کہا۔۔۔

ہاں ہاں عادل بولوں۔۔۔ہانیہ جوفری اور ایزل کے ساتھ آسیہ بیگم کو اپنی شاپنگ دکھا رہی تھی پوچھا۔۔۔

وہ آپی مجھے لگ رہا ہے مطلب میں نے دیکھا ہے مطلب میں کہنا چاہ رہا ہوں۔۔۔عادل کو سمجھ نہیں آیا کیسے بولے۔۔۔۔

عادل کیا ہوا ہے کیا کہنا چاہتے ہو صحیح سے بولو۔۔۔

ہانیہ نے عادل سے کہا۔۔۔

آپی التمش بھائی دو لڑکیوں کے ساتھ فلیٹ میں آئے ہیں میر اور علی بھائی بھی ہے۔۔۔۔

عادل نے آنکھیں بند کئے ایک ہی سانس میں کہا۔۔۔

جبکہ اسکی بات سن کر ہانیہ کا دل دھڑکا۔۔۔۔

غصے کی شدید لہر پورے بدن میں پھیل گئی۔۔۔۔۔

میں آتی ہُوں۔۔ہانیہ نے اتنا کہا اور فون رکھا۔۔۔

دادی آپ ذرا فری کو سنبھالے میں ذرا آپکے پوتے کا دماغ صحیح کر کے اتی ہوں۔۔۔۔ہانیہ نے غصے سے لرزتی آواز میں کہا۔۔ جبکہ آسیہ بیگم اور ایزل ہانیہ کی طرف حیرانی سے دیکھ رہے تھے جو کچن میں رکھا بیلن اٹھا کر باہر بھاگی تھی۔۔۔۔۔

ایزل پیچھے جاتی کہ گاڑی کی آواز ائی۔اور ہانیہ ڈرائیور کے ساتھ گھر سے نکلی۔۔۔۔

اللہ خیر کرے دادی کیا ہوا ہو گا۔۔۔ایزل نے پریشانی سے کہا۔۔۔

کچھ نہیں تمہارے بھائی نے ہی کچھ الٹا سیدھا کیا ہو گا آو تم ادھر مجھے کپڑے دکھاؤ اپنے اور فکر نہیں کرو ہانیہ سب سمنبھال لے گی۔۔۔آسیہ بیگم نے پیار سے ایزل سے کہا جبکہ ایزل کو بھی ہانیہ پر پورا بھروسہ تھا اس لیے وہ بھی دادی کے ساتھ باتوں میں لگ گئی۔۔۔۔۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔،۔۔۔۔۔۔۔۔۔،۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔،۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

،۔۔۔۔۔۔۔۔،۔۔۔۔۔۔۔۔۔،۔۔۔۔۔۔۔۔۔،۔۔۔۔۔۔

ہانیہ شدید غصے کے عالم میں بلڈنگ کے اندر گئی تھی کوریڈور میں ہی اُسے عادل نظر آیا عادل آگے بڑھتا کہ ہانیہ کے ہاتھ میں موجود بیلن کو دیکھ کر وہی رُک گیا۔۔۔

آج تو التمش بھائی کی خیر نہیں۔۔۔۔عادل نے التمش کے لئے دعا کی جبکہ وہ یہ نہیں جانتا تھا التمش کے ساتھ ساتھ میر اور علی کی بھی ایسی کی تیسی ہونے والی ہے۔۔۔۔

ہانیہ نے زور سے دروازہ بجایا۔۔۔اُسکا بس چلتا تو دروازہ ہی توڑ دیتی۔۔۔۔

التمش جو مناہل سے بات کر رہا تھا دروازہ بجنے کی آواز پر آبرو اچکا کر دروازے کی طرف دیکھا ایسا ہی حال میر اور علی کا تھا۔۔۔۔

کون ہے جنگلی انسان دروازہ تک بجانا نہیں اتا۔۔۔ علی غصے سے بولتا ہوا دروازے کی طرف پہنچا۔۔۔

علی نے دروازہ کھولا وہاں ہانیہ کو دیکھ کر ایک پل میں سیدھا ہوا۔۔۔ جبکہ ہانیہ نے زور سے علی کے کندھے پر بیلن مارا۔۔۔

کہاں تھے اتنی دیر سے آپ۔۔۔۔ہانیہ غصے سے بولتی ہوئی آگے بڑھی جبکہ علی بیچارہ اپنا بازو سہلاتا رہ گیا۔۔۔۔

ہانیہ جاناں یہ کیا کر رہی ہو۔۔۔ التمش نے ہانیہ سے کہا جس نے ایک نظر منہا اور مناہل کی طرف دیکھا تھا اور پھر التمش کی طرف بڑھی تھی جبکہ منہا اور مناہل بھی حیرت سے اس معصوم حسین سی لڑکی کو دیکھ رہی تھی جبکہ علی کو مار پڑنے پر اُسے اندر تک سکون ملا تھا۔۔۔۔۔۔۔

کیا جاناں ہاں کیا جاناں چل کیا رہا ہے ادھر۔۔۔ہانیہ نے التمش کے پیچھے جاتے ہوئے کہا جو اُسکے پاس انے پر صوفہ کے پیچھے چلا گیا تھا۔۔۔

جاناں تم رکو تو صحیح بتاتا ہُوں میں۔۔۔التمش نے ہانیہ کو روکنا چاہا جو اُس تک انے کے لئے اُسکے پیچھے بھاگ رہی تھی۔۔۔

بھابھی بات تو سن لے۔۔۔میر نے ہانیہ کے سامنے آکر کچھ بولنا چاہا جب ہانیہ نے میر کے سر پر بیلن دے مارا۔۔۔

میر ہاتھ رکھتا ہوا پیچھے ہٹا۔۔۔جبکہ منہا اور مناہل سے اپنی ہنسی کنٹرول کرنا مشکل ہو گیا تھا۔۔۔

التمش کچن میں گھسا تو ہانیہ بھی اُسکے پیچھے پیچھے کچن میں ائی۔۔۔

بیوی گھر میں انتظار کر رہی ہے اور یہ یہاں یہ سب کرتے پھر رہے ہے میں آج آپکی ٹانگ یہ ہاتھ توڑ کر ہی دم لونگی پھر دیکھتی ہُوں کیسے کسی لڑکی کے پاس جاتے ہیں آپ۔۔۔ہانیہ نے سامنے ائی چیزے التمش پر پھینکنا شروع کی۔۔۔

یار میری کیا غلطی ہے میر نے نکاح کیا ہے میر کا نکاح تھا۔۔۔التمش نے اپنا بچاؤ کرتے ہوئے کہا۔۔۔

جبکہ اسکی بات پر ہانیہ کا ہاتھ ساکت ہوا اُس نے گلاس وہی رکھ کر پیچھے صوفے پر بیٹھے میر کی طرف دیکھا جو اپنے ہاتھ سے اپنا ماتھا سہلا رہا تھا جبکہ علی بھی اپنے بازو کو سہلا رہا تھا۔۔۔۔

جبکہ دروازے میں کھڑا عادل اپنی ہنسی روکنے کے چکر میں لال ہو گیا تھا یہی حال منہا اور مناہل کا تھا لیکن ہانیہ کے دیکھنے پر منہا اور مناہل نے اپنے چہرے پر انتہا کی معصومیت طاری کرلی۔۔۔۔

ہانیہ نے بیقینی سے ان تینوں کی طرف باری باری دیکھا۔۔۔

پھر پلٹ کر منہا اور مناہل کے پاس ائی۔۔۔۔

منہا تو بلکل سادی سی پینٹ شرٹ میں ملبوس تھی اس لیے ہانیہ سمجھ گئ مناہل ہی میر کی دلہن ہے۔۔۔

ماشاءاللہ بہت پیاری ہے آپ۔۔۔ہانیہ نے مناہل کو دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔

کیاان لوگوں نے زبردستی نکاح کیا ہے۔۔۔ہانیہ نے مناہل کے ہاتھ کو اپنے ہاتھ میں لیتے ہوئے پوچھا۔۔۔

مناہل نے بس اثبات میں سر ہلا دیا۔۔۔

جبکہ ہانیہ نے افسوس کے ساتھ پھر ان تینوں کی طرف دیکھا۔۔۔

حد ہے بھائی مجھے آپ سے یہ امید نہیں تھی۔۔۔ہانیہ نے میر کی طرف دیکھتے ہوئے کہا جبکہ میر تو مناہل کے چہرے پر چھائی مظلومیت دیکھ کر حیران

تھا جو ہر وقت اُسے مارنے پر تلی رہتی ہے اب بھابھی کے سامنے کیسی مظلوم بن رہی ہے۔۔۔۔

میر نے دل میں سوچا۔۔۔

ہانیہ میں تمہیں پوری بات بتاتا ہوں۔۔۔۔التمش نے آرام سے ہانیہ کے پاس اتے ہوئے کہا۔۔۔

التمش اگر اپنی سلامتی چاہتے ہیں نہ تو مجھ سے ابھی بات نہ کرے۔۔۔۔۔۔

ہانیہ نے التمش کی طرف دیکھ کر غصے سے کہا۔۔۔

جبکہ التمش نے بیچارگی سے منہ بنا کر علی کی طرف دیکھا۔۔۔۔

میر تم مناہل بھابھی کو لے کر اندر جاؤ۔۔۔ علی نے میر سے کہا اُس کی بات پر عمل کرتے ہوئے میر نے مناہل کا ہاتھ تھاما اور اندر کمرے کی طرف چل دیا۔۔۔

جبکہ ہانیہ اب آرام سے صوفے پر بیٹھی علی کے بولنے کا انتظار کرنے لگی۔۔۔۔

التمش تو خاموشی سے دور کھڑا اپنی بیوی کے تیور دیکھ رہا تھا جو ایک ڈائن بنی اُسکے خون کی پیاسی تھی۔۔۔۔۔

علی اور منہا نے ہانیہ کو سب بتا دیا۔۔۔ہانیہ بلکل خاموشی سے بیٹھی تھی۔۔۔۔

جبکہ اب وہ تینوں ایک دوسرے کو دیکھ کر ہانیہ کے بولنے کا انتظار کر رہے تھے۔۔۔

کیا ہو جاتا اگر آپ سب مجھے بھی شامل کر لیتے۔۔۔ہانیہ نے شکوہ کنا نظروں سے التمش کی طرف دیکھ کر کہا۔۔

میں نے صرف بھائی بولا ہی نہیں مانا بھی ہے اور میں اپنے بھائی کے نکاح میں ہی شریک نہیں ہوئی۔۔۔ہانیہ نے رندھی آواز میں کہا جبکہ علی اس کی بات سن کر بول پڑا اُسے بلکل اچھے نہیں لگے تھے اپنی پیاری سی بہن کی آنکھوں میں آنسو۔۔۔

لیڈی بوس ابھی صرف نکاح کیا ہے نہ پوری دھوم دھام سے رخصتی کرے گے۔۔۔اور باقی میں بھی تو بچا ہوں میری شادی بھی تو کروانی ہے آپ نے کسی حسین لڑکی کی زندگی کو جوڑنا ہے میری زندگی کے ساتھ۔۔۔۔

علی نے منہا کی طرف دیکھتے ہوئے کہا منہا نے علی کے کہنے پر ایک نظر علی کو دیکھا پھر واپس اپنی نظریں ہانیہ پر مرکوز کرلی اُسے ہانیہ بہت پیاری لگی تھی۔۔۔

میں مل کراتی ہوں مناہل سے۔۔۔ہانیہ نے اٹھتے ہوئے بولا۔۔۔جس پر تینوں نے اثبات میں سر ہلایا۔۔۔

------,------------,----------,-------

---,------------,---------,------------,------

مناہل نے کمرے میں اتے ساتھ ہی میر کی گرفت سے اپنا ہاتھ چھوڑوایا ۔۔۔۔

میر نے اسکے ہاتھ کا چھڑوانے پر مناہل کو سخت نظروں سے گھور کر دیکھا اور اُسے اپنے حصار میں لیا۔۔

جبکہ مناہل میر کے قریب انے پر اپنی سانسیں روک گئی۔۔۔

میر نے بہت عقیدت سے اُس کے ماتھے پر بوسا دیا اور پھر اُسکی دونوں آنکھوں کو چومہ۔۔۔۔

مناہل کی پلکیں لرزاٹھی میر کے لمس سے۔۔

مناہل نے تیزی سے میر کا حصار توڑا اور اُس سے فاصلے پر کھڑی ہو گئی۔۔۔

جبکہ میر جو مناہل کے گال کو چومنے والا تھا اپنے جھٹکنے پر مناہل کو سخت نظروں سے دیکھا۔۔

کیا مسلہ ہے اب بیوی ہو میری دور کیوں بھاگ رہی ہو۔۔۔ میر نے سخت آواز میں پوچھا۔۔۔

یہ رشتہ میں نے صرف مجبوری میں جوڑا ہے اس رشتے کی کوئی اہمیت نہیں ہے۔۔۔ مناہل نے جھکے سر سے کہا۔۔

تمہارا دماغ خراب ہے لگتا ہے بہت زیادہ ناول یہ ڈرامے دیکھتی ہو جو ایسی بکواس کر رہی ہو نکاح ہوا ہے ہمارا میری بیوی ہو ایک پاک رشتہ جوڑا ہے تم سے۔۔۔۔

میر نے دو قدم کے فاصلے پر رکتے ہوئے کہا۔۔۔

جبکہ اسکی بات پر مناہل نے اپنی شدت سے سرخ ہوتی آنکھوں کو اٹھا کر میر کی طرف دیکھا۔۔۔

کچھ سالوں پہلے بھی آپ نے کسی سے پاک رشتہ قائم کیا تھا اور اُسے چھوڑ کر چلے گئے تھے۔۔۔۔ مناہل نے بیساختہ یہ بات کہہ دی۔۔۔۔

لیکن جب احساس ہوا کیا بولا ہے تو اپنی آنکھیں میچ گئی۔۔۔۔۔

سالوں پہلے جس سے نکاح کیا تھا اُسی سے آج دوبارہ کیا ہے۔۔۔۔

میر کی بات پر مناہل نے اپنی آنکھیں حیرت سے آخری حد تک پھار لی اُسے لگا گھر کی چھت اُس پر گر گئی ہو

ایسے کیوں دیکھ رہی ہو مانتا ہوں تب غلطی کی تھی چھوڑ گیا تھا تمہیں لیکن واپس آیا بھی تو تمہارے لئے ہوں۔۔۔۔

میر نے مناہل کے چہرے کو دونوں ہاتھوں میں تھام کر نرم لہجے میں کہا۔۔۔

جبکہ مناہل کی آنکھوں سے آنسو بہتے ہوئے اُس کے سرخ عارض بھگونے لگے۔۔۔۔۔

تم میری شریک حیات ہو تمہیں حق ہے سب جاننے کا لیکن ایک خاص وقت پر میں سب کچھ تمہیں بتا دونگا۔۔۔ابھی صرف اتنا جان لو اگر تب نہیں جاتا تو اپنی زندگی کی سب سے بڑی غلطی کر دیتا جس کا خمیازہ مجھے ساری زندگی اٹھانا پڑتا اور ساری زندگی میرا ظمیر مجھے ملامت کرتا۔۔۔

اپنے اُس فعل پر شرمندہ ہو تمہیں سب حقیقت بتا دینا چاہتا تھا لیکن وقت نہیں تھا لیکن یہ بات جان لو دور رہتے ہوئے بھی ہمیشہ تم پر نظر رکھی ہے۔۔۔

میر نے کہتے ساتھ اپنا سر مناہل کے سر کے ساتھ ٹکایا۔۔۔جبکہ مناہل کی ہچکیاں بندھ گئی۔۔۔ایسا کون سا کام تھا کہ وہ اپنی دلہن کو چھوڑ گیا تھا اور وہ خط۔۔۔مناہل کے دلوں دماغ میں سوالوں کے انبار لگے ہوئے تھے لیکن ہونٹ کچھ بھی پوچھنے یہ بولنے سے قاصر تھے۔۔۔

دونوں بس اپنی آنکھیں بند کئے ایک دوسرے کے ماتھے سے ماتھا ٹیکائے ایک دوسرے کا قرب محسوس کر رہے تھے۔۔۔

جبکہ میر مناہل کی ہچکیاں اور رونا سن کر اپنے ہونٹ سختی سے بھینچ گیا تھا اُس سے مناہل کا رونا برداشت نہیں ہو رہا تھا۔۔۔

دروازے پر ہونے والی دستک پر میر مناہل سے دور ہوا میر کے دور ہونے پر مناہل نے بھی جلدی سے اپنا چہرہ صاف کیا جو بھی بات تھی وہ ان دونوں میاں بیوی کے درمیان تھی۔۔۔۔

میر نے دروازہ کھولا تو ہانیہ کھڑی تھی جس نے شکوہ کنا نظروں سے میر کو دیکھا پھر اندر بڑھ گئی جبکہ میر لیڈی بوس کی آنکھوں میں شکوہ دیکھ کر پریشان ہوا تھا۔۔۔

پھر باہر التمش لوگوں کی طرف چل دیا۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ہانیہ اندر آئی تب مناہل بیڈ پر بیٹھی ہوئی تھی۔۔۔

خوش ہو۔۔ہانیہ نے مناہل کے پاس بیٹھتے ہوئے کہا جبکہ اسکے ایسے پوچھنے پر مناہل کی آنکھیں آنسو سے بھر گئی۔۔۔

رونا نہیں ہے مجھے سب پتہ ہے۔۔۔ہانیہ نے مناہل کے آنسو صاف کرتے ہوئے کہا جو اُسکی آنکھوں۔سے بہہ نکلے تھے۔۔۔۔

مناہل نے ہانیہ کی بات پر اُسکی طرف دیکھا جس پر ہانیہ مسکرائی۔۔۔۔۔

باہر بھی سب کو پتہ ہے۔۔۔۔میر بھائی کے علاوہ۔۔ہانیہ نے اُسکی حیرانی بھانپتے ہوئے کہا۔۔۔

انکو بھی پتہ ہے سب۔۔۔۔مناہل نے بھرائی آواز میں کہا۔۔۔

مناہل میں نہیں جانتی کہ کیا وجہ تھی جو وہ تمہیں چھوڑ کر گئے ہے لیکن تم نے اس رشتے کو ایک موقع دیا ہی ہے نہ آج اُن سے دوبارہ نکاح کر کے تو اس

میر بھائی کی طرف پوری ایمانداری سے قدم بڑھانا۔۔۔ہو سکتا ہے کوئی ایسی وجہ ہو جس کی بناپر انکا جانا بہت ضروری ہو۔۔۔

ہانیہ نے اُسکے ہاتھ اپنے ہاتھوں میں تھامتے ہوئے اُسے رسانیت سے سمجھایا۔۔۔

تم انکی بیوی ہو اب تمہارا فرض بنتا ہے انکو انکے اپنوں کی طرف واپس لانا یہ جو مرد ذات ہوتی ہے نہ یہ چاہتی ہے کوئی ہو ان کے پاس جو انکی فکر کرے اُنکی ہر چھوٹی چھوٹی چیزوں کا خیال رکھے۔۔۔۔انکو پیار اور محبت سے سمنبھالے ....وُہ ایک نہ ایک دِن تمہیں خود بھی ساری سچائی بتادے گے تم بس اُس دن کا انتظار کرنا۔۔۔۔

میاں بیوی کا رشتہ بہت خوبصورت ہوتا ہے اسکو ضائع نہیں ہونے دے

نہ۔۔۔۔

محبت دیکھی ہے میں نے میر بھائی کی آنکھوں میں تمہارے لئے اور تمھاری آنکھوں میں تو عشق ہے انکے لئے۔۔۔۔

مناہل کے ہاتھ پر دباؤ ڈالتے ہوئے ہانیہ نے اپنی بات کہیں۔۔۔

لیکن۔۔۔وہ۔۔وہ مجھے نکاح کے بعد فوراً چھوڑ گئے ایک نظر تک نہیں ڈالی مجھ پر اور اب اچانک سے آکر وہ کہہ رہے ہیں کہ اُنہیں مجھ سے محبت ہے

۔۔۔مجھے بتادیتے کہ کیا مجبوری ہے میں سمجھ جاتی نہ۔۔

مناہل نے اپنی الجھن بیان کی۔۔۔

اور اگر تم اُسکی مجبوری نہ سمجھ پاتی ہو سکتا ہے کوئی ایسی بات ہو جو وہ نہ بتا سکتا ہو اور محبت ادھر دیکھو میری طرف۔۔۔۔

ہانیہ نے مناہل کا چہرہ اپنی طرف کیا جو سر جھکائے بیٹھی تھی۔۔۔۔

اگر اُنہیں تم سے محبت نہ ہوتی تو نکاح دوبارہ کرتے نہیں کرتے بلکہ ایک بوجھ کی طرح تمہیں اپنے سر سے اُتار پھینکتے۔۔۔۔

تمہیں تمہارے سارے سوالوں کے جواب وہ خود دے گے تم تھوڑا انتظار کرو لیکن اپنے رشتے کو خراب مت ہونے دینا۔۔۔۔

ہانیہ نے ہلکی سی مسکراہٹ کے ساتھ کہا۔۔۔ جس پر مناہل نے اثبات میں سر ہلایا۔۔۔

آپ کا بہت شکریہ میری الجھنے کم کرنے کے لیئے۔۔۔ مناہل نے بھی ہلکی سی مسکراہٹ کے ساتھ کہا۔۔۔

اب اس میں شکریہ کیسا اچھا ہے تم آگئی ہو اب مجھے کمپنی مل جائے گی اب تمہیں دیورانی بولوں یہ جھٹانی عمر تو ہم دونوں کی برابر ہی ہے۔۔۔۔

ہانیہ نے ہستے ہوئے اپنی بات کہی۔۔۔۔

جبکہ اسکی بات پر مناہل بھی مسکرا گئی۔۔۔۔

یہ تو اچھی بات نہیں ہے آپ دونوں مجھے اکیلے چھوڑ کر اندر اپنی ٹیم بنارہے ہے۔۔۔۔

منہا نے دروازے پر کھڑے ہوتے اپنا منہ پھولا کر کہا۔۔۔

اچھا جی تو پھر آپکا بھی نکاح کر دیتے ہیں نہ آپ بھی پھر شامل ہو جائے گی پھر ہماری ٹیم میں۔۔۔۔ہانیہ نے معنی خیز اشارہ کرتے ہوئے کہا۔۔۔

اسکی بات اور منہا نے بیچارہ سا منہ بنا کر ہانیہ اور منہا کو دیکھا جس پر وہ دونوں ہنس دی۔۔۔۔

اچھا اچھا منہ نہ بناؤ تم بھی آجاؤ۔۔۔ مناہل نے منہا سے کہا جبکہ اب اندر وہ تھی اور ان تینوں کی باتیں۔۔۔ جس میں ہانیہ ایزل اور آنیا کے بارے میں بتا رہی تھی تو منہا اور مناہل گاؤں میں اپنے بارے میں سب بتا رہی تھی۔۔۔۔

-------,---,---------,--------,-----

-,------,---------,----------,----

سالے تیری وجہ سے وہ مجھ سے ناراض ہے۔۔۔میر جیسے ہی باہر التمش اور علی کے پاس آیا التمش نے اُسے گدّی سے پکڑ لیا۔۔۔

میں نے کیا کیا ہے خود تیری حرکتیں ایسی ہے۔۔۔میر نے اپنے آپ کو چھڑواتے ہوئے کہا۔۔۔

کیا میری حرکتیں تو نے آگ لگائی تھی سالے۔۔۔التمش نے مکّہ میر کے پیٹ پر مارتے ہوئے کہا۔۔۔

اوہ بھائی رحم کھا مجھ پر میری بیوی میرا انتظار کر رہی ہے۔۔۔۔ کیوں مجھے مارنے پر تلہ ہوا ہے۔۔۔۔

میر نے درد برداشت کرتے ہوئے کہا۔۔۔۔

ناراض تو وہ اب مجھ سے بھی ہے۔۔۔ میر نے التمش کے چھوڑنے پر صوفہ پر بیٹھتے ہوئے کہا۔۔۔

یہ تینوں آخر اندر بات کیا کر رہی ہے۔۔۔۔ میر نے کمرے کے بند دروازے کو دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔۔

تیری اور التمش کی واٹ کیسے لگانی ہے اُسکی پلاننگ کر رہی ہو نگی۔۔۔۔ علی نے آرام سے صوفے پر پھیل کر بیٹھتے ہوئے شریر مسکراہٹ سے کہا۔۔۔

جس پر دونوں نے اسکو تیز نظروں سے گھور کر دیکھا۔۔۔

اگر تو بھول رہا ہے تو تیری والی بھی اندر ہی ہے۔۔۔التمش نے چبتے لہجے میں کہا۔۔۔

ویسے التمش بھابھی کو بتایا کس نے اور لعنت ہو تیرے منہ پر خود تو بھابھی کی مار سے بچ گیا لیکن میں اور علی پیس گئے۔۔۔بھابھی نے کتنے زور سے میرے سر پر بیلن مارا تھا یار۔۔۔۔۔۔

میر نے بیچارگی سے کہا جبکہ التمش کے چہرے پر مسکراہٹ آگئی ہانیہ کا دبنگ انداز یاد کر کے۔۔۔۔۔

دروازہ کھلنے کی آواز پر تینوں نے اُس سمت دیکھا۔۔۔

منہا اور مناہل میرے ساتھ گھر جا رہی ہے اور وہ تب تک میرے گھر ہی رہے گی جب تک وہ اپنے گاؤں نہیں چلی جاتی۔۔۔۔

مناہل نے اپنے ہاتھ باندھے گردن اکڑا کر کہا۔۔۔

اور آپ۔۔۔ہانیہ نے میر کی طرف اشارہ کیا

منگنی کے فوراََبعد مناہل کے گھر جائے گے اور سب کلیئر کر کے آئے گے

کیونکہ پھر ہمیں آپکی رخصتی بھی کرنی ہے۔۔۔۔

مناہل نے اپنی بات پوری کر کے میر کو دیکھا جس نے اُس کے دیکھنے پر اثبات

میں سر ہلایا تھا۔۔

جبکہ منہا اور مناہل خاموش کھڑی تھی۔۔اور پھر تینوں گھر کے لئے نکل

گئی۔۔۔

------------,------------,------------,------------

------------,------------,------------,------------

ہانیہ ابھی ابھی اپنے کمرے میں ائی تھی فری اپنی پھوپھو کے پاس تھی منہا مناہل اور ایزل کے ساتھ مل کر وہ کافی دیر تک باتیں کرتی رہی تھی اور ابھی سب کو سونے کا بول کر وہ بھی اپنے کمرے میں ائی تھی۔۔۔

ہانیہ نے اندر آکر جیسے ہی دروازہ بند کرنا چاہا کسی نے اُسکی آنکھوں پر کالے رنگ کی پٹی باندھ دی۔۔۔

ہانیہ اپنی سانس تک روک گئی لیکن پھر ایک مخصوص مہک محسوس کر کے اس کے دل کو آرام آیا۔۔۔

التمش نے ہانیہ کو اپنی باہوں میں اٹھایا۔۔۔ہانیہ اُسکی گرفت میں مچلی

۔۔۔

التمش چھوڑے مجھے بات نہیں کرنی آپ سے۔۔۔ہانیہ نے اُسکے کندھوں پر اپنے ناخن گاڑتے ہوئے چیخ کر کہا۔۔۔

جاناں آرام سے یار تمہارا شوہر ہوں۔۔۔التمش نے اپنی ناک ہانیہ کی ناک سے ٹکڑا کر شوخ لہجے میں کہا۔۔۔۔

اور اُسے لئے کمرے کے درمیان میں آگیا اور آرام سے اُسے نیچے اتارا۔۔۔

ہانیہ نے اپنی آنکھوں سے پٹی ہٹانے کے لئے اپنے ہاتھ اوپر کیے لیکن التمش نے اُسے روک لیا۔۔۔

جاناں صبر کرو ابھی مت کھولنا میں خود کھولوں گا رُک جاؤ ابھی۔۔۔۔

التمش بول کر جلدی سے بیڈ اور سائڈ پر پڑی موم بتیاں جلانے لگا۔۔۔۔

التمش میں آپ سے بہت ناراض ہُوں بلکل نہیں ماننے والی میں آپ کچھ بھی۔۔۔۔۔۔ بھی کر لے۔۔۔۔

ہانیہ غصے سے بولنے لگی جب التمش نے اُسکی آنکھوں سے پٹی ہٹائیں۔۔۔ہانیہ کی آواز خود ہی مدھم ہو گئی۔۔۔۔

سامنے کا نظارہ ہی ایسا تھا ہانیہ کی دل کی دھڑکن تیز ہوئی جبکہ چہرہ پر ایک جاندار مسکراہٹ تھی التمش پیار بھری مسکراہٹ کے ساتھ ہانیہ کا چمکتا چہرہ دیکھ رہا تھا جو لال فروک میں غضب ڈھا رہی تھی۔۔۔۔

سامنے پورا بیڈ سرخ گلاب کی پنکھڑیوں سے بھرا ہوا تھا بیچ میں ایک کیک تھا جو ایموجی کی شکل کا تھا جس کا منہ رونے والا تھا اور اس پر سوری لکھا ہوا تھا

جبکہ ساتھ میں ایک بڑا سا نیلے رنگ کا بھالو بھی تھا۔۔۔ کیک کے پاس ایک موم بتی جل رہی تھی باقی پورے کمرے میں فصلوں پر ار ٹفیشل موم بتیاں لگی ہوئی تھی جن کی مہک پورے کمرے میں پھیلی ہوئی تھی

ہانیہ کا دل ایک دم پھگلا تھا اُس کا دل کیا اپنے اتنے پیارے شوہر کو خوشی سے گلے لگا کر بتائے اُسے یہ سب کتنا پسند آیا ہے لیکن نخرے بھی تو دکھانے تھے نہ۔۔۔۔

ہانیہ نے التمش کی طرف دیکھا جو چمکتی آنکھوں سے ہانیہ کی طرف دیکھ رہا تھا جلدی سے ہانیہ نے اپنے چہرے پر سنجیدگی طاری کی۔۔۔اور رخ پھیر کر کھڑی ہو گئی۔۔۔۔

میں پھر بھی ناراض ہُوں۔۔۔ہانیہ نے منہ پھولا کر کہا۔۔۔

جب التمش کی طرف سے کوئی جواب نہیں ملا۔۔۔

ذرا سا اور ہی منا لیتے مان جاتی میں۔۔۔ہانیہ نے منہ بسور کر سوچا اور التمش کو دیکھنے کے لئے پلٹی۔۔۔۔

التمش اپنے گھٹنوں پر جھکا ہوا تھا جبکہ ہاتھ میں سرخ گلاب کا ایک گلدستہ تھا جس کے عین وسط میں سرخ ڈبّی کے اندر ایک چمچماتی ڈائمنڈ کی پازیب تھی۔۔۔۔

بلکل باریک سے ایسا لگتا جیسے دودھا گوں کی بنی ہو بے تحاشا چمکتی ہوئی نازک سی۔۔۔

التمش یہ۔۔۔۔ہانیہ کے منہ سے الفاظ ہی نہیں نکل رہے تھے۔۔۔۔

مسز التمش یزدانی۔۔۔۔ مسٹر التمش یزدانی آپ سے بے انتہاء محبت کرتا ہے اور آپکی یہ ناراضگی میری جان کو بہت بھاری پر رہی ہے۔۔۔۔۔

التمش نے دلفریب انداز میں کہا۔۔۔

التمش یزدانی یہ اقرار کرتا ہے کہ مسز التمش یزدانی سے پہلے اُس کی زندگی ایک جہنم کی طرح تھی اور تمہارے انے کے بعد مجھے زندگی لگنے لگی ہے پہلے مجھے موت سے خوف نہیں آتا تھا لیکن اب اتا ہے کہ میں تم سے جدا ہو جاؤ گا۔۔۔۔

پہلے بہت لڑکیاں ائی ہے میری زندگی میں لیکن جب سے تم ائی ہو بہ خدا میرے نزدیک کوئی نہیں ائی اس روح کی اس جسم کی مالک اور حقدار صرف ایک عورت ہے اور تا قیامت رہے گی اور وہ تم ہو ہمیشہ رہو گی التمش یزدانی اب کسی غیر عورت کی طرف دیکھے تو اللہ اُسے بینائی سے محروم کردے کسی لڑکی کو ہاتھ لگائے تو ہاتھوں سے محروم کردے۔۔۔۔۔

التمش نے جذب کے عالم میں کہا جبکہ ہانیہ کی آنکھیں آنسو سے بھر گئی تھی ۔۔۔۔۔

ہانیہ زمین پر التمش کی طرح بیٹھی۔۔۔ بہتی آنکھوں کے ساتھ التمش کے ہاتھ سے وہ گلدستہ لیے اور آگے کو ہو کر اپنے لب التمش کے ماتھے پر رکھے۔۔۔۔

اس کا نرم گرم لمس محسوس کرتے التمش کے وجود میں سرور کی لہر دوڑ گئی۔۔۔۔

مسٹر التمش یزدانی۔۔۔۔ مسز التمش یزدانی بھی آپ سا بیتاحاشہ محبت کرتی ہے اتنی کے اگر مجھے اپنی جان بھی دینی پڑی نہ آپ کے لئے تو سوچوں گی نہیں میں۔۔۔۔

ھانیہ نے التمش کا چہرہ دونوں ہاتھوں میں تھام کر پیار بھرے لہجے میں کہا۔۔۔۔۔

جانتا ہُوں میری جان جانتا ہو۔۔۔اب چلو جلدی سے یہاں بیٹھو۔۔۔۔

التمش نے ہانیہ کے چہرے سے آنسو صاف کیے اور اُسکا ہاتھ پکڑ کر بیڈ پر بٹھایا۔۔۔

خود جھک کر ہانیہ کا پاؤں اپنے گھٹنے پر رکھا۔۔اور اُسکا ٹراؤزر تھوڑا سا اوپر کیا ۔۔۔ہانیہ اُسکی حرکت پر حیران کے ساتھ ساتھ سرخ بھی پڑی۔۔۔۔

التمش رہنے دے نہ میں خود پہن لونگی۔۔۔ہانیہ نے اپنا پاؤں پیچھے کھینچنا چاہا جب التمش نے گرفت سخت کی۔۔۔

ہانیہ جانتی تھی وہ نہیں سنے گا اسی لیے خاموش رہی۔۔۔

التمش نے سائڈ میں پڑے گلدستے سے پازیب نکالی اور اُسے آرام سے ہانیہ کے پاؤں کی زینت بنائیں۔۔۔۔ہانیہ یک ٹک اُسکی طرف دیکھ رہی تھی جب التمش کی اگلی حرکت پر اُسے لگا اُس کا دل نکل کر باہر آجائے گا۔۔۔

التمش نے اپنے لب ہانیہ کے پاؤں پر رکھے۔۔۔۔

میرے بچوں کی جنت ہے یہ۔۔۔اب کچھ اُلٹا سیدھا مت بولنا۔۔۔۔تم میری عزت ہو احترام کے قابل ہو میرا سہارا ہو ایک طرح سے تو کیوں نہیں چوم سکتا میں تمہارے پاؤں۔۔۔۔۔۔

التمش نے ہانیہ کی آنکھوں میں سوال دیکھ کر جواب دیا

بس یار اب اور رونا دھونا مت کرواؤ پیار کرتے ہیں۔۔۔۔التمش نے ہانیہ کے آنسو صاف کیے اور اُسے لئے بیڈ پر لیٹ گیا۔۔۔۔

التمش کی بات اور حرکت پر ہانیہ لال گلال بنی۔۔۔۔

التمش فری نہیں ہے کمرے میں۔۔۔۔ہانیہ نے کچھ بولنا چاہا۔۔۔۔

اچھا ہے نہ نہیں ہے اُسکی پھوپھو اسکو سنبھال لے گی۔۔۔۔التمش نے اُسکی بات کاٹ کر اُسکی آنکھوں پر اپنے لب رکھے ہانیہ کی پلکیں لرز اٹھی۔۔۔۔۔۔

روکنا مشکل تھا اسی لیے خاموشی اختیار کیے وہ اُسکے لبوں کے لمس اپنے پورے چہرے پر محسوس کر رہی تھی۔۔۔۔۔

التمش نے اپنے لبوں سے ہانیہ کی گردن کو چھوا تو ہانیہ کے وجود میں کرنٹ سا دوڑ گیا۔۔۔

التمش اپنے لمس کی بوچھاڑ سے ہانیہ کی گردن کو بھگا رہا تھا۔۔۔

سر اٹھا کر ایک نظر ہانیہ کے چہرے کو دیکھا جو پورا لال تھا جبکہ آنکھیں بند تھی اور پلکیں لرز رہی تھی۔۔۔

اپنی معصوم بیوی کی ادا پر وہ مسکرا گیا۔۔۔ جو پل میں ہٹلر سی بن جاتی تھی تو کبھی انتہاء کی معصوم۔۔۔ اگلا نشانہ اُس کے گلابی لب تھے۔۔۔

صبح سب کی زندگی میں بہار لائی تھی۔۔۔جیسے کے آنیا۔۔۔

اپنے بیڈ پر رکھے اپنی منگنی کے جوڑے کو دیکھتے وہ اپنے مستقبل کے حسین خواب اپنی آنکھوں میں بھر رہی تھی جو نہ جانے پورے ہونے بھی تھے یہ نہیں۔۔۔۔

فیروز صاحب باہر کی تیاری دیکھ رہے تھے عدیل نے فیروز صاحب سے معذرت کرلی تھی اُس نے شہر سے باہر کسی کام سے جانے کا بہانہ بنایا تھا۔۔۔۔

اُس کے اندر ضبط نہیں تھا وہ آنیا کے ہاتھ میں کسی دوسرے کے نام کی انگوٹھی پہنے دیکھتا۔۔۔۔

عادل صبح ہی یہاں آ گیا تھا رمشا اور پھوپھو نے تھوڑی دیر میں انا تھا۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔،۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔،۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔،۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

،۔۔۔۔۔۔۔۔۔،۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔،۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔،۔۔۔۔۔۔۔

التمش کی آنکھ کھلی تو نظر اپنے کندھے پر سر رکھے سوئی ہانیہ پر پڑی جو اُس کے گرد ایک ہاتھ سے اپنا حصار قائم کیے گہری نیند میں تھی جبکہ ایک ہاتھ التمش کے دل کے مقام پر رکھا ہوا تھا۔۔۔

التمش کے لب مسکرائے اپنی محبت کو اپنے روبرو دیکھنا محسوس کرنا بہت خوشی دیتا ہے ایک سکون سا بھر جاتا ہے دل میں۔۔۔۔۔

فجر کی اذان گونجی تو التمش نے ہانیہ کو اٹھایا جو مندی مندی آنکھیں کھولے التمش کو دیکھنے لگی۔۔

جاناں آزان ہو رہی ہے آٹھ جاؤ نماز پڑھ لو۔۔۔۔۔التمش کی بات پر ہانیہ نے اثبات میں سر ہلایا اور آٹھ کر واشروم کی طرف فریش ہونے کی غرض سے چلی گئ۔۔۔

ہانیہ فریش ہو کر آئی تو التمش بیڈ پر دراز سگریٹ پی رہا تھا ہانیہ نے ناگواری سے اپنی ناک چڑھائی۔۔۔۔

اسکی حرکت کو دیکھ کر التمش نے سگریٹ بجھادی۔۔۔

التمش۔۔۔ہانیہ نے التمش کی طرف دیکھ کر کہا جواب سکون سا لیتے ہوئے ہانیہ کو دیکھ رہا تھا

نماز پڑھے ساتھ۔۔۔۔ہانیہ نے ایک مسکراہٹ کے ساتھ کہا دل اندر سے ڈر بھی رہا تھا لیکن پھر بھی بولی۔۔۔۔

التمش کچھ دیر تو دیکھتا رہا پھر اپنی جگہ سے اٹھا۔۔۔ہانیہ کے قریب آ کر اُس کے ماتھے پر بوسا دیا۔۔۔۔

رکو دو منٹ میں فریش ہو کر آتا ہو پھر ساتھ پڑھتے ہے۔۔۔۔التمش جلدی سے بولتا ہوا فریش ہونے چلا گیا۔۔۔جبکہ ہانیہ حیران تھی اُس نے ہانیہ کی بات فوراً سے کیسے مان لی تھی۔۔۔اور یہی تو ہوتی ہے محبت محبوب کے منہ

سے نکلی فرمائش کو فورا سے پورا کر لینا اور فرمائش بھی ایسی جو آپکو خدا کے قریب لے جائے۔۔۔۔۔

تھوڑی دیر بعد التمش باہر آیا کالی شلوار قمیض میں سر پر ٹوپی پہنے۔۔۔۔۔

التمش کی امامت میں ہانیہ نے نماز پڑھی جبکہ آنکھوں سے آنسو دونوں کے جاری تھے۔۔۔ایک اپنے ہر گناہ کو یاد کر رہا تھا جبکہ دوسرا اللہ کی اتنی نعمتوں اور اُس کو دی اتنی خوشیوں میں شُکر کے آنسو بہا رہا تھا۔۔۔

التمش نے نماز ختم کی۔۔۔دعا کے لیے ہاتھ اٹھائے تو ہاتھوں میں اتنی جان نہ رہی واپس نیچے کو گرنے لگے جب ایک نرم لمس اپنے ہاتھوں پر محسوس ہوا جو اُسکے ہاتھوں کو سہارا دے رہا تھا۔۔۔۔

وہ اُسکی بیوی تھی اُسکی شریک حیات جو ہر موڑ پر اُس کے ہمقدم تھی۔۔۔۔

التمش کے لب ہلے اور پھر آنسو اُسکی آنکھوں سے بہہ نکلے۔۔۔۔

التمش نے دعا مانگ کر ہانیہ کی طرف دیکھا جو اُسکی طرف ہی دیکھ رہی تھی پیشانی پر چوما۔۔۔۔

میری قلبِ راحت۔۔۔۔التمش نے نئے نام سے ہانیہ کو پُکارا۔۔۔۔

ہانیہ نے التمش سے نہیں پوچھا تھا اُس نے اپنے رب سے کیا مانگا کیونکہ کہتے ہے دعائیں بتائیں نہیں جاتی اور ویسے بھی وہ اُس کے رب اور اُس کا معاملہ تھا وہ کون ہوتی تھی دخل اندازی کرنے والی۔۔۔

اور نہ ہی وہ التمش کی آنکھوں میں اُس کے پچھلے کئے گئے گناہ کی شرمندگی دیکھنا چاہتی تھی۔۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔،۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔،۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔،

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔،۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔،۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔،۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

۔۔۔۔۔۔،۔۔

ہانیہ دادی ایزل اور یزدانی صاحب منہا اور مناہل سب ڈائننگ ٹیبل پر بیٹھے ہوئے تھے۔۔۔ جبکہ ہانیہ بے چینی سے اُچک اُچک کر کچن میں دیکھنا چاہ رہی تھی۔۔۔۔

میں اور نہیں رک سکتی یہ میرے پورے کچن کا کباڑا کر دے گے۔۔۔۔

ہانیہ سے اور برداشت نہ ہوا تو وہ بول اُٹھی۔۔۔۔۔سب اسکی بات پر مسکرائے۔۔۔کیونکہ التمش صاحب نے فرمان جاری کیا تھا کہ آج کا ناشتہ وہ خود بنائے گے۔۔۔۔

ابھی ہانیہ اُٹھی ہی تھی کہ التمش کی آواز پر واپس منہ بناتی ہوئی بیٹھ گئی۔۔۔۔

کوئی ضرورت نہیں ہے اندر آنے کی وہی بیٹھی رہو۔۔۔۔التمش نے تیز آواز میں ہانیہ سے کہا۔۔۔۔

تھوڑی دیر بعد ہی التمش باہر آیا اُس کا حلیہ دیکھ کر سب کی ہنسی نکل گئی۔۔۔۔

ڈھیلی سی شرٹ پر ٹراؤزر پہنے اُس پر ایپرن پہنے جس میں پورا اٹا لگا ہوا تھا چہرے پر بھی جگہ جگہ آٹا لگا ہوا تھا حتیٰ کے بالوں پر بھی۔۔۔۔۔

جبکہ چہرے پر ایک ہلکی سی مسکراہٹ تھی ہانیہ کی تو آنکھیں پھیل گئ تھی اس کی حالت دیکھ کر وہ تو یہ سوچ کر گھبرا رہی تھی التمش نے کچن کی کیا حالت کی ہو گی۔۔۔۔۔

ابھی کچھ ہوتا کہ میر اور علی کی آمد پر سب گھر والے اُنکی طرف متوجہ ہوئے۔۔۔

کالی پینٹ شرٹ میں ملبوس میر کو دیکھ کر مناہل کی دھڑکن تیز ہوئی وہی منہا نے براؤن اور خاکی رنگ کی پینٹ شرٹ میں ملوبس علی کو دیکھ کر منہ بنایا جبکہ علی نے اُسکی طرف ایک دلکش مسکراہٹ پیش کی۔۔۔

میر مناہل کے جبکہ علی منہا کے سامنے والی کرسی پر بیٹھ گئے۔۔۔

ہم نے سوچا کیوں نہ بھابھی کے ہاتھ کا کھانا کھایا جائے آج اسی لئے چلے آئے۔۔۔۔

علی نے سب کو دیکھ کر کہا۔۔۔

بھابھی یہ کون ہے کوئی نیا ملازم رکھا ہے اور التمش کہاں ہے۔۔۔۔میر نے التمش کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔۔

جبکہ اسکی بات پر التمش نے اپنے دانت پیسے۔۔۔۔۔

بھائی یہی التمش بھائی ہے آج ہم سب کے لئے ناشتہ انہوں نے بنایا ہے۔۔۔۔۔

ایزل نے اپنی مسکراہٹ ضبط کرتے ہوئے کہا۔۔اسکی بات پر علی اور میر حیرت سے التمش کو دیکھنے لگے۔۔۔۔۔

پھر دونوں کے چھت پھاڑ قہقہے پورے ڈائننگ ہال میں گونجے۔۔۔۔۔

چلو التمش یزدانی دکھاؤ اپنے ہاتھ کا جادو۔۔۔۔میر نے ہستے ہوئے کہا۔۔۔۔

جبکہ التمش نے اپنی داڑھی پر ہاتھ پھیرتے ہوئے اشارہ کیا جیسے تُجھے بعد میں دیکھو گا اور چپ چاپ ناشتہ سے بھری ٹرالی ڈائننگ ٹیبل پر لایا۔۔۔۔۔

جبکہ ناشتہ کو دیکھ کر ان سب کی آنکھیں پھیل گئی تھی گرم گرم پراٹھے، چائے، پین کیک، اور بھی دیگر لوازمات سے پوری ڈائننگ ٹیبل بھر گئی تھی

اب ان لوگوں کو سمجھ آیا اُس نے پچھلے تین گھنٹوں سے کیوں اتنا انتظار کروایا تھا۔۔۔۔

التمش کے چہرے پر ایک غرور بھری مسکراہٹ تھی جبکہ سب نے اب کھانا شروع کیا تھا۔۔۔

میں نہیں مانتا سچ سچ بتا باہر سے تو نہیں منگوایا تو نے۔۔۔۔ میر نے پہلا نوالا منہ میں ڈالتے ساتھ ہی بولا۔۔۔

میں نے ہی بنایا ہے اب ڈرامے بازی بند کر۔۔۔۔۔ التمش نے میر کو جھاڑا جبکہ اپنی بیوی کے سامنے اپنی بے عزتی پر میر اپنے دانت پیستے رہ گیا۔۔۔۔

بہت اچھا بنا ہے۔۔۔سب نے ایک ساتھ ایک آواز میں بولا۔۔۔جس پر التمش مسکرا گیا۔۔۔

جبکہ باپ کی تعریف پر فری زور زور سے تالیاں بجانے لگی التمش نے زور سے اُسکا گال چوما جو ہانیہ کی گود میں بیٹھی تھی پھر ہلکا سا ہانیہ کا گال چومتا ہوا فریش ہونے چلا گیا۔۔۔۔

اسکی حرکت پر ہانیہ نے سب کو ایک نظر دیکھا سب کہ دیہان ناشتہ پر تھا ہانیہ نے شُکر ادا کیا کہ کسی نے نہیں دیکھا تھا۔۔۔۔

--------,------------,-----------,---------

--,---------,----------,--------,--------

التمش ہانیہ کو اپنے ساتھ فیروز صاحب کے پاس ہی لے آیا تھا۔۔ باقی سب کو لانے کی ذمے داری علی اور میر کی تھی۔۔۔۔ فری کو ایزل نے اپنے پاس روک لیا تھا۔۔

ابھی بھی وہ فیروز صاحب کے ساتھ بیٹھا بات چیت کر رہا تھا جبکہ ہانیہ اندر رانیہ کے پاس تھی جس کو تیار کرنے کے لئے پولر والی ائی ہوئی تھی۔۔

بلیو رنگ کے کرتے میں التمش کی چھاپ ہی نرالی تھی۔۔۔

----,----------,---------,--------,-------

-----,------,----------,----------,------

ماشاللہ بہت پیاری لگ رہی ہے میری گڑیا۔۔۔۔آنیا تیار ہوئی تو ہانیہ نے فوراً سے اُسکی نظر اُتاری۔۔

پنک رنگ کی شلوار قمیض کے ساتھ پنک رنگ کا ہی دوپٹہ جو سلیقے سے سر پر لیا ہوا تھا قمیض پر سفید رنگ کا کام ہوا تھا جبکہ دوپٹہ کے اوپر بھی جگہ جگہ سفید رنگ کا کام کیا گیا تھا۔۔۔

ہلکے ہلکے میکپ میں آنیا بہت پیاری لگ رہی تھی بالوں کو کھول کر ایک سائڈ کیا ہوا تھا ہلکی سی مسکراہٹ چہرے کا احاطہ کی ہوئی تھی زیور کے نام پر صرف کانوں میں بندے اور ہاتھوں میں بھر کر چوریاں پہنی تھی۔۔۔۔

ہانیہ نے نیلے رنگ کا ہی لباس پہنا ہوا تھا جو التمش نے ضد کر کے اسے زبردستی پہننے کو بولا تھا۔۔۔

نیلے رنگ کی فل آستین والی فروک جو اُسکے گھٹنوں سے نیچے تک تھی پیٹ کی طرف ایک بیلٹ تھی جس کی وجہ سے نیچے سے گھیر بنا ہوا تھا بلکل سادی سی فروک تھی جس کے ساتھ جالی کا دوپٹہ تھا جو اُس نے اپنے سر پر لیا ہوا تھا ۔۔۔پنک رنگ کی لپسٹک لگائے اور صرف آنکھوں میں کاجل لگائے وہ سادگی میں بھی قیامت ڈھا رہی تھی ۔۔۔۔۔۔۔۔

آنیا تم یہاں بیٹھو میں ذرا باہر دیکھ کر اٶ۔۔۔ہانیہ نے آنیا کو آرام سے بیڈ پر بٹھایا۔۔۔اور خود باہر چلی گئی ۔۔۔

آنیا کا موبائل بجا۔۔۔بلال کی کال دیکھ کر آنیا نے شرمیلی سی مسکان کے ساتھ فون اٹھایا۔۔۔

ہیلو جی بلال۔۔۔

ہیلو آنیا۔۔۔بلال نے آنیا کے فون اٹھاتے ہی بولا۔۔۔

آنیا میں نے تمہارے لئے باہر گاڑی بھیجی ہے تم اُس میں بیٹھ کر یہاں آجاؤ میں منگنی سے پہلے تم سے ملنا چاہتا ہوں۔۔۔۔

بلال کی بات پر آنیا نے نہ سمجھی سے موبائل کی طرف دیکھا۔۔۔

کیا مطلب ہے بلال ابھی تھوڑی دیر بعد ہماری منگنی ہے اور آپ مجھے ملنے کے لئے بلا رہے ہیں۔۔۔۔
آنیا نے الجھن بھرے انداز میں بلال سے پوچھا۔۔۔

آنیا کی بات پر بلال نے اپنی آنکھیں مینچی۔۔۔۔

آنیا میری جان تم مجھ سے ملنے تو آؤ بہت ضروری بات ہے جو مجھے تم سے کرنی ہے تمہیں ہمارے پیار کی قسم۔۔۔۔

بلال نے کہہ کر فون کٹ کر دیا۔۔۔۔

آنیا کچھ دیر تو پریشان رہی لیکن پھر یہ سوچ کر کے کوئی ضروری بات نہ ہو وہ آرام سے کمرے سے نکل کر باہر ایک نظر چاروں طرف دیکھا۔۔۔۔۔

میں جلدی سے بات سن کر واپس آجاؤ گی کسی کو کچھ نہیں پتہ چلے گا۔۔۔۔۔

آنیا نے خود سے بولا اور دروازے سے بغیر کیسی کی نظروں میں آئے نکل گئی۔۔۔۔

ہانیہ جو واپس آنیا کے کمرے کی طرف جا رہی تھی آنیا کو ایسے چھپتے جاتا دیکھ وہ بھی باہر نکلی۔۔۔

ہانیہ جب تک آنیا کے پاس جاتی آنیا ایک گاڑی میں بیٹھ کر روانہ ہو گئی۔۔۔
کیا کروں التمش کو بتاؤ یہ نہیں جب تک انکو بتاؤ گی آنیا غائب ہو جائے گی۔

۔۔۔

ہانیہ نے جلدی سے ساتھ گزرتے رکشا کو روکا اور آنیا کی گاڑی کا پیچھا کرنے کو بولا۔۔۔۔

ایک منٹ یہ بھابھی ہے نہ۔۔۔ میر اور علی جو اپنے ساتھ مناہل منہا اور ایزل کو ساتھ لائے تھے گھر کے باہر ہانیہ کو جاتے دیکھ کر علی نے کہا۔۔۔

ہاں لیکن یہ اتنی جلدی میں کہاں جارہی ہے۔۔۔ منہا نے پوچھا۔۔۔

پتہ نہیں ایزل گڑیا تم فری کو لے کر اندر جاؤ اور التمش کو بتاؤ ہم لوگ بھابھی کے پیچھے جارہے ہے۔۔۔
علی نے ایزل سے کہا جس پر ایزل اثبات میں سر ہلاتی گاڑی سے اُتری اور جلدی سے فری کو سمنبھالتی اندر بھاگی۔۔ جبکہ میر نے گاڑی تیز رفتار سے آگے بڑھادی۔۔۔

------------,------------,------------,---------

--,-----------,---------,--------,---

گاڑی رکنے پر آنیا نے باہر دیکھا تو وہ ایک بنگلہ تھا آس پاس کافی خاموشی تھی۔۔۔۔

یہ اللہ میں نے صحیح تو کیا ہے نہ آ کر۔۔۔۔آنیا نے گھبراتے ہوئے آس پاس دیکھ کر سوچا۔۔۔۔

جو بھی تھا تھی تو ایک لڑکی ہی نہ جیسے بھی حالات تھے اُسے بہت ڈر لگ رہا تھا۔۔۔۔

آنیا جیسے ہی کار سے اُتری اُس کے موبائل پر بلال کا فون آیا جو اُسے اندر آنے کو کہہ رہا تھا۔۔۔۔

آنیا کا دل تو بہت گھبرا رہا تھا لیکن اب کرتی کیا اسی لئے قدم اندر کی طرف بڑھا دیے۔۔۔

آنیا اندر داخل ہوئی تو سامنے ہی بلال بیٹھا تھا بلال کے ساتھ اُس کا دوست اور بھی دو لوگ موجود تھے۔۔

آنیا کو دیکھ کر ان دو انجان مردوں کی آنکھ میں حوس اُبھری تھی۔۔۔۔

بلال۔۔۔آنیا نے بلال کو آواز دی جو اُس کو دیکھ کر اُسکی طرف آیا۔۔۔

کیوں بلایا ہے تم نے مجھے اور یہ کون ہے۔۔۔آنیا نے بلال کے قریب انے پر اُس سے پوچھا۔۔۔

کچھ نہیں جان پریشان نہ ہوا تنے حسین چہرے پر پریشانی اچھی نہیں لگتی۔۔۔بلال نے آنیا کے ماتھے سے گال تک انگلی سے لکیر کھینچتے ہوئے کہا۔۔۔

بلال کیا کہہ رہے ہو۔۔۔اور یہاں کیوں بلایا ہے مجھے۔۔۔آنیا نے بلال کا ہاتھ اپنے چہرے سے دور ہٹاتے ہوئے سخت لہجے میں کہا۔۔۔

اب اتنی بھولی بھی نہیں ہو جو یہاں اپنی موجودگی کا مطلب نہیں سمجھ پا رہی ہو۔۔۔بلال نے آنیا کا ہاتھ اپنی سخت گرفت میں لیا۔۔۔

بلال کی بات پر آنیا نے فخ چہرہ کے ساتھ بلال کی طرف دیکھا۔۔۔

آنیا کے چہرے پر حیرانگی اور بیقینی دیکھ کر بلال نے مکروسا قہقہہ لگایا۔۔۔۔

ہاں ہاں جان صحیح سمجھی تم۔۔۔۔

تم پیار۔۔۔۔آنیا کو لگا اُسکی زبان اُسکا ساتھ نہیں دے رہی ہو۔۔۔۔

پیار ویار نہیں کرتا میں تم سے یہ سب ناٹک تھا یار ایسے آسانی سے جو ہاتھ نہیں آرہی تھی تم میرے لیکن تم نے کیا کیا اپنے اُس بوڑھے باپ سے شادی کی بات کرلی۔۔۔

بلال نے آنیا کے بال اپنی سخت گرفت میں لے کر کہا۔۔۔

۔

اب چلو بہت ہو گئی بات اب کام کی بات کرتے ہے۔۔۔۔بلال نے بولتے ہوئے آنیا کے چہرے پر جھکنا چاہا۔۔۔جبکہ پیچھے بیٹھے لوگ تو ایسے یہ تماشا دیکھ رھے تھے جیسے ان میں انسانیت ہی ختم ہو گئی ہو جو ایک لڑکی کی عزت ان کے لئے کوئی معنی نہیں رکھتی ہو۔۔۔اور سچ ہی تو ہے یہ دنیا میں آج بھی ایسے لوگ ہے جن کے اندر انسانیت نام کی کوئی شے نہیں ھوتی۔۔۔۔۔

آنیا کا دماغ بلکل کام نہیں کر رہا تھا بلال تقریباً اُس کے چہرے پر جھک رہا تھا۔۔۔ابھی بلال آنیا کو چھوتا کوئی سخت چیز اُسکے سر پر لگی۔۔۔۔۔

آنیا نے گرفت ڈھیلی محسوس کی تو فوراً وہاں سے ہتی۔۔۔

پیچھے مڑ کر دیکھا تو ہانیہ کو سامنے پا کر جیسے کسی نے اُس کے جسم میں زندگی بھر دی ہو ایسا لگا۔۔۔۔

بلال اپنا سن ہوتا سر اپنے ہاتھ میں پکڑے نیچے بیٹھتا چلا گیا۔۔۔۔

اوہ کیا اتفاق ہے وہ کہتے ہیں نہ اوپر والا جب بھی دیتا ہے چھپر پھاڑ کر دیتا ہے۔۔۔

بلال کا دوست جس کی نیت پہلے ہی ہانیہ پر خراب تھی ہانیہ کو دیکھتے ہوئے بولا۔۔۔

جس پر ہانیہ نے اپنی سخت نظریں اُس پر مرکوز کی۔۔۔

ہانیہ نے آنیا کا ہاتھ پکڑ کر اپنے پیچھے کیا۔۔۔

مال کا تو پتہ نہیں لیکن اوپر والے نے تمہارے لئے مار ضرور بھیجی ہے وہ بھی میرے ہاتھوں۔۔۔۔ہانیہ نے اپنے دانت پیستے ہوئے کہا۔۔۔

اوہ اتنا غصّہ اتنی چھوٹی سی ناک پر اچھا لگتا ہے مجھے پسند آیا۔۔۔

بلال کا دوست جس کا نام اسامہ تھا ہانیہ کی طرف اپنے قدم بڑھاتے ہوئے بولا بلال کو تو یہ سمجھ نہیں آرہی تھی ہانیہ نے اُس کے سر پر مارا کیا تھا۔۔

اپنی یہ غلیظ نظریں اور غلیظ قدم وہی پر روک لو غلیظ انسان۔۔۔ورنہ میرا شوہر تمہارے ٹکڑے کر کے کتوں کو کھلائے گا۔۔۔۔
ہانیہ نے اُسکے بڑھتے قدموں کو دیکھتے ہوئے کہا تھا اُس کا دل بھی اندر سے دھڑک رہا تھا لیکن اسکو ہمت نہیں ہارنی تھی۔۔۔۔

کیا واقعی میں ۔۔۔۔اگر اپنی یہ حسین نظریں گھمائیے تو آپکو نظر آئے یہاں سے اندر آنے کا راستہ بند ہے اور نہ ہی آپ یہاں سے بھاگ سکتی ہے اسی لیے بہتر یہی ہے کہ جیسا ہم کہتے ہیں ویسے کرو۔۔۔۔

اسامہ کی بات پر پیچھے بیٹھے لڑکے قہقہہ لگا گئے۔۔۔۔

اسامہ نے جیسے ہی ہانیہ کو ہاتھ لگانا چاہا ہانیہ نے اپنے ہاتھ میں پکڑے بیلچے جو اُس نے بلال کو مارنے کے بعد اپنی قمر پر ہاتھ رکھ کر چھپایا ہوا تھا اسامہ کے سر پر دے مارا۔۔۔۔۔

جبکہ آپ وہ بھی بلال کی طرح اپنا سر پکڑے بیٹھا تھا۔۔۔

چلو آنیا بھاگو۔۔۔ہانیہ نے آنیا کو کہا اور دونوں دروازے کی طرف بڑھی جب اسامہ نے سمنبھلتے ہوئے ہانیہ کو بازو سے پکڑا۔۔۔

بلال آنیا کی طرف بڑھنے لگا تو ہانیہ نے اپنا پاؤں اُس کے راستے نہ ارادیا۔۔۔

آنیا بھاگو۔۔۔ہانیہ نے چیخ کر آنیا کو کہا آنیا نے فوراً سے گیٹ کھولا اور باہر کی طرف بھاگی وہ باہر سے کسی کو مدد کے لئے بلانے کا ارادہ رکھتی تھی۔۔۔۔

بلال کا منہ زور سے زمین سے لگا تھا جبکہ ناک سے خون بھی نکل رہا تھا۔۔۔۔

کتے انسان ذلیل حرامی چھوڑ مجھے۔۔۔ہانیہ نے اسامہ کے بالوں کو پکڑ کر زور سے کھینچتے ہوئے بولا۔۔۔جبکہ اب اُس نے اسامہ کے بازو پر اتنی زور

سے اپنے دانت گاڑے تھے کہ اسامہ کو لگا اُسکا گوشت باہر نکل آئے گا۔۔۔

جنگلی عورت چھوڑ مجھے۔۔۔اسامہ نے چیختے ہوئے بولا۔۔

اور ہانیہ کو دھکا دیا جس سے وہ زمین پر گری۔۔۔ باقی موجود دو لڑکے بھی آٹھ کر ہانیہ کے قریب آ گئے تھے۔۔۔

کیا ہوا اگر وہ نہیں ائی ہاتھ تم بھی کم تھوڑی نہ ہو کسی سے۔۔۔

بلال نے ہستے ہوئے کہا اور ہانیہ کا دوپٹہ اُتارنے کے لئے اپنا ہاتھ اگے بڑھایا۔۔ہانیہ اپنی آنکھیں میچ گئی اتنی بے بسی اُسے ابھی اس وقت محسوس

ہو رہی تھی شدّت سے التمش کی یاد ائی ساتھ اپنے مرنے کی دعا اُس کے لبوں سے نکلی۔۔۔۔

آنیا اندھا دھند سڑک پر بھاگ رہی تھی اُس کا سر بار بار خوف سے پیچھے مڑ رہا تھا کہ کوئی اُس کے پیچھے تو نہیں جب آگے سے انے والی گاڑی سے وہ ٹکرائی ۔۔۔۔۔

میر نے جلدی سے بریک لگائی۔۔۔۔

چاروں گاڑی سے باہر نکلے اور انیا کو دیکھ کر حیران ہوئے۔۔۔۔

میر بھائی بھابھی کو بچا لے وہ وہاں۔۔۔۔آنیا نے روتے ہوئے میر سے کہا جبکہ اسکی حالت دیکھ کر دو منٹ لگے تھے اُن لوگوں کو سمجھنے میں۔۔۔۔ میر

اور علی فوراً سے اُس بنگلہ کی طرف بھاگے جہاں کا اشارہ آنیا نے کیا تھا جبکہ منہا نے آنیا کو آرام سے اٹھا کر گاڑی میں بٹھایا تھا۔۔۔

آنیا تم ادھر ہی بیٹھو اور یہ لو فون پولیس کو کال کرو ٹھیک ہے میں مناہل کے ساتھ وہاں جا رہی ہو۔۔۔اکیلے نہیں چھوڑ سکتے اُنہیں۔۔۔

منہا نے آنیا کو کہا اور پھر وہ دونوں بھی میر اور علی کے پیچھے بھاگی۔۔۔۔

ہانیہ اپنی آنکھیں بند کئے اپنے مرنے کی دعا مانگ رہی تھی جبکہ بلال کا ہاتھ اُس کے بلکل قریب تھا۔۔۔جب علی اور میر جنہوں نے دور سے یہ منظر دیکھا تھا کھولتے لہو کے ساتھ آگے بڑھے۔۔۔۔۔دروازہ کھلا ہونے کی وجہ سے وہ دونوں اندر آ گئے تھے۔۔۔۔

سالے کمینے میری بہن پر ہاتھ ڈالے گا۔۔۔ علی نے بلال کا وہی ہاتھ پکڑ کر اتنی زور سے موڑا کے ہڈی ٹوٹنے کی آواز گونجی۔۔۔۔

جبکہ میر نے اسامہ کو اپنے شکنجے میں لیا ہوا تھا۔۔۔۔

ہانیہ نے اپنی آنکھیں کھول کر علی اور میر کی طرف دیکھا اپنے محافظوں کو دیکھ کر اندر تک سکون سا محسوس ہوا۔۔۔۔

جبکہ وہ دو لڑکے میر اور علی کو دیکھ کر باہر کی طرف بھاگے تھے جن کا حال منہا اور مناہل نے اچھا خاصا بُرا کر دیا تھا جو اس طرف ہی آ رہی تھی۔۔۔۔۔

اسامہ کو ادھ مرا چھوڑ کر میر ہانیہ کی طرف بڑھا۔۔۔

یار لیڈی بوس رونے کا نہیں یار آپ تو بہت بہادر ہے۔۔۔ چلے اٹھے۔۔۔ میر نے بہت پیار سے ہانیہ کو پچکارا جو مسلسل آنسو بہا رہی تھی۔۔۔۔

ہانیہ میر کی بات پر آرام سے اُٹھی جبکہ علی بھی اب ہانیہ کے پاس آگیا تھا۔۔۔

ٹھیک ہے نہ آپ۔۔۔ علی نے ہانیہ سے پوچھا جس پر ہانیہ نے اثبات میں سر ہلا یا۔۔۔

علی اور میر ہانیہ کے پاس ہی تھے جب اسامہ اور بلال نے اُن کی بے خبری کا فائدہ اٹھا کر وہاں سے بھاگنا چاہا۔۔۔۔۔

کہاں مسٹر غلیظ۔۔۔۔ منہا جو ابھی اندر ائی تھی بلال کو بھاگتے دیکھ زور کا تھپڑ اُس کے چہرے پر جرتی ہوئی بولی۔۔۔۔

جبکہ مناہل نے بھی یہی عمل اسامہ کے ساتھ دوہرایا تھا۔۔۔

میر اور علی اپنی دبنگ بیویوں کو دیکھ کر مسکرا گئے۔۔۔۔۔

ہانیہ۔۔۔۔ التمش کی آواز پر ہانیہ نے پیچھے مڑ کر دیکھا جو لال انگارا آنکھیں لئے پھولتی سانسوں کے درمیان بھاگتا ہوا اندر کی طرف آرہا تھا

ہانیہ بھاگتی ہوئی التمش کے وجود کا حصہ بنی۔۔۔ جبکہ التمش نے بھی اُسے خود میں زور سے بھینچ لیا۔۔۔۔

وہ بیان نہیں کر سکتا تھا ایزل کے بتانے پر کے ہانیہ اکیلی کہیں گئی ہے اُسکی حالت کیا تھی پھر راستے میں آنیا کا گاڑی میں ہونا اور سب بتانا التمش کے دل کو اس قدر ڈرا گیا تھا وہ بتا نہیں سکتا تھا۔۔۔۔۔

تم ٹھیک ہو ہوا تو نہیں تمہیں کچھ ٹھیک ہو نا تم۔۔۔۔ التمش نے ہانیہ کے چہرے پر بیقراری سے ہاتھ پھیرتے ہوئے کہا۔۔۔

جبکہ ہانیہ صرف آنسو بہائے جا رہی تھی التمش نے اسکو اپنے گلے سے لگا کر میر اور علی کی طرف شکرانہ نظروں سے دیکھا پھر جب اُسکی نظر اُن چاروں لڑکوں کی طرف پری اُسکا دل کیا ابھی اسی وقت اُنہیں یہی پر دفن کر دے لیکن ہانیہ کی حالت کی وجہ سے وہ خاموش رہا۔۔۔۔

پولیس آکراُن چاروں کو لے گئی تھی لیکن ہانیہ ابھی بھی التمش کے سینے سے لگی آنسو بہا رہی تھی۔۔۔۔

میری جان۔۔۔التمش نے ہانیہ کا سر اٹھا کر کچھ بولنا چاہا جب ہانیہ بول پڑی ۔۔۔۔

التمش۔۔۔۔التمش میں مر جاتی۔۔۔۔

خاموش ہو جاؤ میری جان کچھ نہیں ہوا ہے سب ٹھیک ہے سب ٹھیک ہے تم ٹھیک ہو آنیا بھی ٹھیک ہے فری تمہارا انتظار کر رہی ہے چلو گھر چلے اور کچھ بھی فضول نہیں سوچوں اللہ نے ہم سب پر رحم کیا ہے۔۔۔۔۔
التمش نے پیار سے ہانیہ کو کہا اسکی بات پر ہانیہ نے سر اٹھا کر التمش کی طرف دیکھا اور اثبات میں سر ہلا گئی

عادل اور فیروز صاحب پریشانی کے عالم میں گھر پر بیٹھے ہوئے تھے التمش کا ایسے بھاگ کر جانا پھر ہانیہ اور آنیا کا گھر نہ ہونا اُنہیں پریشان کر دیا تھا۔۔۔

انکل پانی پی لے کچھ نہیں ہو گا کسی کو بھی اللہ سب خیر کرے گا۔۔۔ایزل جو کب سے خود بھی سب کے لئے خیر کی دعا مانگ رہی تھی فیروز صاحب کو پانی دیتے ہوئے بولی۔۔۔

فیروز صاحب نے اثبات میں سر ہلا کر اُس کے سر پر ہاتھ رکھا اور پانی کا گلاس لیا۔۔۔

جبکہ عادل کی نظریں صرف اُس پر جمی تھی جو کب سے پرشانی سے زیرِ لب دعا پڑھ رہی تھی

گاڑی کی آواز پر سب دروازے کی طرف متوجہ ہوئے جہاں سے آنیا آ کر فوراً سے فیرزو صاحب کے سینے سے لگی۔۔۔۔۔

عادل اور ایزل بلال کے بارے میں سب بتا چکے تھے فیروز صاحب کو اسی لیے وہ صرف اپنی دونوں بیٹیوں کی سلامتی کی دعا کر رہے تھے۔۔۔۔

بس کرو میرے بچے جو ہونا تھا ہو گیا خدا کا شکر مناؤ کے جلدی ہی پتہ چل گیا اگر آگے بات بڑھ جاتی تو اور مسئلے ہوتے۔۔۔۔فیروز صاحب نے پیار سے آنیا کو کہا انکی بات پر آنیا نے اثبات میں سر ہلایا۔۔۔۔
ہانیہ اور باقی سب بھی پیچھے ہی کھڑے تھے جب فیروز صاحب نے ہانیہ کے لیے اپنا بازو پھیلایا۔۔۔۔۔

میری شیر بیٹی۔۔۔۔ہانیہ فوراً سے فیروز صاحب کے سینے سے لگی۔۔۔۔

اپنے آپکو کافی حد تک وہ سمنبھال چکی تھی۔۔۔۔ باقی سب دیکھ کر مسکرا دیے۔۔۔۔

اچھا چلے اب بہت ہو گیا شکر کرے برائی ختم ہو گئی کھانا کھاتے ہے جلدی جلدی سے۔۔۔۔۔۔

عادل نے ماحول کی کشید گی کم کرنا چاہی۔۔۔۔

پھوپھو اور رمشا کو عادل نے فون کر کے سب سے آگاہ کر دیا تھا اور انہیں یہاں انے سے منع بھی کر دیا تھا۔۔۔۔

سب نے ہستے خوشحال ماحول میں کھانا کھایا۔۔۔آنیا کو ہانیہ چھوڑنا تو نہیں چاہتی تھی اکیلے لیکن آنیا نے اُسے زبردستی واپس بھیجا۔۔۔۔۔

جبکہ خود آرام کرنے کا بول کر کمرے میں چلی گئی تھی۔۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔،۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔،۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔،۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔،۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔،۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔،۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔،۔۔۔۔۔۔

۔۔۔۔۔۔،۔۔۔۔۔۔

التمش ہم کہاں جارہے ہیں۔۔۔گاڑی کو دوسرے راستے پر جاتے دیکھ ہانیہ نے التمش سے پوچھا۔۔۔۔

شکر ہے میری بیوی نے کچھ بولا تو۔۔۔التمش نے اُسکی خاموشی پر چوٹ کی۔۔۔۔

ایسا تو نہیں ہے۔۔۔۔۔ہانیہ نے التمش کی طرف دیکھتے ہوئے کہا جبکہ فری اپنے باپ کی گود میں بیٹھی اپنے چھوٹے ہاتھوں سے اسٹیئرنگ پکڑنے کی کوشش کر رہی تھی۔۔۔۔۔۔

التمش نے ساحل سمندر پر گاڑی روکی۔۔۔۔۔

ہانیہ کی طرف آکر اسکو گاڑی سے نیچے اُتارا۔۔۔۔

جبکہ ٹھنڈی ہوا محسوس کر کے ہانیہ کو اچھا لگا تھا۔۔۔۔۔

التمش نے فری کو گاڑی پر بٹھایا۔۔۔۔

جبکہ ہانیہ کی قمر میں اپنا ہاتھ ڈال کر اسکو اپنے قریب کیا۔۔۔ہانیہ نے بھی التمش کے کندھے پر اپنا سر رکھا اور خاموشی سے سمندر کی لہروں کو دیکھنے لگی۔۔۔۔۔

دونوں کے درمیان خاموشی تھی دونوں کی دل کی دھڑکن تیز تھی ایک مکمل فیملی تھی وہ خوشحال سی۔۔۔۔

التمش کا دل اس لئے تیز دھڑک رہا تھا کہ اگر ہانیہ کو کچھ ہو جاتا تو۔۔۔ جبکہ ہانیہ کا دل اپنے شوہر کی عزت چھین جانے سے ڈھڑک رہا تھا سچ ہی تو تھا اُسکی عزت التمش کی عزت ہی تو تھی۔۔۔۔۔

میر نے گاڑی روکی تو منہا اور مناہل گاڑی سے باہر نکلی منہا تو فوراً سے اندر بھاگ گئی ایک بھی نظر علی پر ڈالے بغیر۔۔۔۔ایزل بھی خاموشی سے اندر چلی گئی تھی۔۔۔

سارے حساب برابر کرونگا میں۔۔ علی نے بولتے ہوئے اپنا سر سیٹ سے ٹکایا۔۔۔۔

مناہل گاڑی کے پاس ہی کھڑی رہی جب میر اُس کے پاس آیا۔۔۔

آپکو نہیں لگتا اب اپنے گھر والوں سے مل لینا چاہئے۔۔۔ مناہل کی بات پر میر کا دل خوشی سے ڈھڑکا۔۔۔۔

جلدی جا کر گھر والوں سے بات کرے آپ آپکے انتظار میں سب بیٹھے ہے اگر جلدی بات نہیں کی تو پھر میں نے رخصتی نہیں کرنی۔۔۔۔ مناہل نے مسکراہٹ کے ساتھ کہا۔۔۔

جلد ہی بات کرونگا جان جلد ہی۔۔۔ میر نے بولتے ہوئے مناہل کے ماتھے کو چومہ۔۔۔۔

ہم پھر مجھے آپ نے سب کچھ بتانا ہے کچھ نہیں چھپانا ہے پھر۔۔۔ مناہل نے اپنی انگلی اٹھا کر کہا۔۔۔

ضرور میری جان اب جاؤ اپنا خیال رکھنا۔۔۔ میر نے اس کی انگلی میں اپنی انگلی پھسا کر کہا جس پر مناہل مسکراتی ہوئی اندر چلی گئی۔۔۔

تیرے بھائی کی تو زندگی سیٹ ہو گئی۔۔۔۔میر نے گاڑی میں بیٹھتے ہوئے علی سے کہا۔۔

اور میری جھنڈ۔۔۔علی نے چیرتے ہوئے کہا میر کا قہقہہ گونجا اُسکی بات پر۔۔۔۔۔۔

مناہل آج کافی ہلکا محسوس کر رہی تھی ہانیہ کی بات مانتے ہوئے اس نے ایک موقعہ دیا تھا وہ اپنے رشتے کو کسی بھی صورت میں خطرے میں نہیں ڈال سکتی تھی۔۔۔۔۔

سب بہتر ہوتا جا رہا تھا لیکن ابھی بہت کچھ ادھورا تھا دوسرے شہر میں ہوٹل کے کمرے میں بیٹھا وہ مرد اذیت سی محسوس کر رہا تھا اُسے لگ رہا تھا سب ختم ہو گیا ہے۔۔۔۔

اپنے کمرے میں بیٹھی ایزل عادل کی نظروں کو یاد کر کے خوش ہو رہی تھی ۔۔۔جبکہ دور واپسی گھر کے راستہ پر جاتا عادل ایزل کو یاد کر کے مسکرا رہا تھا۔۔۔

وہی جائے نماز پر بیٹھی آنیا اپنی اور ہانیہ کی عزت بچ جانے پر اللہ کا شکر ادا کر رہی تھی محبت تو کہیں پیچھے چھوٹ گئی تھی بات اُسکی عزت کی آگئی تھی اور جب عزت پر بات آجائے تو اچھی لڑکیاں محبت کو چھوڑ کر عزت کا انتخاب کرتی ہے

عدیل ہارے ہوئے جوائری کی طرح گھر لوٹا تھا۔۔۔نازلین بیگم اس کی سرخ آنکھیں دیکھ کر تڑپی تھی۔۔۔

ہارے ہوئے انداز میں صوفے پر اپنا سر گرائے وہ آنکھیں بند کر گیا تھا

عادل اور رمشا یونی گئے تھے ایڈمیشن کے لئے۔۔۔۔

عدیل وہ آنیا۔۔۔۔نازلین بیگم نے پانی کا گلاس دیتے ہوئے عدیل سے کہا۔۔۔۔

پلیز امی مجھے ان سب کے بارے میں بات نہیں کرنا چاہتا۔۔عدیل نے تلخی سے کہا اور پانی کا گلاس خالی کرتا اپنے کمرے کی طرف چل دیا۔۔۔۔

نازلین بیگم محظ اپنا سر نفی میں ہلا کر رہ گئی۔۔۔۔

ویسے کیا فلموں والا سین ہوا ہے نہ کل تمہاری کزن کے ساتھ۔۔۔۔رمشا نے عادل کے ساتھ یونی میں داخل ہوتے ہوئے کہا۔۔۔۔

کیا مطلب ہے اس بات کا شکر ہے اللہ کا وہ بچ گئی اور بھابھی بھی۔۔۔۔عادل نے رمشا کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔۔

ویسے جو بھی ہوا اچھا ہی ہوا ایسے تھوڑی نہ کسی پر یقین کر لیتے ہے اور وہ جو تمہاری بھابھی ہے کچھ زیادہ ہی مدر ٹریسا بن جاتی ہے۔۔۔۔رمشا نے نخوت سے کہا۔۔۔

رمشا کس طرح کی بات کر رہی ہو بھابھی بہت اچھی ہے ہم سب سے بہت پیار کرتی ہے اور وہ کسی کو بھی پریشانی میں نہیں دیکھ سکتی۔۔۔۔۔عادل کو بہت ناگوار گزری تھی رمشا کی بات اسی لیے سخت لہجے میں بولا۔۔۔۔

میرا وہ مطلب نہیں تھا۔۔۔رمشا نے عادل کے سخت لہجے کو دیکھ کر اپنی ٹون بدلی۔۔۔

جو بھی تھا آئندہ میں کچھ نہ سنو بھابھی کے بارے میں۔۔۔عادل نے کہا اور آگے کی طرف بڑھ گیا۔۔۔

اُسے اچانک کل ایزل کا انداز یاد آیا جو نم نگاہوں سے ہانیہ اور آنیا کے لیے دعا کر رہی تھی۔۔۔۔

پتہ نہیں کیا جادو کیا ہوا ہے سب پر اور یہ سمجھ نہیں آتا بیوہ عورت کو اتنا اچھا شوہر کیسے مل گیا۔۔۔۔۔

رمشا نے نخوت سے سوچا اُسے التمش پہلی نظر میں ہی پسند آ گیا تھا اور ہوتے ہے کچھ لوگ جو اپنی ظاہری شکل الگ اور باطن الگ رکھتے ہے۔۔۔۔۔

اپنے قدم عادل کی طرف بڑھائے۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔،۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔،۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔،۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔،۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔،۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔،۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔،۔۔۔۔۔۔

۔۔،۔۔۔۔۔۔۔۔،۔۔۔۔۔۔۔

التمش اٹھ جائے۔۔۔ہانیہ التمش کے سر پر کھڑی اُسے آواز دے رہی تھی جو بہر ابنا الٹا بغیر شرٹ کے بیڈ پر لیتا ہوا تھا۔۔۔۔

رات دیر تک وہ واپس گھر آئے تھے اس کے بعد بھی التمش نے ہانیہ کو اپنی قربت سے مہکایا تھا ہانیہ ساری رات نہیں سو سکی تھی اور ابھی بھی کتنی دیر سے التمش کو اٹھا رہی تھی جو گھوڑے بیچ کر سو رہا تھا۔۔۔۔

سب لوگوں کو ناشتہ کروا کر وہ فارغ ہو گئی تھی صرف التمش صاحب ہی رہتے تھے۔۔۔

ایسے نہیں اٹھنا نہ آپ نے اب اٹھاتی ہوں میں اپنے طریقے سے۔۔۔

ہانیہ نے بولتے ہوئے اپنے لب التمش کے برہنہ کندھے پر رکھے۔۔۔

نیند میں بھی ایک نرم لمس محسوس کر کے التمش کے چہرے پر مسکراہٹ آگئی۔۔۔۔

ہانیہ نے ہلکے ہلکے اپنے دانت گاڑنے شروع کیے۔۔۔۔

پہلے نرم لمس پھر ہلکی ہلکی چھبن اور پھر التمش کو ایسا لگا کوئی اس کا گوشت اپنے دانتوں سے نکالنا چاہ رہا ہو۔۔۔۔

فوراً سے آنکھیں کھولی۔۔۔۔

اہ ظالم عورت چھوڑو۔۔۔۔التمش نے چیختے ہوئے کہا

التمش کے چیخنے پر ہانیہ پیچھے ہٹی۔۔۔۔

اب اٹھے نہ آپ کب سے اتنے پیار سے اٹھانے کی کوشش کر رہی تھی لیکن آپ قومہ میں چلے گئے تھے۔۔۔۔ہانیہ نے التمش کی طرف دیکھتے ہوئے کہا جو اپنا بازو مسل رہا تھا ہانیہ کے دانت کے نشان صاف نظر آرہے تھے۔۔۔۔

ایسا کون اٹھاتا ہے یار پیار سے اٹھاتے ہے پیار سے۔۔۔۔التمش نے تیز نظروں سے ہانیہ کو دیکھ کر کہا۔۔۔

اوہ اچھا اور پیار سے کیسے اٹھاتے ہے بتائے گے ذرا۔۔۔۔

ہانیہ نے اپنی قمر پر ہاتھ رکھ کر تیکھے لہجے میں پوچھا۔۔۔۔

ایسے۔۔۔۔التمش نے اُسکا ہاتھ پکڑ کر اپنی گود میں بھرا اور اُس کے ہونٹوں پر جھک گیا۔۔۔۔۔ہانیہ اس حرکت پر ہڑ بڑا کر رہ گئی۔۔۔۔۔

جبکہ التمش اچھے سے اپنی سانسیں ہانیہ کی سانسوں میں سما کر اُس سے دور ہوا۔۔۔

اب سمجھ ائی جانم ایسے اٹھاتے ہے تمہارے یہ نرم گلابی لب جب میرے چہرے پر میرے ہونٹوں سے ٹکراتے تو کیسے نہ اٹھتا میں۔۔۔۔التمش نے اپنی شدت سے لال ہوتے ہانیہ کے گلابی لب پر اپنا انگوٹھا پھیرتے کہا۔۔۔

بہت بتمیز ہے آپ التمش۔۔۔۔ہانیہ نے التمش کے سینے پر مکہ مارا اور اُس کی گرفت سے نکلنے لگی۔۔۔۔التمش نے بھی اسکو اپنی گرفت سے آزاد کیا۔۔۔۔

التمش کی قربت اُسکا دل دھڑکا دیتی تھی اور اب بھی ایسا ہی ہوا تھا۔۔۔۔

التمش بیڈ پر بیٹھا ہانیہ کو دیکھ رہا تھا جو اب التمش کے لیے کپڑے نکال رہی تھی کتنی حسین ہو گئی تھی اُسکی زندگی۔۔۔ اُسکی ایک بیوی تھی جو اُسکی ہر ایک ضرورت کا خیال رکھتی تھی ایک بیٹی تھی جو اُس کے گھر انے پر اُس سے لپٹ جاتی تھی۔۔۔۔۔ اُسے اپنی زندگی میں صرف پیار چاہیئے تھا اُسکی زندگی میں ایک خلل تھا جسکو ہانیہ نے پُر کر دیا تھا۔۔۔۔

التمش آج سے آپ آفس جا رہے ہے میں نے آپکے کپڑے نکال دیے ہے ۔۔۔ جلدی سے تیار ہو جائے۔۔۔۔

ہانیہ کی بات پر التمش نے اپنی آنکھیں پھاڑ کر ہانیہ کی پشت کو دیکھا جو اب اُسکی باقی کی ضرورت کی چیزے نکال رہی تھی۔۔۔۔

پر میں نے کیوں جانا ہے آفس۔۔۔۔التمش نے حیرانی سے کہا۔۔۔

التمش کی بات پر ہانیہ نے التمش کی طرف رخ کیا اور نہ سمجھی سے التمش کو دیکھا۔۔۔

کیا مطلب کیوں جانا ہے آپ نے اور کیا کرنے جاتے ہے آفس کام کرنے۔۔۔وہی کرنے جانا ہے آپ نے۔۔۔۔ہانیہ بول کر دوبارہ اپنے کام میں مصروف ہو گئی۔۔۔۔

التمش بیڈ سے اٹھا اور ہانیہ کے پیٹ کے گرد اپنے بازو کا حصار قائم کیا۔۔۔

ہانیہ ایسے کرنے پر چونکی ضرور لیکن پھر ایک مسکراہٹ نے اُس کے چہرے کا احاطہ کیا۔۔۔۔

جانم کام کیوں کرنا ہے میں نے اور کس کے لئے۔۔۔۔

التمش نے ہانیہ کے گال کو چوم کر کہا۔۔۔۔

جاناں آپ نے کام میرے اور فری کے لئے کرنا ہے۔۔۔ہانیہ نے لال ہوتے گال سے التمش سے کہا۔۔۔

پر کیوں۔۔۔التمش نے ہانیہ کے بالوں کی خوشبو کو محسوس کرتے ہوئے کہا۔۔۔۔

کیونکہ ہم دونوں آپکی ذمے داری ہے اور آپکا ایک فرض ہے یہ اور پھر بابا کو بھی دیکھے نہ جب وہ آفس سے اتے ہے کتنے تھکے ہوئے ہوتے ہیں

۔۔۔۔آپ اُن کے بیٹے ہے آپکا فرض بنتا ہے اُنکی مدد کرنا۔۔۔ایک جوان بیٹے کے ہوتے ہوئے وہ کام کرتے اچھے لگتے ہے کیا۔۔۔۔

ہانیہ نے اپنا رخ پلٹ کر التمش کے چہرے پر ہاتھ رکھتے ہوئے پیار بھرے لہجے میں کہا۔۔۔

التمش کچھ دیر ہانیہ کی آنکھوں میں دیکھتا رہا جس میں ایک مان سا تھا کہ التمش اُسے کبھی منع نہیں کرے گا۔۔۔
التمش نے اثبات میں سر ہلایا وہ ان آنکھوں کی چمک اور اُس کا مان ختم نہیں ہونے دے سکتا تھا یہی تو تھی جو اُسے اُسکے رشتوں کے قریب لائی تھی۔۔۔۔۔۔

یہ ہوئی نہ بات آپ بہت اچھے ہے التمش۔۔۔۔ہانیہ نے خوش ہوتے التمش کے گال کو چوما اور کمرے سے جانے لگی۔۔۔جب التمش نے اُسکا ہاتھ پکڑ کر اسکو واپس اپنی گرفت میں لیا۔۔۔۔

جانم اگر روز ایسی عنایت آپکی طرف سے ملے گی تو یہ غلام آپکا ہر حکم ماننے کو تیار ہے۔۔۔۔التمش نے شوخ لہجے میں کہا۔۔۔۔۔۔۔

جب اپنی حرکت یاد کرتے ہانیہ کو شرم نے آگھیرا۔۔۔۔

لیکن تھوڑا سا چینج ہونا چاہیے نہ یہ عنایت اگر گال کے بجائے ہونٹوں پر ملے ۔۔۔۔۔

بس کرے التمش جلدی سے تیار ہو کر نیچے آئے۔۔۔ہانیہ نے التمش کے لبوں پر ہاتھ رکھا اور بولتی ہوئی جلدی سے کمرے سے باہر بھاگی۔۔۔

التمش بھی اپنے بالوں میں ہاتھ پھیرتے ہوئے فریش ہونے چلا گیا۔۔۔۔۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔،۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔،۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔،۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔،۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔،۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔،۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔،۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔،۔۔ ۔۔۔۔۔۔۔،۔۔۔

التمش نیچے آیا تو بلیک پینٹ کورٹ میں ملبوس تھا جو اسکی وجاہت کو مزید بڑھا گئے تھے۔۔۔

التمش نے ڈائننگ ہال کی طرف دیکھا تو اپنی زندگی کو وہی پایا جو ہلکی سی مسکراہٹ کے ساتھ ناشتہ سیٹ کر رہی تھی۔۔۔ جبکہ پاس ہی فری بیٹھی اپنا ہاتھ میں ایک سیب کا ٹکڑا پکڑے اپنے دانتوں سے کتر رہی تھی۔۔۔۔۔

التمش قریب آیا پہلے فری کے چہرے کو چوما۔۔۔

بابا کی چھوٹی سی جان۔۔۔۔

التمش نے نہایت پیار سے فری سے کہا جس نے التمش کو دیکھ کر اُسی کی طرف اپنے چھوٹے چھوٹے لبوں سے التمش کے گال کو چوم گئی تھی۔۔۔۔۔

اُسکی حرکت پر التمش کے چہرے پر ایک جاندار مسکراہٹ آگئی تھی جبکہ ہانیہ آنکھیں پھاڑے اپنی بیٹی کی حرکت کو دیکھ رہی تھی۔۔۔۔۔

بیوی نظر لگاؤ گی کیا باپ بیٹی کے پیار کو۔۔۔التمش نے ہانیہ کے چہرے کے آگے چٹکی بجاتے ھوئے کہا۔۔اسکی بات پر فری بھی کھلکھلا کر ہنسی۔۔۔۔

میں کیوں نظر لگاؤ گی باپ بیٹی۔۔۔ہانیہ نے منہ بنا کر کہا اصل مسلئہ یہ تھا ہانیہ کو جلن کا احساس ہوا تھا کیونکہ فری بیگم نے آج تک کبھی ہانیہ کو ایسے پیار نہیں کیا تھا۔۔۔

ایک نظر التمش کو دیکھا جو آج کچھ زیادہ ہی پیار الگ رہا تھا فوراً سے دل میں ماشاللہ کہا۔۔۔۔

آرام دہ ماحول میں ناشتہ التمش اور ہانیہ نے ناشتہ کیا۔۔۔

التمش جانے کے لیے اٹھا تو ہانیہ بھی اُس کے پیچھے پیچھے ائی فری کو اپنی گود میں تھامے۔۔۔۔

ہانیہ نے دعا پڑھ کر التمش پر پھونکی تو التمش نے مسکراہٹ کے ساتھ ہانیہ کے ماتھے کو چوما اور یہی عمل فری کے ساتھ دوہرایا۔۔۔۔۔۔

گاڑی کی آواز پر التمش نے پیچھے مڑ کر دیکھا تو اُس کا چہرہ تن گیا کیونکہ مسز یزدانی قابلِ اعتراض لباس میں ملبوس تھی۔۔۔۔
کالے رنگ کی کرتی جس کا گلا گہرا تھا جبکہ آستین بھی غائب تھی اور تنگ پاجامہ پہنے آنکھوں پر کالا چشمہ لگائے۔۔۔گاڑی سے اُتری تھی۔۔۔۔

التمش اور ہانیہ کو ساتھ دیکھ کر اُنکی آنکھوں میں ناگواری ائی تھی جو آنکھوں پر چشمہ ہونے کی وجہ سے چھپ گئی تھی۔۔۔

میرا بیٹا کیسا ہے۔۔۔۔ مسز یزدانی نے التمش کے گلے لگتے ہوئے کہا۔۔

جب التمش نے اُنہیں جلدی سے خود سے دور کیا اُن کا لباس دیکھتے اُس کی ہمت نہیں تھی کہ انکو دوبارہ دیکھے۔۔۔

میں ٹھیک ہوں۔۔۔ التمش بولتا ہوا تنے ہوئے چہرے کے ساتھ ہی اپنی گاڑی کی طرف بڑھ گیا۔۔۔

مسز یزدانی نے نخوت سے ہانیہ کی طرف دیکھا۔۔۔

اسلام علیکم۔۔۔۔ہانیہ نے سلام کیا۔۔۔۔

بہت جلد بہت جلد تم جانے والی ہو یہاں سے بس تھوڑی دیر اور مزے کرو۔۔۔۔ مسز یزدانی ہانیہ کے کان میں سرگوشی کرتے اپنے کمرے میں چلی گئی۔۔۔۔

ہانیہ نے ایک لمبی سانس لی اُسے پتہ تھا اب اُس کا جینا حرام ہونے والا ہے لیکن ایک بات کی تسلی تھی التمش اُس کے ساتھ تھا باقی گھر والے اُس کے ساتھ تھے اس لئے.بیفکر ہو کر دادی کے کمرے کی طرف چل دی۔۔۔۔

۔۔

۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔

سیما نے مسز یزدانی کے کمرے کا دروازہ نوک کیا اجازت ملنے پر اندر ائی۔۔۔۔

مسز یزدانی نے ایک نظر سیما کو دیکھا پھر سے اپنے ہاتھوں میں کریم لگانے لگی۔۔۔۔

تمہیں ایک کام دیا تھا صرف ایک کام وہ بھی تم سے نہ ہوا۔۔۔۔ مسز یزدانی کی تیز آواز پر سیما نے اپنا سر جھکایا۔۔۔۔

میم میں نے کوشش کی تھی التمش کو اپنی طرف راغب کرنے کی لیکن وہ نہیں ہوئے۔۔۔۔

سیما نے منمناتی آواز سے کہا۔۔۔

صحیح ویسے بھی تم اب اس کام کے قابل نہیں ہو رہنے دو یہ اپنا پیسے اٹھاؤ اور آئندہ اپنی شکل مت دیکھانا مجھے۔۔۔۔۔

مسز یزدانی نے چند پیسہ بیڈ پر پھینکے سیما چپ چاپ وہ پیسے اٹھائے کمرے سے نکلنے لگی۔۔۔۔

لیکن پھر رُک کر مسز یزدانی سے کہا۔۔۔

میم وہ دونوں ساتھ میں بہت خوش ہے آپکا بیٹا محبت کرتا ہے اگر اُسکی خوشی چاہتی ہے تو الگ مت کرے دونوں کو۔۔۔۔

مجھے پتہ ہے مجھے کیا کرنا ہے اور کیوں ائی بات سمجھ میں جاؤ اب۔۔۔ مسز یزدانی نے سخت لہجے میں کہا۔۔۔

میں کبھی اُس لڑکی کو نہیں رہنے دو نگی اپنے بیٹے کی زندگی میں وہ اُس کے قابل نہیں ہے۔۔۔۔

مسز یزدانی نے تنفر سے سوچا۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔،۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔،۔۔۔۔۔۔۔۔۔،۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔،۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔،۔۔۔۔۔۔۔۔۔،۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔،۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔،۔۔

۔۔۔۔۔،۔۔۔۔۔

التمش نے جیسے ہی آفس کی بلڈنگ میں اپنے قدم رکھے سب کے منہ حیرت سے کھلے کے کھلے رہ گئے تھے۔۔۔۔

التمش نے ایک نظر سب کو دیکھا پھر اپنی ایک آنکھ دبا کر ہلکا سا ہنسا۔۔۔اس کی اس ادا پر وہاں موجود ہر لڑکی کا دل دھڑکا۔۔۔جبکہ سب کے چہرے پر مسکراہٹ آگئی۔۔۔۔

سب اپنے کام پر دیہان دے۔۔۔التمش نے ایک دم سنجیدہ ہو کر سخت آواز میں کہا جس پر سب جلدی سے اپنے کاموں کی طرف متوجہ ہوئے۔۔۔۔

التمش بھی اپنی مسکراہٹ ضبط کرتا۔۔۔یزدانی صاحب کے کمرے کی طرف بڑھ گیا۔۔۔۔

التمش نے اُن کے آفس میں قدم رکھا تو وہ ایک ورکر سے بات کر رہے تھے

یزدانی صاحب نے اپنی نظریں دروازے کی طرف کی تو التمش کو دیکھ کر اُنکی آنکھیں حد درجہ پھیل گئی جبکہ منہ بھی کھل گیا تھا۔۔

رفیق یہ التمش ہے یہ میرا وہم ہے۔۔۔اُنھوں نے اپنے ورکر سے پوچھا۔۔۔

جی سر یہ التمش سر ہی ہے۔۔۔ورکر کے کہنے پر یزدانی صاحب نے التمش کی طرف دیکھا جو اب اُن کے ٹیبل کی طرف آ کر کرسی پر بیٹھ گیا تھا۔۔

کیا کوئی کام تھا بیٹا۔۔۔ یزدانی صاحب نے نرم لہجے میں پوچھا اُنہیں ابھی تک یقین نہیں آرہا تھا کہ التمش آفس کام کرنے آیا ہے اُنہیں لگا اُسے اُن سے کوئی کام ہے اسی لیے آیا ہے۔۔۔۔

ہاں کام ہی تو ہے ڈیڈ دراصل آپکی بہو کا کہنا ہے کہ مجھے اب اپنی ذمے داری سمنبھال لینی چاہئے آفس کے کام میں آپکی مدد کروانی چاہئے بس اسی لئے آگیا میں۔۔۔۔

التمش نے چاروں طرف دیکھتے اپنی بات پوری کی۔۔۔۔

یزدانی صاحب التمش کی بات پر مسکرا گئے۔۔۔۔

اور آپکا کیا کہنا ہے۔۔۔۔

یزدانی صاحب نے التمش سے پوچھا۔۔۔

اور میرا یہ کہنا ہے کہ میرے ڈیڈ کو اب آرام کرنا چاہیے آفس کی یہ کسی بھی چیز کی فکر نہیں کرنی چاہئے اب انکا بیٹا سب چیزیں سنبھال لے گا۔۔۔۔

التمش نے یزدانی صاحب کا ہاتھ پکڑ کر کہا اسکی بات پر یزدانی صاحب کی آنکھیں نم ہوئی۔۔۔۔

بیٹے کو کچھ زیادہ جلدی نہیں یاد آگیا۔۔۔۔ یزدانی صاحب نے شکوہ کیا۔۔۔۔

بیٹے کی زندگی میں پہلے آپکی بہو بھی تو نہیں تھی آپ کا شکریہ ڈیڈ ہانیہ کو میری زندگی میں شامل کرنے کے لئے۔۔۔۔

التمش نے یزدانی صاحب کے ہاتھ چومتے ہوئے کہا۔۔۔

پتہ تھا مجھے میری بہو ہی تُجھ جیسے کھوتے کو صحیح کر سکتی تھی۔۔۔یزدانی صاحب نے ہنستے ہوئے کہا۔۔۔

کیا یار اتنا حسین لڑکا ہے آپکا اور آپ اُسے کھوتا کہہ رہے ہیں۔۔۔۔

التمش نے منہ بناتے ہوئے کہا۔۔

جو ہے وہی بولو نگا نہ میں۔۔۔یزدانی صاحب نے کندھے اچکا کر کہا۔۔۔۔۔

چل منہ نہ بنا اور کام دیکھ لے جا کر سارے میرے تو بس اب پوتا پوتی کے ساتھ کھیلنے کے دِن ہے میں جا رہا ہوں گھر میری پوتی میرا انتظار کر رہی ہو گی۔۔۔۔

یزدانی صاحب بولتے ہوئے کھڑے ہوئے اُنکی بات پر التمش کا دل گُد گُدایا خیالوں میں ہی فری کے ساتھ پانچ چھوٹے چھوٹے سے بچے کھیلتے نظر آئے۔۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔،۔۔۔۔۔۔۔۔،۔۔۔۔۔۔۔۔۔،۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔،۔۔۔۔۔
۔۔۔۔۔،۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔،۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔،۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔،۔۔۔۔
۔۔۔۔،۔۔۔۔۔

ایزل اپنی کلاس لے کر باہر نکلی تھی کہ اُسے گراؤنڈ میں رمشا اور عادل نظر آئے۔۔۔عادل ہستے ہوئے رمشا سے کچھ بات کر رہا تھا۔۔۔

دل کو تکلیف تو ہوئی لیکن نظرانداز کرتی ہوئی آگے بڑھنے لگی۔۔۔

اچانک سے ایزل کے پاؤں میں اُس کا دوپٹہ پھسا جو اُس نے کندھے پر پھیلایا ہوا تھا۔۔ پاؤں مڑا اور وہ سیدھا زمین پر گری۔۔۔

ایزل کے گرنے پر پاس کھڑے اسٹوڈنٹ اپنی ہنسی روکنے لگے۔۔۔ جبکہ ایزل کی آنکھوں میں آنسو بھر گئے اُس سے پاؤں ہلایا بھی نہیں جا رہا تھا درد کی وجہ سے۔۔۔۔

آس پاس کافی لوگ کھڑے ہو کر اُس کی بے بسی کا تماشا دیکھ رہے تھے۔۔۔کوئی اُسکی مدد کرنے نہیں آرہا تھا۔۔۔

وہاں کیا ہوا ہے۔۔۔عادل کی نظر پڑی تو اُس نے رمشا سے پوچھا جس نے اپنے کندھے اچکا دیے۔۔۔

چلو چل کر دیکھتے ہیں کیا ہوا ہے۔۔۔عادل نے کہتے ہوئے اپنے قدم بڑھائے۔۔۔۔

کیا ہوا ہے آپکو۔۔۔انجان آواز پر ایزل نے سر اٹھا کر دیکھا تو ایک انتہائی خوبرو لڑکا جس نے سفید شرٹ کے ساتھ سفید پینٹ پہنی ہوئی تھی چہرے پر ہلکی ہلکی داڑھی آنکھوں پر نظر کا چشمہ جو اُس پر کافی سوٹ کر رہا تھا نرم لہجہ میں ایزل سے پوچھا۔۔۔

نظر نہیں آرہا گر گئی ہوں میں اٹھا نہیں جا رہا لگتا ہے پاؤں مڑ گیا ہے۔۔۔ایزل نے غصے سے کہا اتنی دیر سے سب کھڑے اُسکا تماشا دیکھ رہے تھے۔۔۔۔

ایزل کے بولنے پر مخالف کے چہرے پر مسکراہٹ اُبھری۔۔۔

آجائیے میں مدد کر دیتا ہوں۔۔۔۔ مخالف نے اپنا ہاتھ آگے بڑھا کر ایزل سے کہا۔۔۔

ایزل کے پاس اور کوئی راستہ تو تھا نہیں اُس کا سہارا لے کر ہی وہ آٹھ سکتی تھی ورنہ وہ یہی بیٹھی رہتی۔۔۔۔

ایزل نے اپنا ہاتھ بڑھایا۔۔۔۔

عادل جب قریب پہنچا تو ایزل کو زمین پر دیکھ کر نہ سمجھی سے اُس کی طرف دیکھا۔۔۔

ابھی وہ آگے بڑھتا کہ ایک لڑکا ایزل کے پاس آیا اور پھر اُس کا ایزل کی بات پر مسکرانا پھر اپنا ہاتھ ایزل کے آگے بڑھانا۔۔۔عادل کے پورے جسم میں شرارے ڈور اگیا۔۔۔عادل کو لگا اُسکا پورا بدن جھلس گیا ہو جیسے۔۔۔طیش اتنا تھا کہ اُسکا دل چاہ سامنے موجود لڑکے کا منہ توڑ دے اُس کا ہاتھ جڑ سے اکھاڑ دے۔۔۔

اور تو اور جب ایزل نے اپنا ہاتھ آگے بڑھایا تو عادل کو لگا اُس کا ضبط ختم ہو جائے گا۔۔۔وہ تیزی سے آگے بڑھا۔۔۔

لڑکے کے ہاتھ کو زور سے جھٹکا اور ایزل کو اپنی باہوں میں اٹھایا جبکہ چہرے پر انتہاء کی سختی تھی۔۔۔۔

ایزل تو حواس باختہ ہو کر عادل کی طرف دیکھ رہی تھی اُسے سمجھ نہیں آیا ہوا کیا تھا ابھی تو وہ اُس لڑکے کی طرف ہاتھ بڑھانے لگی تھی کہ اچانک عادل نے اسکو اپنے حصار میں اٹھالیا تھا۔۔۔۔

جبکہ رمشا اور سفیان بھی حیرت سے عادل کی یہ حرکت دیکھ رہے تھے۔۔۔۔

باقی سب بھی حیرت زدہ تھے۔۔۔۔

رمشا فوراََ عادل کے پیچھے بھاگی۔۔۔۔

عشق نے جکڑا ہوا ہے۔۔۔ سفیان نے ایک مسکراہٹ کے ساتھ کہا جبکہ آواز اتنی ہی تھی کہ خود کے کان ہی سن پاتے۔۔۔۔۔

عادل میری۔۔۔ میری کتابیں۔۔۔ ایزل نے شرم اور خفت کے ساتھ کہا۔۔

ایزل بہ خدا ابھی کچھ مت بولنا میں نہیں چاہتا میں تمہیں کچھ بھی غلط بولوں۔۔۔ عادل نے سخت آواز میں کہا اور اُسکی گاڑی کے پاس لا کر آرام سے اسکو فرنٹ سیٹ بٹھایا۔۔۔

کیا ہوا تھا۔۔۔ ایزل جو خاموش نگاہوں سے عادل کو دیکھ رہی تھی جواب اُسکے پاؤں پر جھکا ہوا تھا۔۔۔ عادل کی آواز سن کر ہوش میں ائی۔۔۔۔

وہ میں گر گئی تھی تو پاؤں مڑ گیا۔۔۔ایزل نے بتایا۔۔۔

دیہان کہاں تھا تمہارا۔۔۔عادل نے سخت نگاہوں سے ایزل کو گھور کر دیکھا۔۔۔

ایزل کا پاؤں واقعی میں مڑا ہوا تھا جبکہ لال بھی ہو رہا تھا۔۔۔

یہاں بیٹھو میں آرہا ہوں۔۔۔عادل نے گاڑی کا دروازہ بند کیا اور پلٹ کر ایزل کی کتابیں لینے چلا گیا۔۔۔جب رمشا اسکو اتی دکھائی دی۔۔۔

رمشا تم جاؤ ایزل کی گاڑی میں اُسکے پاس بیٹھو میں آرہا ہوں اُسکے پاؤں میں موچ آگئی ہے ڈاکٹر کے پاس لے کر جانا پڑے گا۔۔۔عادل نے رمشا سے کہا۔۔۔

رمشا نے عادل کو جانچتی نگاہوں سے دیکھا پھر اثبات میں سر ہلاتی ایزل کی گاڑی کی طرف بڑھ گئی۔۔۔

ایزل خاموشی اور دھڑکتے دل کے ساتھ عادل کی حرکت کے بارے میں سوچ رہی تھی چہرہ حد درجہ لال ہو رہا تھا ایک خوشگوار سا احساس دل و دماغ میں محسوس ہو رہا تھا۔۔۔

کیا بات ہے لڑکی تم تو پورے جال میں پھسا لیا ہمارے لڑکے کو۔۔۔رمشا نے اندر بیٹھ کر ایزل سے کہا۔۔۔رمشا کی آواز پر ایزل ہوش میں ائی اور پیچھے پلٹ کر رمشا کو دیکھا جو کالے لباس میں آر پر حجاب کیے ہوئی تھی۔۔۔

کیا مطلب ہے آپکی بات کا۔۔۔ایزل نے نہ سمجھی سے پوچھا۔۔۔

اب اتنی بھی معصوم نہیں ہو کہ مطلب نہیں سمجھ آیا ہو گا تمہیں۔۔۔رمشا نے ایک اور طنز کیا۔۔۔

ایزل کچھ بولتی کہ عادل آکر گاڑی میں بیٹھا۔۔۔ایزل کی گاڑی لوک نہیں تھی اسی لئے وہ آرام سے دروازہ کھول کر بیٹھ گئے تھے۔۔۔

عادل نے ایزل کا سرا سامان ایزل کو دیا۔۔۔جسے ایزل نے تھاما۔۔۔

اور چپ چاپ عادل کو گاڑی کی چابی پکڑا دی۔۔۔عادل نے بھی چپ چاپ گاڑی سٹارٹ کرلی۔۔۔۔

لیکن دماغ میں وہی منظر چل رہا تھا جب ایزل اُس لڑکے کے ہاتھ میں اپنا ہاتھ دینے لگی تھی اور اُس لڑکے کی آنکھوں میں چمک اور چہرے پر مسکراہٹ جو ایزل کو دیکھ کر آئی تھی عادل کے پورے جسم میں جیسے سوئیاں چبھنے لگی تھی۔۔۔۔۔

عادل نے ہسپتال کے سامنے گاڑی روکی۔۔۔۔ایزل کی طرف آکر اُسکا دروازہ کھول کر ایزل کو باہر نکلنے کا اشارہ کیا۔۔۔

جبکہ رمشا بلکل آرام سے بیٹھی اپنے موبائل میں مصروف تھی جیسے اُسے کوئی فرق نہیں پڑتا تھا۔۔۔۔

میں خود نہیں چل سکتی پاؤں میں بہت درد ہے۔۔۔۔ایزل نے بھرائی آواز میں کہا۔۔۔ جس پر عادل نے اُسکی طرف دیکھا جو انگوری رنگ کی سادہ شلوار قمیض پہنے اُسی رنگ کا دوپٹہ کندھے پر پھیلائے براؤن رنگ کا حجاب لی ہوئی تھی جبکہ چہرہ لال ہو رہا تھا اور پلکے بھیگی سی۔۔۔وہ واقعی بہت خوبصورت تھی۔۔۔۔

کہ عادل کا اُس پر سے نظریں ہٹانا مشکل ہو گیا تھا۔۔۔۔

عادل نے ایک نظر رمشا کو دیکھا پھر نیچے جھک کر ایزل کو اپنے بازوں میں اٹھایا۔۔۔ایزل عادل کی دوبارہ اس حرکت پر لال گلاب بنی۔۔۔۔

اپنے دونوں ہاتھ عادل کو گردن کے گرد ڈال کر وہ بے اختیار عادل کی طرف دیکھی گئی۔۔۔

عادل اپنے چہرے پر ایزل کی نظریں محسوس کر رہا تھا جانے کیوں اُسکی نظریں اُسے اپنے اوپر اچھی لگ رہی تھی جلتے دل پر ٹھنڈی پھوار سی محسوس ہوئی تھی۔۔۔۔۔

ڈاکٹر نے ایزل کے پٹی کر دی تھی اور اُسے پین کلر بھی دے دیا تھا جب تک پاؤں صحیح نہیں ہوتا اُسے بیڈ ریسٹ کا بھی کہا تھا۔۔۔

ایزل کی نظر تو عادل سے ہٹ ہی نہیں رہی تھی جو اُس کے لئے اتنا سب کر رہا تھا۔۔۔

واپسی پر بھی عادل ایزل کو اپنی باہوں میں اٹھا کر گاڑی تک لا یا تھا۔۔۔

عادل کیا اب اسکو چھوڑنے جاؤ گے۔۔۔رمشا نے عادل سے پوچھا جو گاڑی سٹارٹ کر رہا تھا۔۔۔

ہاں۔۔۔عادل نے ایک نظر ایزل کو دیکھ کر کہا جبکہ رمشا کے دماغ میں فوراً سے التمش کا عکس اُبھرا وہ التمش کی ذات کو اپنے دماغ سے نہیں نکال پائی تھی ایک تو التمش کی وجاہت دوسرا دولت۔۔۔۔

تھوڑی دیر میں گاڑی یزدانی مینشن پر رکی تو عادل ایزل کی طرف آیا جبکہ رمشا تو اس محل نما گھر کو دیکھ کر بہت کچھ سوچ چکی تھی اُس کے دل و دماغ میں کو چل رہا تھا وہ کسی کے بھی حق میں اچھا نہیں تھا۔۔۔

عادل کیا اس کو اٹھا اٹھا کر پھیرو گے۔۔عادل جو ایزل کو اٹھانے لگا تھا رمشا کی آواز پر رُک کر اسکو دیکھنے لگا۔۔۔

مطلب یہ اب تو خود بھی جا سکتی ہے۔۔۔رمشا نے فوراً سے کہا۔۔۔

عادل اُسکی بات کو نظر انداز کرتے دوبارہ ایزل کی طرف متوجہ ہوا۔۔۔

نہیں رہنے دے میں اب چل لونگی آپ بس سہارا دے دیں۔۔۔ایزل نے فوراً سے عادل سے کہا جس پر عادل نے ایزل کو سہارا دیا۔۔۔

رمشا بھی ایک نظر گھر کو دیکھ کر ٹھنڈا سانس بھرتے ہوئے اندر چلی گئی۔۔۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔،۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔،۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔،۔۔۔۔۔۔۔۔۔،۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔،۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔،۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔،۔۔۔۔۔۔۔۔،۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ایزل کو عادل کے سہارے اندر اتے دیکھ ہانیہ فوراً سے اسکی طرف ائی جبکہ منہا اور مناہل دونوں جو ہانیہ کے ساتھ ہی تھی وہ بھی فکر مندی سے کھڑی ہوئی ان دنوں میں ایزل اور ہانیہ سے اُنکی بہت اچھی دوستی ہو چکی تھی۔۔۔۔

کیا ہوا ہے ایزل۔۔۔ہانیہ نے فوراً سے ایزل کا ہاتھ پکڑ کر کہا۔۔۔

ٹھیک ہوں بھابھی بس پاؤں میں موچ آگئی تھی۔۔۔۔

ایزل نے بھرائی آواز میں کہا۔۔۔

عادل آرام سے بٹھاؤ اسکو یہاں۔۔۔

ہانیہ نے عادل سے کہا جس پر اُس نے آرام سے ایزل کو صوفے پر بیٹھایا۔۔۔۔

درد تو نہیں ہو رہا۔۔۔مناہل نے پوچھا۔۔۔

نہیں اب زیادہ نہیں ہورہا بھابھی میں ٹھیک ہوں آپ فکر نہیں کرے۔۔۔۔ایزل نے مناہل کو بولا پھر اُسکی نظر ہانیہ پر پڑی جواب بھی ایزل کے پاؤں کو فکر مندی سے دیکھ رہی تھی۔۔۔۔

عادل بہت بہت شکریہ تمہارا تم اسکو گھر لے آئے ورنہ یہ کیسے اتی۔۔۔۔ہانیہ نے عادل سے کہا۔۔۔

بھابھی ایسی کوئی بات نہیں ہے۔۔۔۔عادل نے کہا۔۔۔

میں بھی ائی ہوں ساتھ۔۔۔رمشا جو کب سے اپنا نظر انداز ہونا دیکھ رہی تھی بول اُٹھی۔۔۔۔

اُسکی بات پر سب شرمندہ ہوئے کیونکہ کسی نے بھی اُس پر دیہان نہیں دیا تھا۔۔۔

ارے او نہ بلکہ اب تم لوگ آہی گئے ہو تو کھانا کھا کر جانا ٹھیک ہے۔۔۔ہانیہ نے کہا۔۔۔

جی جی بلکل ویسے بھی مجھے بہت بھوک لگ رہی تھی۔۔۔

رمشا نے فوراً سے کہا اسکی بات پر ہانیہ مسکرا گئی۔۔۔

عادل کی نظریں ایزل پر گئی جو منہا کے کندھے پر سر رکھے آنکھیں موندے ہوئے تھی۔۔۔

ٹھیک ہے میں ذرا کچن دیکھ لو۔۔۔۔ہانیہ بول کر اٹھنے لگی جب رمشا کی بات پر رکی۔۔۔۔

کیا میں آپکا گھر دیکھ لو۔۔۔۔۔

ہاں جاؤ دیکھ لو اپنا ہی گھر سمجھو۔۔۔۔ہانیہ نے مسکرا کر کہا اور کچن میں چلی گئی۔۔۔۔

ہانیہ کی بات پر رمشا کی آنکھیں چمکی۔۔۔۔

۔۔

ہانیہ کچن میں کھانا بنا رہی تھی جب اُس کا فون بجا التمش کی کال دیکھ کر ہانیہ نے مسکراتے ہوئے فون اٹھایا۔۔۔

کیسا جا رہا ہے دِن میاں جی۔۔۔۔ہانیہ نے مسکراتے ہوئے کہا۔۔

اسکی مسکراہٹ بھری آواز سن کر التمش بھی مسکرا گیا۔۔۔

کیسا گزرے گا دِن جس کی حسین بیوی نے اُسے زبردستی کام پر بھیج دیا ہو اور خود دور ہو۔۔۔۔
التمش نے اہ بھرتے ہوئے کہا۔۔۔

اچھا جی تو یہ بات ہے۔۔۔ہانیہ نے پوچھا۔۔۔

جی بلکل یہی بات ہے۔۔۔التمش نے بھی جواب دیا۔۔۔

اب کیا کیا جا سکتا ہے یہی تو دستورِ زندگی ہے شوہر کام کرتا ہے اور بیوی اُس کے گھر کا خیال رکھتی ہے۔۔۔۔

ہانیہ نے فون کان اور کندھے کے بیچ میں رکھ کر کہا اور پیاز کاٹنے لگی۔۔۔۔

ہاں جی یہ بات بھی ہے لیکن ابھی اس بیوی کو شوہر کا کھانا لے کرانا ہے وہ بھی اپنے ہاتھوں سے بنا کھانا۔۔۔۔التمش نے وہ بات کی جس کے لئے اُس نے فون کیا تھا۔۔۔۔۔

اور اگر نہ لائے تو۔۔۔ہانیہ نے اپنا نچلا ہونٹ دانتوں سے چباتے ہوئے پوچھا۔۔۔۔

ہو ہی نہیں سکتا کہ میری بیوی میرے لئے کھانا نہ لائے میری فکر میں ہلکان ہو جائے گی وہ التمش نے سیٹ کی پشت سے سر ٹکا کر کہا۔۔۔

ٹھیک ہے میں لے آؤ گی اب آپ فون رکھے مجھے کھانا بھی بنانا ہے۔۔۔ہانیہ نے جلدی سے کہا۔۔۔

ہم میں انتظار کر رہا ہوں۔۔۔التمش نے کہتے ساتھ فون رکھا اور ہانیہ کھانا بنانے لگی۔۔۔۔

ـ،ـــــــــــــــــــــ،ـــــــــــــــ،ـــــــــــــــ

ـــــــــ،ـــــــــــــــــ،ـــــــــــــ،ـــــــــــــ

ـــ،ــــــــ

رمشا ہر ایک چیز کو اشتیاق سے دیکھ رہی تھی۔۔۔

ایک کمرے کا دروازہ کھولا۔۔۔ تو التمش کی تصویر دیکھ کر سمجھ گئی وہ التمش کے کمرے میں ہے۔۔۔

ایک مسکراہٹ کے ساتھ التمش کی تصویر کے پاس ائی۔۔

اتنے حسین ہو اوپر سے امیر بھی تمہیں ڈھونڈ کیسے لیا ہانیہ نے۔۔۔

تمہیں پتہ ہے وہ تمہارے بلکل قابل نہیں بلکل نہیں کہاں وہ کہاں تم ۔۔۔تمہارے ساتھ تو صرف میں اچھی لگو گی۔۔۔رمشا نے التمش کی تصویر پر ہاتھ پھیرتے ہوئے کہا۔۔۔

ڈریسنگ ٹیبل پر رکھے التمش کے پرفیوم اُسکی ایک ایک چیز کو رمشا ہاتھ لگا کر دیکھ رہی تھی۔۔۔التمش کا رکھا پرفیوم اٹھا کر اُس نے اپنے اوپر سپرے کیا ابھی وہ ڈریسنگ ٹیبل کی طرف بڑھتی کہ دروازہ کھلنے کی آواز پر رکی۔۔۔

ہانیہ نے جب کمرے میں قدم رکھا تو رمشا کو وہاں دیکھ کر حیران ہوئی۔۔۔

تم یہاں۔۔۔ہانیہ نے رمشا سے پوچھا۔۔۔

جی وہ میں گھر دیکھ رہی تھی کمرے کا دروازہ کھلا ہوا تھا مجھے اچھا لگا تو میں اندر آگئی۔۔۔۔۔بہت شاندار کمرہ ہے نہ آپکا۔۔۔۔

رمشا نے ایک مسکراہٹ کے ساتھ کہا۔۔۔۔

اچھاہاں التمش کو اپنی ہر ایک چیز پرفیکٹ چاہیئے ہوتی ہے نہ یہ کمرہ بھی انہوں نے اپنی پسند سے ڈیکوریت کروایا ہے۔۔۔ہانیہ نے مسکرا کر کہا۔۔۔۔

اُسے پتہ ہوتا سامنے والی لڑکی کیا سوچ رہی ہے وہ اُسکی عقل ٹھکانے لگا دیتی۔۔۔۔

کیا تم نے پرفیوم لگایا ہے التمش کا۔۔۔۔

ہانیہ نے حیرت سے پوچھا۔۔۔

جی وہ مجھے اچھا لگا تو۔۔۔۔آپکو بُرا لگا۔۔۔۔رمشا نے معصومیت سے کہا۔۔۔

ہاں بُرا لگا۔۔۔ہانیہ نے صاف گوئی سے کہا۔۔۔۔

سوری۔۔۔۔رمشا نے فوراً سے اپنی آنکھوں میں آنسو بھر لئے۔۔۔

کوئی بات نہیں آپ نیچے جائے میں اتی ہوں فریش ہو کر۔۔۔۔ہانیہ نے آپکی بات اسپاٹ لہجے میں کہا۔۔۔

رمشا فوراً سے کمرے سے نکلی۔۔۔۔

ہانیہ کو بہت غصّہ آیا تھا جس طرح سے اُس نے التمش کا پرفیوم بیدھڑک ہو کر استعمال کیا تھا۔۔۔

ایک تو ہانیہ کو رمشا سے کبھی بھی مثبت فیلنگ محسوس نہیں ہوتی تھی۔۔۔۔

ایسے کون بھلا کسی کی چیزیں بغیر پوچھے اٹھا لیتا ہے۔۔۔ہانیہ نے خود سے کہا اور پھر اپنا عبایا پہننے لگی اُسے التمش کے پاس جانا تھا۔۔۔

ہانیہ نیچے ائی تو ملازمہ نے کھانا لگا دیا تھا۔۔۔ جبکہ ایزل بھی اپنے کمرے میں آرام کرنے چلی گئی تھی۔۔۔

ایزل کے جانے سے عادل کو وہاں بیٹھنا عجیب سا لگا اوپر سے اُسے رمشا بھی دکھائی نہیں دے رہی تھی کہ وہ اسکو گھر چلنے کا بولتا۔۔۔۔

بھابھی آپ کہیں جا رہی ہے۔۔۔ منہا نے ہانیہ کو دیکھتے ہوئے پوچھا۔۔

ہاں وہ مجھے دراصل التمش کو لنچ دینے جانا ہے۔۔۔۔

عادل معذرت میں تم لوگوں کے ساتھ نہیں بیٹھ سکی۔۔۔۔ التمش کی ضد کی وجہ سے ہانیہ کو جانا پڑا تھا۔۔۔

کوئی بات نہیں بھابھی بس ہم بھی نکلنے لگے تھے۔۔۔ عادل نے ہانیہ سے کہا۔۔۔

ہانیہ سب کو اللہ حافظ بولتی ہوئی نکل گئی۔۔۔ جبکہ رمشا کا دل چاہ رہا تھا کسی طرح وہ بھی ہانیہ کے ساتھ التمش کے پاس چلی جائے۔۔۔

مسز یزدانی گھر نہیں تھی جبکہ یزدانی صاحب بھی واپسی پر کسی دوست کے گھر چلے گئے تھے۔۔۔۔

اچھے ماحول میں کھانا کھا کر عادل رمشا کو لے کر گھر کے لئے روانہ ہو گیا تھا۔۔۔

اپنے شوہر کی کوئی خبر ہے تمہیں یہ نہیں۔۔۔ منہا نے مناہل سے پوچھا۔۔۔۔

نہیں اُن کی تو کوئی کال بھی نہیں ائی۔۔۔۔ مناہل نے منہ بنا کر کہا۔۔۔

بہن اگر اُنکی کال نہیں ائی تو تم کر لو۔۔۔۔

منہا نے کہا جس پر مناہل نے اثبات میں سر ہلایا۔۔۔۔۔

اس سے پہلے مناہل کال کرتی منہا کے نمبر پر علی کی کال ائی۔۔۔

یہ بندر مجھے کال کیوں کر رہا ہے۔۔۔ منہا نے علی کا نام سکرین پر دیکھتے منہ بنا کر کہا جس پر مناہل نے اسکو آنکھیں دکھائی۔۔۔

اٹھاؤ تو صحیح ہو سکتا کوئی کام ہو۔۔۔۔

ہیلو۔۔۔۔ مناہل کے کہنے پر منہا نے کال اٹھائیں۔۔۔۔

ہیلو۔۔۔مناہل بھابھی ہے۔۔۔علی نے سیدھا مناہل کے بارے میں پوچھا۔۔۔

ہاں یہی ہے۔۔۔منہا نے ایک نظر مناہل کو دیکھ کر کہا جو اپنی ساری توجہ اُسکی طرف کیے بیٹھی تھی۔۔۔۔

انکو بولوں میر کی طبیعت بہت خراب ہے میں یہاں نہیں ہوں دوسرے شہر ہوں مجھے بھی پڑوس والوں نے بتایا تھا۔۔۔علی نے اپنی پریشانی بتائیں۔۔۔جو سچ بھی تھی وہ آؤٹ آف سیٹی تھا میر کی طبیعت خراب ہو گئی تھی۔۔۔۔۔

اچھا میں بولتی ہُوں لیکن تم آؤٹ آف سیٹی کیا کر رہے ہو۔۔۔ منہا نے تجسس سے پوچھا۔۔۔

بے فکر رہو تمہارا ہی ہوں امانت میں خیانت نہیں کرونگا۔۔ کسی کام کے لئے آیا ہوں۔۔۔ علی نے خوشگوار لہجے میں کہا۔۔۔

مجھے کیوں ہونے لگی فکر۔۔۔ جہاں بھی جاؤ میری بلا سے۔۔۔ منہا نے منہ بناتے ہوئے کہا جس پر علی کا قہقہہ گونجا۔۔ منہا نے دانت پیستے فون کٹ کیا۔۔۔

کیا ہوا ہے۔۔۔ مناہل نے منہا سے پوچھا۔۔۔

وہ میر بھائی کی طبیعت خراب ہے۔۔۔ منہا نے کہا۔۔۔

حد ہے منہا اُنکی طبیعت خراب ہے اور تم مجھے اتنی دیر بعد بتا رہی ہوں میں جا رہی ہوں تم بھابھی کو بتا دینا ٹھیک ہے۔۔۔ مناہل نے فوراً سے اٹھتے ہوئے کہا۔۔۔

اور باہر کی طرف بھاگی۔۔۔۔

جبکہ منہا صرف مسکرا کر رہ گئی۔۔۔۔۔۔۔

مناہل اس وقت سی گرین کرتے پاجامہ میں ملبوس تھی اور اُس کے ساتھ کا دوپٹہ جو اُسے کندھوں پر پھیلایا ہوا تھا جبکہ منہا بھی اُسی طرح کی سادی سے کپڑوں میں ملبوس تھی بس رنگ کا فرق تھا اُس کا سوٹ براؤن رنگ کا تھا۔۔۔۔۔۔

---,-------,----------,---------,-------

-----,----------,-----------,--------,-----

ہانیہ آفس میں داخل ہوئی تو سامنے ہی اُسے التمش نظر آیا جو کسی ورکر سے بات کر رہا تھا جبکہ ورکر کے ہاتھ میں فائل تھی---

التمش کو دیکھ کر ہانیہ کے چہرے پر مسکراہت آگئی---

التمش کی نظر بھی ہانیہ کی طرف پڑی تو چہرے پر مسکراہٹ لیے اُسکی طرف بڑھا---

شُکر ہے دیدارِ یار نصیب ہوا صبح سے ہم تو ترس گئے تھے۔۔۔التمش نے ہانیہ کے ماتھے پر بوسا دیتے ہوئے کہا۔۔اسکی حرکت اور الفاظ پر لال ہوئی۔۔۔

جبکہ سب لوگ بھی حیرت سے التمش اور اُسکے ساتھ کھڑی لڑکی کو دیکھ رہے تھے۔۔۔۔

التمش سب دیکھ رہے ہے۔۔۔ہانیہ نے سب کو اپنی طرف متوجہ پا کر التمش سے کہا۔۔۔

سو آپ سب سے کچھ منٹ کچھ بات کرنا چاہو گا التمش نے تیز آواز میں کہا سب اُسکی طرف متوجہ ہوئے۔۔

meet my lovely wife haniya altamsh

التمش کے کہنے پر سب نے مسکرا کر ہانیہ کو ویلکم کیا جبکہ ہانیہ بھی دل سے مسکرائی تھی التمش کے اس طرح کہنے پر۔۔۔

التمش ہانیہ کو لے کر اپنے آفس میں آیا۔۔۔

التمش آپ کہیں بھی شروع ہو جاتے ہیں۔۔۔ہانیہ نے نروٹھے پن سے کہا اور لنچ باکس ٹیبل پر رکھے۔۔۔

جب تم سامنے ہو تو مجھے کسی چیز کا ہوش نہیں رہتا۔۔۔التمش نے ہانیہ کے قمر کے گرد اپنا حصار قائم کرتے ہوئے کہا۔۔۔۔

التمش یہ آفس ہے کوئی دیکھ لے گا۔۔۔ہانیہ نے التمش کی گرفت سے نکلنا چاہا۔۔۔

جانم کوئی نہیں دیکھے گا۔۔۔التمش نے کہتے ہوئے ہانیہ کے لبوں پر جھکنا چاہا جب ہانیہ نے اُسکے لبوں پر اپنا ہاتھ رکھا۔۔۔

پہلے کھانا کھائے آپ۔۔۔ہانیہ نے آنکھیں دکھاتے ہوئے کہا۔۔۔

جب التمش بھی سیدھی طرح آفیس میں موجود صوفے پر جا کر بیٹھ گیا۔۔۔

ہانیہ نے اُسکے اگے کھانا لگایا۔۔۔

دونوں نے مل کر کھانا کھایا۔۔۔سب سمیٹنے لگی جب التمش نے اُسکی کلائی پکڑ کر اُسے اپنے نزدیک کیا اور اُس کے لبوں پر جھک گیا۔۔۔

کچھ دیر بعد وہ دور ہوا تو ہانیہ نے اُسے شکوہ بھری نظروں سے دیکھا۔۔۔۔

کیا یار تم نے مرچ ہی اتنی ڈالی تھی کھانے میں میٹھا تو بنتا تھا نہ۔۔۔التمش نے معصومیت سے کہا۔۔۔

جھوٹ مت بولے التمش سب جانتی ہوں میں۔۔۔۔ہانیہ نے منہ بنا کر کہا۔۔۔

سب جانتی ہو تو کیوں مزاحمت کرتی ہو تمہاری اندر میرا سکون ہے تم میری روح ہو تمہیں محسوس کیے بغیر میں زندہ نہیں رہ سکتا۔۔۔التمش نے گھمبیر لہجے میں کہا۔۔۔

ہانیہ لال گالوں کے ساتھ التمش کی طرف دیکھتی رہ گئی۔۔۔

التمش سچ میں مجھ سے اتنی محبت کرتے ہے۔۔۔ہانیہ نے کھوئے ہوئے لہجے میں پوچھا۔۔۔

تمہیں کوئی شک ہے۔۔۔التمش نے اُلٹا ہانیہ سے سوال کیا۔۔۔

بس مجھ سے کبھی دور مت جانا کبھی مجھ پر شک مت کرنا ورنہ التمش یزدانی کہیں کا نہیں رہے گا تم اگر چلی گئی تو التمش یزدانی مر جائے گا۔۔۔التمش نے ہانیہ کو اپنے قریب کرتے ہوئے کہا۔۔۔

میں کبھی بھی آپکو چھوڑ کر نہیں جاؤ گی التمش کبھی نہیں اور سب سے زیادہ آپ پر بھروسہ کرتی ہُوں۔۔۔

ہانیہ نے التمش کے کندھے پر سر رکھ کر کہا۔۔

ہانیہ نے تھوڑی دیر بعد التمش کو ایزل کے بارے میں بتایا جسے سن کر وہ پریشان ہوا اٹھا۔۔۔

التمش ٹھیک ہے وہ اب۔۔۔ہانیہ نے اُسکے چہرے پر پریشانی دیکھ کر کہا۔۔

ایک کام کرتے ہیں ساتھ چلتے ہے کام دیکھ چکا ہوں میں سارا۔۔۔۔
التمش نے ہانیہ کا ہاتھ پکڑ کر اسکو کھڑا کرتے ہوئے کہا۔۔۔

ہم ٹھیک ہے۔۔۔۔ہانیہ نے بھی اثبات میں سر ہلایا۔۔۔اُسے پتہ تھا جب تک التمش خود ایزل کو نہیں دیکھے گا تب تک پریشان ہی رہے گا۔۔۔اسی لیے کچھ نہیں بولی۔۔۔۔۔

---------،--------------،-------

-----،----------،---------،------

---،----

التمش نے راستہ میں سے ایزل کے لیے آئس کریم لی تھی اُسے یاد تھا ایزل بہت شوق سے کھاتی ہے جبکہ ہانیہ اُس کی اپنوں کے لیے فکر مندی دیکھ رہی تھی

دونوں گھر پہنچے تو منہا ایزل اور دادی کے ایک ساتھ بیٹھے ہوئے تھے۔۔۔یقیناً دادی نے ایزل کو اپنے پاس بلایا ہو گا اور ویسے بھی ایزل نے کہا تھا وہ چل سکتی ہے بس سہارا چاہیئے ہوتا ہے

میری گڑیا کیسی ہے۔۔۔التمش نے ایزل کے پاس آکر اُسکے سر پر ہاتھ رکھ کر کہا۔۔۔

میں تو ٹھیک ہوں بھائی آپ فکر نہیں کرے اب صحیح ہے پاؤں میرا۔۔۔ایزل نے التمش کو دیکھ کر کہا

بھائی یہ آپ میرے لیے لائے ہے۔۔۔ایزل نے جب التمش کے ہاتھ میں آئس کریم دیکھی تو خوش ہوتے ہوئے بولی۔۔۔

نہیں یہ تو میں اپنے لئے لایا تھا کافی دِن ہو گئے نہ کھائ نہیں۔۔۔التمش نے ایزل کو چڑایا۔۔۔

اسکی بات پر ایزل کا منہ بن گیا۔۔۔

التمش تنگ نہ کرے اسکو۔۔۔تمہارے لئے ہی لائے ہے۔۔۔ہانیہ نے التمش کے ہاتھ سے آئس کریم لے کر ایزل کو دیتے ہوئے کہا۔۔۔

شکریہ بھابھی۔۔۔ایزل نے خوش ہوتے ہوئے کہا۔۔۔

یہ پہلی بار دیکھ رہا ہوں نند اور بھابھی میں اتنا پیار۔۔۔ہے۔۔۔التمش نے صوفہ پر بیٹھ کر فری کو اپنی گود میں لیتے ہوئے منہ بنا کر کہا

ہم یہ نند بھابھی والا رشتہ نہیں رکھتے اپنے درمیان ہم بہنیں ہے کیوں ایزل۔۔۔۔ہانیہ نے فخر سے کہا۔۔۔

ہاں ہاں بلکل۔۔۔ایزل نے آئس کریم منہ میں بھر کر جواب دیا اسکی حرکت پر سب مسکرا گئے۔۔۔۔۔۔

مناہل تیز ڈرائیونگ کر کے میر کی بلڈنگ کے پاس پہنچی تھی مناہل فلیٹ میں داخل ہوئی دروازہ کھلا ہوا تھا ابھی وہ کمرے میں جاتی کہ ایک لڑکا آتا دکھائی دیا۔۔۔۔

میر کہاں ہے۔۔۔ مناہل نے اُس لڑکے سے پوچھا جو مشکوک نگاہوں سے مناہل کو دیکھ رہا تھا۔۔۔۔

بیوی ہوں اُنکی۔۔۔ مناہل نے اُسے بتانا ضروری سمجھا۔۔۔

جی وہ انکو میں نے کمرے میں لیٹا دیا ہے وہ اور میں ساتھ ہی اوپر آرہے تھے کہ وہ بیہوش ہو گئے اسی لئے میں انکو یہاں لے ایا۔۔۔۔

لڑکے نے وضاحت دی۔۔۔۔ جس پر مناہل نے اُسکا شکریہ کیا اور جلدی سے فلیٹ کا دروازہ بند کر کے کمرے کی جانب بھاگی۔۔۔۔۔

اندر آئی تو میر بیڈ پر لحاف اوڑھے لیتا ہوا تھا۔۔۔ چہرہ سرخ ہو رہا تھا جو یقیناً بخار کی حدت سے ہو رہا تھا۔۔

مناہل جلدی سے اُس کے قریب بیٹھی۔۔۔

ماتھے پر ہاتھ رکھا تو لگا جیسے انگارا چھو لیا ہو۔۔۔

یہ اللہ اتنا تیز بخار۔۔۔۔ مناہل نے فوراً سے اپنا ہاتھ کھینچا۔۔

میر۔۔۔ میر اٹھے۔۔۔ مناہل نے میر کے گالوں پر ہاتھ رکھ کر اُسے آواز دی

لیکن غنودگی میں ہونے کی وجہ سے میر نہیں اٹھا۔۔۔

مناہل فوراً سے اُٹھی اور کچن میں جا کر ایک پیالے میں پانی لے کر آئی۔۔۔

اور میر کے ماتھے پر ٹھنڈے پانی کی پٹیاں کرنے لگی۔۔۔

ساتھ ساتھ دعائیں بھی پڑھ کر میر پر پھونک رہی تھی۔۔۔

مناہل کو سمجھ نہیں آیا اچانک سے اُسکی طبیعت اتنی کیسے خراب ہو گئی۔۔۔

کافی دیر بعد میر نے ہلکی سی آنکھیں کھولی آنکھیں کھولتے ہی اُسے مناہل کا چہرہ نظر آیا۔۔۔

میر کو لگا اُس کا وہم ہے۔۔۔

میر اٹھے۔۔۔آپ سن رہے ہیں مجھے۔۔۔ مناہل نے جب میر کو آنکھیں کھولتے دیکھا تو فوراً اُسے میر کے ماتھے اور چہرے پر ہاتھ رکھتے ہوئے پوچھا

۔۔۔۔۔۔

میر نے اٹھنے کی کوشش کری تو مناہل نے اُسکے قریب آکر اُسے اٹھنے میں مدد دی۔۔۔

مناہل اور میر کا چہرہ ایک دوسرے کے اتنا قریب تھا کہ مناہل میر کی دہکتی سانسیں اپنی چہرے پر محسوس کر رہی تھی۔۔۔

مناہل نے میر کو اٹھا کر بٹھایا اور اُس کے پیچھے تکیہ رکھ کر ٹیک لگوائی۔۔۔

میر ہوا کیا تھا آپکو۔۔ مناہل نے میر سے پوچھا جو ان ٹیک لگائے اپنی سرخ ہوئی آنکھوں سے مناہل کو دیکھ رہا تھا۔۔

پتہ نہیں صبح سے کمزوری سی محسوس کر رہا تھا ابھی واپس ایا پھر پتہ نہیں کیا ہوا اور اب یہاں ہوں۔۔۔۔ میر نے آہستہ سے مناہل کو بتایا۔۔۔۔

یہ اللہ میر حد کرتے ہیں آپ جب صبح سے طبیعت خراب لگ رہی تھی تو مجھے فون نہیں کر سکتے تھے۔۔۔ حالت دیکھے آپ اپنی۔۔۔ کتنے کمزور لگ رہے ہے۔۔۔۔۔

مناہل نے تیز آواز میں ایک ہی سانس میں سب بول کر حیرت سے میر کی طرف دیکھا جو مسکراہٹ کے ساتھ مناہل کو دیکھ رہا تھا۔۔۔۔

میر آپ مسکرا رہے ہیں۔۔۔۔ مناہل نے منہ پھولا کر کہا اُسے انتہا کا غصّہ تھا میر پر جس نے اُسے ایک کال تک نہیں کی تھی۔۔۔۔۔

مجھے نہیں پتہ تھا طبیعت اتنی بگڑ جائے گی میں نے دیھان نہیں دیا اور اگر مجھے پتہ ہوتا کہ میری بیوی میری اتنی فکر کرتی ہے تو اُسے اپنے پاس ہی لے آتا۔۔۔

میر نے اچانک سے مناہل کی قمر میں ہاتھ ڈال کر اُسے اپنے اوپر کھینچا۔۔۔

مناہل اسکی حرکت پر ساکت ہوئی۔۔۔

میر۔۔۔

مناہل نے اُسکی آنکھوں میں دیکھ کر کہا۔۔۔

جی سکون۔۔۔۔ میر نے جذبات سے بھوجل لہجے میں مناہل کے بالوں کو پونی سے آزاد کرتے ہوئے کہا۔۔۔۔

آپکی طبیعت نہیں ٹھیک۔۔۔ مناہل میر کی آنکھوں میں ان کہے جذبے دیکھ کر گھبرائی۔۔۔۔۔

تم ہونا پاس ٹھیک ہوگئی طبیعت۔۔۔۔ میر نے کہتے ساتھ اُس کی ناک کو چوما۔۔۔۔

تمہیں پتہ ہے مجھے تمھاری یہ چھوٹی سی ناک بہت اٹریکٹ کرتی ہے اس پر سجا غصّہ آف جان لے لیتا ہے۔۔۔۔

میر کی بات پر مناہل نے ہلکی سی شرمیلی مسکراہٹ سے اُسکی طرف دیکھا۔۔۔

میر نے فوراً جھک کر اُسکے لبوں سے وہ شرمیلی مسکراہٹ چرائی۔۔۔۔۔۔

جبکہ مناہل آنکھیں بند کئے اُسکا لمس برداشت کررہی تھی۔۔۔

تھوڑی دیر بعد میر مناہل سے دور ہوا تو نظر اُسکے سرخ چہرے پر گئی۔۔۔

ایک دلکش مسکراہٹ نے چہرے کا احاطہ کیا۔۔۔

اپنے چہرے پر میر کی نظروں کی تپش محسوس کرکے مناہل نے اپنا چہرہ میر کے سینے میں چھپایا۔۔۔۔

ہاہاہا۔۔۔فضا میں میر کا دلکش قہقہہ گونجا۔۔۔۔

مجھے نہیں پتہ تھا اتنی بہادر میجر اتنی شرمیلی ہو گی۔۔۔۔میر نے اپنے ہاتھ مناہل کے گرد باندھ کر کہا۔۔۔

یار بہت بھوک لگ رہی ہے کچھ اچھا سا بنا کر کھلا دو۔۔۔میر نے التجایا لہجے میں کہا اُسے واقعی میں بہت بھوک لگ رہی تھی۔۔۔

آپ مجھے چھوڑے گے تو بناؤ گی نہ۔۔۔مناہل نے منمناتے ہوئے کہا جس پر میر نے اُسے اپنی گرفت سے آزاد کیا۔۔۔مناہل فوراً سے باہر نکلی جبکہ میر نے مسکراتے ہوئے پاس پڑا اپنا فون اٹھایا۔۔۔۔

------,-------,--------,-----------,--

---------,--------,--------,--------,---

----,------

آنیا اپنے کمرے میں بستر پر لیٹی ابھی تھوڑی دیر پہلے جو ہوا اُس کے بارے میں سوچ رہی تھی۔۔۔۔

تھوڑی دیر پہلے پھوپھو نے آکر فیروز صاحب سے اُسکا ہاتھ مانگا تھا عدیل۔کے لئے جس پر فیروز صاحب نے آنیا سے اُسکی مرضی پوچھی تھی۔۔۔۔

آنیا نے بغیر کسی اعتراض کے ہاں کہہ دیا تھا بلال کی محبت تو تب ہی اُسکے دل میں مر گئی تھی جب اُس نے اُسکی عزّت پر حملہ کیا تھا اور اب وہ فیروز صاحب کو اور پریشان نہیں کرنا چاہتی تھی۔۔۔

لیکن ایک بات اُس کے دماغ میں گردش کر رہی تھی جو اُسے چین نہیں لینے دے رہی تھی۔۔۔

کیا عدیل کی مرضی ہے اس رشتے میں۔۔۔ کیا وہ سب کچھ جاننے کے بعد بھی مجھ سے شادی کر رہے ہیں۔۔۔ ایسا نہ ہو کہ وہ پھوپھو اور بابا کی وجہ سے یہ شادی کر رہے ہو پتہ نہیں وہ مجھے کیسی لڑکی سمجھتے ہونگے۔۔۔

یہ باتیں اُسے سکون نہیں لینے دے رہی تھی لیکن پھر سب کچھ اللہ پر چھوڑ کر اُس نے اپنی آنکھیں موند لی۔۔۔

------،------،---------،----------،----

-------،--------،----------،-----------،--

------،-----

عدیل آفس سے گھر آیا تو نازلین بیگم عادل اور رمشا سب ساتھ ہی بیٹھے تھے ----

اسلام علیکم۔۔۔عدیل نے سلام کر کے پانی کا گلاس اپنے لئے بھرا۔۔۔

بیٹا مجھے تم سے کچھ بات کرنی ہے۔۔۔نازلین بیگم نے عدیل سے کہا جس نے اثبات میں سر ہلایا۔۔۔۔

میں نے تمہارا رشتہ کر دیا ہے دو دن بعد سادگی سے نکاح اور رخصتی ہے

۔۔۔۔

نازلین بیگم کی بات پر اُس کا ہاتھ ساکت ہوا بھوری آنکھوں میں آنیا کا خوبصورت سراپا اُبھرا اپنے اور اُسکے ساتھ دیکھے گئے خواب یاد آئے پھر یاد آیا وہ کب اُسکی ہے وہ بھی تو ہوگئی نہ کسی کی تو اب جو مرضی اُسکی زندگی میں آئے۔۔۔

جیسے آپکی مرضی۔۔۔لال ہوتی بھوری آنکھوں اور خوبرو چہرے پر سختی لیے وہ کہتا اپنے کمرے میں چلا گیا۔۔۔

امی بھائی کو بتا دیتے نہ کہ کس سے ہو رہی ہے اُنکی شادی۔۔۔عادل جو اپنے بھائی کو اب اور اذیت میں نہیں دیکھ سکتا تھا بول پڑا۔۔۔

نہیں ہانیہ نے سختی سے منع کیا ہے عدیل کو کچھ بھی بتانے کے لئے اور میں اُسکی بات بلکل نہیں ٹال سکتی۔۔۔نازلین بیگم کے لہجے میں ہانیہ کے لیے پیار ہی پیار تھا۔۔

انکی بات پر جہاں عادل نے اثبات میں سر ہلایا وہی رمشا نے منہ بنایا۔۔۔

وہ چاہتی تھی جہاں بھی وہ جائے سب اُسکی طرفداری کرے اُس پر توجہ دے لیکن ہانیہ کو یہ سب ملتا دیکھ وہ ہانیہ سے جلنے لگی تھی۔۔ لیکن اُسے یہ نہیں پتہ تھا سب کے دلوں میں جگہ بنائیں جاتی ہے جو ہانیہ نے اتنے سالوں میں رہتے ہوئے بنائیں تھی۔۔۔

عادل کو اچانک سے ایزل کا خیال آیا۔۔۔

پتہ نہیں پاؤں کیسا ہو گا اب پوچھ لینا چاہئے مجھے۔۔۔۔۔

نہیں عجیب نہیں لگے گا۔۔۔ کوئی نہیں میں بول دونگا کے ابھی یاد ایا تو پوچھ لیا۔۔۔

عادل نے اپنے آپ سے کہا پھر اُسے یاد آیا اُس کے پاس تو ایزل کا نمبر ہی نہیں ہے۔۔۔ لیکن اس دل کا کیا کرتا جو اُسکی فکر میں ہلکان ہو رہا تھا جبکہ اُسکی آواز بھی سننا چاہ رہا تھا

عادل نے ایک نظر رمشا کی طرف دیکھا جو اپنے فون میں مصروف تھی پھر نازلین بیگم بھی سامنے بیٹھی کوئی رسالہ پڑھ رہی تھی۔۔۔

اچانک سے اُس کے دماغ میں ایک آئیڈیا ایا۔۔۔

امی آپکو پتہ ہے ہانیہ بھابھی کی وہ نند ہے نہ۔۔۔اُس کے پاؤں میں موچ ائی تھی آج یونی میں۔۔۔میں اسکو لے گیا تھا ڈاکٹر کے پاس آپ ایک کام کرے بھابھی سے بات کر کے خیریت معلوم کر لے۔۔۔

عادل نے انکے اپنی طرف متوجہ ہونے پر جلدی سے کہا۔۔

اچھا نہیں لگتا نہ ایسے آخر ہانیہ بھابھی سے ہمارا ابھی رشتا ہے۔۔۔عادل نے اپنی بات کی وضاحت دی۔۔۔۔

لو یہ بات پہلے بتانی چاہیئے تھی نہ وہ بچی تو بہت معصوم ہے اور ہے بھی اتنی پیاری نظر لگ جاتی ہو گی اسکو میں ابھی پتہ کرتی ہُوں ہانیہ سے فون ملا کر دو تم مجھے۔۔۔نازلین بیگم نے فوراً سے کہا

رمشا نے بیزاری سے اپنی آنکھیں گھمائیں۔۔۔۔۔

عادل نے فوراً سے ہانیہ کو فون ملایا اور اسپیکر پر ڈال دیا۔۔۔۔

دوسری بیل پر ہی ہانیہ نے فون اٹھایا۔۔

ہیلو ہانیہ کیسی ہو بچے۔۔۔۔نازلین بیگم نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔۔۔۔

میں ٹھیک ہوں پھوپھو آپ کیسی ہے۔۔۔۔ہانیہ نے بھی خوشگوار لہجے میں کہا

۔۔۔۔۔

میں ٹھیک ہوں بچے عادل بتا رہا تھا تمھاری نند کے پاؤں میں شاید موچ ائی ہے اب کیسی ہے وہ بچی۔۔۔

نازلین بیگم نے ایزل کے بارے میں پوچھا۔۔۔

وہ ٹھیک ہے پھوپھو بلکہ وہ یہی بیٹھی ہے آپ اُس سے بات کرے۔۔۔

ہانیہ نے کہتے ہوئے فون ایزل کی طرف بڑھایا جس نے ہچکچاتے ہوئے ہانیہ کے ہاتھ سے فون لیا تھا۔۔۔

جبکہ ہانیہ کی بات پر عادل کا دل بھی دھڑکا تھا۔۔۔

اسلام علیکم۔۔۔۔ایزل نے ہچکچاتے ہوئے سلام کیا۔۔۔

اسکی میٹھی نرم آواز سن کر عادل کو لگا اُس کے ترپتے دل کو جیسے سکون ملا ہو۔۔۔۔

وعلیکم اسلام کیسی ہو بیٹا پاؤں کیسا ہے تمہارا۔۔۔نازلین بیگم کو تو ایزل پہلی نظر میں ہی بہت پیاری لگی تھی۔۔۔

ایزل انکی فکر مندی پر مسکرا گئی۔۔۔۔

آنٹی اب بہت بہتر ہے۔۔۔ایزل نے جواب دیا۔۔۔

چلو بیٹا اپنا خیال رکھنا ٹھیک ہے اور جب بھی گھر سے باہر نکلا کرو نظر کا ٹیکا لگا کر نکلا کرو ماشاللہ سے اتنی پیاری ہو سو نظریں لگتی ہو گی تمہیں۔۔۔۔

نازلین بیگم نے پیار سے کہا جب اتنی تعریف پر ایزل کے گال فوراً سرخ ہوئے تھے۔۔۔۔

جی۔۔۔جی آنٹی۔۔۔۔۔ایزل نے شرماتے ہوئے کہا۔۔۔۔

ہاں ضرورت تو ہے میڈم کو کالے ٹیکے کی لگتی بھی تو اتنی پیاری ہے۔۔عادل نے سوچا۔۔۔

کیا سوچ رہا ہی ہے عادل چپ کر۔۔۔عادل نے اپنے آپکو جھڑکا۔۔۔ جبکہ فون کال بھی کٹ ہو چکی تھی۔۔۔۔

نازلین بیگم کچن میں چلی گئی تاکہ کھانا دیکھ سکے۔۔۔۔

سب خیریت ہے نہ۔۔۔۔رمشا نے عادل کی طرف دیکھ کر کہا اُسکا اشارہ جس طرف تھا عادل سمجھ گیا تھا۔۔۔۔

ہاں سب خیریت ہی ہے۔۔۔۔عادل نے اپنے چہرے کو اسپاٹ رکھ کر کہا۔۔۔

لگتا تو نہیں ہے۔۔۔۔مجھے تو محبت کا چکر لگ رہا ہے۔۔۔رمشا نے اپنے موبائل سے نظریں ہٹا کر عادل کی طرف دیکھ کر کہا۔۔۔اسکی بات پر عادل کا موبائل اسکرولنگ کرتا ہاتھ تھما۔۔۔۔

اچھا وہ کیسے۔۔۔۔عادل نے پوچھا۔۔۔

وہ تو تم بہتر جانو جس طرح سے تمہیں اُسکی فکر ہے جس طرح سے تم اُس لڑکے کو دیکھ رہے تھے جس نے اُسکی طرف ہاتھ بڑھایا تھا اُس سے تو یہی مطلب نکلتا ہیں۔۔۔۔رمشا بولتی ہوئی کچن میں چلی گئی جہاں نازلین بیگم نے اُسے آواز دی تھی۔۔۔

جبکہ عادل اب واقعی میں سوچ میں پڑ گیا تھا یہ بات تو سچ تھی اُسے بلکل اچھا نہیں لگتا تھا ایزل کی طرف کسی کا دیکھنا اور آج جب وہ لڑکا ایزل کو دیکھ رہا تھا تب بھی اُسے بہت غصّہ ایا تھا۔۔اور فکر تو تھی اُسے ایزل کی۔۔۔۔

محبت ہوگئی ہے مجھے۔۔۔لیکن کیسے ہو سکتی ہے نہیں نہیں وہ لڑکی تو مجھ سے یہی چاہتی تھی نہ کہ مجھے اُس سے محبت ہو جائے یہ سب اُسکا ہی کیا دھرا ہے۔۔عادل قبول نہیں کر پا رہا تھا کہ واقعی میں اُسے ایزل سے محبت ہو گئی ہے۔۔۔

لیکن اُس نے تو کچھ بھی ایسا نہیں کیا البتہ اب تو وہ خود تمہارے سامنے نہیں اتی۔۔۔ تمہیں اُسکی فکر ہو رہی تھی مان لو ہو گئی ہے محبت۔۔۔۔۔۔ دل نے دلیل پیش کی۔۔۔۔

نہیں۔۔۔ نہیں ہوئی محبت۔۔۔۔ عادل نے اپنے دل کو جھٹکا۔۔۔

سوچ لو۔۔۔ دل نے ایک اور بار کوشش کی۔۔۔

سوچ لیا۔۔۔ عادل نے کہا اور پھر سے اپنے موبائل میں لگ گیا۔۔۔۔

--------،-------،-------،-------،---

-------،----------،--------،-------

-،------

ہانیہ گرم گرم کافی لے کر کمرے میں ائی تو التمش کو بالکنی میں کھڑے دیکھا ایک نظر فری کو دیکھا جو پر سکون سی اپنے بیبی کاٹ میں سو رہی تھی---

ہانیہ نے التمش کے قریب آکر اپنا سر اُسکے کندھے پر رکھا اور اُس کے آگے کافی کی---

التمش نے ایک ہاتھ سے کافی تھامی جبکہ دوسرا ہاتھ ہانیہ کی قمر سے گزارا

چاند کتنا حسین ہے نہ۔۔۔۔ہانیہ نے چاند کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔

ہم واقعی۔۔۔۔التمش نے بھی چاند کی طرف دیکھتے ہوئے جواب دیا۔۔۔

زندگی بہت خوبصورت ہوگئی ہے میری۔۔۔ایسی زندگی کی میں نے چاہ کی تھی مجھے کبھی یقین نہیں تھا کہ میری زندگی بھی اتنی حسین ہو جائے گی۔۔۔

التمش کی گھمبیر آواز پر ہانیہ نے اُسکی طرف دیکھا۔۔۔

الحمداللہ۔۔۔اللہ کا شکر ادا کرے۔۔۔بیشک وہ بہترین چیزوں سے نوازتا ہے۔۔۔ہانیہ نے کہا۔۔۔

التمش آپکی امی خوش نہیں ہے ہمارے رشتے پر۔۔۔ہانیہ نے مسز یزدانی کو یاد کرتے ہوئے کہا۔۔۔

وہ کبھی خوش نہیں ہوتی۔۔۔التمش نے تلخی سے کہا۔۔

انکو ہماری خوشیوں کی کوئی فکر نہیں ہوتی اور تم انکو لے کر پریشان مت ہو میں ہوں نا تمہارے ساتھ۔۔۔التمش نے ہانیہ کے بالوں پر لب رکھتے ہوئے کہا۔۔۔

جس پر ہانیہ نے اثبات میں سر ہلا یا وہ التمش کو یہ نہیں بتا پائی کہ مسز یزدانی کی بات پر وہ ڈر گئی تھی اُسکا دل کہہ رہا تھا جیسے کچھ بُرا ہونے والا ہے۔۔۔

اُس نے التمش کی طرف دیکھا جس کے چہرے پر سکون سا تھا اور ہانیہ اُسے یہ سب بتا کر پریشان نہیں کرنا چاہتی تھی۔۔۔۔

تھوڑا سا اونچا ہو کر ہانیہ نے التمش کے گال پر اپنے لب رکھے۔۔۔

التمش ہانیہ کی اس حرکت پر گہرا مسکرایا۔۔۔۔

لگتا ہے میری بیوی آج بہت رومانٹک ہو رہی ہے۔۔۔۔

التمش نے اپنا کپ ریلنگ پر رکھ کر ہانیہ کی قمر میں اپنا دوسرا ہاتھ بھی رکھا۔۔۔

ہم ہم۔۔۔آج آپکی بیوی کو آپ پر بہت پیار آرہا ہے۔۔۔ہانیہ نے اپنے دونوں ہاتھ التمش کی گردن کے گرد باندھے۔۔۔

اوہ تو یہ بات ہے۔۔۔التمش نے اپنے ہونٹ اوہ کی شکل میں کیے۔۔۔

جی بلکل یہی بات ہے۔۔۔ہانیہ نے مسکراتے ہوئے کہا۔۔۔

ٹھیک ہے پھر۔۔۔التمش نے کہتے ساتھ ہانیہ کے بالوں میں اپنا ہاتھ پھسا کر اُس کے لبوں کو اپنی گرفت میں لیا۔۔۔

ہانیہ نے آنکھیں بند کر کے التمش کے لبوں کا لمس اپنے لبوں پر محسوس کیا۔۔۔

التمش نے دور ہوتے ہانیہ کو اپنی باہوں میں اٹھایا اور اندر کمرے کی طرف بڑھا۔۔۔جبکہ ہانیہ نے ایک شرمیلی سی مسکراہٹ کے ساتھ التمش کے سینے پر اپنا سر ٹکایا۔۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔،۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔،۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔،۔۔۔۔۔

۔۔۔۔۔۔،۔۔۔۔۔۔۔۔۔،۔۔۔۔۔۔۔۔۔،۔۔۔۔۔۔۔۔۔،۔۔۔۔

۔۔۔۔،۔۔۔۔

میر کی فرمائش پر مناہل نے اُسکے لئے اچھا سا کھانا بنایا تھا۔۔دونوں نے مل کر کھانا کھایا تھا

میر آپکو نہیں لگتا اب بہت وقت ہو گیا ہے آپکو گھر چلنا چاہیئے۔۔۔

مناہل کی بات پر میر نے مناہل کی طرف دیکھا جو اُسکے پاس ہی اُسکے سینے پر سر رکھے لیتی ہوئی تھی۔۔۔۔

میں جانا چاہتا ہوں لیکن ڈر لگتا ہے کہیں اتنے عرصے جانے کے بعد بابا نے مجھے معاف نہ کیا تو۔۔۔ میر نے اپنا ڈر مناہل کو بتایا جبکہ مناہل میر کی ٹی شرٹ کو کبھی اپنی انگلی سے پکڑتی کبھی چھوڑ رہی تھی میر اسکی معصوم حرکت پر مسکرا گیا۔۔۔

بابا نے آپکو معاف کیا ہوا ہے میر وہ روز آپکا انتظار کرتے ہیں۔۔۔ آپ ایک دفعہ چلے تو صحیح میں سچ کہہ رہی ہوں آپ کے بغیر امی کی حالت بھی خراب ہے۔۔۔ مناہل نے اُسکے سینے سے سر اٹھا کر اُسکی آنکھوں میں دیکھ کر کہا۔۔۔

میر نے اُسکی بات پر اثبات میں سر ہلایا۔۔۔

ٹھیک ہے پھر چلے گے ہم جلد ہی۔۔۔ میر کی بات پر مناہل نے واپس میر کے سینے پر سر رکھا۔۔۔ جبکہ میر نے بھی اُسکے گرد اپنی گرفت کر کے آنکھیں موند لی۔۔۔

اُسکے ذہن میں اُسکے گھر والے گھوم رہے تھے کتنا یاد کرتا تھا وہ سب کو ماں کو باپ کو بھائی کو۔۔۔ کبھی نہ کبھی تو سب کا سامنا کرنا تھا نہ تو ابھی کیوں نہیں یہ سوچتے میر بھی نیند کی وادی میں چلا گیا۔۔۔

اُسے اب فکرِ نہیں تھی اُسکی بیوی اب اُسکے ساتھ تھی جس نے اُس پر بھروسہ کیا تھا اور میر کو کیا چاہیئے تھا۔۔۔

میر نے جھک کر مناہل کے بالوں پر بوسا دیا تھا جس۔نے اس رشتے کو ایک موقع دیا تھا۔۔۔

عدیل آئینے کے سامنے کھڑا اپنے اوپر پرفیوم لگا رہا تھا چہرہ سختی لیے ہوئے تھا خوبصورت نقوش پر سختی اُسے مزید خوبرو بنا رہے تھے۔۔آنکھیں لال تھی شاید وہ ساری رات سو نہیں پایا تھا۔۔

سینے میں موجود دل جیسے مردہ ہو گیا تھا کوئی بھی احساس نہیں تھا اُس کے دل میں۔۔۔

سفید کاٹن کے سوٹ میں ملبوس عدیل شیشے میں اپنے عکس کو دیکھ کر تلخیٔ سے مسکرایا۔۔۔

اُس نے سوچ لیا تھا وہ اپنی ہونے والی بیوی کو سب بتا دے گا پھر ایک نئے رشتے کی شروعات کرے گا۔۔۔

عدیل باہر آیا تو عادل اور باقی سب بھی تیار تھے۔۔۔ عادل نے بھی سفید رنگ کا کُرتا شلوار پہنا تھا جبکہ رمشا پنک رنگ کے لباس میں ملبوس تھی جبکہ آج سر سے حجاب بھی غائب تھا چہرے پر میکپ لگائے دوپٹہ ایک کندھے پر ڈالے وہ بھی تیار تھی۔۔۔

عادل کو حیرت تو ہوئی تھی کہاں وہ اپنے گھر میں حجاب نہیں اتارتی تھی اور اب دوپٹہ تک سر پر نہیں تھا لیکن اُس نے بولنا مناسب نہیں سمجھا۔۔۔

نازلین بیگم نے فوراً سے عدیل کی نظر اُتاری۔۔۔۔

اور سب گھر سے روانہ ہوئے۔۔۔۔

۔۔۔

آنیا اور فیروز صاحب اس وقت یزدانی مینشن میں تھے کیونکہ التمش نے ضد کی تھی کہ آنیا کا نکاح اُسکی طرف ہو۔۔۔۔

التمش میر اور علی سارے کام دیکھ رہے تھے نکاح کا انتظام لون میں کروایا گیا تھا اور ابھی تینوں ڈھیلی سی شرٹ اور ٹراؤزر پہنے کام میں لگے ہوئے تھے جبکہ فیروز صاحب اور یزدانی صاحب دونوں ایک سائڈ پر کرسی میں بیٹھے بات چیت کر رہے تھے۔۔۔۔

یار میر آٹھ جا بہت کام پڑے ہے اور تو بیٹھا ہوا ہے۔۔۔ علی نے غصے سے میر کو بولا جو ابھی ہی نیچے زمین پر بیٹھا تھا۔۔۔

سالے ابھی ساری لائیٹس لگوا کر بیٹھا ہوں۔۔۔ تھوڑا سانس تو لینے دے۔۔۔ میر نے بھی غصے سے علی سے کہا۔۔

جبکہ التمش ان دونوں کی نوٹنکی دیکھ رہا تھا کام تو ور کر کر رہے تھے جنکو التمش نے بلوایا تھا ان دونوں کو تو صرف اُنکی نگرانی پر لگوایا تھا۔۔۔

ویسے میں بھی تھک گیا ہوں۔۔۔ علی بھی بولتا ہوا میر کے پاس بیٹھ گیا۔۔۔

او تو آپ دونوں تھک گئے ہے کون ساہل چلایا ہے تم دونوں نے صرف اُن لوگوں کو دیکھنے اور کام صحیح سے کروانے کا بولا ہے اور تھک تو ایسے گئے ہو جیسے تم دونوں ہی سارا کام کیا ہے۔۔۔ التمش جو ٹیبلز لگوا رہا تھا طنزیہ بولا۔۔۔

اوہ بھائی جیسے ورکر تو نے بلائے ہے نہ ہو گیا کام کبھی کوئی لائٹ الٹی لگا رہا ہیں تو کبھی کوئی پھولوں کا بیڑہ غرق کر رہا ہے۔۔۔۔۔۔ میر نے التمش کی طرف ہاتھ اٹھا کر کہا۔۔۔

چلو اٹھو ٹائم نہیں ہے تین بج گئے ہے پانچ بجے شروع ہونا ہے فنکشن جلدی سے کام کرو اور اپنا یہ چپراسیوں والا حلیہ بدلو۔۔۔۔التمش نے بولا

یار کیسی بیویاں ہے یہ نہیں شوہر باہر کام کر رہا اپنے ہاتھوں سے ٹھنڈا جوس ہی بنا کر دے جائے۔۔۔میر نے اپنا دکھڑا رویا کل جب سے وہ مناہل کو یہاں واپس چھوڑ کر گیا تھا اُس کے بعد سے نہ اُس سے بات ہوئی اور نہ وہ دکھائی دی ۔۔۔۔۔۔۔

اچھا۔۔التمش نے اپنی مسکراہٹ لبوں تلے دبائیں کیونکہ پیچھے ہی مناہل جوس ٹرے میں لئے کھڑی تھی۔۔۔

ہاں نہ اب اگر انکی جگہ میری پورانی والی گرل فرینڈ ہوتی تو بھاگ رہی ہوتی میرے پیچھے۔۔۔۔ میر کا دماغ شاید کچھ زیادہ ہی گھوما ہوا تھا اسی لئے ایسی بات کر رہا تھا اسکی بات پر مناہل کا رنگ سرخ پڑا تھا۔۔۔۔

التمش بھائی۔۔۔۔۔ مناہل نے تیز آواز میں التمش کو پُکارا۔۔۔۔

اسکی آواز پر میر کا چہرہ فق ہوا تھا۔۔۔۔۔

یہ لے جوس پیے۔۔۔۔۔ مناہل نے جوس پر زور دیتے ہوئے بولا اور ایک گلاس التمش کی طرف بڑھایا۔۔ جسے التمش نے مسکراہٹ ضبط کرتے اپنے ہونٹوں سے لگایا۔۔۔۔

جبکہ علی بھی اپنی مسکراہٹ کو ضبط کر رہا تھا۔۔۔۔

مناہل نے ایک گلاس علی کو دیا۔۔۔

بیگم یہ میرے لئے ہو گا نا یقیناً۔۔۔ میر نے زبردستی مسکراتے ہوئے ٹرے میں موجود بچے ہوئے گلاس کی طرف اشارہ کیا۔۔ جبکہ وہ مناہل کی خونخوار نظریں اپنے چہرے پر اچھی طرح محسوس کر رہا تھا۔۔۔

کس نے کہا میاں جی یہ آپ کے لئے ہے۔۔۔۔ یہ میرا ہے آپکو تو آپکی گرل فرینڈ آ کر پلائے گی جوس بیوی تو بہت ظلم کرتی ہے آپ پر۔۔۔۔ مناہل نے اپنے دانت پیستے ہوئے کہا جیسے اُسکے دانتوں کے بیچ میں میر ہو۔۔۔۔

اور کہتی ہوئی واپس اندر کی طرف بڑھ گئی۔۔۔

مناہل کے جاتے ہی علی اور التمش کا قہقہہ گونجا۔۔۔

جبکہ میر اُن دونوں کو بعد میں دیکھنے کا اشارہ کرتا ہوا مناہل کی طرف بھاگا۔۔۔

وہ جو اندر جانے لگی تھی اُسکا ہاتھ پکڑ کر اُس کے سائڈ پر لا کر دیوار سے پن کیا۔۔۔

جبکہ مناہل جو غصے میں بر براتی ہوئی اندر جا رہی تھی اس اچانک افتاد پر بھونچا کر رہ گئی۔۔۔

کیا حرکت ہے۔۔۔۔ابھی مناہل نے اپنا جملہ پورا کیا بھی نہیں تھا جب میر نے اُسکے لبوں کو اپنی گرفت میں لیا۔۔۔۔

گلاس سمیت ٹرے اُسکے ہاتھ سے گری تھی۔۔۔میر نے کچھ دیر بعد اسکو چھوڑا تو مناہل نے اپنی سانس بحال کی۔۔۔

مناہل نے غصے بھری نظروں سے اُسے دیکھا۔۔۔

یار بیگم مذاق تھا وہ تم سنجیدہ ہو گئی دنیا کی کوئی لڑکی بھی تمھاری جگہ نہیں لے سکتی۔۔۔اور یہ جو میں نے کیا ہے یار بہت تھک گیا تھا تو اپنی تھکن اُتاری ہے۔۔۔۔

میر نے پہلے دھیمے لہجے میں اُسے مناتے ہوئے کہا آخر میں بے شرمی سے اُسے آنکھ مارتے ہوئے کہا۔۔۔

جب مناہل نے اُسے زور سے ڈھکا دیا اور اپنا پاؤں زور سے اُسکے پاؤں پر مار کر اندر بھاگی۔۔۔۔

اوہ تیری لگ گئی یار۔۔۔۔ میر اپنا پاؤں پکڑ کر زور سے بولا۔۔۔۔

ان دونوں کو تو بتاتا ہُوں میں۔۔۔۔ میر کو علی اور التمش یاد آئے تو اپنے دانت پیستا ہوا اُن کی طرف گیا۔۔۔

سالوں پتہ تھا نہ تمہیں وہ میرے پیچھے کھڑی ہے پھر بھی مجھے نہیں بتایا۔۔۔ میر نے غصے میں کہا۔۔۔ جب علی نے اُسکے پیٹ پر مکّہ مارا۔۔۔

چل زیادہ رولا ناڈال کام کر۔۔۔التمش نے کہا جس پر وہ بھی کام میں مصروف ہو گیا۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔،۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔،۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔،۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔،۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔،۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔،۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔،۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔،

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ہانیہ کمرے میں داخل ہوئی تو آنیا گھبرائی سی بیٹھی تھی جبکہ ایزل مناہل اور منہا اُس کو چھیڑنے میں لگی ہوئی تھی۔۔۔جبکہ ان میں سے کوئی بھی تیار نہیں تھا تیار تو ہانیہ بھی نہیں ہوئی تھی۔۔۔۔۔

آف لڑکیوں کب تیار ہونا ہے تم تینوں نے اور ابھی پولر والی انے والی ہے آنیا کو تیار کرنے جلدی جلدی جاؤ تیار ہو جا کر۔۔۔۔ہانیہ نے تینوں کو ڈانٹا

۔۔۔۔

اچھا ٹھیک ہے بھابھی۔۔۔تینوں منہ بناتی ہوئی کمرے سے چلی گئی انکا اور ارادہ تھا آنیا کو مزید چھیڑنے کا۔۔۔۔

ہانیہ آرام سے ایزل کے پاس بیٹھی جو بیڈ پر اپنے گھٹنے اپنے سینے سے لگائے اُسکے گرد بازو باندھے بیٹھی ہوئی تھی۔۔۔۔

بالوں کی چٹیاں بنائے اُسکے چہرے پر اضطراب سا تھا۔۔۔۔

آنیا کیا ہوا ہے۔۔۔تم خوش نہیں ہو اس رشتے سے۔۔۔۔۔

ہانیہ نے اُسکے گال پر ہاتھ رکھ کر پوچھا۔۔۔

نہیں بھابھی میں خوش ہوں اپنے بابا کو اور دکھ بھی نہیں دے سکتی لیکن۔۔۔۔آنیا نے ہانیہ کا وہی ہاتھ پکڑا کہا۔۔۔۔

لیکن کیا بتاؤ مجھے کوئی بھی بات ہے تو۔۔۔۔ہانیہ نے اُسکے ہاتھ پر دباؤ دیتے ہوئے کہا۔۔۔

بھابھی عدیل مجھ جیسی لڑکی کو قبول کر لے گے۔۔۔۔اور پتہ نہیں اُنکی مرضی ہے بھی یا نہیں اس رشتے میں۔۔۔۔۔آنیا نے ہانیہ کو اپنا مسلہ بتایا۔۔۔یہی باتیں تھی جو اسکو چین نہیں لینے دے رہی تھی۔۔۔۔

مجھ جیسی لڑکی سے کیا مراد ہے تمہارا۔۔۔ تم نے کوئی ایسا کام نہیں کیا ہے ہاں تم سے غلطی ہوئی تھی تم نے ایک غلط انسان پر بھروسہ کیا تھا لیکن اتنی بڑی غلطی بھی نہیں ہے تم قصوروار تب ہوتی جب تم اُسکے ساتھ بھاگ جاتی یہ کوئی ایسا قدم اٹھالیتی جس سے بابا کی عزت پر سوال اٹھتا۔۔۔۔۔

تم نے اُسکے بارے میں بابا کو بتایا تھا تمھاری غلطی نہیں ہے میری جان ۔۔۔۔۔ہانیہ نے اُسے پیار سے سمجھایا۔۔۔۔

اور رہی بات عدیل کی وہ تم سے بہت محبت کرتا ہے بچپن سے تمہارا نام اُسکے نام کے ساتھ لیا جاتا تھا وہ تو تمہیں بچپن سے اپنا مانتا آیا ہے۔۔۔۔ہانیہ کی بات پر آنیا کی آنکھیں حد درجہ پھیل گئی۔۔۔۔

ایسا کیسے ہو سکتا ہے بھابھی۔۔۔۔آنیا نے حیرانی سے پوچھا۔۔۔۔

ایسا ہی ہے میری جان وہ تم سے محبت کرتا ہے۔۔۔۔ہانیہ کی بات پر ایک سکون سا آنیا کو محسوس ہوا ایسا لگا دماغ اور دل سے سارا بوجھ اُتر گیا ہو۔۔۔۔

چلو پولر والی انے والی ہے جلدی سے فریش ہو جاؤ ٹھیک ہے میں تمہارا سامان یہاں رکھ رہی ہوں۔۔۔۔

ہانیہ نے اُسکا ہاتھ پکڑ کر اٹھایا۔۔۔آنیا بھی اب سکون سے فریش ہونے چلی گئی اُسکے دماغ میں جتنی بھی الجھنے تھی وہ سلجھ گئی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔

ہانیہ جلدی سے آنیا کا سارا سامان رکھتے ہوئے اپنے کمرے میں چلی گئی تھی۔۔۔۔۔

فوراً سے اپنا ڈریس لے کر وہ فریش ہونے گئی۔۔۔۔۔

پنک رنگ کی کرتی جو اُسکے گھٹنوں سے اوپر تھی جس پر گولڈن رنگ سے نگینوں کا کام ہوا تھا آستینوں پر بھی فل کام ہوا تھا نیچے کھلا پاجامہ پہنے گیلے سرا پے کے ساتھ وہ باہر ائی تھی۔۔۔۔۔ پاجامہ کے بارڈر پر کام ہوا تھا جبکہ نیٹ کا دوپٹہ تھا جس کے بارڈر پر بھاری بیل تھی جبکہ بیچ میں جگہ جگہ موتیوں سے پھول بنے ہوئے تھے

آکر وہ شیشے کے سامنے کھڑی ہوئی۔۔۔۔ یہ رنگ اُسکی گوری رنگت پر خوب بج رہا تھا۔۔۔۔

ہانیہ نے ابھی اپنے بال سکھانے کے لئے ڈرائیر اٹھایا ہی تھا کہ التمش عجلت میں کمرے میں داخل ہوا لیکن ہانیہ کو دیکھ کر اُسکے قدم رک گئے۔۔۔۔۔۔۔

التمش اچھا ہوا آپ آ گئے جلدی سے تیار ہو جائے وقت دیکھے۔۔۔۔

ہانیہ کی بولتی زبان کو بریک لگی جب التمش ایک ہی جست میں اُس تک پہنچا تھا اور اُسکی قمر میں ہاتھ ڈال کر اُسکا رخ اپنی طرف کیا تھا۔۔۔۔

کیا ہو گیا التمش۔۔۔۔ہانیہ نے حیران لہجے میں پوچھا وہ اسکی حرکت پر بوکھلا گئی تھی۔۔۔۔

بیگم تھوڑا رحم کھائے اپنے معصوم شوہر پر اس طرح بجلیاں گرائے گی تو مر ہی جاؤں گا میں۔۔۔۔

التمش کی بات پر ہانیہ نے فوراً سے اُسکی طرف دیکھا۔۔۔

ایسے نہیں بولے التمش ایک آپ ہی ہے میرے پاس اللہ نہ کرے آپ کو کچھ ہو۔۔۔ہانیہ نے اُسکے سینے پر سر رکھ کر کہا۔۔۔۔

اچھا چلے جا کر فریش ہو جائے۔۔۔ٹائم نہیں ہے بلکل بھی۔۔۔۔التمش جو ہانیہ کا سر اٹھا کر اُسکے چہرے پر جھکنے لگا ہی تھا ہانیہ نے اُس سے دور ہوتے ہوئے کہا۔۔۔

اور اُسکا رخ واشروم کی طرف کر کے اُسکی قمر پر زور لگا کر اُسے واشروم کی طرف لے گئی۔۔۔۔

بدلہ لونگا میں۔۔۔التمش نے واشروم کے گیٹ پر رُک کر ہانیہ سے کہا ۔۔۔اور فریش ہونے چلا گیا۔۔۔۔

ہانیہ نے اُسکی بات پر اپنی آنکھیں گھمائیں اور واپس شیشے کے سامنے کھڑے ہو کر اپنے بال سکھانے لگی۔۔۔۔

ابھی تھوڑی دیر ہی ہوئی تھی کہ ہانیہ اپنی آنکھوں میں کاجل لگا رہی تھی جب التمش کی آواز پر اُسکا ہاتھ کانپا۔۔۔اُسکا کاجل پورا اپھیل گیا آنکھوں کے باہر ایک لمبی سی لائن بن گئی۔۔۔۔

اتنی دیر کی خاموشی میں التمش کی آواز اچانک سے انے پر وہ ڈر گئی تھی۔۔۔۔

آں ں ں التمش میں آپکا خون کر دونگی کیا مسلئہ ہے۔۔۔ہانیہ نے غصے سے کہا۔۔۔

کیا ہو گیا بیگم چیخ کیوں رہی ہو۔۔۔۔ میرے کپڑے باہر رہ گئے تھے اسی لئے آواز دی۔۔۔۔۔

التمش کو سمجھ نہ آیا وہ اُس پر کیوں چیخی تھی۔۔۔۔

ہانیہ نے غصے سے التمش کے کپڑے اٹھائے اور غصے سے بولی۔۔۔

یہ لے پکڑے اپنے کپڑے۔۔۔۔

ہانیہ کی بات پر اور اُسکا غصّہ محسوس کر کے التمش نے شرافت سے اپنا ہاتھ باہر کر کے کپڑے لے لیا ورنہ اُسکا ارادہ کچھ اور تھا۔۔۔۔۔۔۔

ہانیہ نے واپس شیشے کے سامنے آکر اپنا کاجل صحیح کیا اور تیار ہونے لگی۔۔۔۔

ابھی وہ اپنی لپسٹک لگا رہی تھی جب التمش نے واشروم سے باہر تولیے سے اپنے بال سکھاتے ہوئے ہانیہ کو آواز دی۔۔۔۔ایک بار پھر خاموشی کے بعد التمش کے تیز آواز سے بولنے پر ہانیہ کا ہاتھ لرزہ اور لپسٹک اُسکے ہونٹ سے لے کر گال تک چلی گئی۔۔۔۔۔

ہانیہ نے اپنی آنکھیں بند کی اور غصے سے لپسٹک ڈریسنگ ٹیبل پر پٹھکی۔۔۔۔۔

التمش یزدانی اب بچ جائے آپ مجھ سے آپکی وجہ سے بار بار میرا چہرہ خراب ہو رہا ہے۔۔۔۔ہانیہ نے غصے سے بولتے ہوئے پرفیوم اٹھا کر التمش کی طرف پھینکا جو فوراً سے جھکا تھا۔۔۔۔

جبکہ ہانیہ کی شکل دیکھ کر اُسکی ہنسی نکل گئی تھی۔۔۔

اب تو بچ جائے آپ ایک تو آپکی وجہ سے یہ ہوا ہے اور آپ ہنس رہے ہیں رُک جائے۔۔۔ہانیہ نے جب اُسکی ہنسی دیکھی تو اسکو اور غصّہ ایا ادھر اُدھر کچھ ڈھونڈنا چاہا۔۔۔جب سائڈ پر پڑا واس اٹھایا۔۔۔۔

بیگم سوری یار میری غلطی کیا تھی دیکھو یہ رکھ دو فنکشن میں نیلا پیلا منہ لے کر جاؤ گا تو سب کیا سوچے گے۔۔۔التمش نے ہانیہ سے بچتے ہوئے کہا جو اُسکے سر پر واس بجانے کا موقع ڈھونڈ رہی تھی۔۔۔۔۔

اور یہ جو آپکی وجہ سے میری تیاری خراب ہوئی اُسکا کچھ نہیں۔۔۔۔۔۔ہانیہ نے بھرائی آواز میں کہا اور واس رکھ کر صوفہ پر منہ پھولا کر بیٹھ گئی

۔۔۔۔۔۔

جبکہ اسکی بھرائی آواز سن کر التمش فوراً سے اُسکے پاس آیا اور اُسکا چہرہ اپنے دونوں ہاتھوں میں تھاما۔۔۔

میری جانم اُداس نہ ہواؤ آج تمہیں التمش یزدانی تیار کرے گا۔۔۔
التمش کی بات پر ہانیہ نے التمش کی طرف دیکھا۔۔۔

جس پر التمش نے ہانیہ کا ہاتھ پکڑ کر اُسے ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے کیا اور پھر آرام سے ٹشو سے اُسکی پنک لپسٹک صاف کی۔۔۔۔۔

ویسے ان لبوں کو رنگ دینے کے لئے میری شدت بھی کافی ہے۔۔۔التمش نے خمار بھرے لہجے میں کہا۔۔۔اور ہانیہ کے لبوں پر انگھوتا پھیرا۔۔۔

التمش۔۔۔ہانیہ نے غصے سے کہا۔۔۔

اچھا اچھا ٹھیک ہے۔۔۔التمش نے بولتے ہوئے ہانیہ کے لبوں پر پورے دیہان کے ساتھ لپسٹک لگائی۔۔۔جبکہ آنکھوں پر مسکارا ابھی لگایا۔۔۔۔

پھر آرام سے اُس کے سر پر اچھی طرح حجاب باندھا۔۔۔۔

پن لگا کر التمش نے ہانیہ کے ماتھے کو عقیدت سے چوما۔۔۔جو سارا وقت ایک مسکان کے ساتھ التمش کو دیکھ رہی تھی۔۔۔۔

ہانیہ نے ایک نظر شیشے میں دیکھا وہ تیار ہو گئی تھی اور پیاری بھی لگ رہی تھی۔۔۔۔۔

ویسے التمش آپکو حجاب باندھا کیسے اتا ہے۔۔۔۔ہانیہ نے اتنا پرفیکٹ حجاب دیکھتے ہوئے پوچھا۔۔۔

جب ایزل چھوٹی تھی تب اُسکے باندھا کرتا تھا میں پھر تمہارے انے کے بعد تھوڑا بہت اور سیکھا تا کہ ایک دن خود تمہیں حجاب باندھ سکو۔۔۔۔۔

التمش نے ہانیہ کے پیٹ کے گرد ہاتھ باندھ کر اُسکے کندھے پر اپنی تھوڑی جمائی۔۔۔۔۔

ہانیہ نے پیچھے پلٹ کر التمش کے بال سیٹ کیا اُسکے قف لنک باندھے اور اُس پر پرفیوم لگایا۔۔۔۔
غرض یہ کہ التمش کی پوری تیاری ہانیہ نے کی۔۔۔۔۔

جبکہ التمش مسکراتا ہوا اپنی شریک حیات کو دیکھ رہا تھا جو اُسکی جنت کی ساتھی تھی جس نے اُسے اور اُسکے گھر کو سنبھال لیا تھا۔۔۔۔

فری کہاں ہے۔۔ التمش نے ہانیہ کا دوپٹہ اُسکے کندھے پر ڈالتے ہوئے پوچھا۔۔۔

وہ نیچے دادی کے پاس ہے۔۔۔ چلے ہم بھی چلتے ہے۔۔۔ ہانیہ نے التمش کو بتایا جس پر اُس نے اثبات میں سر ہلایا اور ہانیہ کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں تھامے کمرے سے باہر نکلا۔۔۔

بے اختیار دونوں کے دلوں سے الحمدللہ نکلا۔۔۔وہ اللہ کے شُکر گزار تھے جس نے اُن دونوں کو ملایا تھا۔۔۔اُنکی زندگی میں آسانیاں پیدا کی تھی

۔۔۔۔۔۔۔۔۔

انیا نے ایک نظر خود کو شیشے میں دیکھا تھا اور وہ ساکت ہوئی تھی اُس پر خوب حسن چڑھا تھا۔۔۔

آسمانی رنگ کی فروک پہنے جو اُسکے پاؤں کو چھو رہی تھی آسمانی رنگ کا ہی دوپٹہ سر پر سیٹ کیے۔۔۔
بالوں کی چٹیاں بنائے جن میں پھول لگائے گئے تھے آگے کی طرف کئے سوفٹ میکپ میں ہلکی سی جیولری پہنے جس میں ایک چھوٹی سی بندیاں تھی کانوں میں چھوٹی سی جھمکیاں پہنے گلے میں نازک سا ہار پہنے وہ ایک گڑیا سی

لگ رہی تھی۔۔۔۔ہاتھوں میں صرف انگوٹھیاں پہنی تھی کیونکہ آستین فل تھی اسی لئے چوریاں نہیں پہنی تھی۔۔۔۔۔۔

اوئے ہوئے۔۔۔۔ یہ لڑکی کتنی کمال لگ رہی ہے۔۔۔۔ منہا نے اندر کمرے میں اتے ہوئے سیٹی بجاتے ہوئے کہا اسکی بات پر پہلے سے سرخ گال اور سرخ ہو گئے آنیا کے۔۔۔۔

جبکہ اُسکے پیچھے ہی مناہل اور ایزل تھے جنہوں نے آنیا کو دیکھتے ماشاللہ کہا تھا۔۔۔۔

وہ تینوں بھی ہانیہ کی طرح ہی کی ڈریسنگ میں تھی بس ایزل کے سوٹ کا رنگ پیچ تھا مناہل کا جامنی جبکہ منہا کا سفید۔۔۔۔

منہا اور مناہل نے بیچ کی مانگ نکال کر بالوں کی چٹیاں کر رکھی تھی اور مانگ میں ایک چھوٹی سی بندیاں لگائی ہوئی تھی۔۔۔۔اسکی علاوہ کانوں میں چھوٹے سے بندے پہنے ہلکے ہلکے میکپ میں وہ بھی غضب ڈھا رہی تھی

۔۔۔۔

جبکہ ایزل نے ہانیہ کی طرح سر پر حجاب لے رکھا تھا۔۔۔۔

آج تو ہم نے سب کے دلوں پر بجلیاں گرانی ہے۔۔۔۔منہا نے ایک نظر اپنے اور باقی سب کے سراپے پر ڈال کر اپنی ایک آنکھ دبا کر کہا۔۔۔۔اسکی بات پر ایزل اور مناہل نے نفی میں سر ہلایا۔۔۔۔

ہانیہ بھی اندر کمرے میں ائی ان چاروں کو دیکھ کر اُسکے منہ سے بھی ماشاللہ نکلا تھا۔۔۔۔

جبکہ اُن سب نے بھی ہانیہ کو دیکھ کر یہی کہا تھا اب وہ سب تھی اور اُن سب کی باتیں۔۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔،۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔،۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔،۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔،۔

۔۔۔۔۔۔۔۔،۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔،۔۔۔۔۔۔۔۔،۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔،۔۔۔

۔۔۔۔۔،۔۔۔۔

میرے ہی گھر میں مجھ سے پوچھا بنا اب غیر لوگوں کے فنکشن کئے جائے گے۔۔۔ مسز یزدانی نے غصّہ سے اپنی ہیل پہنتے ہوئے کہا۔۔۔
اُنہیں بہت ناگوار گزرا تھا یہ سب۔۔۔

اُنکی بات پر یزدانی صاحب نے اپنی آبرو اچکا کر اُنکی طرف دیکھا۔۔۔

غیر نہیں ہے وہ میرا دوست ہے اور آنیا میری بیٹی جیسی ہے۔۔۔۔یزدانی صاحب کی بات پر انہوں نے اپنی آنکھیں گھمائیں۔۔۔۔۔

مہمان بھی آ رہے ہیں اُمید کرتا ہوں ایسی کوئی حرکت نہیں کرے گی جس سے میری عزت خراب ہو اور آپکی بھی۔۔۔۔یزدانی صاحب نے سختی سے کہا۔۔۔۔

اُنکی بات پر مسز یزدانی نے اپنا سر ہلایا۔۔۔ویسے بھی انہوں نے اپنی دوستوں کو بھی دعوت دی تھی اور وہ کچھ بھی اُلٹا سیدھا کر کے اپنی امیج نہیں خراب کر سکتی تھی۔۔۔۔۔

۔۔۔۔۔۔,۔۔۔۔۔۔۔۔,۔۔۔۔۔۔۔,۔۔۔۔۔,۔۔۔۔۔۔۔۔۔

۔,۔۔۔۔۔۔,۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔,۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔,۔۔۔۔۔۔

۔۔۔,۔۔۔۔

التمش جب باہر آیا تو سب کام ہو چکے تھے سامنے ایک سٹیج لگایا گیا تھا جہاں پر آسمانی اور سفید پھولوں سے بیک گراؤنڈ بنایا گیا تھا جبکہ نکاح کے لئے درمیان میں ایک اسٹینڈ بھی بنایا گیا تھا جس پر بھی آسمانی اور سفید پھولوں کی لڑیاں لگائی گئی تھی۔۔۔۔

سورج تقریباً ڈوب ہی چکا تھا ہلکا ہلکا اندھیرا ہونے کو تھا ایسے میں ٹیبل پر موجود نیلے رنگ کی چھوٹی سی لائیٹس جلتی ایک الگ سا سماں بنا رہی تھی ہلکی ہلکی روشنی میں یہ منظر آنکھوں کو خیرہ کر رہا تھا۔۔۔۔

سب چیزوں کو دیکھتے ہوئے التمش کی نظر ایک ٹیبل پر پڑی جہاں پر میر اور علی بیٹھے ہوئے تھے یہ کہنا زیادہ بہتر ہو گا کہ لاش کی طرف تقریباً لیتے ہوئے تھے۔۔۔۔

تم دونوں نے کب تیار ہونا ہے مہمان اتے ہی ہونگے۔۔۔۔
التمش نے ان دونوں کی طرف دیکھتے حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔۔۔

جس پر میر نے غصے بھری نظروں سے اُسے دیکھا۔۔۔

خود تو راجہ صاحب چلے گئے تھے کام چھوڑ کر باقی سب ہمیں دیکھنا پڑا آپکا ہی انتظار کر رہے تھے کہ آپ آئے اور ایک بار کھانا۔ دیکھ لے تاکہ ہم اپنے غلام اپنا بکھاریوں والا حلیہ بدل لے۔۔۔۔

میر نے التمش پر طنز کی بوچھاڑ کر دی۔۔۔۔۔

اچھا اچھا بس کر جاؤ تم دونوں تیار ہو جاؤ میں دیکھ لونگا سب۔۔۔۔ التمش نے ان دونوں سے کہا۔۔۔

احسان ہے آپکا۔۔۔ میر نے کہا اور دونوں تیار ہونے چلے گئے۔۔۔۔

۔۔۔۔۔۔،۔۔۔۔۔۔۔۔،۔۔۔۔۔۔۔۔۔،۔۔۔۔۔ ۔۔۔۔۔،۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔،۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔،۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔،۔۔ ۔۔۔۔۔۔

یزدانی مینشن پر گاڑی رکنے پر اُسے ایک پل کے لئے حیرت ہوئی لیکن پھر یاد آیا نازلین بیگم نے اسکو بتایا تھا کہ نکاح ہانیہ کی طرف ہونا ہے وہ چاہتا تو نہیں تھا لیکن آخری موقع پر کچھ بول بھی نہیں سکا۔۔۔۔۔

سب گاڑی سے اُترے۔۔۔اندر داخل ہوئے تو میر علی التمش صرف وہاں پر کھڑے تھے فیروز صاحب کو بھی پلین میں شامل کیا گیا تھا اسی لیے انکو سامنے ویلکم کے لئے نہیں بلایا تھا۔۔۔۔

میر التمش اور علی بھی عادل کی طرح سفید کرتے شلوار میں ملبوس تھے جبکہ عدیل کو آسمانی رنگ کی واسکٹ پہنادی تھی۔۔۔۔۔۔۔

سب نے مل کر عدیل کو گلے لگایا سب کو دیکھ کر عدیل بھی مسکرا گیا۔۔۔

سب اندر بڑھ گئے جبکہ رمشا صرف کھڑی التمش کو دیکھی جا رہی تھی۔۔۔۔

التمش نے جب اُسکو اپنی طرح دیکھتا پایا تو اُسے الجھن ہوئی۔۔۔۔۔وہ فوراً سے اندر کی طرف بڑھ گیا اُسے یہ لڑکی پتہ نہیں کیوں صحیح نہیں لگتی تھی۔۔۔۔

جبکہ رمشا یوں نظر انداز ہونے پر جلتی رہ گئی وہ اتنا تیار صرف التمش کے لئے ہوئی تھی وہ التمش کا ماضی جان چکی تھی کہ اُسکی ماضی میں کتنی گرل فرینڈ رہی تھی اسی لئے وہ سمجھتی تھی التمش اُسکی طرف بھی دیکھے گا اُسکی طرف بھی اپنے قدم بڑھائے گا لیکن وہ یہ بات بھول گئی تھی کہ اب التمش کے وجود پر اُسکے دل پر صرف اور صرف ہانیہ کا حق ہے۔۔۔۔۔

----------,------------,---------------

-----,-------------,------------,--------

--------,

برات آگئی۔۔۔ منہا جو کھڑکی میں کھڑی تھی فوراً سے پلٹ کر بولی۔۔۔اُسکی بات پر آنیا کا دل تیز دھڑکتا شروع ہو گیا تھا۔۔۔۔

اُس نے اپنے آپ سے وعدہ کیا تھا وہ اس رشتے کو پوری طرح نبھائے گی۔۔۔۔

اچھا تم لوگ یہی رہنا میں اتی ہوں دیکھ کر۔۔۔۔۔۔

ہانیہ بولتی ہوئی باہر نکلی۔۔۔۔

ہانیہ نے لون میں آکر پھوپھو کو سلام کیا اور جاکر التمش کے پاس کھڑی ہو گئی جو اسٹیج پر ہی کھڑا تھا۔۔۔۔

یزدانی صاحب اور فیروز صاحب بھی عدیل سے مل کر واپس چلے گئے تھے جبکہ مسز یزدانی اپنی دوستوں کے ساتھ تھی وہ کسی سے بھی نہیں ملی تھی۔۔۔۔

جانم تمہیں نہیں لگتا ہمیں عدیل کو بتا دینا چاہئے۔۔۔۔التمش نے ہانیہ کے قریب انے پر اُسکا ہاتھ اپنی گرفت میں لے کر پوچھا۔۔۔

جی نہیں جانم کی زندگی اُسے تھوڑا سبق ملنا چاہئے کہ اپنی محبت سے اتنی جلدی پیچھے نہیں ہٹنا چاہیئے۔۔۔ہانیہ نے دوسرے ہاتھ سے التمش کا بازو پکڑتے ہوئے کہا۔۔۔

جبکہ کوئی دور کھڑا حسد بھری نظروں سے ان دونوں کو دیکھ رہا تھا۔۔۔۔

یہ تمھاری بہو تو بہت خوبصورت ہے۔۔۔ مسز یزدانی کی ایک دوست نے ہانیہ کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔۔

جس پر مسز یزدانی ایک نظر ہانیہ کی طرف دیکھا جو التمش کے ساتھ کھڑی واقعی پیاری لگ رہی تھی۔۔۔۔

کیا فائدہ اتنی خوبصورتی کا بیوہ تھی وہ۔۔۔ مسز یزدانی کی ایک اور دوست نے منہ بناتے ہوئے کہا۔۔۔

اسکی بات پر مسز یزدانی کو شدید سبکی کا احساس ہوا۔۔۔

کیا ہم لوگ کوئی اور بات کر سکتے ہیں۔۔۔انہوں نے سخت لہجہ میں کہا ۔۔۔ جہاں تھوڑی دیر پہلے اُنہیں ہانیہ تھوڑی سی اچھی لگی تھی وہی اب زہر لگ رہی تھی۔۔۔۔

کچھ لوگ ہوتے ہیں جنہیں دوسروں کو جج کرنے سے اُن کے گھر کے معاملات میں ٹانگ اڑانے سے۔۔۔انکے ماضی کو کھور دینے سے مزہ اتا ہے اور اصل میں انہی کی وجہ سے ایک ہستا بستا گھر بھی اجر جاتا ہے۔۔۔

---------,---------,---

------,-----------,-----------,----,-----

--,------,----------,--

نکاح کا وقت ہوا تو التمش نے ہانیہ کو بولا۔۔۔

ہانیہ فوراً اُسے اندر گئی۔۔۔

کب آنیا کو لا کر عدیل کے ساتھ بٹھایا کب دونوں کا نکاح ہوا عدیل کو کچھ نہیں پتہ تھا اُسکے دماغ میں اس وقت آنیا اور اُس کے ساتھ بتائے پل ایک فلم کی مانند گھوم رہے تھے۔۔۔۔

جبکہ اس سارے وقت میں آنیا کا دل ایسا تھا جیسے ابھی باہر نکل آئے گا۔۔۔

میر اور علی تو منہا اور مناہل کو دیکھتے سب کچھ بھول ہی گئے تھے۔۔۔ جبکہ عادل کی نظریں ابھی ایزل پر جم گئی تھی جو منہا سے ہنستے ہوئے بات کر رہی تھی۔۔۔۔

فری بیٹا آجاؤ ماما کو تنگ مت کرو۔۔۔۔ ہانیہ نے فری کو کہا جو اُسکے ہاتھ ہی نہیں آرہی تھی ابھی وہ اُسے آسیہ بیگم کے پاس سے کئی تھی تاکہ اُسے کچھ کھلا دے۔۔۔۔

پکڑ لیا ماما نے شیطان بچا۔۔۔ ہانیہ نے اُسے پکڑ کر اُسکے گال کو کھینچتے ہوئے بولا۔۔۔۔

یہ تمہاری بچی ہے۔۔۔ ایک عورت جو یقیناً مسز یزدانی کی جاننے والی تھی آکر ہانیہ سے پوچھا۔۔۔

جی بلکل میری بچی ہے۔۔۔۔ہانیہ کو انکا ایسا سوال سمجھ نہیں ایا۔۔۔۔

لیکن جہاں تک مجھے پتہ ہے التمش اور تمھاری شادی کو شاید تین یہ چار ماہ ہوئے ہے۔۔۔۔۔۔

انہوں نے اچھنبے سے پوچھا۔۔۔

جبکہ انکی بات پر ہانیہ سمجھ گئی تھی وہ کیا کہنا چاہتی ہے۔۔۔۔

اوہ میں تو بھول گئی تمھاری تو یہ دوسری شادی ہے یہ ضرور پہلے شوہر کا بچہ ہو گا ہے نہ۔۔۔۔۔۔
انہوں نے تمسخرانا لہجے میں کہا۔۔۔

یہ التمش یزدانی کی اولاد ہے فری التمش یزدانی ۔۔۔آپ یہاں پر مہمان گئی مہمان بن کر رہے ۔۔۔ جائے کھائے پیئے ۔۔۔اور دوسروں کی غیبت کرے ۔۔۔ میری بیوی سے بات کرنے کی کوشش بھی مت کی جئے گا ۔۔۔

التمش کی سخت آواز پر جہاں ہانیہ نے سکون کا سانس خارج کیا وہی وہ عورت بھی اپنی عزت افزائی پر منہ بناتی ہوئی چلی گئی ۔۔۔۔

آجاؤ بابا کی جان بابا اپنی گڑیا کو کھانا کھلائے گے ۔۔۔التمش نے ہانیہ کی گود سے فری کو لیا ۔۔۔

چلو جانم تم بھی کچھ کھالو ۔۔۔التمش نے ہانیہ سے کہا جس نے اثبات میں سر ہلایا اور اُسکے ساتھ ایک ٹیبل پر بیٹھ گئی ۔۔۔۔

اب بس ہانیہ باپ بیٹی کا لاڈ دیکھ رہی تھی اور دل سے اپنے رب کی شکر گزار تھی۔۔۔۔

ـــــ،ـــــــــــ،ـــــــــــــــــ،ــــــــ،ـــــــــ

ـــــــ،ــــــــــــ،ـــــــــــــ،ـــــــــ،ــــــ

ــــ،ـــــ

کیا بات ہے بیگم اب بھی ناراض ہے آپ۔۔۔ میر نے مناہل کے پاس اتے کہا جو مسکرا کر ایزل اور منہا سے بات کر رہی تھی۔۔۔

میر کے انے پر وہ دونوں اپنی مسکراہٹ دباتی ہوئی وہاں سے چلی گئی۔۔۔

میں کیوں ہونگی ناراض آپ سے۔۔۔ مناہل نے مسکراتے ہوئے کہا۔۔۔

سچ میں مطلب تمہیں صبح کی بات پر بُرا نہیں لگا۔۔۔ میر کو اُسکی مسکراہٹ کچھ ٹھیک نہیں لگی۔۔۔۔

لگا تھا بُرا۔۔۔ لیکن پھر مجھے خیال آیا کہ وہ آپکا ماضی تھا میں آپکا آج اور کل ہوں وہ اپنی گرل فرینڈ تھی اور میں آپکی بیوی ہوں۔۔۔۔ بیوی اور گرل فرینڈ میں بہت فرق ہوتا ہے۔۔۔۔۔

آپ پر میرا حق ہے اور ہمیشہ میرا ہی رہے گا۔۔۔۔۔۔
مناہل نے اپنی بات میر کی آنکھوں میں دیکھ کر کہیں۔۔۔ میر کو اسکی بات پر بیساختہ اُس پر پیار ایا۔۔۔۔۔

اور تمہارا میر کبھی بھی تمہاری حق تلفی نہیں کرے گا۔۔۔

میر نے اُسکی ناک اپنی دو انگلیوں سے دباتے ہوئے کہا۔۔۔۔

مجھے بھوک لگ رہی ہے میر۔۔۔ مناہل نے معصومیت سے کہا۔۔۔

اچھا چلو وہ دیکھو بھابھی اور التمش وہاں ہے ہم بھی وہی چلتے ہے۔۔۔ میر نے ہانیہ اور التمش کی طرف دیکھ کر کہا جو دونوں کھانا کھا رہے تھے۔۔۔۔۔۔

-------،-----،--------------،------،-------،-----،--

------------،----،-----،-----------،----

----،-----

آنیا اسٹیج پر عدیل کے ساتھ بیٹھی اپنی حالت کو کنٹرول کرنے کی کوشش کر رہی تھی۔۔۔۔

یہ وہی جانتی تھی نکاح نامے پر دستخط کرتے ہوئے اُسے کتنی شدت سے عدنان کی یاد ائی تھی اج اس موقع پر اُسے شدت سے اپنا بھائی یاد ایا تھا۔۔

لیکن پھر التمش کا ہاتھ اپنے سر پر محسوس کر کے اس کو سکون ملا۔۔۔ التمش نے اُسکے بھائی ہونے کا یقین دلایا تھا۔۔۔

ابھی بھی وہ یہ سوچ رہی تھی کہ شاید عدیل اُس سے کوئی بات کرے گا لیکن عدیل ایک روبوٹ کی طرح وہاں بیٹھا ہوا تھا۔۔ اُس نے ایک بار بھی آنیا کی طرف نہیں دیکھا تھا اور یہ ایک بات پھر سے آنیا کو بیچین کر گئی تھی۔۔۔۔

فیروز صاحب، یزدانی صاحب آسیہ بیگم اور نزلین بیگم ایک ساتھ بیٹھے اپنے بچوں کی خوشی دیکھ رہے تھے۔۔۔ جبکہ فیروز صاحب کی آنکھیں نم تھی اُنہیں بھی آج شدت سے عدنان کی یاد ائی تھی لیکن التمش نے جس طرح بیٹا بن کر انکا ساتھ دیا تھا وہ التمش کے مشکور ہو گئے تھے۔۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔،۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔،۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔،۔۔۔۔۔۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔،۔۔۔۔۔۔۔۔۔،۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔،۔۔۔

۔۔،۔۔۔۔۔

کیا ہم ناچیز آپ دونوں حسین ترین لڑکیوں کے ساتھ بیٹھ سکتے ہیں۔۔۔۔

علی کی بات پر منہا نے منہ بنایا جبکہ ایزل نے ہلکے سے اثبات میں سر ہلایا وہ دونوں ابھی کھانا کھانے کے لئے ہی بیٹھی تھی جب علی اور عادل وہاں آئے ----

ایزل تو آج عادل کی نظروں کی وجہ سے پزل ہو رہی تھی جو اُسکے چہرہ کا طواف کر رہی تھی-----

ویسے کتنی ناانصافی ہے نہ سب کے کپل ہے ایک میں ہی ہوں جو اکیلا ہُوں--- علی نے میر اور التمش کی طرف دیکھ کر کہا جو اپنی اپنی بیویاں لئے ایک ٹیبل پر بیٹھے کھانا کھا رہے تھے---

کس نے بولا ہے اکیلے رہو ڈھونڈ لو کوئی مل جائے گی--- منہا نے اپنی آنکھیں گھمائیں-----

نہیں ڈھونڈ تو میں چکا ہُوں پر لڑکی ہے بہت نخرے والی مان ہی نہیں رہی۔۔۔۔ علی نے منہا کی طرف دیکھ کر دلکش انداز سے کہا۔۔۔اسکی بات پر منہا نے اپنی مسکراہٹ چھپانے کے لئے گلاس کو منہ لگایا۔۔۔

سچی بھائی کون ہے وہ اپنے مجھے نہیں بتایا۔۔۔ایزل نے خوش ہوتے ہوئے کہا۔۔ جبکہ عادل اسکا خوشی سے دمکتا چہرہ دیکھ رہا تھا۔۔۔۔

بتاؤ گا نہیں گڑیا ملواؤں گا تمہیں۔۔۔عادل نے اپنے دانتوں کی نمائش کرتے ہوئے کہا۔۔۔

ویسے ایزل کے لئے بھی اب کوئی ڈھونڈ لینا چاہئے۔۔۔ منہا نے ایزل کو کہنی مارتے ہوئے اپنی ایک آنکھ دبا کر کہا۔۔۔

اسکی بات پر ایزل نے اسکو آنکھیں دکھائی۔۔۔۔۔۔

عادل کے ساتھ ویسے تمھاری جوری اچھی لگے گی۔۔۔۔۔ منہا نے مسکراتے ہوئے کہا۔۔اسکی بات پر جہاں ایزل کی آنکھیں حد درجہ پھیلی وہی عادل جو کھانا کھا رہا تھا اُسے زور کا پھندا لگا۔۔۔۔

صبر کر جا بھائی ہماری لڑکی اتنی بری بھی نہیں جو تیرا نوالا ہی اٹک گیا۔۔۔ علی نے اُسکی پیٹھ تھپتھپاتے ہوئے کہا۔۔۔

لڑکی تو واقعی بری نہیں ہے۔۔۔عادل نے پانی کا گلاس واپس رکھتے ہوئے ایزل کی طرف دیکھ کر کہا۔۔۔

اوہ۔۔۔

اسکی بات پر علی اور منہا نے ایک ساتھ ہوٹنگ کی۔۔۔جبکہ ایزل کا رنگ فوراً سے سرخ پڑا وہ فوراً سے وہاں سے اٹھ کر التمش کی ٹیبل پر جا کر بیٹھ گئی

۔۔۔۔۔

جبکہ عادل مسکرا کر رہ گیا۔۔وہ اپنے دل میں ہلچل محسوس کر چکا تھا جو اس لڑکی کے اس پاس ہونے سے اُسے محسوس ہوتی ہے۔۔۔۔۔

التمش اور ہانیہ سب کے ساتھ بیٹھے ہی تھے کہ التمش کے اوپر پانی گر گیا۔۔۔

التمش کیا کرتے ہیں آپ میں بول رہی تھی مجھے دے دیں فری کو لیکن نہیں۔۔۔۔ہانیہ نے التمش کی طرف دیکھ کر کہا جس کا کُرتا گیلا ہو گیا تھا

۔۔۔۔۔

کوئی بات نہیں تم بیٹھو میں بس بدل کر ایا ٹھیک ہے۔۔۔التمش ہانیہ کو بولتا ہوا اندر کی جانب چلا گیا۔۔۔۔

ہانیہ بھی واپس فری کو لے کر بیٹھ گئی۔۔۔

رمشا جو کب سے التمش کو ہانیہ کے ساتھ دیکھ کر جل رہی تھی فوراً سے التمش کے پیچھے گئی۔۔۔۔

کسی اور کی تو نظر نہیں گئی اُس پر لیکن مسز یزدانی نے اُسے جاتے ہوئے دیکھ لیا۔۔۔وہ کب سے اُسے ہی دیکھ رہی تھی جس کی نظریں ایک پل کے لئے بھی التمش سے نہیں ہتی تھی۔۔۔

مسز یزدانی سب سے اسکیوز کرتی ہوئی اندر کی جانب بڑھ گئی۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔،۔۔۔۔۔۔۔،۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔،۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

،۔۔۔۔۔۔۔۔،۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔،۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔،۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔،۔۔

۔۔۔۔۔،۔۔۔

التمش نے کمرے میں جاتے ہی اپنی قمیض اتار کر بیڈ پر رکھی اور خود ڈریسنگ روم میں چلا گیا۔۔

دروازہ کھلنے کی آواز پر اُسے لگا ہانیہ اندر آئی ہے۔۔۔

اچھا ہوا جانم تم آگئی جلدی سے آ کر مجھے کپڑے دے دو مجھے سمجھ نہیں آ رہا کیا پہنو۔۔۔۔۔التمش نے وارڈروب، میں منہ دیے کہا۔۔۔

رمشا آرام سے التمش کے کمرے میں داخل ہوئی تھی پہلے اُس نے بیڈ پر رکھی التمش کی شرٹ کو دیکھا ایک مسکراہٹ کے ساتھ وہ ڈریسنگ روم کی طرف بڑھی۔۔۔

التمش کو شرٹ لیس دیکھ کر بھی وہ بے شرموں کی طرح اُسکی طرف دیکھے جا رہی تھی۔۔۔

التمش کی آواز پر وہ ہوش میں ائی اُسکے لہجے میں ہانیہ کے لئے پیار دیکھ کر اُسے ہانیہ سے شدید نفرت سی محسوس ہوئی۔۔۔۔

کوئی جواب نہ انے پر التمش نے جیسے ہی پیچھے مڑ کر دیکھا تو رمشا کو دیکھ کر اُس کے ماتھے پر بل پڑے۔۔۔۔

تم یہاں کیا کر رہی ہو اور تمیز نہیں ہے کسی کے کمرے میں ایسے نہیں گھستے۔۔۔۔ التمش تیزی سے بولتا ہوا باہر نکلا اور بیڈ پر سے قمیض اٹھا کر فوراً سے پہنی۔۔۔۔۔

التمش کو غصے میں دیکھ کر رمشا کا پورا بدن لرزہ۔۔۔۔

وہ میں۔۔۔۔ میں۔۔۔۔

کیا میں میں۔۔۔۔سیدھی طرح بولوں کیا کر رہی تھی تم اندر۔۔۔التمش تیز آواز میں ڈھاڑا۔۔۔۔

میں آپ سے بہت پیار کرتی ہوں بہت زیادہ۔۔۔ہانیہ سے بھی زیادہ آپ مجھ سے شادی کر لے۔۔۔۔رمشا کو سمجھ نہ آیا کیا کہے اسی لیے فوراً سے التمش کے قریب آکر اُسکا ہاتھ پکڑ کر بولی۔۔۔۔

التمش نے اسکو خود سے دور جھٹکا اور ایک تھپڑ رکھ کر اُسکے منہ پر مارا۔۔۔۔

رمشا نیچے زمین پر گری۔۔۔۔

دماغ تمہارا تمھاری جگہ ہے یہ نہیں کیا فضول بولی جا رہی ہوں شادی شدہ ہوں میں۔۔۔اور بہت پیار کرتا ہوں اپنی بیوی سے۔۔۔

التمش کی تیز آواز پر رمشا کو لگا اُسکے کان پھٹ جائے گے۔۔۔۔

ہاں ہو گئی ہوں پاگل مجھے صرف آپ چاہیئے۔۔ہے کیا اُس ہانیہ میں بیوہ ہے وہ ناٹک کرتی ہے سب کی فکر کا۔۔۔میں اسکو ماردونگی اگر آپ میرے نہیں ہوئے تو۔۔۔وہ نہیں میں آپکو دیسر و کرتی ہوں۔۔۔۔رمشا تیز آواز میں بولی۔۔۔جب التمش نے اُسکا گلا پکڑا اور اسکے دیوار سے لگایا۔۔۔۔۔

جبکہ گلے پر گرفت وقت کے ساتھ ساتھ بڑھتی جا رہی تھی۔۔۔۔

میری بیوی ہے میری محبت ہے وہ اُسکے خلاف ایک لفظ نہیں سنو گا

۔۔۔اُس کا ایک بال بھی اگر تمھاری وجہ سے ٹوٹا باخدا عبرت ناک انجام

کرونگا تمہارا۔۔۔۔

آئندہ میری بیوی بچی یہ میرے پاس نظر بھی ائی تو سیدھا جہنم واصل کرونگا

۔۔۔۔

التمش نے اُسکا سرخ پڑتا چہرہ دیکھ کر اسکو چھوڑا۔۔۔۔۔

سمجھ ائی۔۔۔التمش تیز آواز میں ڈھاڑا

جس پر کھانستے ہوئے رمشا نے اثبات میں سر ہلایا۔۔۔

دفعہ ہوا اب یہاں سے۔۔۔التمش کے کہنے پر رمشا تیزی سے اُسکے کمرے سے نکلی تھی۔۔۔اُسکے جانے کے بعد التمش نے اپنا ماتھا سہلایا تھا اُسے اُمید تھی اب وہ لڑکی کچھ الٹا سیدھا نہیں کرے گی۔۔۔۔

لیکن یہ بس اُسکا خیال تھا۔۔۔

رمشا تیزی سے کمرے سے نکلی تھی کہ کمرے کے باہر کھڑی مسز یزدانی کو دیکھ کر اُسکا رنگ سفید پڑا۔۔۔

یہ لو میرا کارڈ کل صبح گیارہ بجے مجھے ملنا اور گھر جا کر کال ضرور کرنا جو تمہیں چاہیئے وہ میں تمہیں دلوا سکتی ہوں۔۔۔۔

اور ہاں اپنا حلیہ ٹھیک کر کے باہر جانا۔۔۔

مسز یزدانی بولتی ہوئی جانے کے لئے مڑی۔۔۔ لیکن رُک کر رمشا کو دیکھا اور کہا۔۔۔

رمشا حیرت سے کارڈ کی طرف دیکھ رہی تھی پھر اُسکے چہرے پر ایک مسکراہٹ آگئی۔۔۔ جو یقیناً کسی کے حق میں بہتر نہیں تھی
التمش جلدی سے فریش ہو کر باہر ایا تھا جہاں پر ہانیہ باقی سب کے ساتھ بیٹھی ہوئی تھی۔۔۔

ہانیہ کو دیکھ کر ایک سکون سا محسوس ہوا۔۔۔۔

کہاں رہ گئے تھے التمش اتنی دیر لگادی۔۔۔۔ ہانیہ نے پریشانی سے کہا۔۔۔

ہاں وہ بس مجھے کپڑے سمجھ نہیں آرہے تھے کیا پہنو تم کیوں پریشان ہو۔۔۔۔۔۔

التمش نے اُسکے چہرے پر پریشانی دیکھ کر کہا۔۔۔۔

وہ پھوپھو نے ضد لگادی ہے کہ اُنہیں رخصتی بھی چاہیئے۔۔۔ہانیہ نے فکر مندی سے کہا۔۔۔

تواس میں کیا برائی ہے۔۔۔التمش کو سمجھ نہیں آیا وہ کیوں پریشان ہے۔۔۔۔

التمش آنیا تیار نہیں ہونگی ابھی۔۔۔اور ابھی تو عدیل کو پتہ بھی نہیں اُسکا نکاح آنیا سے ہوا ہے۔۔۔۔۔

تو جانم اس میں پریشان ہونے والی کوئی بات نہیں ہے آنیا سمجھدار ہے وہ سمجھ جائے گی اور جب عدیل آنیا کو اپنی دلہن کے روپ میں دیکھا گا تو وہ بھی خوش ہو جائے گا یہ بولوں نہ تم نے عدیل کو اور تنگ کرنا تھا اسی لئے پریشان ہو رہی ہو۔۔۔۔التمش نے اُسکے گال کھینچتے ہوئے کہا۔۔۔

اور واقعی میں وہ عدیل کو اور تنگ کرنا چاہتی تھی التمش کی بات پر منہ بنا گئی۔۔۔۔۔

چلو اب۔۔۔التمش نے ہانیہ کا ہاتھ پکڑا اور اُسے اسٹیج پر لے گیا جہاں سب پہلے ہی چلے گئے تھے۔۔۔۔

آنیا کو جب سے ایزل نے آکر یہ بتایا تھا اُسکی رخصتی بھی ہو رہی ہے۔۔۔تب سے اُسکے ہاتھ پسینے سے بھر رہے تھے۔۔۔

جبکہ عدیل کو ان سب سے کوئی فرق نہیں پڑا تھا جب نازلین بیگم نے اسکو رخصتی کا بولا تھا تب بھی وہ بس اثبات میں سر ہلا گیا تھا۔۔۔

-------,-------------,------------,-------

----,----------,----------,-----------,----

------,---

رخصتی کا وقت آیا تو التمش نے آنیا کے سر پر قرآن رکھا۔۔

عدیل پہلے ہی جا کر گاڑی میں بیٹھ گیا تھا۔۔۔اُسکی اس حرکت پر نزلین بیگم کو سب کے سامنے شرمندگی محسوس ہوئی۔۔۔

آنیا فیروز صاحب کے گلے رکھ کر خوب روئی تھی۔۔۔ہانیہ نے اُسے سمنبھالا تھا اور پھر گاڑی میں بٹھایا تھا۔۔۔

ایک نازک وجود کا اپنے برابر میں بیٹھنے پر عدیل نے ضبط سے اپنی مٹھیاں بھینچی اُسے اب وحشت سی ہونے لگی تھی ان سب سے۔۔۔عادل نے آکر ڈرائیونگ سیٹ سمنبھالی اور نازلین بیگم فرنٹ سیٹ پر بیٹھ گئی۔۔۔

آنیا اج اپنے بابا کے گھر سے عدیل کا گھر بسانے چل بسی ایک نئے سفر پر لیکن کیا یہ سفر آسان ہونا تھا۔۔۔۔

-----،--------،----------،-------

-----،-------،---------،----------،-------،---

--،--،-

ہانیہ سب کچھ سمیت کراب کمرے میں ائی تھی---میر اور علی کو بھی التمش نے روک لیا تھا---کیونکہ رات بہت ہو گئی تھی---

ہِانیہ کمرے میں ائی تو التمش کو بیڈ پر تکیہ سے پشت لگائے کسی گہری سوچ میں گم پایا---

التمش رمشا کی وجہ سے پریشان تھا کہ کہیں وہ ہانیہ کو کوئی نقصان نہ پہنچا دے ---رمشا کی بات پر التمش کے دل میں ڈر بیٹھ گیا تھا کہیں ہانیہ اُسے کسی غلط فہمی کی بنا پر چھوڑ نہ دے---

التمش کیا ہوا ہے۔۔۔ہانیہ نے التمش کے کندھے پر ہاتھ رکھتے ہوئے پوچھا۔۔

ہانیہ کی آواز پر التمش اپنی سوچوں سے باہر ایا اور اُسکا ہاتھ پکڑ کر اپنے پاؤں سمیت کر اُسے بٹھایا۔۔۔

جانم تمہیں مجھ پر بھروسہ ہے۔۔ التمش نے ہانیہ کا ہاتھ اپنے دونوں ہاتھوں میں تھام کر ہانیہ سے پوچھا۔۔

کیا ہوا ہے التمش۔۔۔۔ہانیہ کو سمجھ نہ ایا التمش کیوں ایسے پوچھ رہا تھا۔۔۔

جانم میں پوچھ رہا ہوں تمہیں مجھ پر بھروسہ ہے۔۔۔۔

التمش نے اپنی بات دوہرائی۔۔۔۔

ہاں پر کیوں پوچھ رہے ہے۔۔۔ہانیہ نے نہ سمجھی سے پوچھا۔۔۔

جانم کبھی بھی کوئی بات تمہیں میرے بارے میں پتہ چلے یہ کوئی بھی تمہیں میرے بارے میں کچھ بھی بولے تم نے مجھ سے آکر بات کرنی ہے۔۔۔میں کبھی تم سے جھوٹ نہیں بول سکتا نہ کبھی بولوں گا۔۔

التمش نے ہانیہ کا ہاتھ چومتے ہوئے کہا۔۔

التمش ادھر دیکھے۔۔۔مجھے آپ پر پورا بھروسہ ہے اور مجھے کبھی ضرورت نہیں ہے کہ میں کسی سے آپ کے بارے میں پوچھو۔۔۔مجھے پتہ ہے میرا شوہر کیسا ہے کیسا نہیں اُسکے بارے میں اچھی طرح جانتی ہوں میں کسی

تیسرے کی کوئی بھی بات جو آپکے خلاف ہو میں کبھی اُس بات پر یقین نہیں کرونگی۔۔۔۔۔

ہانیہ نے التمش کے گال پر ہاتھ رکھ کر نرمی سے کہا۔۔۔۔

ہانیہ کی بات پر التمش نے اثبات میں سر ہلایا۔۔۔

میں جلدی سے فریش ہو کر آجاؤ۔۔ہانیہ نے التمش سے کہا اور اُسکے اثبات میں سر ہلانے پر وہ فریش ہونے چلا گئی۔۔۔۔۔

ہانیہ فریش ہو کر باہر ائی۔۔۔تو دیکھا التمش سو رہا تھا شاید وہ صبح سے کافی تھک گیا تھا۔۔۔۔

ہانیہ نے اُسکے ماتھے کو چوما پھر اُسکے برابر میں لیٹ گئی۔۔۔

ہانیہ کے لیٹتے ہی التمش نے اپنا بازو ہانیہ کے پیٹ سے گزارا۔۔۔اور اپنا چہرہ اُسکی گردن میں چھپایا۔۔۔

ہانیہ نے مسکراتے ہوئے اپنی گردن جھکا کر التمش کو دیکھا پھر اُسکے بالوں میں اپنی اُنگلیاں چلانے لگی۔۔۔

جلد ہی وہ بھی نیند کی وادی میں چلی گئی تھی۔۔۔۔۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔،۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔،۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔،

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔،۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔،۔۔۔۔۔۔۔۔۔

۔۔۔۔۔۔،۔

ایزل اپنے بیڈ پر لیتی ہوئی عادل کے بارے میں سوچ رہی تھی آج اُسکی نظروں میں ایزل کو اپنے لیے صاف محبت نظر ائی تھی۔۔۔۔

اور پھر اُسکا بولا گیا جملہ اُسکی شوخ نظریں۔۔۔۔ایزل نے مسکراتے ہوئے اپنی آنکھیں موندلی۔۔۔۔

علی اب میں تیرا منہ توڑ دونگا۔۔۔اگر اب تیرے موبائل کی آواز تیز ہوئی تو۔۔۔۔

میر نے اپنے منہ سے تکیہ ہٹا کر علی کو کہا جو اپنے موبائل میں ٹک ٹوک دیکھ رہا تھا۔۔۔

ایک تو اچھی خاصی بیوی ہے میری اُس کے پاس ہونے کے بجائے میں یہاں ہوں۔۔۔۔

میر نے جھنجھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔۔۔

جبکہ علی کو پتہ تھا اسکو غصّہ کس بات پر ہے۔۔۔۔۔

بیٹا جی ابھی اپکی رخصتی نہیں ہوئی ہے اسی لیے اتنا فری ہونے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔۔۔۔

علی نے میر سے کہا۔۔۔

مجھے تو اب تُجھ سے ڈر لگنے لگا ہے کہیں آدھی رات کو مجھے مناہل بھابھی نہ سمجھ کر چپٹ جانا۔۔۔۔

علی نے ڈرتے ہوئے کہا۔۔۔

چپ کر جاتو اپنی شکل دُھو کر آ تُجھ سے اچھا تو یہ تکیہ ہے میں اسکو مناہل سمجھ کر گلے لگا سکتا ہوں پر تُجھے کبھی نہیں۔۔۔۔

میر نے تکیہ کو اپنے گلے لگاتے ہوئے کہا۔۔۔

علی نے اسکی بات پر نفی میں سر ہلایا اور دوبارہ اپنے موبائل میں مصروف ہو گیا جبکہ میر بھی آنکھیں بند کر کے سو گیا۔۔۔

--------,-----------,--------,----------

-----,---------,----------,----------,--

--,------

نازلین بیگم نے آنیا کو عدیل کے کمرے میں بیٹھا دیا۔۔۔

جیتی رہو بیٹا ہمیشہ خوش رہو۔۔۔ نازلین بیگم نے اُس کے ماتھے پر پیار کرتے ہوئے کہا۔۔۔ اور گھونگھٹ اُس کے چہرے پر ڈال دیا۔۔۔۔

میں عدیل کو بھیجتی ہوں۔۔۔۔۔ وہ بولتی ہوئی باہر چلی گئی۔۔۔۔

جبکہ آنیا اپنی اُنگلیاں چٹخنے لگی۔۔۔۔۔

تھوڑی دیر بعد ہی دروازہ کھلنے کی آواز آئی۔۔۔۔

آنیا کا دل تیزی سے دھڑکنے لگا۔۔۔۔

عدیل نازلین بیگم کے کہنے پر اندر آیا تھا۔۔۔

پنک جوڑے میں ملبوس ایک نازک وجود کو اپنے بستر پر پورے حق سے براجمان دیکھ کر اُس نے ایک لمبی سانس لی۔۔۔۔

اور سامنے صوفے پر بیٹھ گیا۔۔

۔

مجھے آپ سے کچھ بات کرنی ہے۔۔۔۔عدیل نے اپنی نظریں جھکائے کہا۔۔۔۔

جی۔۔۔آنیا کے جلدی سے کہا پھر اپنی زبان کو دانتوں میں دبایا۔۔۔

اسکی آواز پر عدیل نے حیرت سے سر اٹھایا۔۔۔۔

گھونگھٹ سے دکھائی دیتے صرف اُسکے ہونٹ اور تھوڑی دیکھ کر عدیل جلدی سے صوفہ سے اٹھا اور ایک ہی جست میں آنیا کا گھونگھٹ ہٹا گیا۔۔۔

تم۔۔۔عدیل نے حیرت سے کہا۔۔۔

جبکہ آنیا بھی اُسکی حرکت پر حیرت سے اُسے دیکھ رہی تھی۔۔۔۔

عدیل کو ہلکے ہلکے سب سمجھ ایا اُسکی شادی آنیا سے ہی ہوئی ہے لیکن بلال۔۔۔۔

تمھاری شادی تو بلال سے ہونی تھی۔۔۔عدیل کو سمجھ نہ ایا کیا بولے اسی لیے جو منہ میں ایا بول گیا۔۔۔

اسکی بات پر آنیا کی آنکھیں نمکین پانی سے بھر گئی۔۔۔۔۔

آنیا کیا ہوا ہے رومت مجھے بتاؤ کیا ہوا تھا۔۔۔عدیل نے اُسکی آنکھیں صاف کرتے ہوئے پیار سے پوچھا۔۔۔

آنیا نے اُسے آرام سے سب بتایا۔۔۔۔

جبکہ عدیل کا دل تو جیسے زندہ ہو گیا تھا آنیا کو اپنے پاس اپنی بیوی کے روپ میں دیکھ کر۔۔۔۔۔

کوئی بات نہیں جو ہوا سو ہوا۔۔۔پرانی باتوں کو اب یاد نہیں کرنا ٹھیک ہے۔۔۔۔۔

عدیل نے آنیا کا ہاتھ تھام کر کہا۔۔۔۔

جس پر آنیا نے اثبات میں سر ہلایا۔۔۔۔

اس رشتے کو سنجیدہ لینے کی ضرورت نہیں ہے میں جانتا ہوں تم مجھ سے محبت نہیں کرتی اس لئے تم پر کوئی دباؤ نہیں ہے۔۔۔۔

تم رہنا چاہو اس رشتے میں تو رہ لینا۔۔۔ورنہ کوئی زبردستی نہیں ہے۔۔۔۔۔

عدیل نے زبردستی مسکراتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔۔

اگر میں بولوں مجھے نہیں رہنا ابھی آزاد کر و تو کیا کر و نگے۔۔۔۔آنیا نے اُسکی بات پر اسپاٹ چہرے کے ساتھ کہا۔۔۔۔۔۔

اسکی بات پر عدیل کی دھڑکن جیسے رُک گئی تھی۔۔۔۔

عدیل نے اُسکی آنکھوں میں دیکھا۔۔۔اور پھر جب بولا اُس کے لہجے میں ایک اذیت سی تھی۔۔۔۔

کر دونگا آزاد تمھاری خوشی اگر اُسی میں ہے تو۔۔۔۔۔عدیل نے بولنے کے بعد اپنا چہرہ جھکا لیا۔۔۔۔

اور تمھاری محبت اُسکا کیا۔۔۔۔آنیا نے عدیل کا جھکا چہرہ اٹھایا۔۔۔۔

میری محبت اُسکا کیا وہ تو اتنے عرصے سے تمہیں نظر نہیں ائی تو اب بھی نظر انداز کر دو۔۔۔۔۔

عدیل کو حیرت ہوئی کیا وہ جان گئی تھی پھر تلخی بھرے لہجے میں گویا ہوا۔۔۔

اپنی محبت کا احساس دلایا جاتا ہے میں نے کہیں پڑھا تھا کہ جب کسی سے محبت ہو تو سامنے والے کو بتاؤ کہ تم اُس سے محبت کرتے ہو تب ہی اگلے انسان کو محسوس ہو گا نہ کہ کوئی تمہیں اتنا چاہتا ہے پھر اُس کے دل میں بھی تمہارے لئے محبت پیدا ہو گی۔۔۔۔

اور میں یہی مانتی بھی ہوں۔۔۔۔اور چاہا جانا کسے اچھا نہیں لگتا۔۔۔۔

آنیا نے ویسے ہی عدیل کے گال پر ہاتھ رکھ کر کہا۔۔۔۔

لیکن تم مجھ سے محبت نہیں کرتی۔۔۔میں تم پر کوئی بوجھ نہیں ڈالنا چاہتا۔۔۔

عدیل نے آنیا کا ہاتھ اپنے چہرے سے ہٹاتے ہوئے کہا۔۔۔

کون سی محبت کی بات کر رہے ہیں آپ وہ محبت تب ہی ختم ہو گئی تھی جب مجھے لگا میری عزت کو خطرہ ہے۔۔۔اور یہ رشتا بوجھ ہے مجھ پر کس نے کہا آپ سے پورے دل سے میں نے نکاح نامے پر دستخط کیے تھے۔۔۔۔
جب سے مجھے یہ پتہ لگا تھا میری شادی ہو رہی ہے میں اپنے دل و دماغ سے نہ محرم کا خیال نکال چکی تھی۔۔۔

آپ میرے محرم ہے ٹھیک ہے میں راستہ بھٹک گئی تھی لیکن میں نے اپنی عزت پر کوئی داغ نہیں لگنے دیا۔۔۔

آنیا نے نم آواز میں کہا۔۔۔

لیکن پھر بھی آپ نہیں سمجھتے مجھے اپنی بیوی اور بیوی کے حقوق نہیں بھی دیتے لیکن میں اپنے فرائض سرانجام دو نگی۔۔۔۔

آنیا نے مضبوط لہجے میں کہا اور بیڈ سے اُتری۔۔۔۔

اور بات سنے میری میاں بیوی کے رشتے میں محبت ہی سب کچھ نہیں ہوتی عزت بھی ہوتی ہے جو مجھے میرے لئے آپکی آنکھوں۔میں اچھی طرح نظر آگئی ہے محبت کا کیا ہے وہ بھی ہو ہی جاتی ہے لیکن مرتے دم تک میں صرف آپکی وفادار رہو گی۔۔۔

آنیا نے عدیل کے سامنے کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔۔

عدیل کو سمجھ نہ ایا کیا کرے۔۔۔

وہ آنیا کے سامنے کھڑا ہوا اور اُسکا ماتھا چوما۔۔۔اپنے محرم کا لمس محسوس کر کے آنیا کے اپنی آنکھیں بند کی۔۔۔۔۔

جاؤ تم چینج کر لو۔۔۔۔عدیل نے الگ ہوتے ہوئے بس اتنا ہی کہا۔۔۔

عدیل آپ میرے ماضی کی وجہ سے کر رہے ہیں نہ یہ سب۔۔۔۔آنیا جو کچھ اور عدیل کے منہ سے سننا چاہتی تھی اُسکی بات پر پر روتے ہوئے کہا۔۔۔

اسکے رونے پر عدیل نے اُسکی قمر میں ہاتھ ڈال کر اُسے اپنی طرف کھینچا آنیا سیدھا اُسکے سینے سے لگی۔۔۔۔

عدیل نے اُس کے لبوں پر اپنا شدت بھرا لمس چھوڑا۔۔۔۔

فضول سوچ اپنے دماغ سے نکال دو۔۔۔ تم میری ہو میرے پاس ہو میری بیوی ہو بس یہ بات میرے لئے ایک سکون ہے میں اپنے رب کہ بہت شکر گزار ہوں جو اُس نے مجھے میری محبت سونپ دی۔۔۔۔۔

عدیل نے آنیا کے لبوں کو آزاد کرتے اُس کے سرخ چہرے کو دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔

اب کوئی بات نہیں ہو گی پرانی صرف میں تم اور ہماری فیملی ہو گی کوئی ماضی نہیں ہو گا۔۔۔

ٹھیک ہے۔۔۔ عدیل نے اپنا ماتھا ہلکا سا آنیا کے ماتھے پر مارتے ہوئے کہا۔۔۔

اسکی بات پر آنیا نے اپنی آنکھیں بند کر کے اثبات میں سر ہلایا۔۔۔

تو نئی زندگی کی شروعات کرے اجازت ہے۔۔۔عدیل نے خمار بھرے لہجہ میں کہا۔۔۔

اسکی بات پر آنیا نے اپنی لرزتی ہوئی پلکیں اٹھا کر عدیل کی آنکھوں میں دیکھا اُسکی آنکھوں میں جذبات کی شدت دیکھ کر اُسکی پلکیں حیا سے جھک گئی۔۔۔۔

آنیا نے ہلکے سے اثبات میں سر ہلایا۔۔۔اور عدیل کے کندھوں پر اپنے ہاتھ رکھے۔۔۔

اس کی سپردگی دیکھتے ہوئے عدیل نے ایک سرور بھری مسکان کے ساتھ اُسے اپنی باہوں میں بھرا۔۔۔

آنیا نے اپنی آنکھیں بند کر کے عدیل کے سینے پر اپنا سر ٹکایا۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔،۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔،۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔،۔۔۔۔۔

۔۔۔،۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔،۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔،۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔،۔۔

۔۔۔۔،۔۔۔۔

رمشا آئینے کے سامنے بیٹھی اپنی گردن پر التمش کی انگلیوں کے نشان دیکھ رہی تھی۔۔۔

اُسے اُس پل اپنی موت صاف نظر آئی تھی۔۔۔

ایک نظر سامنے پڑے کارڈ پر ڈالی جہاں مسز یزدانی کا نمبر پڑا تھا۔۔۔۔

اتنی آسانی سے نہیں چھوڑ سکتی میں تمہیں۔۔۔اپنا تو بنا کر رہو گی چاہے اُسکے لئے ہانیہ کو بھی مارنا پڑے۔۔۔۔۔رمشا نے زہر خند لہجے میں کہا۔۔۔

اور کارڈ سے نمبر اپنے موبائل میں سیو کر کے مسز یزدانی کو میسج کیا۔۔۔۔۔

تھوڑی ہی دیر میں مسز یزدانی کا میسج اُسے موصول ہوا تھا جس میں کل ملنے کی جگہ کا ایڈریس بتایا گیا تھا۔۔۔۔

رمشا نے ایک نظر موبائل پر ڈالی اور پھر سونے کے لئے لیٹ گئی تھی۔۔۔۔۔

--------------,---------------,------------------,--------

-----,-------------,--------------,--------------,--

--,---------

صبح ہانیہ کی آنکھ کھلی تو التمش کی گرفت میں خود کو دیکھ کر وہ مسکرا گئی۔۔۔۔

التمش آٹھ جائے نماز کا ٹائم ہو گیا ہے۔۔۔ہانیہ نے اُسکے ماتھے سے اُسکے بال ہٹاتے ہوئے کہا۔۔۔۔

التمش اٹھ جائے۔۔۔ہانیہ نے التمش کے نہ اٹھنے پر اُس کے گال پر بوسا دیتے ہوئے کہا کتنا معصوم لگتا تھا وہ سوتا ہوا ہانیہ کو یکدم اُس پر پیار آیا تھا۔۔۔۔

ہانیہ نے کے لب اپنے گال پر محسوس کر کے التمش مسکرایا۔۔۔

جانم بہت پیار آرہا ہے اپنے اس غریب شوہر پر۔۔۔التمش نے آٹھ کر ہانیہ کے بال کان کے پیچھے کرتے ہوئے کہا۔۔۔۔

میرا یہ جو غریب شوہر ہے نہ یہ سوتا ہوا بہت معصوم لگتا ہی ہے اسی لئے مجھے اس معصوم پر پیار ایا۔۔۔

ہانیہ نے کہہ کر اپنے لب دانتوں تلے دبائیں۔۔۔

ہمم اور جاگتے ہوئے کیا لگتا ہے تمہیں یہ تمہارا غریب شوہر۔۔۔التمش نے اُسکی قمر میں ہاتھ ڈال کر اُسے اپنے نزدیک کرتے ہوئے پوچھا۔۔۔

جن ۔۔۔ہانیہ نے ہستے ہوئے کہا اور اُسکا حصار توڑ کر بھاگی ۔۔۔۔

رکو ذرا آج یہ جن تم پر چمٹ جائے گا۔۔۔۔التمش جو اپنی تعریف سننا چاہتا تھا ہانیہ کے الفاظ سن کر اُسکے پیچھے ایا۔۔۔

لیکن وہ زبان چیراتی ہوئی واشروم میں بند ہوئی۔۔۔۔

ہانیہ باہر ائی تو التمش وضو کیے جائے نماز لئے کھڑا تھا۔۔۔

ہانیہ کے ہاتھ میں جائے نماز پکڑا کر اُس نے بچھائی۔۔۔اور دونوں نے نمازِ فجر ادا کی۔۔۔۔

نماز پڑھ کر دونوں نے ایک دوسرے پر دعا پڑھ کر پھونکی۔۔۔پھر ساتھ فری کے کاٹ کی طرف آکر ساتھ اُس پر دعا پڑھ کر پھونکی۔۔۔۔

ایک دوسرے کو دیکھ کر دونوں مسکرائے۔۔۔۔ہانیہ نے التمش کے کپڑے نکالے پھر اپنے کپڑے نکالے کیونکہ اُنہیں آنیا کی طرف جانا تھا ناشتہ دینے کے لئے۔۔۔۔

اور باقی کام کرنے کے لئے باہر نکل گئی۔۔۔۔

التمش نے ایک نظر فری کو دیکھا جو گہری نیند میں تھی پھر تیار ہونے لگا

۔۔۔۔۔

-------،---------،--------،

------------،----------،------------،---------

،--------،---------،---------

ہانیہ جب باہر نکلی تو منہا مناہل اور ایزل پہلے سے باہر موجود آپس میں بات کر رہی تھی۔۔۔

ہانیہ کے انے پر اُن سب نے مل کر ناشتہ کا اہتمام کیا۔۔۔۔

ہانیہ نے سب بروں کو ناشتہ کروا دیا باقی سب نے عدیل کی طرف ہی جانا تھا اسی لئے کسی نے بھی ناشتہ نہیں کیا تھا کیونکہ نازلین بیگم نے فون پر بول دیا تھا۔۔۔

کہ سب ینگ پارٹی کا ناشتہ وہی ہے۔۔۔

التمش آسمانی رنگ کی شلوار قمیض میں اپنی گود میں فری کو لے کر نیچے ایا تھا۔۔۔

میر اور علی بھی آسمانی رنگ کی شلوار قمیض میں باہر نکلے۔۔۔تینوں نے ایک نظر خود کو دیکھا پھر ایک دوسرے کو اور پھر ہسنے کی آواز پر ہانیہ لوگوں کی طرف دیکھا۔۔۔

لوگ اپنی بیویوں کے ساتھ میچنگ کرتے ہے اور یہ آپس میں۔۔۔۔ منھا نے ہستے ہوئے کہا۔۔۔

کیوں بھائی یہ کس کتاب میں لکھا ہے کہ صرف بیویوں کے ساتھ میچنگ کر سکتے ہیں ہم تو جگر ہے جگر ہم بھی اپنے یاروں کے ساتھ میچنگ کر سکتے ہے

علی نے منہا کی بات پر کہا۔۔

جس پر اُن سب نے اثبات میں سر ہلایا۔۔۔

چلے پھر۔۔۔التمش نے ہانیہ کی طرف دیکھ کر کہا۔۔

کیا مطلب چلے۔۔۔میں تیار کہاں ہوئی ہوں اور ابھی تو ہم میں سے کوئی بھی تیار نہیں آپ لوگ بیٹھے ہم تیار ہو کر آتے ہیں۔۔۔

ہانیہ نے اپنی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔۔

لو مطلب ناشتہ کے ٹائم پر نہیں ہم وہاں کھانے کے ٹائم پر پہنچے گے ۔۔۔۔میر نے کہا۔۔۔

اسکی بات پر چاروں کی آبرواوپر کو ہوئی۔۔۔۔

پھر صبح اٹھ کر یہ سب آپ سب نے بنالینا تھا نہ ہم بھی پھر آپکی طرح بس تیار ہو کر اجاتے۔۔۔۔ مناہل نے ٹیبل کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا جہاں ہر چیز سلیقے کے ساتھ رکھی ہوئی تھی جو لے کر جانی تھی۔۔۔۔

میر نے تو چپ ہونے میں ہی عافیت جانی۔۔ہانیہ نے التمش کی گود سے فری کو لیا اسکو بھی تیار کرنا تھا پھر وہ سب تیار ہونے چلی گئ۔۔اور پیچھے وہ تینوں اپنی باتیں کرنے لگے۔۔۔۔

میں گاؤں جارہاہو۔۔۔ میر کی بات پر التمش اور علی نے اثبات میں سر ہلایا۔۔۔

بہتر یہی ہے کہ تم جاؤاور سچ بتادو سب کو۔۔۔ علی نے میر کا کندھے تھپتھپاتے ہوئے کہا۔۔۔

ہاں اور تم سب بھی میرے ساتھ جارہے ہو بلکہ ہم سب ساری فیملی جارہی ہے۔۔۔۔

میر نے کے کہنے پر علی اور التمش نے اُسکی طرف حیرت سے دیکھا۔۔۔

یاروں ایسے نہ دیکھو مجھے میرے باپ کی مار سے بچانا تو تم دونوں نے ہی ہے۔۔۔ میر نے ہنستے ہوئے کہا اسکی بات پر التمش اور علی بھی ہنس دیئے

۔۔۔۔۔۔

عدیل کی آنکھ کھلی تو اپنے پہلو میں اپنے جینے کی وجہ کو دیکھ کر جاندار مسکراہٹ نے چہرے کا احاطہ کیا۔۔۔

آنیا کی عدیل سے پشت کیے اُسکے بازو پر سر رکھے گہری نیند میں تھی۔۔۔

عدیل نے تھوڑا سا آٹھ کر اُس کے چہرے پر بکھرے بالوں کو کان کے پیچھے کیا۔۔۔

اور اُسکے گال پر اپنے لب رکھے۔۔۔

اور پھر اُسکے لب گال سے ہوتے ہوئے اُسکی گردن تک پہنچ گئے۔۔۔
آنیا عدیل کے لمس پر کسمسائی۔۔۔

اپنی گردن پر مونچھوں کی چبھن کو محسوس کر کے اپنی آنکھیں کھولی۔۔۔تو عدیل کو اپنی گردن پر لمس چھوڑتا دیکھ وہ شرم سے دوہری ہوئی۔۔۔

عد۔۔عدیل۔۔۔آنیا نے کپکپاتی آواز سے کہا۔۔۔

ہمم۔۔۔۔عدیل نے ہنوز اُسکی گردن میں منہ دیے کہا۔۔

صبح ہو گئی ہے۔۔۔۔آنیا نے ایک نظر دیوار پر لگی گھڑی کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔

وہ تو مجھے بھی پتہ ہے میری جان۔۔۔۔عدیل نے اُسکی بات پر مسکراہٹ ضبط کرتے اُسے سیدھا کر کے اُسکے چہرے کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔۔اور خود اُس پر جھک ایا۔۔۔

اپنی قربت میں ڈوبا اُسکا چہرہ جو شرم سے لال ہو رہا تھا۔۔۔۔۔۔

ہٹے پھر۔۔۔انیا نے اُسکی نظروں سے خائف ہوتے ہوئے کہا۔۔

اور اگر نہ ہٹو تو۔۔۔عدیل نے اُس کو زچ کرتے ہوئے اُسکے گال پر اپنا بھیگا لمس چھوڑا۔۔۔

عدیل ہٹ جائے باہر سب کیا سوچے گے دیر ہو رہی ہے۔۔۔آنیا نے اپنی پلکیں جھکا کر کہا اُسے عجیب سی شرم محسوس ہو رہی تھی۔۔۔۔۔۔

کچھ نہیں سوچے گے۔۔۔تم نے مارننگ رومانس نہیں سنا کیا ابھی میں نے وہ کرنا ہے۔۔۔عدیل نے مسکراہٹ ضبط کرتے ہوئے کہا۔۔۔

اسکی بات پر آنیا کی آنکھیں حیرت سے پھیلی۔۔۔۔

تو اتنی دیر سے کیا کر رہے تھے۔۔۔آنیا نے فوراً سے کہا لیکن عدیل کے چہرے پر شوخ مسکراہٹ اور آنکھوں میں ناچتی شرارت دیکھی تو اپنی زبان دانتوں میں دبائیں۔۔اور لحاف اپنے منہ تک دھک لیا۔۔۔

اسکی حرکت پر عدیل کا دلکش قہقہہ کمرے میں گونجا۔۔

تنگ نہ کرے نہ۔۔آنیا نے لحاف کے اندر سے ہی منمناتی آواز میں کہا۔۔۔

اچھا نہیں کر رہا لو ہٹ گیا میں۔۔اسکی آواز پر عدیل شرافت سے اُس پر سے اٹھا۔۔

آنیا نے ذرا سا لحاف اپنے چہرے سے ہٹا کر اُسے دیکھا جو اب المار ی سے کپڑے نکال رہا تھا۔۔۔

آنیا کے چہرے پر ایک شرمیلی مسکان اگئی وہ بیڈ سے اٹھی تو عدیل نے اُسکا ماتھا چوما اور اُسکے ہاتھ میں کالے رنگ کا کامدار جوڑا تھمایا۔۔۔

جاؤ جلدی سے فریش ہو جاؤ۔۔۔عدیل کے کہنے پر آنیا بھی جلدی سے فریش ہونے چلی گئی۔۔۔

عدیل بھی مسکراتا ہوا اپنے کپڑے نکالنے لگا وہ اللہ کا بہت شُکر گزار تھا جس نے اُسکی محبت اُس کو دے دی تھی۔۔۔وہ سرشار سے ہو گیا تھا آنیا کو پانے کے بعد۔۔۔۔

-------,-----------,---------,--------

-----,-------------,-------------,---

تین گاڑیاں یزدانی مینشن سے نکلی تھی۔۔۔التمش ہانیہ ایک گاڑی میں تھے جبکہ مناہل اور میر دوسری گاڑی میں تھی علی کے ساتھ منہا اور ایزل تھی۔۔

بلڈنگ کے باہر گاڑیاں رکی تو سب باہر نکلے۔۔۔التمش نے فری کو اپنی گود میں تھاما ہوا تھا جبکہ ہانیہ خالی ہاتھ تھی سارا سامان میر اور علی نے پکڑا تھا۔۔۔

التمش اور ہانیہ اندر گئے تو ایک جگہ کو دیکھ کر دونوں رک گئے۔۔۔یہ وہی جگہ تھا جہاں ہانیہ نے التمش کو تھپڑ مارا تھا۔۔۔

التمش ہانیہ نے ایک دوسرے کی طرف دیکھا۔۔۔

یار ویسے بہت زور سے مارا تھا تھپڑ تم نے۔۔۔التمش نے مظلوم شکل بنا کر کہا۔۔۔

حرکت بھی ایسی کی تھی اپنے کہ میرا دل چاہ رہا تھا دو تین اور ٹکاؤ ۔۔۔۔ہانیہ نے تھپڑ کا اشارہ کرتے ہوئے دانت پیس کر کہا۔۔۔

التمش نے اسکی بات پر خفگی سے اسکو گھور کر دیکھا۔۔۔جس پر ہانیہ نے اپنے کندھے اچکائے۔۔۔

اور سب لفٹ کی جانب بڑھے۔۔۔۔۔

------،-----------،------------،------

------،--------------،--------------------،

ہانیہ لوگ گھر میں داخل ہوئے تو پھوپھو نے اچھے سے انکا ویلکم کیا۔۔۔

وہ لوگ بیٹھے آپس میں بات کر رہے تھے جب سلام کی آواز پر سب نے رمشا کی طرف دیکھا۔۔

جو سلام کر کے اب بلکل التمش کے سامنے والے صوفے پر بیٹھ گئی تھی۔۔۔

اسکو دیکھ کر التمش کی آنکھیں سرخ ہوئی تھی۔۔۔

التمش کی سرخ آنکھیں دیکھ کر رمشا نے جھجھری سی لی تھی۔۔۔۔

پھر اپنے چہرے پر میٹھی مسکان سجالی۔۔۔۔۔

آنیا اور عدیل دونوں ساتھ باہر آئے تو ان دونوں کو دیکھ کر سب نے ماشاللہ بولا تھا کالے کپڑوں میں دونوں ایک دوسرے کے ساتھ جچ رہے تھے۔۔۔

آنیا کے چہرے پر چھائی حیا اور خوشی دیکھ کر ہانیہ نے سکون کا سانس خارج کیا تھا۔۔۔۔

عدیل کے چہرے کی شادابی اور آنیا کے چہرے پر موجود حیا کی لالی کو دیکھ کر سب جان گئے تھے کہ وہ دونوں ایک دوسرے کی ہمسفری میں خوش ہے۔۔۔

نازلین بیگم نے آٹھ کر دونوں کی بلائیں لی اور پیسے وار کر انکا صدقہ اتارا۔۔۔

سب لوگوں نے مل کر ناشتہ کیا تھا لیکن اس پورے وقت میں التمش نے ہانیہ کو بلکل اپنے پاس ہی رکھا تھا وہ رمشا پر بھروسہ نہیں کر سکتا تھا۔۔۔

ناشتے کے بعد سب لڑکیاں تو آنیا کو لئے اُسکے کمرے میں چلی گئی اور باقی سب لڑکے باہر لاؤنج میں بیٹھ گئے۔۔۔۔

میر نے عدیل اور عادل کو بھی ساتھ جانے کا بولا تھا جس پر وہ لوگ بھی راضی ہو گئے تھے۔۔۔

اب سب لڑکے جانے کے انتظامات کے بارے میں بات کر رہے تھے کیونکہ اگر میر اکیلا جاتا تو اور بات ہوتی لیکن اب ساری فیملی جا رہی تھی۔۔۔۔

آنیا خوش ہو نا تم۔۔۔ہانیہ نے آنیا سے پوچھا وہ جواب جانتی تو تھی لیکن پھر بھی پوچھنا ضروری سمجھا۔۔۔۔

جی بھابھی۔۔۔آنیا نے کہہ کر اپنی نظروں کو جھکا لیا۔۔۔

ہانیہ نے اُسے گلے سے لگا یا۔۔ تو آنیا کے آنسو اُسکے کندھوں پر گرے تو ہانیہ نے فوراً اُسے دور کر کے اُسکا چہرہ اپنے ہاتھ میں تھاما۔۔۔

آنیا کو روتا دیکھ وہ تینوں بھی سنجیدہ ہوتے ہوئے اُسے دیکھنے لگی۔۔۔

کیا ہوا ہے گڑیا۔۔۔ ہانیہ نے اُسکے آنسو پونچھتے ہوئے کہا۔۔۔

بھابھی یہ سب آپ کی وجہ سے ہوا آج آپکی وجہ سے میں خوش ہوں۔۔۔ آپکی وجہ سے مجھے اتنا پیار کرنے والا ہمسفر ملا۔۔ اور اگر آپ اُس دن مجھے نہ بچاتی تو شاید میں آج یہاں ہوتی ہی نہیں۔۔۔

آنیا نے روتے ہوئے کہا۔۔۔

اسکی بات پر اُن تینوں کی بھی آنکھیں نم ہوئی۔۔۔

میری جان یہ سب میں نے تو نہیں کیا یہ تو اُس مالک نے کیا ہے جو ہم سے ستر ہزار ماؤں سے زیادہ محبت کرتا ہے۔۔۔اُس نے تمہارا نصیب ایسے ہی لکھا ہے بس سمجھو مجھے وسیلہ بنا کر تمھاری حفاظت کی ہے اُس نے۔۔۔ہانیہ نے نرم آواز میں کہا۔۔۔

اسکی بات پر آنیا نے اثبات میں سر ہلایا۔۔۔

چلو اب مسکرا دو۔۔۔ورنہ تمہارے شوہر نے بولنا ہے میری ایک دِن کی بیوی کو رُلا دیا۔۔۔ہانیہ نے شرارت کے ساتھ کہا اسکی بات پر سب مسکرا دیے۔۔۔

اور اپنی باتیں کرنے لگے۔۔۔۔

مناہل نے ایک نظر ہانیہ کو دیکھا۔۔۔ہانیہ کی وجہ سے ہی تو اسنے میر کو ایک موقع دیا تھا ہانیہ نے جس طرح اُسے سمجھایا تھا۔۔۔۔

۔۔۔ایزل نے بھی ہانیہ کی طرف دیکھا۔۔۔ جس نے اُسے اس فانی دنیا سے ہٹا کر رب کے قریب کر دیا تھا۔۔۔اُس کے بھائی کی زندگی سوار دی تھی ۔۔۔۔۔

ہانیہ ایک صاف دل کی لڑکی تھی جس کی موجودگی میں کوئی اُداس نہیں رہ سکتا تھا کیونکہ وہ رہنے ہی نہیں دیتی کسی کو اُداس۔۔۔۔۔

-------,---------,---------,------------

--,---------,---------,---------,---------,

رمشا نے ایک نظر سب کو دیکھا تھا پھر نازلین بیگم سے کسی ضروری کام سے یونی جانے کا بول کر گھر سے نکلی تھی۔۔۔۔

اُسے مسز یزدانی سے ملنا تھا۔۔۔۔

رمشا مسز یزدانی کے بتائے ہوئے ریسٹورانٹ میں پہنچی تھی جہاں اُسے مسز یزدانی بیٹھی ہوئی نظر آئی۔۔۔

وہ بھی اُنکی طرف بڑھ گئی اور کرسی کھینچ کر بیٹھ گئی۔۔۔۔

مسز یزدانی نے ایک نظر اُسے دیکھا اور مسکرائی۔۔۔

کیا لو گی۔۔۔ مسز یزدانی نے اُس سے کافی وغیرہ کا پوچھا۔۔۔

کچھ نہیں کام کی بات کرے۔۔۔۔رمشا سیدھا بات پر ائی۔۔۔

تم میرے بیٹے سے محبت کرتی ہو۔۔۔ مسز یزدانی نے اُسکی بات پر اثبات میں سر ہلا کر اُس سے پوچھا۔۔۔

ہاں۔۔۔رمشا نے بغیر کسی شرم جھجھک کے کہا۔۔۔

یہ جانتے ہوئے بھی کہ وہ شادی شدہ ہے۔۔اور اپنی زندگی میں خوش بھی ہے۔۔۔ مسز یزدانی نے پوچھا۔۔۔

مجھے بس وہ چاہیئے کسی بھی قیمت پر مجھے اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا وہ شادی شدہ ہے یہ نہیں۔۔۔اور میرے خیال سے تمہیں بھی اُسکی خوشی سے کوئی فرق نہیں پڑتا تبھی یہاں ہو میرے پاس بیٹھی ہو۔۔۔۔رمشا نے کہا۔۔۔

دیکھو مجھے اُسکی خوشی کی فکر ہے لیکن وہ لڑکی اُسکے قابل نہیں ہے۔۔۔تم اسکو اُسکی زندگی سے نکالوں اور بدلے میں جو مانگو گی وہ مل جائے گا۔۔۔
مسز یزدانی نے سفاکیت سے کہا انہیں علم تھا انکے بیٹے کی خوشی اُس لڑکی میں ہی ہے۔۔۔ لیکن وہ پھر بھی آندھی بن گئ تھی۔۔۔۔

مجھے کچھ اور نہیں التمش ہی چاہیئے۔۔۔رمشا نے اپنی بات پر زور دیتے ہوئے کہا۔۔۔

ٹھیک ہے پھر تم ہانیہ کو اُسکی زندگی سے نکال دو اور اپنی جگہ بنالو لیکن ہانیہ واپس کبھی اُسکی زندگی میں نہیں آنی چاہیئے۔۔۔باقی تمہیں جو مدد چاہیئے ہو میں کرونگی۔۔۔۔
مسز یزدانی نے بھی اپنی بات پر زور دیتے ہوئے کہا۔۔۔

ٹھیک ہے۔۔۔رمشا نے اُنکی بات پر اثبات میں سر ہلایا۔۔۔

ویسے تمہیں کیا مسلہ ہے ہانیہ کے ساتھ۔۔۔رمشا کو سمجھ نہ ایا مسز یزدانی کا اُسکی مدد کرنا۔۔۔

مجھے بس وہ کسی حساب سے بھی اپنے بچے کے لئے صحیح نہیں لگتی۔۔۔اگر ہانیہ کی پہلی شادی ہوتی تو میں پھر بھی اسکو قبول کر لیتی لیکن وہ ایک بچی کی ماں ہے اُسکی وجہ سے مجھے اپنے سرکل میں بہت شرمندگی ہوئی ہے اُس نے اتے ساتھ ہی میرے گھر پر قبضہ کر لیا ہر کام اُسکی مرضی سے ہوتا ہے میرے بچے میرا شوہر سب صرف اُسکی حمایت کرتے ہیں میرے ہونے یہ نا ہونے سے کسی کو کوئی فرق نہیں پڑتا۔۔۔۔۔۔ مسز ہانیہ کے لہجے میں ہانیہ کے لئے نفرت جھلک رہی تھی۔۔۔

مسز یزدانی بھول گئی تھی کہ اپنی موجودگی کا احساس دلایا جاتا ہے انکو اپنے بچوں کو وہ پیار دینا چاہیے تھا جس کے وہ حقدار تھے اپنے گھر کو وقت دینا چاہیے تھا جو انہوں نے نہیں دیا۔۔۔نہ اپنے گھر کو سنبھالا۔۔۔

رمشا نے اُنکی طرف دیکھا وہ سمجھ گئی تھی اُسے کیا کرنا ہے۔۔۔ جبکہ مسز یزدانی بھی رمشا کو دیکھ کر سمجھ گئی تھی کہ وہ التمش کی وجاہت اور دولت کی وجہ سے یہ سب کر رہی ہے۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔،۔۔۔۔۔۔۔،۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

،۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔،۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔،۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔،۔۔۔۔۔۔۔۔۔،۔

۔۔۔۔۔۔۔،۔۔۔۔۔۔،۔۔۔۔۔۔۔۔

کیا تمہیں لگتا ہے وہ مجھے معاف کر دے گے۔۔۔ تقریباً دو سال اُن سے دور رہا ہوں اور وجہ بتائے بنا سب کچھ چھوڑ کر چلا گیا تھا

میر نے مناہل سے کہا جو اُسکے ساتھ لون میں لگے جھولے پر اُسکے کندھے پر سر رکھ کر بیٹھی ہوئی تھی۔۔۔

جبکہ دونوں کی نظریں آسمان کی طرف تھی جہاں آسمان پر تاروں کی بوچھاڑ ہوئی تھی۔۔۔۔

علی کی بات پر مناہل نے اُسکی طرف دیکھا جس کے چہرے پر گہری سوچ کی پرچھائیاں تھی۔۔۔۔۔۔

میر کچھ نہیں ہوگا۔۔۔اولاد چاہے جتنی بھی غلطیاں کرلے جب اپنے ماں باپ کے پاس لوٹ کر اتے ہے تو وہ اُنہیں بہت جلد معاف کر دیتے ہیں اور آپکے پاس تو وجہ بھی ہے نہ کہ آپ کیوں گئے تھے۔۔۔۔۔ مناہل نے نرم لہجے میں کہا۔۔۔

دیکھئے گا وہ آپ کو دیکھتے ہی معاف کردے گے کیا پتہ آپ کی تھوڑی بہت پٹائی کرے گے بس۔۔۔۔۔ مناہل نے آخر میں اپنی مسکان روکتے ہوئے کہا۔۔

اسکی بات پر میر نے اسکو گھور کر دیکھا۔۔۔

واہ کیا بات ہے شوہر اپنے باپ سے مار کھائے گا اس بات پر کتنی خوشی ہو رہی ہے۔۔۔۔ میر نے اُسکی قمر سے ہاتھ گزار کر اُسکے پہلو پر رکھا۔۔۔۔

اُسکے لمس پر مناہل گڑ بڑائی۔۔۔۔۔

جبکہ اسکی سیٹی گم ہوتے دیکھ اب میر مسکرایا تھا۔۔۔۔۔

کیا ہوا بیگم۔۔۔۔ میر نے مسکراتے ہوئے کہا۔۔

کچھ نہیں۔۔۔وہ میر رات ہو گئی ہے نہ کل ہم نے گاؤں کے لئے نکلنا ہے۔۔۔تو میں جلدی سو جاتی ہوں ٹھیک ہے نہ ہاں یہی ٹھیک ہے۔۔۔۔

مناہل جو میر کو اپنے لبوں پر جھکتا دیکھ رہی تھی جلدی سے بولتی ہوئی اندر بھاگی۔۔۔

اپنے پیچھے میر کا قہقہہ گونجا۔۔۔

مناہل بھی مسکراتی ہوئی اپنے اور منہا کے مشترکہ کمرے کی طرف بڑھ گئی ۔۔۔۔۔۔

میر مناہل کے جانے کے بعد خاموش ہو گیا وہ کل کے بارے میں سوچ رہا تھا
اپنے گھر والوں کے بارے میں۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔،۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔،۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔،۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔
۔۔۔۔۔۔،۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔،۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔،۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔،۔۔
۔۔۔۔۔،۔۔۔۔۔

جانم اب بس بھی کر دو۔۔۔التمش نے ہانیہ سے کہا جو کب سے گاؤں کی
باتیں کری جا رہی تھی۔۔۔

التمش حد ہے ویسے میں یہاں آپکو یہ بتا رہی ہوں کہ مجھے گاؤں کتنا پسند ہے
اور آپ مجھے چپ ہونے کا بول رہے ہیں۔۔۔ہانیہ نے منہ بنا کر کہا۔۔۔

جانم مجھے پتہ چل گیا تمہیں گاؤں بہت پسند ہے اب چلو سو جاتے ہیں دیکھو میری بچی کب کا سو گئی ہے۔۔۔۔۔۔

التمش نے فری کی طرف دیکھتے ہوئے کہا کو گہری نیند میں تھی۔۔۔

بات نہ کرے مجھ سے آپ۔۔۔ایسے شوہر بھی ہوتے ہے جو گھنٹوں اپنی بیوی کی باتوں کو سنتے ہے بغیر کسی شکایت کے۔۔۔

ہانیہ نے غصے سے اپنا تکیہ سیٹ کرتے ہوئے کہا۔۔۔

اچھا اور ایسے شوہر کہاں ہوتے ہیں۔۔۔التمش نے اپنی آبرو اچکا کر پوچھا۔۔۔

ناول میں۔۔۔۔ہانیہ نے بغیر دیر کئے جواب دیا۔۔۔

اسکی بات پر التمش زور سے ہنسنے لگا۔۔۔

کیا ہے کیوں گلا پھار کر ہنس رہے ہیں۔۔۔ہانیہ نے تیکھی آواز میں التمش سے پوچھا۔۔۔

اُف جانم تم بھی نہ وہ اصل میں تھوڑی ہوتے ہے۔۔۔اصل زندگی تو کچھ اور ہی ہوتی ہے۔۔۔ لکھاری کی اپنی مرضی ہوتی ہے وہ جیسا چاہے لکھ دے۔۔۔

اور مجھے نہیں لگتا تھا کہ میری بیوی یہ بیکار سے ناول پڑھتی ہوگی۔۔۔۔التمش نے کہا لیکن ایک بار بھی اپنا سر اٹھا کر وہ ہانیہ کا غصے سے سرخ پڑتا چہرہ دیکھ لیتا تو کبھی ناولز کے بارے میں بُرا نہیں بولتا۔۔۔

کم سے کم میں آپکی طرح ننگی پونگی ناگنیں تو نہیں دیکھتی نہ۔۔۔۔جن میں نہ شرم ہوتی ہے نہ حیا۔۔۔۔ہانیہ نے بھی اُسکے ناگن دیکھنے والی اچھی طرح یاد دلائیں۔۔۔۔

اسکی بات پر التمش کا قہقہہ گونجا۔۔۔۔

ہوتی ہے شرم یار تم نے دیکھا نہیں نہ ابھی تک وہ ڈراما۔۔۔۔التمش نے آنکھ مارتے ہوئے کہا۔۔۔

مجھے دیکھنا بھی نہیں ہے اور خبر دار جو اپنے میرے ناولز کے بارے میں اب ایک لفظ بھی نکالا۔۔۔

ہانیہ نے غصے سے بھری آواز میں کہا۔۔۔ جبکہ التمش کو جلن سی محسوس ہوئی کہ اُسکی بیوی ایک ناول کے اوپر اُس سے لڑ رہی تھی۔۔۔ لیکن اُسے کیا پتہ تھا یہ ناول صرف ایک کتاب نہیں ہوتے ان میں ہم لڑکیوں کہ جان بستی ہے۔۔۔۔

اور اگر میں بُرا بولوں تمہارے ناولز کے بارے میں پھر۔۔۔ التمش نے بھی اب کی بار غصے سے کہا۔۔

تو پھر میں سب کو بتادونگی کہ آپ ناگن دیکھتے ہیں۔۔۔ ہانیہ نے اپنی زبان باہر نکال کر التمش کو چڑایا۔۔۔۔

یار وہ بہت پرانی بات ہے اب نہیں دیکھتا ہے اور معاف کر دو میری جانم جو تمہارے ناولز کے بارے میں کچھ بول دیا کہ میں نے۔۔۔التمش نے آخر ہار مانتے ہوئے کہا۔۔۔

اچھا صحیح ہے لیکن میں ایک شرط پڑ معاف کرونگی۔۔۔ہانیہ نے اپنی گردن اکرا کر کہا۔۔۔

کیسی شرط۔۔۔۔التمش نے پوچھا۔۔۔

ابھی میں آپکو اپنا ایک ناول پڑھ کر سناؤگی ٹھیک ہے اور ہر رات کو سنایا کرونگی ۔۔۔۔ٹھیک ہے بولے منظور ہے۔۔۔ہانیہ کی بات پر التمش کا دل کیا اپنا ماتھا کسی دیوار پر مارلے۔۔۔۔

ہم ٹھیک ہے اؤ سناؤ مجھے۔۔۔۔التمش نے کہتے ہوئے اپنا کندھا آگے کیا۔۔۔ہانیہ جلدی سے ایک ناول لے کر ائی اور التمش کے کندھے پر سر رکھ کر پڑھنے لگی۔۔۔۔

التمش بھی پوری توجہ سے ناول سننے لگا۔۔۔جہاں اُس ناول ہیر و ہیر وئن کے لئے کچھ کرتا ہانیہ فوراً اُسے التمش کی طرف ان نظروں سے دیکھتے۔۔۔جیسے۔۔۔۔

ایسے بھی ہوتے ہیں شوہر۔۔۔۔

اور التمش بس اپنے آپکو کو ستا رہتا کہاں وہ اُسے اچھا خاصا گاؤں کے بارے میں بتا رہی تھی اور اُس نے اُسے چھیڑ دیا۔۔۔۔

اور جہاں کوئی رومانٹک سین آتا وہی ہانیہ سرخ پڑ جاتی۔۔۔اور التمش اُسکی شرم و جھجھک سے محفوظ ہوتا۔۔۔۔

ہانیہ نے ناول کی کتاب بند کر کے التمش کو دیکھا تو وہ اپنا سر ہانیہ کے سر سے ٹیکائے سو گیا تھا۔۔۔

ہانیہ نے اوپر کو ہو کر اُس کے گال پر پیار کیا اور اُسکا سر صحیح سے رکھ کر اُسکے سینے پر سر رکھ کر خود بھی سو گئی۔۔۔۔

ایزل نے یونی میں قدم رکھا کل ان لوگوں نے گاؤں کے لئے نکلنا تھا اس لئے وہ آج آ گئی تھی تاکہ پرنسپل کو لیو دے سکے۔۔۔۔

ایزل یونی میں داخل ہوئی تو اُسے سامنے ہی عادل آتا ہوا دکھائی دیا۔۔

عادل نے بھی ایزل کو دیکھ لیا تھا جو کالے رنگ کی شلوار قمیض پہنے حجاب کئے ہوئے اور ہونٹوں پر ہلکی سی پنک رنگ کی لپسٹک لگائے پیاری لگ رہی تھی۔۔۔

عادل کے قدم خود بہ خود اُسکی جانب بڑھے۔۔۔۔

جبکہ اپنی طرف بڑھتے عادل کے قدموں کو دیکھ کر ایزل کی دھڑکن تیز ہوئی۔۔۔۔

کیسی ہو۔۔۔عادل جو بے اختیاری میں ایزل کی طرف بڑھ گیا اب اُسکا چہرہ دیکھ کر اُسے سمجھ نہیں آیا کیا بولے۔۔۔۔

ٹھیک ہوں۔۔۔آپ کیسے ہے۔۔۔ایزل نے عادل کی آواز پر اپنے دھڑکتے دل کو کنڑول کرتے ہوئے کہا۔۔۔

میں کیسا لگ رہا ہوں تمہیں۔۔۔۔عادل نے اُس کی جھکی نظروں کو دیکھتے ہوئے پوچھا۔۔۔

اچھے لگ رہے ہیں۔۔۔ایزل نے گرے اور ریڈ کامبینیشن کی شرٹ کے ساتھ کالی پینٹ پہنے بالوں کو جیل لگا کر اچھے سے سیٹ کیے عادل کو دیکھتے ہوئے کھوئے لہجہ میں کہا۔۔۔

جبکہ ایزل کا اپنی طرف کھوئے لہجے میں دیکھنا عادل کا دل دھڑکا دیا۔۔۔

ابھی عادل کچھ بولتا کہ رمشا کی آواز پر دونوں نے رمشا کی طرف دیکھا جو دور کھڑی عادل کو ہاتھ کے اشارے سے پاس بلا رہی تھی۔۔۔

ایزل کا حلق تک کڑوا ہو گیا رمشا کو دیکھ کر اُسے بھی التمش کی طرح اس لڑکی سے مثبت فیلنگ نہیں اتی تھی۔۔۔۔

اوپر سے اُسکا عادل کے ساتھ ہونا اُسے اور سلگا دیتا تھا۔۔

آپ کی کزن بلا رہی ہیں چلے جایئے کوئی ضروری کام ہو گا۔۔۔ایزل نے جلتے لہجے میں کہا اور اپنے بیگ پر اپنی پکڑ مضبوط کر کے اپنی کلاس کی طرف بڑھ گئی۔۔۔

اسکی بات پر عادل نے نہ سمجھی سے اُس کی پشت کو دیکھا۔۔

اوہ جیلس۔۔۔ پھر سمجھا نے پر اپنے ہونٹوں کو سیٹی کی طرح کرتے ہوئے کہا۔۔

اور مسکراتا ہوا رمشا کی طرف بڑھ گیا۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔،۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔،۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔،۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔،۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔،۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔،۔۔۔۔۔۔۔۔۔،۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔،۔،

افف مجھے آج انا ہی نہیں چاہئے تھا۔۔۔۔ منہا نے جھنجھلائے ہوئے لہجے کے ساتھ بولتے ہوئے گاڑی میں سامان رکھا۔۔۔

وہ آج اپنا تھوڑا بہت سامان لینے ائی تھی کیونکہ کل اُسے جانا تھا۔۔۔
ابھی وہ سامان لے کر نکلی ہی تھی شوپ سے کہ اُسکے ہاتھ سے سارے بیگ گر گئے اُس کے بعد لفٹ کے انتظار میں اُسے دس منٹ وہی رُکنا پر گیا۔۔۔

اور اب جب باہر ائی تو اپنی گاڑی کا ٹائر پنکچر ہوا تھا۔۔۔۔

منہا نے مناہل کو کال ملائی لیکن اُسکا نمبر بند جا رہا تھا۔۔۔ ابھی وہ ہانیہ کو کال ملا ہی رہی تھی کہ۔۔۔ اپنے سامنے گاڑی رکنے پر اُسکی طرف متوجہ ہوئی۔۔۔۔

کیا ہوا ہے منہا۔۔۔۔ علی جو اپنے ایک دوست کے ساتھ یہاں ایا تھا واپسی پر منہا کو اکیلے کھڑے دیکھ اپنی گاڑی لئے اُسکے پاس ایا۔۔۔

کچھ نہیں ہوا ہے۔۔۔ منہا نے علی کو دیکھ کر کوفت سے کہا۔۔۔

جو ہوا ہے وہ بتاؤ۔۔۔ علی نے اپنے لیے اُسکے چہرے پر کوفت دیکھ کر سخت لہجے میں کہا۔۔۔

ٹائر پنکچر ہو گیا ہے۔۔۔ منہا نے علی کا سخت لہجہ محسوس کرتے ہوئے کہا۔۔۔

کوئی بات نہیں گاڑی کو لوک کروں اور آجاؤ میں چھوڑ دونگا تمہیں۔۔۔ علی نے اپنی آنکھوں سے چشمہ ہٹاتے ہوئے کہا۔۔۔

اسکی بات پر منہا نے کچھ لمحے سوچا لیکن اُسے کافی دیر ہو گئی تھی اور ابھی بھی اگر وہ مزید یہاں پر رکتی تو اور دیر ہو جانی تھی۔۔۔

منہا نے اپنی گاڑی سے اپنا سامان نکال کر علی کی گاڑی میں رکھا اور خود فرنٹ سیٹ پر بیٹھ گئی۔۔۔۔

اسکے بیٹھنے پر علی نے مسکراتے ہوئے گاڑی سٹارٹ کی۔۔۔

گاؤں جا کر تمہارے والد صاحب سے بات کرونگا۔۔۔۔ علی نے اچانک کہا اسکی بات پر منہا نے حیران نظروں سے اُسکی طرف دیکھا۔۔۔

کس بارے میں بات کرو گے۔۔۔۔ منہا کو پتہ تو تھا لیکن پھر بھی پوچھا۔۔۔

ہماری شادی کے بارے میں۔۔۔۔ علی نے اُسکی نہ سمجھ آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔

اور میں نے ایسا کہا ہیں تم سے کہ تم جا کر میرے والد سے شادی کے بارے میں بات کرو اور کس حق سے کرو گے تم شادی کی بات۔۔۔۔ منہا نے علی کو دیکھتے تلخئ سے کہا۔۔۔

محبت کرتا ہوں تم سے۔۔۔۔ علی نے فقط یہ الفاظ ادا کیے اُسکے ان لفظوں میں ایسی شدت تھی کہ منہا کچھ پل کے لئے چپ ہو گئی۔۔۔۔۔

پر میں نہیں کرتی۔۔۔۔ منہا نے کچھ پل بات کہا۔۔۔

اسکی بات پر علی کے چہرے پر ایک تلخ مسکراہٹ آ گئی۔۔۔۔

منہا یہی وہ بات بولوں جو سچ ہے۔۔۔ علی نے سخت آواز میں کہا۔۔۔۔

سچ ہی۔۔۔ہی ہے۔۔۔ منہا نے اٹکتے ہوئے کہا۔۔۔

اچھا یہ سچ ہے یا وہ سچ ہے جو میں تمھاری آنکھوں میں دیکھتا ہوں جن میں میری موجودگی میں ایک چمک سی آجاتی ہے۔۔۔ جو میرے دور جانے پر اُداس سی ہو جاتی ہے۔۔۔ علی نے اُسکا بازو پکڑ کر اُسکا رخ اپنی جانب کرتے ہوئے کہا۔۔۔۔

علی میں نہیں کر سکتی تم سے شادی۔۔۔ منہا نے نم آواز میں کہا۔۔۔
اور اپنی آنکھیں چرائی۔۔۔۔

کیوں نہیں کر سکتی تم مجھ سے شادی کیا کمی ہے مجھ میں۔۔۔۔ بولوں کیا کمی ہے تم سے بے انتہا محبت کرتا ہوں۔۔۔ پھر کیوں نہیں کر سکتی شادی اب یہ تو

بولنا مت محبت نہیں ہے کیونکہ وہ تمھاری آنکھوں میں صاف نظر آتی ہے۔۔۔۔

علی نے دوسرے ہاتھ سے اُسکا چہرہ اپنی طرف کرتے ہوئے کہا۔۔۔

منہا کی آنکھ سے آنسو نکل کر اُس کے گال تک آ گئے۔۔۔۔

ہاں کرتی ہُوں تم سے محبت بہت محبت لیکن شادی نہیں کر سکتی میں ۔۔۔ نہیں کر سکتی شادی میں علی۔۔۔ تمہیں باپ بننے کی خوشی نہیں دے سکتی اسی لئے نہیں کرنا چاہتی تم سے شادی۔۔۔ تم سے کیا میں ہوں ہی نہیں شادی کے لائق جب میں اولاد کی خوشی ہی نہیں دے سکتی۔۔۔

منہا نے روتے ہوئے علی کی گرفت سے اپنا بازو نکالا اور اپنے دونوں ہاتھوں سے اپنا چہرہ چھپا کر شدت سے روتے ہوئے بولی۔۔۔۔

اسکی بات پر علی کا ہاتھ ساکت ہوا وہ حیرانی سے منہا کی طرف دیکھتا رہا۔۔۔۔

تھوڑی دیر بعد منہا کو گاڑی چلنے کی آواز ائی۔۔۔۔

علی بلکل خاموش ہو گیا تھا۔۔۔اُس نے منہا سے کوئی بات نہیں کی۔۔۔یزدانی مینشن کے آگے گاڑی رکی تو منہا علی سے مخاطب ہوئی۔۔۔۔

علی کی خاموشی اُسے بری طرح چبھی تھی۔۔۔۔

اُمید کرتی ہوں اب تم پر سے محبت کا بھوت اتر چکا ہو گا۔۔ کیونکہ اتنا ظرف کسی میں نہیں ہوتا جو ایک ایسی عورت کو اپنائے جو اُسے اولاد کی خوشی نہ دے سکے۔۔۔۔ منہا نے تلخی ٔ سے کہا اور اپنے آنسو ضبط کرتے گاڑی سے نکل کر اپنا سامان اٹھایا اور گھر کی جانب بڑھ گئ۔۔۔۔

اسکے جانے کے بعد علی نے اپنا سر اسٹیئرنگ پر جھکایا۔۔ اور کئ لمحے آنکھیں بند کئے ایسے ہی بیٹھا رہا۔۔۔۔

--------,---------,---------,--------

-,--------,-------,-------

-,-------,------,-------

منہا روتے ہوئے کمرے میں داخل ہوئی اور دروازہ بند کر کے شدت سے روتے ہوئے زمین پر بیٹھتی چلی گئی۔۔۔۔

منہا کیا ہوا ہے۔۔۔ کیوں اس طرح رو رہی ہو۔۔۔۔ مناہل جو واشروم سے نکلی تھی منہا کو روتے دیکھ فوراً اُسکے پاس آئی۔۔۔

میں اُس سے بہت پیار کرتی ہوں مناہل لیکن اب وہ نہیں کرے گا مجھ سے پیار آخر میرے۔۔۔ میرے ساتھ ہی کیوں۔۔۔ ایسا ہوا۔ کیوں میرے ساتھ ہی ایسا ہوا۔۔۔ منہا نے ہچکیوں سے روتے ہوئے مناہل کا بازو پکڑ کر کہا۔۔۔

کیا ہوا ہے منہا چپ ہو جاؤ میری جان کون نہیں کرے گا تم سے پیار۔۔۔۔ مناہل بہن کی اس حالت پڑ تڑپ گئی تھی۔۔۔۔

علی۔۔۔ علی نہیں کرے گا مجھ سے پیار۔۔۔ مجھ میں ہی کیوں کمی ہے منہا میں کیوں ہو ایسی۔۔۔۔ میں اُس کے بغیر رہ بھی نہیں سکتی لیکن اُسکی ہو بھی نہیں سکتی مناہل میں مر کیوں نہیں جاتی۔۔۔۔ منہا کی بات پر مناہل کی آنکھوں میں آنسو آ گئے۔۔۔۔

چپ ہو جائو منہا کیا فضول بولی جا رہی ہو اٹھو۔۔۔۔ مناہل نے غصے سے بولتے ہوئے منہا کو اٹھایا اور بیڈ پر بٹھایا۔۔۔

اُسکے منہ سے اپنی کا گلاس لگایا۔۔۔ منہا نے دو گھوٹ پی کر ہٹا دیا۔۔۔

اب بتاؤ کیا ہوا ہے اور روئے بغیر بتاؤ۔۔۔۔ مناہل نے اُسکا چہرہ صاف کرتے ہوئے کہا۔۔۔ جس پر منہا نے اُسے سب بتایا۔۔۔۔

منہا تم حد کرتی ہو تمہیں لگتا ہے علی بھائی ایسے ہو سکتے ہیں کہ اس وجہ سے اپنی محبت سے پیچھے ہٹ جائے مجھے وہ بلکل اتنے کم ظرف نہیں لگتے۔۔۔۔ مناہل نے منہا سے کہا۔۔

پھر وہ کیوں چپ ہو گیا تھا بولتا مجھ سے بات کرتا۔۔۔ نہیں وہ میری خامی سننے کے بعد چپ ہو گیا تھا منہا اور ہر کوئی اتنے ظرف والا نہیں ہوتا۔۔۔ منہا نے تلخیٔ سے کہا اور اپنے آنسو صاف کیے۔۔۔

مناہل اسکی بات پر خاموش ہو گئی۔۔۔اب وہ بول بھی کیا سکتی تھی لیکن اُس کا دل بول رہا تھا علی منہا کو اُسکی خامی کی وجہ سے کبھی نہیں چھوڑے گا۔۔۔۔

جبکہ منہا کی آنکھوں میں ایک سال پہلے کا منظر گھوما۔۔۔

جب وہ اور مناہل ایک مشن کے لئے بلوچستان گئی تھی وہاں پر دہشتگردوں کے ساتھ مقابلہ کرتے وقت منہا کو پیٹ میں گولی لگی تھی۔۔۔

تقریباً دو دِن بعد وہ ہوش میں ائی تھی تب ڈاکٹر نے اُس کو بتایا تھا کہ وہ کبھی ماں نہیں بن سکے گی اور یہ خبر سن کر وہ اور ٹوٹ گئی تھی ایک عورت اچھے سے جانتی ہے ماں بننے کی خوشی وہ احساسات کیا ہوتے ہیں اور وہ جب چھن جائے تو کیسا محسوس ہوتا ہے۔۔۔

اسی وجہ سے وہ علی کی طرف اپنے قدم نہیں بڑھا پا رہی تھی لیکن اُسکی شوخ نظریں جن میں اُسکے لئے محبت تھی اُس کے پیار بھرے جملے۔۔۔ منہا کو اُس کی جانب راغب کر گئے تھے۔۔۔ اُسے بھی علی سے محبت ہو گئی تھی۔۔۔ لیکن اپنی اس خامی کی وجہ سے وہ اُس سے دور تھی لیکن آج علی

کی خاموشی نے جو اسکو تکلیف دی تھی اُسکی پوری روح چھنی ہوتی محسوس ہوئی تھی۔۔۔۔۔

منہا نے اپنی آنکھیں بند کی۔۔۔اور سیدھا ہوتی لیٹ گئی جبکہ مناہل بہن کی حالت کو دیکھتے ہوئے ہانیہ کے پاس جانے کا ارادہ کر چکی تھی کیونکہ ایک ہانیہ جی تھی جو منہا اور علی کا معاملہ سلجھا سکتی تھی۔۔۔

۔۔۔۔۔۔،۔۔۔۔۔۔۔۔،۔۔۔۔۔۔۔۔۔،۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔،۔۔۔

۔۔۔۔،۔۔۔۔۔۔،۔۔۔۔۔۔۔۔،۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔،۔۔۔۔۔۔۔۔۔،۔۔۔

۔۔۔،۔۔۔۔۔

ایزل کلاس سے نکلی اُسے بہت تیز بھوک لگ رہی تھی اسی لئے کینٹن کی جانب بڑھ گئی۔۔۔

ابھی ایزل اپنی ٹیبل پر آرڈر دے کر بیٹھی ہی تھی۔۔۔ کہ سامنے والی کرسی پر اُسی دِن والے نوجوان کو دیکھا جو بے تکلفی سے اُسکے سامنے بیٹھ گیا تھا۔۔۔۔

آپ۔۔۔ایزل نے اُسکی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا۔۔۔

جی میں۔۔۔۔ شُکر ہے آپ جیسی حسین لڑکی نے مجھے پہچانا تو۔۔۔۔ جنید نے اپنے بالوں میں ہاتھ پھیرتے ہوئے کہا۔۔۔

کوئی کام تھا آپکو۔۔۔۔ایزل کو اُسکے منہ سے اپنی تعریف بلکل اچھی نہیں لگی اسی لئے اپنے چہرے کو اسپاٹ کرتے ہوئے کہا۔۔۔

کوئی کام۔۔۔ہاں کام۔۔۔ نہیں کوئی کام۔ تو نہیں ہے میں نے آپکو اکیلے دیکھا تو آگیا کمپنی دینے۔۔۔ جنید نے اپنا چشمہ ٹھیک کرتے ہوئے کہا۔۔۔

مجھے آپکی کمپنی نہیں چاہیے۔۔۔ایزل نے سخت لہجے میں کہا۔۔

شکل سے تو آپ بہت معصوم ہے لیکن اتنا سخت کیسے بول لیتی ہے۔۔۔ جنید نے بیچارگی سے کہا۔۔

دیکھئے۔۔۔ابھی ایزل کچھ بولتی کہ اُس کا کھانا آگیا۔۔۔

اوہ اچھا ہوا اپنے آرڈر کر دیا مجھے تو ویسے ہی بہت بھوک لگ رہی تھی۔۔۔ جنید نے کھانے کی طرف دیکھتے ہوئے۔۔۔

دیکھئے اب بہت ہو گیا اب آپ جائے یہاں سے۔۔۔ایزل نے اب کی بار غصے میں کہا۔۔۔

یار دیکھو مجھے اس وقت بہت بھوک لگ رہی ہے اور یہاں کوئی دوسری ٹیبل خالی ہے بھی نہیں۔۔۔میں نے صبح سے کچھ نہیں کھایا ہوا۔۔۔وہ دیکھو میرا کھانا بھی آگیا ہے وہ کھا کر میں چلا جاؤ گا۔۔۔۔۔۔۔

جنید کی بات پر ایزل نے دیکھا تو واقعی میں کوئی ٹیبل خالی نہیں تھی اور جتنی معصومیت سے جنید نے بولا تھا ایزل نہ چاہتے ہوئے بھی اثبات میں سر ہلا گئی۔۔۔۔

اسکی بات پر جنید مسکرا گیا اُسکا کوئی غلط ارادہ نہیں تھا ایزل اُسے معصوم سی لگی اور سب لڑکیوں سے الگ اس لئے وہ اُس سے بات کر رہا تھا اور وہ تو عادل کی نظروں میں محبت دیکھ چکا تھا اُس پیاری سی لڑکی کے لئے۔۔۔۔۔

عادل اور رمشا کینٹن میں داخل ہوئے تو سامنے کا منظر دیکھ کر عادل کے پاؤں اپنی جگہ جم گئے جبکہ رمشا نے دیکھا تو اُسکے چہرے پر مسکان آ گئی۔۔۔۔۔

سامنے ہی ایزل اور اُسی دن والے لڑکے کو دیکھ کر عادل کا دماغ گھوم گیا تھا جلن کا احساس رگوں میں بھر گیا تھا ابھی وہ اپنے جبڑے بھینچ کر ایزل کی طرف بڑھتا جب اگلے منظر کو دیکھ کر اُسے لگا اُس کے اندر کسی نے دہکتا ہوا لاوا ڈال دیا ہو۔۔۔۔

ایزل چپ چاپ اپنا برگر کھا رہی تھی جنید بھی پوری طرح اپنے کھانے کی طرف متوجہ تھا۔۔۔جب اچانک ایزل کو پھندا لگا۔۔۔

پھندا اتنی شدت کا تھا کہ ایزل کی آنکھوں سے آنسو بہہ گئے۔۔۔

جنید نے فوراً سے آٹھ کر ایزل کے منہ سے پانی کی بوتل لگائی اور اُسکی قمر رب کرنا شروع کی۔۔۔

پانی پی کر ایزل تھوڑا سنبھلی تو جنید کا ہاتھ اپنی قمر پر محسوس کر کے ابھی وہ کچھ بولتی یہ جنید اپنا ہاتھ ہٹاتا۔۔۔عادل نے قریب کر ایزل کا بازو اپنی سخت گرفت میں لیا۔۔۔

اور قہر بھری سرخ نظروں سے جنید کو دیکھتا وہ ایزل کو کھینچتا ہوا اپنے ساتھ لے گیا۔۔۔

جنید حیرت سے ایزل اور عادل کی طرف دیکھنے لگا۔۔۔۔

عادل کے تیور دیکھ کر اُسے ایزل کی فکرِ ہوئی۔۔۔

رمشا نے عادل کو جاتے دیکھا اور اپنے لئے آرڈر کرنے چلی گئی اُسے ان سب چیزوں سے کوئی فرق نہیں پڑتا تھا۔۔۔

ـــــــ،ـــــــــــــــ،ـــــــــــــ،ـــــــــــــ،ــ

ـــــــــ،ـــــــــــــ،ـــــــــــــــ،ـــــــــــ،

ـــــــــــ

عادل میرا ہاتھ چھوڑے۔۔۔ایزل نے عادل کی سخت گرفت سے اپنا ہاتھ چھوڑواتے ہوئے کہا

عادل بنا اُسکی بات سنے اُسے ایک خالی کلاس روم میں لے آیا۔۔۔

کیا تھا وہ سب۔۔۔اُسکے بازو اپنی گرفت میں لے کر اُسے دیوار سے لگا کر عادل نے اپنی لہو رنگ آنکھوں کو اُسکی نمی لی آنکھوں میں گاڑتے ہوئے پوچھا۔۔۔

کی۔۔۔کیا۔۔۔تھا۔۔۔ایزل نے اٹکتی آواز سے پوچھا۔۔۔

تمہیں پتہ ہے میں تھا ہی غلط مجھے لگا تم بدل گئی ہو۔۔۔۔۔۔ لیکن نہیں تم وہی ہو جو اپنی خوبصورتی سے دوسرے مردوں کو اپنی جانب متوجہ کرتی ہے۔۔۔۔

عادل نے ایزل کا منہ دبوچتے ہوئے کہا۔۔۔

اسکی بات پر ایزل نے حیران نگاہوں سے عادل کی طرف دیکھا۔۔۔

میں تم سے محبت کرنے لگا تھا۔۔۔ محبت جانتی ہو نہ تمھاری آنکھوں میں نظر اتی اپنے لئے محبت دیکھنے کا عادی ہو گیا تھا۔۔۔۔
لیکن تم قابل ہی نہیں ہو ان سب کے میرے منہ سے یہی سب سننے اور محبت کا اطراف کروانے کے لئے یہ نقلی محبت کا کھیل کھیلا تھا نہ تم نے اب

خوش ہو جاؤ لیکن یہ مت سمجھنا کہ تمھاری محبّت میں مر جاؤ ختم کر دی میں نے اپنی محبت جو ابھی صحیح طرح سے کھلی بھی نہیں تھی۔۔۔۔

عادل نے ایزل کو کسی اچھوت کی طرح خود سے جھٹکتے ہوئے کہا۔۔۔

تم قابل ہی نہیں کہ میں تم سے محبت کرو۔۔۔ تم تو اپنا آپ ہر مرد کے آگے۔۔۔۔۔

ابھی عادل کچھ اور بولتا جب ایزل کے تھپڑ سے خاموش ہوتے۔۔۔ اُسکی طرف دیکھا۔۔۔

جو کانپتی ٹانگوں اور ہاتھوں کے ساتھ چہرے پر آنسو کے ساتھ ساتھ غصّہ اور نفرت لئے عادل کو دیکھ رہی تھی اسکی آنکھوں میں نفرت دیکھ کر عادل کے دل میں درد سا اٹھا۔۔۔

بہت بول لیا آپ نے اور بہت سن لیا میں نے۔۔۔اپنی زبان سے اگر اب آپ نے میرے کردار کے بارے میں ایک لفظ بھی کہا تو میں اتنی طاقت رکھتی ہو کہ آپکی زبان تک کھینچ لو۔۔۔

کتنے مردوں کے ساتھ دیکھا ہے آپ نے مجھے جواب دے آپ کتنے مردوں کے ساتھ عیاشیاں کرتے دیکھ لیا۔۔۔

خدا کے لئے عادل کسی کے کردار کو مت بولا کرے مت بولا کرے ۔۔۔آپ سے سچ میں محبت کی تھی لیکن اب مجھے اپنی محبت پر ہی شرمندگی

ہو رہی ہے۔۔۔۔مجھے پھندا لگ گیا تھا اسی لیے اُس نے میری بیک رب کی تھی اور اُسکا ہاتھ میں ہٹانے ہی والی تھی کہ آپ آگئے۔۔۔۔

آپکو ابھی کوئی حق نہیں ہے مجھ پر سوال اٹھانے کا خود بھی تو آپ رمشا کے ساتھ گھومتے ہے۔۔۔۔۔۔

وہ تم جیسی نہیں ہے۔۔۔عادل نے سخت آواز میں کہا۔۔۔

جی بلکل وہ میری طرح نہیں ہے۔۔۔اس دنیا میں کوئی بھی کسی اور کی طرح نہیں ہوتا۔۔۔میں آپ کے سامنے اپنے کردار کی اب کوئی وضاحت نہیں دونگی۔۔۔۔میں کیسی ہو کیسی نہیں یہ میرا رب اور میں اچھی طرح جانتی ہو۔۔۔۔

شکریہ مجھے آپ سے نفرت کروانے کا۔۔۔۔ایزل نے اذیت بھرے میں کہااور باہر نکل گئی۔۔۔۔۔

ایزل کے لفظوں پر عادل سن سا ہو گیا تھا۔۔۔۔اُسے اندازہ ہوا اسنے غصّہ میں کچھ زیادہ ہی بول لیا تھا اور ایزل کے آخری لفظ یاد آئے۔۔۔

تو اُسے لگا اسکی سانس سینے میں کہیں رک گئی ہو۔۔۔

سچ ہی تو کہہ کر گئی تھی ایزل عادل نے صرف اُسکے کپڑوں پر اُسے جج کیا تھا ورنہ کہاں وہ کسی لڑکے سے بات کرتی نظر آتی تھی۔۔۔

اپنے لفظ یاد آئے تو ندامت کا احساس جاگا۔۔اپنے ہاتھ کی متھی بنا کر زور سے دیوار پر ماری۔۔۔

۔۔۔۔۔

ایزل کیا ہوا تم ررو ئی ہو۔۔۔۔ جنید نے ایزل کو دیکھتے ہوئے پوچھا جس کی آنکھیں لال ہو رہی تھی ایزل نے کرسی سے اپنا بیگ اٹھایا۔۔۔

مہربانی کر کے آپ میرے آس پاس بھی نظر مت آیا کرے۔۔۔ میں اپنے کردار پر کوئی سوال نہیں برداشت کر سکتی۔۔۔ ایزل نے سخت آواز میں کہنا چاہا لیکن نہیں کہہ پائ اُسکی آواز میں نمی شامل ہو گئ۔۔۔

ایزل کی بات پر جنید نے اپنے لب بھینچے۔۔۔ جبکہ ایزل اپنا بیگ لیتی یونی سے نکلتی چلی گئ۔۔۔

بات سنو میری۔۔۔۔ جنید کینٹین سے نکلا تو اُسے سامنے ہی عادل نظر آیا جو خود بھی یونی سے جا رہا تھا۔۔۔ جنید کی آواز پر رک کر پیچھے دیکھا۔۔

بات سنو دوست۔۔۔۔ ایزل کو تم جیسا سمجھ رہے ہو ویسی نہیں ہے وہ میری غلطی تھی جو میں اُس سے بات کرنے بیٹھ گیا یقین کرو وہ تو مجھے بیٹھنے بھی نہیں دے رہی تھی۔۔۔

جنید نے عادل کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر نرم لہجے میں کہا وہ نہیں چاہتا تھا عادل ایزل کے بارے میں کچھ غلط سوچے۔۔۔

اُسکی آنکھوں میں صاف صاف تمہارے لیے سچی محبت نظر آتی ہے اور آجکل کے دور میں ایسی محبت قسمت والوں کو ہی ملتی ہے۔۔۔۔

جنید نے عادل کا کندھا تھپکا اور چلا گیا۔۔۔عادل جنید کی بات پر اپنے لب بھینچ گیا اُسے اندازہ ہو گیا تھا اس نے بہت غلط کیا ہے اور شاید ایزل اب کبھی اُسے معاف نہ کرے۔۔۔

لیکن اب اپنی غلطی پر پچھتانے کے علاوہ وہ کر بھی کیا سکتا تھا اسی لئے کہتے ہے زبان کا استعمال بہت سوچ سمجھ کر کرنا چاہئے۔۔۔ہم کبھی کبھار ایسے الفاظ بول دیتے ہیں جو ہماری نظروں میں تو نارمل ہوتے ہے لیکن سامنے والے کو اُن لفظوں سے شدید تکلیف پہنچتی ہے۔۔۔

چلو بھائی سب تیار ہو کسی کی کوئی چیز رہتی تو نہیں۔۔۔۔ میر نے بس سے نیچے اترتے ہوئے سب کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔

میر کی بات پر سب نے اثبات میں سر ہلایا۔۔۔

التمش کا سارا دیہان تو اپنی متائے جان کی طرف تھا جو مہرون رنگ کے کپڑوں میں چھکتی ہوئی انتہا کی پیاری لگ رہی تھی اور اُسکے چھرے پر خوشی دیکھتے التمش کا دل سکون میں تھا۔۔۔۔

ایک نظر اپنی بیٹی کو دیکھا جو اُسکی گود میں ہی تھی۔۔۔

آنیا تو عادل کی حرکتوں ۔سے پریشان تھی جو جیتنا شریف نظر اتا تھا اتنا ہی بیشرم تھا کوئی ایک موقع ایسا نہیں تھا جب اُس نے کوئی زو معنی جملے نہ بولے ہو۔۔۔۔

مناہل میر کے ساتھ تھی جبکہ منہا بھجے دل سے سب چیزوں کو دیکھ رہی تھی ایک نظر اُس نے علی پر ڈالی تھی جو بسکٹ رنگ کی شرٹ ار ڈارک براؤن پینٹ پہنے اسپاٹ چہرے کے ساتھ ایک کونے میں کھڑا تھا۔۔اُس نے ایک بھی نظر منہا کو نہیں دیکھا تھا اور یہی بات منہا کو تکلیف دے رہی تھی۔۔۔۔

ایزل نے اپنے چہرے کو نارمل رکھا ہوا تھا وہ نہیں چاہتی تھی خوشی کے اس موقع پر اُسکی وجہ سے ہانیہ پریشان ہو اور جتنی ہانیہ خوش تھی سب نے اسکو دیکھ کر ماشاللہ بولا تھا۔۔۔

عادل نے بھی ایک نظر ایزل کی طرف دیکھا تھا جو گرے رنگ کی شلوار قمیض میں ملبوس تھی چہرے پر مسکراہٹ تھی لیکن عادل کی نظروں سے اُسکی آنکھوں کی اُداسی نہ چھپ سکی۔۔۔۔

چلو سب اپنی اپنی جگہ سمنبھال لو۔۔۔میر نے سب کو کہا تو ایک ایک کر کے سب بس میں سوار ہوئے۔۔۔

کیا لگتا ہے بیگم آپکے سسر پھولوں سے ویلکم کرے گے یہ جوتوں سے۔۔۔آخر میں مناہل کو بس میں سوار ہوتا دیکھ میر نے اُسکی قمر میں ہاتھ ڈال کر پوچھا۔۔

جان یہ تو وہاں جا کر پتہ چلے گا نہ۔۔۔ مناہل نے میر کے گال پر ہاتھ رکھ آنکھیں پٹپٹا کر کہا تو میر اپنی بیگم کی اس ادا پر عش عش کر اٹھا۔۔۔۔

ہانیہ نے فوراً سے جا کر کھڑکھی والی سیٹ سمنبھالی۔۔۔ التمش نے اس کی حرکت پر نفی میں سر ہلایا اور اُسکے برابر میں بیٹھ گیا۔۔۔

ایزل نے ہانیہ کے پیچھے والی سیٹ سمنبھالی اس سے پہلے منہا وہاں جا کر بیٹھتی۔۔۔ عادل فوراً سے ایزل کے برابر میں بیٹھ گیا۔۔۔ عادل کی اس حرکت پر ایزل کا دل دھڑکا۔۔۔ لیکن اپنے چہرے کو اسپاٹ رکھتے ہوئے اپنا رُخ کھڑکھی کی طرف کیا۔۔۔ جبکہ اسکے منہ پھیر لینے پر عادل نے اپنے جبڑے بھینچے،۔۔۔۔

مناہل اور میر نے ہانیہ اور التمش کے برابر والی سیٹ سمنبھالی۔۔۔جبکہ آنیا اور عدیل نے انکے پیچھے والی۔۔۔۔

منہا خاموشی۔۔۔۔آخری والی سیٹ پڑ جا کر بیٹھ گئی۔۔۔اور باہر دیکھنے لگی جب اپنے برابر میں کسی کو بیٹھا دیکھ اُسکی طرف دیکھا تو علی کو دیکھتے اُس کے بیچین دل کو چین ملا۔۔۔۔

رمشا نے جب سب کو ایک دوسرے کے ساتھ بیٹھا دیکھا تو چپ چاپ جا کر پیچھے بچی سیٹ پڑ جا کر بیٹھ گئی۔۔۔اُسکے انے پر نے التمش کو اچھا لگا تھا نہ ایزل کو لیکن کچھ بھی بولنا اُن دونوں نے ہی مناسب نہیں سمجھا۔۔۔۔

۔،۔۔۔۔۔۔۔۔،۔۔۔۔۔۔۔۔،۔۔۔۔۔۔۔،۔۔۔۔۔۔۔۔۔،۔۔۔۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔،۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔،۔۔۔۔۔۔۔۔۔،۔۔۔۔۔۔۔۔

۔۔۔۔۔،

ہلکے ہلکے میوزک میں باہر کے نظاروں کو دیکھتے ہانیہ نے ایک نظر اپنے پہلو میں بیٹھے التمش کو دیکھا اور مسکراتے ہوئے اُس کے کندھے پر اپنا سر رکھ لیا۔۔۔

التمش نے ہانیہ کے ماتھے پر بوسا دیا۔۔۔

عدیل بس بہت ہو گیا۔۔۔اب میں جا کر رمشا کے ساتھ بیٹھ جاؤں گی اگر ابھی اسی وقت آپ نے اپنا ہاتھ میری قمر سے نہ ہٹاتا۔۔۔

آنیا نے دانت پیستے عدیل سے کہا جس کا ہاتھ آنیا کی قمر پر تھا۔۔۔

ظالم بیوی نہ بنو۔۔۔چپ ہو کر بیٹھی رہو۔۔۔ صرف ہاتھ تو رکھا ہے کون سا تمہارے ہونٹ چوم لیے ہے۔۔۔۔عدیل نے آنیا کے ہونٹوں کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔۔

عدیل کی بات پر آنیا شرم سے لال ہوئی۔۔۔

بہت بدتمیز ہے آپ۔۔۔۔آنیا نے عدیل کے کندھے پر مکہ مار کر کہا اور مزاحمت چھوڑ کر اُسکے کندھے پر اپنا سر ٹکایا۔۔۔

اچانک بس کے جمپ پر سے گزرنے پر ابھی منہا کا سر سیٹ سے ٹکراتا کہ علی نے فوراً سے اپنا ہاتھ آگے کیا۔۔۔

اپنے ماتھے پر کسی کا لمس محسوس کر کے منہا نے اپنی آنکھیں کھولی۔۔۔،

دیہان سے بیٹھو۔۔۔۔ علی نے بے تاثر آواز میں کہا۔۔۔

علی کی آواز پر منہا نے اپنے آنسو کا گلا گھونٹ کر اثبات میں سر ہلایا۔۔۔سامنے والے نے پہلے اپنی محبت بھری نظروں اور باتوں کی عادت ڈال کر اب اپنا لہجہ ہی بدل لیا تھا۔۔۔

------,----------,---------,----------,-----

------,----------

,-----------,----------,---------,------

آپ صحیح ہو کر بیٹھے گے۔۔۔اگراتنا ہی گانا گانا ہے تو اپنی کزن کے پاس جا کر گا لے۔۔۔۔

ایزل نے سخت لہجے میں عادل سے کہا جو مسلسل بس میں چلنے والا ہر گانا گنگنا رہا تھا۔۔۔

میں تو یہی بیٹھو گا اور گاؤ گا بھی گانا تمہیں زیادہ مسلہ ہے تو اپنے کان بند کر لو۔۔۔

عادل نے ڈھیٹ بنتے کہا۔۔۔اسکی بات پر ایزل نے ایک نظر بس میں دوڑائیں سب ایک ساتھ بیٹھے تھے اور رمشا کے پاس ہی جگہ بچی تھی جس کے پاس وہ مر کر بھی نہ بیٹھتی اسی لئے مجبوراً اُسے یہی بیٹھنا پڑا۔۔۔۔

۔۔۔،۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔،۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔،۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔،۔۔۔۔۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔،۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔،۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔،۔۔۔۔۔۔۔۔

۔،۔۔۔۔۔۔۔۔

اوئے ہوئے حسینہ۔۔۔۔ابھی وہ سب ہلکا پھلکا سا کھا کر بیٹھے ہی تھے۔۔۔کہ ہانیہ کی طرف سے دو لڑکے بائک میں بیٹھے ہانیہ کو دیکھتے ہوئے بولے۔۔۔

انکے پیچھے تقریباً دو اور بائک تھی جن میں دو دو لڑکے موجود تھے جو بس میں ایک طرف ہانیہ اور ایزل کو دیکھ کر آواز کسنا شروع ہوئے تو دو مناہل اور آنیا ،منہا کو دیکھ کر۔۔۔

انکی آوازوں پر التمش میر علی عادل عدیل۔۔۔سب طیش میں آئے

۔۔۔۔۔

کیونکہ ہر کھڑکی کے پاس لڑکیاں ہی بیٹھی تھی تو اُن لڑکوں کو لگا اُن کے ساتھ کوئی مرد نہیں ہے۔۔۔اسی لیے آوازے کسنے لگے۔۔۔

بس روکو۔۔۔التمش نے سخت آواز میں ڈرائیور سے بس روکنے کا کہا۔۔۔

اسکی آواز پر بس رک گئی۔۔۔

التمش چھوڑے نہ۔۔۔ہانیہ نے التمش کا بازو پکڑ کر روکنا چاہا۔۔۔لیکن التمش کے چہرے پر چھائی سختی کو دیکھ کر چپ ہو گئی۔۔۔۔۔

جبکہ وہ لڑکے بھی بس رکنے پر رک گئے تھے۔۔۔

التمش سب لوگ بس سے اترے۔۔۔ لڑکوں نے جب بس سے پانچ لڑکوں کو ایک ساتھ دیکھا تو اُنکی سیٹی گم ہوئی لیکن پھر بھی ڈھیٹ بنے کھڑے رہے۔۔۔

کچھ ہی پل کا کھیل تھا اب وہ لڑکے زمین پر پڑے تھے کسی کی آنکھ نیلی ہو رہی تھی تو کسی کا پورا منہ سوجھ گیا تھا۔۔۔۔

التمش نے پولیس بلا کر انکو پولیس کے حوالے کر دیا تھا۔۔۔

جبکہ سب لڑکیاں ان لوگوں کو مارتے دیکھ کر اندر سے ڈری تھی منہا اور۔ مناہل کو تو اتنا فرق نہیں پڑا تھا لیکن ہانیہ ایزل اور آنیا کے رونگٹے ضرور کھڑے ہو گئے تھے۔۔۔۔

اچھی طرح خبر لی جئے گا انکی کہ آئندہ کبھی کسی لڑکی کو دیکھ کر آوازنہ کسے

۔۔۔۔التمش نے پولیس آفیسر سے کہا جس نہیں اثبات میں سر ہلایا۔۔۔۔

التمش لوگ بس میں داخل ہوئے تو سب لڑکیاں کھڑکھی والی سیٹ چھوڑ کر

برابر والی سیٹ پر بیٹھ گئی تھی۔۔۔۔۔

انکی اس حرکت پر سب کے چہروں پر مسکراہٹ آگئی جسے اُن لوگوں نے ضبط

کیا۔۔۔۔
اور چہرے پر سختی لیے اپنی اپنی جگہ پر بیٹھ گئے اُنہیں پتہ تھا اب وہ جو بھی

کرے گے یہ اُن میں کچھ نہیں بولے گی۔۔۔۔

التمش نے ہانیہ کی قمر میں ہاتھ ڈال کر اُسے اپنے قریب کیا اور اُسکا سر اپنے کندھے پر رکھ لیا۔۔۔ہانیہ نے شرافت کا مظاہرہ کرتے ہوئے کوئی مزاحمت نہیں کی۔۔۔

میر نے بھی مناہل کا سر اپنے کندھے پر رکھا۔۔۔جس پر اُس نے بھی کوئی مزاحمت نہیں کی۔۔۔آنیا کے کندھے پر عدیل نے اپنا سر رکھ کر اُسکا ہاتھ اپنے بالوں پر رکھا جس پر آنیا بھی خاموشی سے اُسکے بالوں میں ہاتھ پھیرنے لگی۔۔۔اُنہیں پتہ تھا یہ فرمابرداری یں لڑکوں کو مار کھاتے دیکھ کر کی جا رہی ہے ورنہ اتنی آسانی سے یہ اُن کی سب بات مان جائے ایسا ہو ہی نہیں سکتا۔۔۔

عادل کو اور اونچی آواز میں گانا گاتے دیکھ کر ایزل بھی بغیر کچھ بھی بولے خاموشی سے بیٹھ گئی۔۔۔

منہاتو اپنی آنکھیں بند کئے اپنا سر سیٹ سے ٹکا گئی تھی۔۔۔ علی بھی خاموشی سے بیٹھ گیا تھا۔۔۔

جبکہ رمشا کی حسد بھری نگاہیں التمش اور ہانیہ پر ہی تھی۔۔۔

------,-------------,-------------,---------

-----,-----------,-----------,-----

------,---

گاؤں کی حدود میں داخل ہوتے ہی تیز اور تازگی بھری ہوا محسوس ہوتے ہی ہانیہ نے ایک لمبی سانس لی۔۔۔ یہ اندرون سندھ
کا ایک گاؤں تھا جہاں پر میر کے والد ایک جانی مانی شخصیت تھی۔۔۔۔

گاؤں کی حدود میں داخل ہوتے ہی میر کے لبوں پر ایک مسکان آگئی۔۔۔۔۔۔

چاروں طرف ہریالی تھی بچے کھیلتے نظر آرہے تھے شام ہونے کو تھی اس لئے سورج کی تپش بھی کم تھی۔۔۔۔۔

ایک بڑی حویلی کے گیٹ پر گاڑی رکی۔۔۔تو میر کی دھڑکن تیز ہوئی۔۔۔

حویلی کے اندر اتنی خاموشی محسوس کر کے میر کا دل دھڑکا۔۔۔

جبکہ باقی سب تو ستائش سے حویلی کو دیکھ رہے تھے۔۔۔۔

چلے چلتے ہے۔۔۔۔مناہل کے بولنے پر سب اندر کی طرف بڑھے۔۔۔۔

مین گیٹ کو کھلا دیکھ ان سب کو عجیب لگا۔۔۔۔

اندر قدم رکھے تو پوری حویلی اندھیرے میں ڈوبی ہوئی تھی۔۔۔۔

ابھی وہ سب اپنے موبائل کی ٹورچ اون کرتے کہ چاروں طرف روشنی ہوئی۔۔۔۔۔

ویلکم ہوم۔۔۔۔۔ایک ساتھ سب کی آواز پر اور اپنے اوپر پھول گرنے پر میر نے سامنے دیکھا جہاں اُس کی امی اور بھائی بھابھی کھڑے تھے۔۔۔۔ جبکہ مناہل کے والدین بھی وہی موجود تھی۔۔۔

سب کے چہروں پر ایک خوشی سی تھی جبکہ ہانیہ لوگ بھی ایسے ویلکم پر خوش ہوئے۔۔۔

میر تیز قدموں سے چلتا اپنی والدہ کے گلے لگا تھا جبکہ انہوں نے اسکو گلے لگا کر رونا شروع کر دیا تھا۔۔۔

میر کا چہرہ سامنے کرتے انہوں نہیں جا بجا چوما۔۔۔ جبکہ میر کی آنکھیں بھی نم ہو گئی تھی۔۔۔

میرے چھوٹے۔۔۔ میر کے بڑے بھائی نے اسکو گلے لگایا جبکہ میر کی بھابھی نے اُسکے بال بگاڑے۔۔۔

میر نے ادھر اُدھر متلاشی نگاہوں سے احسان صاحب کو ڈھونڈا چاہا۔۔۔

تو آ گئے جناب گھر واپس۔۔۔۔

اپنی لاٹھی کے ساتھ سخت چہرہ لئے وہ سامنے کمرے سے نکلے۔۔۔انکے چہرے پر سختی اور سخت آواز محسوس کر کے سب خاموش ہو گئے تھے۔۔۔۔۔

بابا۔۔۔۔میر نے کچھ بولنا چاہا۔۔۔۔

بابا کے بیٹے۔۔احسان صاحب مسکراتے ہوئے میر کی طرف بڑھے۔۔۔اُنہیں مسکراتے دیکھ سب بھی مسکرائے۔۔۔۔

لیکن اگلے ہی پل میر کی چیخ نکلی۔۔۔ جب اُن کی لاٹھی زور سے اُس کے پاؤں پر بجی۔۔۔

کھوتے انسان بہت شوق ہے نہ گھر سے بھاگنے کا ہم تمہاری ٹانگیں ہی نہیں چھوڑے گے جواب تم بھاگوں۔۔۔ احسان صاحب نے اپنی لاٹھی میر کی پیٹھ پر مارتے ہوئے کہا۔۔۔

سب لڑکیوں نے تو اپنی آنکھیں ہی بند کر لی تھی جبکہ سب لڑکوں کے چہرے پر مسکراہٹ تھی۔۔۔

یار بابا بات سن لے میری۔۔۔ میر نے اُنکی لاٹھی سے بچتے ہوئے کہا۔۔۔

کیا سنے ہم ہاں۔۔۔ہماری معصوم سی بہو کو چھوڑ کر چلے گئے تھے اج ہم تمہیں لنگڑا کر کے ہی دم لے گے۔۔۔احسان صاحب نے غصے سے پھولتی سانس کے ساتھ کہا۔۔۔

یار علی التمش بچاؤ مجھے۔۔۔میر نے علی اور التمش کی طرف دیکھتے ہوئے کہا جو ہنس رہے تھے۔۔۔

یہ کیا بچائے گے بلکہ یہ تو ہم سے مار کھائے گے۔۔۔احسان صاحب نے آخری لاٹھی میر کو مارتے ہوئے کہا۔۔۔انکی بات پر ہانیہ کی آنکھیں پھیل گئی جبکہ التمش اور علی حیران نظروں سے اُنکی طرف دیکھ رہے تھے۔۔۔۔

انکل ہماری غلطی نہیں ہے ساری غلطی میر کی ہی ہے ہم نے تو کچھ کیا ہی نہیں۔۔۔علی نے جلدی سے بولا۔۔۔

جبکہ اُسکی بات پر ایک اور لاٹھی میر کو پڑی تھی۔۔۔۔ جس پر وہ درد سے آنکھیں میچ گیا اور تیز نظروں سے اپنی بیوی کو دیکھا جو ایک آنکھ کھولے اُسکی طرف ہی دیکھ رہی تھی۔۔۔۔

اب بس بھی کھڑے میرے بچے کو مار مار کر کیا حال کر دیا ہے اُسکا۔۔۔۔ میر کی والدہ نے فوراً سے میر کے پاس اتے کہا۔۔۔

احسان صاحب اب ہانیہ لوگوں کی طرف متوجہ ہوئے اُن کے قریب انے پر ہانیہ کو لگا وہ اسکو بھی مارے گے۔۔۔

نہیں انکل میری تو کوئی غلطی نہیں آپ میرے بدلے کا میرے شوہر کو مار لے۔۔۔ ہانیہ نے اپنی آنکھیں بند کرتے جلدی سے کہا اسکی بات پر احسان

صاحب کے چہرے پر مسکراہٹ آگئی جبکہ التمش کا دل کیا اپنی اس معصوم بیوی کو کھا جائے جو شوہر کو پٹوانا چاہ رہی تھی۔۔۔۔

ہم کیوں اتنی پیاری بچی کو مارنے لگے۔۔۔احسان صاحب نے ہانیہ کے سر پر پیار کرتے ہوئے کہا۔۔۔

انکی نرم آواز پر ہانیہ نے آنکھیں کھول کر اُنکی طرف دیکھا اور انکو مسکراتا دیکھ خود بھی مسکرا گئی۔۔۔احسان صاحب کو سب نے باری باری سلام کیا جس پر انہوں نے سب لڑکیوں کے سر پر ہاتھ رکھا۔۔۔۔۔۔

آجائے آپ سب۔۔۔میر کی بھابھی کے کہنے پر سب لاؤنج کی جانب بڑھ گئے۔۔۔۔

میر تو اپنی والدہ کے پاس ہی بیٹھ گیا تھا لیکن نظریں مناہل کے اوپر ہی تھی
مناہل میر کی نظروں سے نظریں چرا رہی تھی۔۔۔۔

جوس وغیرہ پی کر سب آپس میں بات کر رہے تھے جب میر کی آواز پر سب
اُسکی طرف متوجہ ہوئے۔۔۔

میں آپ سب سے بات کرنا چاہتا ہوں۔۔۔۔

میر ابھی تو آئے ہو کل ہو جائے گی بات۔۔۔ ابھی آرام کرنے چلتے
ہے۔۔۔ میر کی بات پر میر کے بھائی نے کہا۔۔

نہیں بھائی میں چاہتا ہوں ابھی سب کچھ کلیئر ہو جائے۔۔۔

بابا میں آپ کو چھوڑ کر نہیں جاتا نہ ہی مناہل کو چھوڑ کر جاتا لیکن میری مجبوری تھی۔۔۔۔

میں لندن میں جہاں رہتا تھا وہی پاس میں ایک بچی رہتی تھی جس کو برین ٹیومر تھا اُسکا علاج میں کروا رہا تھا۔۔ میں نکاح نہیں کرنا چاہتا تھا کیونکہ مجھے واپس جانا تھا اُس کے پاس اور شاید زیادہ ٹائم لگ جاتا اسی لئے میں نہیں چاہتا تھا کہ کسی کی زندگی خود سے جوڑ کر جاؤ جو میرا انتظار کرتی رہے۔۔۔

میر نے بول کر سب کی طرف دیکھا جو خاموشی سے اُسکی بات سن رہے تھے۔۔۔

لیکن آپکی وجہ سے میں نے نکاح کر لیا تھا۔۔۔۔ جس دن نکاح ہوا اُس دِن اُس بچی کا آپریشن تھا جو میرے بنا نہیں ہو سکتا تھا اسی لئے مجھے چھوڑ کر جانا

پڑا۔۔۔میں جانتا تھا جیتنا وقت مجھے واپس آنے میں لگے گا اتنے وقت میں شاید مناہل مجھے چھوڑنے کا سوچے تبھی میں نے اُسے وہ لیٹر لکھ کر دیا تھا۔۔۔۔

میر نے بول کر مناہل کی طرف دیکھا جو آنکھوں میں آنسو لئے اُسکی طرف دیکھ رہی تھی۔۔۔

مجھ سے اُس بچی اور اسکے گھر والوں کی اُمید جڑی تھی بابا اگر نہیں جاتا تو وعدہ خلافی کرنے والوں میں شامل ہو جاتا۔۔۔

میر نے احسان صاحب کی طرف دیکھ کر کہا جو اُسکی بات پر اپنی جگہ سے اٹھے تھے۔۔۔۔

ادھر آ کھوتے۔۔۔۔تو نے آج ایک باپ کا سینا چوڑا کر دیا۔۔۔۔انھوں نے اپنی بازو کھول کر میر کو کہا تو وہ بھی نم آنکھیں لئے فوراً سے انکے گلے لگا۔۔۔۔

جبکہ سب کے چہروں پر مسکراہٹ آ گئی۔۔۔۔

چلو بچوں اب جا کر آرام کرو کل سے اس کھوتے کی شادی کی تقریبات بھی شروع کرنی ہے۔۔۔۔

احسان صاحب نے سب کی طرف دیکھ کر کہا جس پر سب نے اثبات میں سر ہلا یا۔۔۔منہا اور مناہل کی فیملی کو بھی یہی رکنے کا بولا گیا تھا۔۔۔۔اپنے داماد پر مناہل کے والد کو بھی فخر محسوس ہو رہا تھا۔۔۔

ایک منٹ احسان کل سے منہا کی شادی کی بھی تیاری شروع کرنی ہے۔۔۔۔اکرم صاحب جو منہا کے والد تھے انہوں نے منہا کی طرف دیکھ کر کہا۔۔۔انکی بات پر منہا کی آنکھیں حیرت سے پھیلی۔۔۔۔باقی سب خوش ہوئے۔۔۔۔منہا نے ایک نظر علی کی طرف دیکھا جو اسپاٹ نظروں۔ سے دوسری طرف دیکھ رہا تھا اور اپنا چہرہ جھکا گئی جب علی کو فرق نہیں پڑتا تھا تو اُسے بھی نہیں پڑنا تھا۔۔۔۔

سب میر کی بھابھی کے بتائے ہوئے کمروں کی طرف چل دیئے۔۔۔۔۔

اکرم صاحب اور احسان صاحب بھی اسٹڈی روم میں چلے گئے۔۔۔۔

صرف میر اور مناہل ہی لاؤنج میں رک گئے۔۔۔۔۔

اب بھی شکایت ہے اپنے شوہر سے۔۔۔ میر نے جاتی ہوئی مناہل کا ہاتھ تھام کر پوچھا۔۔۔

مناہل نے پلٹ کر میر کے کندھوں پر اپنے ہاتھ رکھے۔۔۔ اُسکے ماتھے پر بوسا دیا۔۔۔

فخر ہے اپنے شوہر پر۔۔۔ مناہل نے کہا اور تیزی سے وہاں سے بھاگی۔۔۔۔

پیچھے میر بھی مسکراتا ہوا اپنے کمرے کی طرف بڑھ گیا۔۔۔

رمشا تو اُتے ساتھ اپنے کمرے کا پوچھ کر چلی گئی تھی وہ یہاں صرف ایک مقصد سے آئی تھی باقی چیزوں سے اُسکا کوئی لینا دینا نہیں تھا۔۔۔

سب سفر کی وجہ سے تھکے ہوئے تھے۔۔۔اس لئے اپنے اپنے کمروں کی طرف بڑھ گئے تھے۔۔۔۔

کل مہندی کی رسم ہونا طے پائی تھی۔۔۔۔۔۔

منہا اپنے کمرے میں بیٹھی اپنے گھٹنوں پر سر رکھے۔۔۔۔خاموشی سے آنسو بہارہی تھی۔۔۔۔

اُس کے دل میں اُمید سی تھی کہ شاید علی کچھ بول دے۔۔۔لیکن علی کی خاموشی نے اُسے بہت بری طرح توڑا تھا۔۔۔۔

اور جب محبت میں اُمید ٹوٹ جاتی ہے تو ایسا لگتا ہے جیسے جسم سے کسی نے جان نکال لی ہو۔۔۔۔

اُسکے آنسو اُسکے گال مسلسل بھگو رہے تھے لیکن دماغ کے دریچوں پر علی کا چہرہ گھوم رہا تھا۔۔۔۔

یہ اللہ مجھے صبر دے۔۔۔۔ منہا نے اپنے آنسو صاف کرتے ہوئے کہا۔۔۔اور سونے کے لئے لیٹ گئی اس سے پہلے مناہل اتی اور اُس سے رونے کی وجہ پوچھتی وہ نہیں چاہتی تھی اُس کی وجہ سے اب کوئی پریشان ہو خاص کر مناہل جس کی زندگی میں خوشیوں کے پل آئے تھے۔۔۔۔

---------,--------,-------,------,------,---

---,---------,---------,----------,-------

صبح کا سورج طلوع ہوا تو پوری حویلی میں بھگ ڈر سی مچ گئی تھی سب لڑکیاں ایک کمرے میں بیٹھی اپنے لئے کپڑوں اور میکپ کی چیزیں دیکھنے میں لگی تھی جبکہ سب لڑکوں کو احسان صاحب نے کام پر لگایا ہوا تھا۔۔۔ سوائے میر کے جو اپنی والدہ کے پاس بیٹھا اُن سے اپنے لاڈ اٹھوا رہا تھا۔۔۔

بس کر دے بیگم۔۔۔ اور تم اٹھو بہت کر والی لاڈیاں تم نے شرم نام کی تو کوئی چیز نہیں ہے نہ سارے دوست تمہارے کام میں لگے ہوئے ہیں اور تم بیشر موں کی طرح یہاں بیٹھے ہو۔۔۔۔

احسان صاحب نے پیچھے سے اتے میر کے کندھے پر اپنی لاٹھی مارتے ہوئے کہا۔۔۔

میر درد سے اپنے لب بھینچ گیا۔۔۔اور خونخوار نظروں سے التمش میر اور عادل کو دیکھا جو اپنے دانتوں کی نمائش کر وا رہے تھے۔۔۔

جا ہی رہا تھا میں کام کرنے یہ بولے نہ آپکو جلن ہو رہی تھی کہ کیوں آپکو بیوی بار بار مجھے پیار کر رہی ہے۔۔۔میر نے بولتے ہوئے دور لگائی کیونکہ پتہ تھا اس بات پر بھی لاٹھی پڑنے والی ہے۔۔۔

بیشرم اولاد۔۔۔احسان صاحب سرخ چہرے کے ساتھ بڑ بڑائے۔۔۔۔

--،----------،---------،-------،------،----

------،---------،-------،--------،------

-،-------

کتنا روپ ایا ہے۔۔ماشاللہ۔۔۔میر کی بھابھی نے مناہل کو دیکھ کر کہا جو پنک اور یلور رنگ کے لہنگے میں پھولوں کی جویلری پہنے سر پر سترنگی دوپٹہ جو نیٹ کا تھا ٹکائے ہلکے سے میکیپ میں بہت خوبصورت لگ رہی تھی اوپر سے چہرے پر ایک شرمیلی سی مسکان نے اسکو مزید حسین بنادیا تھا۔۔۔

منہا نے پیلے رنگ کی پیروی کو چھوتی فروک زیب تن کی تھے جس پر گولڈن رنگ کا کام ہوا تھا نیٹ کا دوپٹہ سر پر رکھے پھولوں کی جویلری پہنے ہلکے میکیپ میں وہ بھی حسین لگ رہی تھی لیکن مناہل کی طرح اُسکے چہرے پر شادابی نہیں تھی مرجھایا سا چہرہ تھا۔۔۔۔

آنیااور ایزل نے گول گھیر والی کرتی نمافروک پہنی تھی جو گھٹنوں سے اوپر تھی اور نیچے کھلے پاجامہ میں بالوں کی فرینچ چوٹی بنا کر آگے کندھے پر ڈالی ہوئی تھی۔۔۔ہلکاہلکا میکپ کیا ہوا تھا۔۔۔آنیا نے ایزل کے مقابلے میں تھوڑاڈارک لپسٹک کا کلر لگایا تھا جبکہ ایزل نے پنک رنگ کی لپسٹک لگائی تھی۔۔۔۔۔

ہانیہ تو فری کو لے کر اپنے کمرے میں چلی گئی تھی تیار ہونے۔۔۔۔

ماشاءاللہ تم سب بہت پیاری لگ رہی ہوں۔۔۔۔ہانیہ نے کمرے میں داخل ہوتے ہوئے کہا۔۔۔

اسکی بات پر سب مسکرا دی اور اسکو دیکھا۔۔۔پیلے رنگ کے پنجابی سوٹ میں ملبوس تھی جبکہ کندھے پر پنک رنگ کا کامدار دوپٹہ رکھا ہوا تھا اور ہمیشہ کی طرح سر پر پنک رنگ کا ہی حجاب کیا ہوا تھا۔۔۔

لائٹ میکپ میں لبوں پر گلابی تیز رنگ کی لپسٹک لگائے وہ حسین لگ رہی تھی جبکہ اُسکی گود میں موجود فری بھی بلکل اپنی ماں کی طرح ہی تیار ہوئی تھی۔۔۔۔

ایزل اور آنیا نے تو آگے بڑھ کر اُسے چٹاچٹ چوم ڈالا تھا۔۔۔

--,---------,----------,-------,--------,-----

----,------,-------,--------,-------,--------

---,----

حویلی کے لون میں ہی فنکشن کا اہتمام کیا گیا تھا۔۔۔اسٹیج پر دو سیٹ لگائے گئے تھے۔۔۔۔

بیچ میں ڈانس فلور بنایا گیا تھا جس کے سائڈ میں ٹیبل رکھے گئے تھے۔۔۔

اسٹیج جو پیلے اور سفید پھولوں سے سجایا گیا۔۔۔تھا۔۔۔

میر سفید پاجامہ اور پیلے کرتے کے ساتھ ہونٹوں پر جاندار مسکراہٹ لئے بیٹھا تھا جبکہ التمش اور علی اپنے دوست کو اتنا خوش دیکھ کر خوش تھے۔۔۔۔

آخر کب تک انا ہے ان لڑکیوں نے باہر۔۔۔۔میر نے انٹرنس کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔

ہاں پتہ نہیں اتنی دیر کیوں کر رہی ہے۔۔۔عدیل نے بھی سانس بھرتے ہوئے کہا۔۔۔

کیا ہو گیا ہے بھائی آجائے گی۔۔۔۔عادل نے جوس کا گلاس منہ سے لگاتے ہوئے کہا۔۔۔تڑپ تو وہ بھی رہا تھا ایزل کی ایک جھلک دیکھنے کے لئے۔۔۔۔

اسکی بات پر التمش اور عدیل نے تیز نظروں سے اُسے گھور کر دیکھا ۔۔۔عادل نے چپ رہنے میں ہی عافیت جانی۔۔۔۔

یزدانی صاحب اور فیروز صاحب بھی اگئے تھے اور احسان صاحب کے ساتھ ایک ٹیبل پر بیٹھے تھے مسز یزدانی کی نظرے رمشا کو ڈھونڈ رہی تھی۔۔۔

ابھی کچھ ہوتا کہ لون کی ساری لائٹ بند ہوئی اور انٹرنس کی طرف اسپاٹ لائٹ جلی۔۔۔۔

جہاں سے فری اپنے ہاتھ میں پھول پکڑے چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتے اندر آ رہی تھی۔۔۔۔

فری کو دیکھ کر التمش کے چہرے پر مسکراہٹ آگئی اُسکی بیٹی سر پر چھوٹا سا حجاب باندھے پھولے گالوں کے ساتھ چھوٹے سے پنجابی سوٹ میں نظر لگ جانے کی حد تک پیاری لگ رہی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اُسکے پیچھے ہی ہانیہ اپنے دونوں اطراف میں منہا اور مناہل کا ہاتھ تھامے اندر بڑھ رہی تھی جبکہ ایزل اور آنیا سائڈ پر اپنے ہاتھوں میں پھول پکڑے مسکراہٹ کے ساتھ اندر آ رہی تھی۔۔۔۔

چونکہ احسان صاحب نے فوٹو گرافی کا انتظام کیا تھا تو تین فوٹو گرافر فوراً سے اُنکی تصویر لینے آگے بڑھے۔۔۔

گانے کے ہلکے بولوں پر اُن پانچوں کے بڑھتے قدموں کو دیکھ کر پانچوں لڑکوں کی دل کی دھڑکن بھی بڑھ رہی تھی۔۔۔

میر جو جم کر اپنی جگہ بیٹھ گیا تھا مناہل کو دیکھ کر التمش نے زور سے اُس کے کندھے پر مارا تو وہ ہڑ بڑا کر اٹھا۔۔۔۔

وہ پانچوں جو مبہوت ہوتے اپنی اپنی والی کو دیکھ رہے تھے۔۔۔ فوٹو گرافر کو اُنکی تصویر لیتے دیکھ پانچوں کے ماتھے پر بل پڑے۔۔۔ کیونکہ فوٹو گرافر میل تھے۔۔۔

پانچوں کچھ بول بھی نہیں سکتے تھے کیونکہ احسان صاحب نے انکو بلایا تھا۔۔۔۔

فری کے اسٹیج کے قریب پہنچتے ہی التمش نے اپنی بیٹی کو گود میں لیا جو اپنے باپ کو دیکھ کر پھول وہی پھینک کر التمش کی طرف بھاگی تھی۔۔۔

آبابا کا بچا کتنا پیار الگ رہا ہے۔۔۔۔

علی منہا کو اسٹیج کی طرف آتا دیکھ کر اُتر گیا تھا۔۔۔۔

وہ جو اُسکی نظریں اپنے اوپر محسوس کرکے لرز گئی تھی اُسکے جانے پر اپنے آنسو پی گئی۔۔۔۔

ہانیہ نے مناہل کا ہاتھ میر کے ہاتھ میں دیا۔۔۔

جسے میر نے اپنی مضبوط گرفت میں تھاما۔۔۔۔

منہا کو اُن لوگوں نے دوسرے صوفے پر بیٹھا دیا تھا۔۔۔۔

واہ بیگم ۔۔۔۔ جان لینے کے ارادے ہے۔۔۔ عدیل نے آنیا کے اپنے پاس انے پر کہا۔۔۔

اسکی بات پر آنیا مسکرا گئی۔۔۔۔

اس کے مسکرانے پر عدیل بھی مسکرا دیا۔۔۔۔

عدیل زیادہ شوخے نہ ہو۔۔۔سب ہے یہاں پر۔۔۔اپنی قمر پر عدیل کے

ہاتھ کا لمس محسوس کر کے اپنے دانت پیستے ہوئے کہا۔۔۔

بیگم ادھر ہماری طرف کوئی نہیں دیکھ رہا اور اگر دیکھ بھی لے تو انکو پتہ ہے نیا

شادی شدہ جوڑا ہے ہوتا رہتا ہے ایسے ایک دوسرے سے دور نہیں رہ

سکتے۔۔۔۔

عدیل نے آنکھ مارتے ہوئے آنیا کے لال ہوتے چہرے کو دیکھتے ہوئے

کہا۔۔۔

انتہائی بے شرم ہے آپ۔۔۔۔آنیا نے خفگی سے کہا۔۔۔۔

اب تو تمہیں پتہ چل گیا نہ تواب کرنے دو مجھے بے شرمی عدیل نے اُسکی قمر پر اپنی گرفت سخت کرتے ہوئے کہا۔۔۔

آنیا نفی میں سر ہلا کر مناہل کی طرف دیکھنے لگی جس کی رسم شروع ہو گئی تھی۔۔۔۔۔

۔۔۔۔،۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔،۔۔۔۔۔،۔۔۔۔۔۔،۔۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔،۔۔۔۔۔۔۔۔،۔۔۔۔۔۔۔۔۔،۔۔۔۔۔

،۔۔۔۔۔۔۔

میر پلیز سامنے دیکھے۔۔۔ مناہل نے میر سے کہا جو محویت سے اُس کو دیکھ رہا تھا اور مناہل کا شرم سے بُرا حال ہو رہا تھا۔۔ حال میں اتنے مہمان تھے اور میر کی نظریں بس مناہل کے ہر نقش کو محفوظ کر رہی تھی۔۔۔۔

تم آج اتنی خوبصورت لگ رہی ہو کہ میرا دل ہی نہیں چاہ رہا کہیں اور دیکھنے کا۔۔۔اور دل کو تو چھوڑو میری نظریں ہی مجھے اجازت نہیں دے رہی اتنی حسین بیوی جو پہلو میں بیٹھی ہو اسکو چھوڑ کر کہیں اور دیکھو۔۔۔۔میر نے گھمبیر آواز میں کہا۔۔۔

جبکہ اسکے جذباتیت لئے لفظ سن کر مناہل کے اندر سنسنی سی دوڑ گئی۔۔۔۔۔

میر پلیز۔۔۔۔بعد میں دیکھ لی جیئے گا نہ۔۔۔۔مناہل نے ملتجی لہجے میں کہا۔۔۔۔

مطلب بعد میں اجازت ہے مجھے کہ تمہیں فرست سے دیکھ لو۔۔۔میر نے جذبوں کی آنچ لئے لہجے میں کہا۔۔۔۔

جبکہ اسکی بات پر مناہل کے ہاتھ پسینہ سے بھر گئے۔۔۔۔

میرا گراب آپ چپ نہیں ہوئے تو میں منہا کے پاس جا کر بیٹھ جاؤں گی۔۔۔۔

مناہل نے اپنی اور میر کی والدہ کو اسٹیج پر اتا دیکھ کر کہا۔۔۔

اسکی بات پر میر بھی مسکرا کر سیدھا ہو گیا تھا۔۔۔۔

۔۔۔،۔۔۔۔۔۔۔۔،۔۔۔۔۔۔۔۔،۔۔۔۔۔۔۔۔۔،۔۔۔۔۔۔۔۔،۔۔۔

۔۔۔۔۔۔،۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔،۔۔۔۔۔۔۔۔۔،۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔،۔۔۔۔

۔۔۔،۔۔۔۔۔

عادل کی نظریں مسلسل۔۔۔ایزل کے چہرے کا طواف کر رہے
تھے۔۔۔۔جو منہا کے پاس بیٹھی تھی۔۔۔۔ایزل اپنے اوپر نظروں کی تپش
محسوس کر چکی تھی۔۔۔دل اُسکا گھبرا رہا تھا لیکن چہرے پر اُس نے کوئی تاثر
نہیں انے دیا۔۔۔

ایزل۔۔۔کیا پانی لا دو گی تم۔۔۔۔۔منہا جس کا دل شدت سے دھڑک رہا
تھا جبکہ آنسوؤں پر بھی بندھ باندھنا مشکل ہو گیا تھا ایزل کو مخاطب کرتے
ہوئے بولی۔۔۔۔

جی آپی میں لاتی ہوں۔۔۔۔۔

ایزل بولتی ہوئی اسٹیج سے اُتری۔۔۔ایزل کو جاتا دیکھ کر عادل بھی اُسکے پیچھے گیا۔۔۔۔

ایزل ابھی آگے بڑھ ہی رہی تھی جب سامنے سے اتی لڑکی کے کندھے سے ٹکر کھا کر وہ گرتی۔۔۔

اس سے پہلے عادل جو اُسکے پیچھے آرہا تھا۔۔۔ایزل کو جلدی سے تھاما۔۔۔

ایزل نے اپنی پھیلی آنکھوں کے ساتھ عادل کا ہاتھ اپنے پہلو پر دیکھا۔۔۔

جبکہ عادل ایزل کی کاجل اور مسکارا لگی آنکھوں میں ڈوب سا گیا تھا۔۔۔

چھوڑے مجھے۔۔۔عادل کو خود کی طرف تکتے دیکھ کر ایزل نے اُسکا ہاتھ اپنے پہلو سے ہٹانا چاہا۔۔۔

ایزل کو مزاحمت کرتے دیکھ عادل نے اسکو سیدھا کھڑا کیا اور اپنا ہاتھ اُسکے پہلو سے ہٹایا۔۔۔

ایزل مجھے تم سے بات کرنی ہے۔۔۔ایزل جو اپنی تیز ہوتی دھڑکنوں کو سمنبھال کر آگے بڑھ رہی تھی۔۔عادل کی آواز پر رکی لیکن پلٹی نہیں ۔۔۔۔۔۔

اب بھی کچھ رہ گیا ہے بولنے کو۔۔۔اب کون سا الزام لگائے گے۔۔۔ایزل نے عادل کے سامنے انے پر۔۔۔آنکھوں میں نمی لئے ٹوٹے لہجے میں کہا۔۔۔

اس کی بات اور عادل نے شرمندگی سے اپنی آنکھیں بند کی۔۔۔

معاف کر دو۔۔۔عادل نے ایزل کے دونوں ہاتھ اپنے ہاتھ میں تھامتے ہوئے کہا۔۔

کیسے معاف کر دو۔۔۔۔جب آپ کسی انسان سے بے انتہا محبت کرو۔۔۔اتنی کے اُسکے لئے مر بھی سکتے ہو۔۔اور وہ آپکی محبت کو دھتکار دے۔۔۔آپکی محبت سے منہ موڑ لے۔۔۔آپکو محبت کو ڈھونگ کہیں۔۔۔تو کیسے معاف کر دو۔۔۔ایزل نے بہتی آنکھوں کے ساتھ عادل کی آنکھوں میں دیکھ کر کہا۔۔۔جس کی خود کی آنکھیں شدتِ ضبط سے سرخ ہو گئی تھی۔۔۔۔

آخری بار معاف کردہ۔۔۔ غلطی ہوگئی۔۔۔۔۔عادل نے ایزل کے ہاتھ پر دباؤ دیتے ہوئے کہا۔۔۔

ٹھیک ہے میری محبت کا ظرف بہت بڑا ہے معاف کردیتی ہوں آپکو اس بات پر۔۔۔۔۔ لیکن۔۔۔۔

ایزل نے عادل کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔ جہاں ایزل کی بات سن کر اُسکی آنکھوں میں چمک اُبھری تھی۔۔۔۔ایزل کے لیکن کہنے پر وہ اُلجھا۔۔۔۔

لیکن میرا ظرف اتنا وسیع بھی نہیں ہے عادل کے اپنے پاک کردار پر الزامات برداشت کر جاؤ۔۔۔اُس پر کیسے معاف کروآپکو۔۔۔۔ایزل نے بے بسی سے کہا۔۔۔

پلیز میں محبت کرتا ہوں تم سے نہیں رہ پاؤ گا تمہارے بنا میرا یقین کرو وہ سب میں نے غصے میں بولا تمہارے وجود پر اُس انسان کا لمس مجھے برداشت نہیں ہو رہا تھا۔۔۔پلیز ایزل۔۔۔۔

عادل نے اپنا ہاتھ اُسکے گال پر رکھ کر اپنا ماتھا اُسکے ماتھے سے ٹکایا۔۔۔۔

عادل ایسے تو تمہیں جب غصّہ آئے گا تم میرے کردار کو نشانہ بناؤ گے۔۔۔۔

ایزل نے اپنی آنکھیں بند کر کے کہا۔۔۔

عادل اب مرنا پسند کرے گا لیکن اپنی محبت کے کردار پر کبھی شک نہیں کرے گا۔۔۔۔ عادل نے شدتِ جذبات سے کہا۔۔۔

اسکی بات پر ایزل کی ہچکی بندھی۔۔۔

پلیز یار۔۔۔ عادل نے ملتجی لہجے میں کہا۔۔

ایزل نے بس اثبات میں سر ہلایا۔۔۔

اس کا سر اثبات میں ہلتا دیکھ عادل کے چہرے پر مسکراہٹ آگئی۔۔۔۔۔

اہم۔۔۔۔

ابھی عادل کچھ بولتا جب ہانیہ کی آواز پر دونوں جھٹکے سے ایک دوسرے سے دور ہوئے۔۔۔۔

عادل خجل سا ہو گیا جبکہ ایزل کو جب اپنی حالت کا اندازہ ہوا کہ وہ کتنے قریب کھڑی تھی عادل کے وہ بھی شرم سے لال ٹماٹر ہوئی۔۔۔۔

مجھے تو پہلے سے لگتا تھا کہ یہ میرا پاگل بھائی۔۔۔میری بہنوں جیسی نند پر فل لٹو ہے۔۔۔ہانیہ نے چھیڑتے ہوئے کہا۔۔۔

اسکی بات پر ایزل نے شرم سے اپنا سر جھکا لیا۔۔۔عادل نے اپنے بالوں میں ہاتھ پھیر کر ادھر اُدھر دیکھا۔۔۔۔

بیٹا جانی پھوپھو کو بتاؤ اور رشتہ لے کر آؤ نہیں تو میرا شوہر ڈھونڈ رہا ہے رشتہ ایسا نہ ہو کوئی اور اُڑا کر لے جائے لڑکی۔۔۔۔ہانیہ نے عادل کا کان پکڑتے ہوئے کہا۔۔۔۔

یار آپی میں امی سے بات کروں گا آپ سمنبھال لینا سب۔۔۔۔عادل نے ہانیہ سے منت بھرے لہجے میں کہا۔۔۔۔

اللہ تم دونوں کو ہمیشہ خوش رکھے۔۔۔۔۔
ہانیہ نے عادل کی بات پر اثبات میں سر ہلایا اور ایزل کو گلے لگایا۔۔۔۔

ایزل جو ہانیہ کے گلے لگی ہوئی تھی۔۔۔عادل نے اسکو دیکھ کر آنکھ ماری ۔۔۔اور کال پر بات کرنے کا اشارہ کرتے ہوئے الٹے قدموں کے ساتھ چلتا واپس پلٹ گیا۔۔۔۔۔

ایزل نے عادل کو ایک موقع دیا تھا اور کبھی کبھار ایک موقع دینے سے رشتے بچ جاتے ہیں خاص طور پر جب سامنے والا اپنی غلطی پر نادم ہو شرمندہ ہو۔۔۔۔۔۔

۔۔۔۔۔۔،۔۔۔۔۔۔۔،۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔،

۔۔۔۔۔۔۔۔۔،۔۔۔۔۔۔۔۔۔،۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔،۔۔۔۔

۔۔۔۔،۔۔۔۔۔۔۔،۔۔۔۔۔۔۔۔،۔۔۔۔۔۔

التمش کے فون پر آفس سے کال ائی تو وہ فری کو لئے ایک سائڈ پر چلا گیا ایک نظر ہانیہ کو دیکھا جو ایزل کے ساتھ منہا کے پاس ائی تھی۔۔۔۔۔

اور فون پر بات کرنے لگا۔۔۔اپنے کندھے پر کسی کا ہاتھ محسوس کر کے التمش پلٹا تو اُسکی نظر رمشا پر پڑی۔۔۔جو آنکھوں میں چمک لئے اُسے دیکھ رہی تھی۔۔۔

التمش کے ماتھے پر فوراً سے بل پڑے۔۔۔۔

التمش اُسے نظر انداز کیے جانے لگا۔۔۔جب رمشا کی آواز پر رُک کر اُسے دیکھا۔۔۔

مجھے صرف آپ ساتھ معافی مانگنی تھی۔۔۔رمشا نے اپنی نظروں کو جھکا کر اپنے لہجے میں نمی پیدا کرتے ہوئے کہا۔۔۔

التمش جواب میں کچھ نہ بولا۔۔۔

میں نے جو بھی کیا وہ صحیح نہیں تھا مجھے سمجھ آگیا۔۔۔آپ کہتے ہیں تو میں ہانیہ سے بھی معافی مانگ لونگی۔۔۔مجھے وہ حرکت نہیں کرنا چاہئے تھی۔۔۔

ٹھیک ہے آئندہ دیہان رکھنا۔۔۔التمش نے بس اتنا کہا اور ہانیہ کی طرف بڑھ گیا۔۔۔

اُسے آج بھی اُس لڑکی کے لہجے میں سچائی کا کوئی عنصر نہیں نظر آرہا تھا لیکن اُس نے معافی مانگی تھی اسی لیے بس اتنا بول کر آگے بڑھ گیا۔۔

جبکہ پیچھے رمشا مسکرائی۔۔۔۔

التمش آپکو نہیں لگتا علی اچھا نہیں کر رہا منہا کے ساتھ۔۔۔۔ہانیہ نے التمش کے پاس انے پر کہا۔۔۔

میری جانم میں اب کیا کر سکتا ہوں میں نے اسکو سمجھایا تھا لیکن اُس نے سنا ہی نہیں۔۔۔التمش نے اپنے کندھے اچکا کر کہا اور ہانیہ کا حجاب سیٹ کرنے لگا۔۔۔۔۔

دیکھئے اُس کا کس طرح سے منہ اُترا ہوا ہے ہمیں بتا دینا چاہئے کہ اُسکی شادی علی سے ہی ہو رہی ہے۔۔۔ہانیہ نے ایک نظر منہا کو دیکھ کر کہا جو نم آنکھیں لئے چہرے پر مسکراہٹ کے ساتھ ادھر اُدھر دیکھ رہی تھی۔۔۔

جانم ہم کچھ نہیں کر سکتے۔۔۔التمش نے اُسکے فکر مند چہرے کو دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔

التمش کی بات پر ہانیہ نے اثبات میں سر ہلایا۔۔

تم انکو چھوڑ وا پنے شوہر پر دیہان دو۔۔۔ کیسا لگ رہا ہوں میں۔۔۔۔ التمش نے ہانیہ کے ہاتھ میں موجود چوڑیوں کے ساتھ کھیلتے ہوئے پوچھا۔۔۔

اچھے لگ رہے ہیں۔۔۔ ہانیہ نے ایک نظر التمش کو دیکھتے ہوئے کہا جو میر کی طرح ہی پیلے کرتے اور سفید شلوار میں ملبوس تھا سب لڑکوں نے ایک جیسی ہی ڈریسنگ کی تھی۔۔۔۔ میر کی ویسٹ کورٹ بھی تھی جو اُس نے پہنی نہیں تھی۔۔۔

تم بھی میری جان لیکن تفصیل سے تعریف میں کمرے میں جا کر کرونگا۔۔۔التمش نے اپنے ہاتھ کی اُنگلیاں ہانیہ کے ہاتھ کی انگیوں سے اُلجھا کر کہا۔۔۔۔

اسکی بات پر ہانیہ کی رنگت فوراً لال ہوئی۔۔۔۔۔
پلکیں لرز کر سرخ عارض پر سایہ فگن ہوئی۔۔۔۔۔

التمش اس دلکش منظر پر دل وجان سے فدا ہوا۔۔۔۔

۔۔۔

۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

علی کونے میں ایک درخت سے ٹیک لگائے اپنی ضبط سے لال ہوتی آنکھوں کے ساتھ منہا کو دیکھ رہا تھا۔۔۔

وہ اتنی دور سے بھی منہا کے حسین چہرے پر اضطراب اور آنکھوں میں نمی دیکھ سکتا تھا۔۔۔

لیکن یہ فیصلہ بھی اُسکا اپنا تھا اُس دِن منہا سے ہوئی تکرار کے بعد اُس نے میر اور التمش سے بات کر کے منہا کے والد سے بات کی تھی۔۔۔اپنی فیملی کو اُس نے ارجنٹ منہا کے گھر بھیجا تھا۔۔ا

علی کی فیملی التمش جتنی امیر تو نہیں تھی لیکن وہ بھی کھاتے پیتے گھر سے تعلق رکھتا تھا۔۔۔۔

اور اُسکی فیملی کو کیا چاہئے تھا وہ بھی چاہتے تھے علی اپنا گھر بسائے اور خوش رہے

انہوں نے فوراً سے منہا کے والدین سے بات کی تھی اور انکو کیا چاہیے تھا ایک لڑکا اُن کی بیٹی سے محبت کرتا تھا اُسکی خامی معلوم ہونے کی بعد بھی انہوں نے بھی رضامندی دے دی تھی اسی لئے منہا اور مناہل کی شادی ساتھ ہونا طے پائی تھی۔۔۔

منہا کو اس بات سے انجان علی کے کہنے پر رکھا گیا تھا۔۔ وہ منہا کا ضبط دیکھنا چاہتا تھا یہ اسکو درد میں دیکھ کر اپنا ضبط آزمانا چاہتا تھا۔۔

لیکن منہا کا اُسکی محبت پر یقین نہ رکھنا اور یہ سوچ لینا کہ علی اُسکی خامی کی وجہ سے اسکو چھوڑ دے گا یہ بات علی کے دل میں سوئی کی مانند چبی تھی اور اسی بات کر بدلہ وہ منہا سے لے رہا تھا۔۔۔۔

مہندی کا فنکشن اپنے اختتام کو پہنچا تھا۔۔

منہا اپنے کمرے میں اپنی جویلری اُتار رہی تھی پورے فنکشن میں اُس کا دیہان علی کی طرف تھا۔۔۔

کچھ خواتین نے آکر اُس کی رسم کی تھی۔۔۔۔

مناہل کے فریش ہو کر باہر نکلنے پر منہا فریش ہونے چلی گئی۔۔۔۔

عدیل کیا کر رہے ہیں ڈرا دیا آپ نے مجھے۔۔۔۔آنیا نے آئینے میں نظر آتے عدیل کے عکس کو دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔۔

وہ اپنی جویلری اُتار رہی تھی جب عدیل نے آ کر اُسے اپنے حصار میں لیا۔۔۔۔

بیگم ابھی میں نے آپکی تعریف کی نہیں اور آپ یہ سب اُتارنے میں لگی ہے۔۔۔۔عدیل نے اپنا چہرہ آنیا کی گردن میں چھپاتے ہوئے کہا اور اپنے ہونٹوں کا لمس چھوڑنے لگا۔۔۔

عدیل۔۔۔آنیا اپنی گردن پر اُسکی شدت برداشت کرتے ہوئی بولی۔۔۔۔

جی جان عدیل۔۔۔عدیل نے آنیا کو اپنی باہوں میں اٹھاتے ہوئے کہا۔۔۔

عدیل میں تھک گئی ہُوں فریش ہونا ہے۔۔۔آنیا نے ہلکی آواز میں کہا۔۔۔

عدیل نے آرام سے اسکو بیڈ پر لٹایا۔۔اور خود اُس پر حاوی ہوا۔۔۔

جان میں بھی تھک گیا ہوں۔۔۔اور فریش بعد میں ہو جانا۔۔۔پہلے میں اپنی بیوی کی تعریف کرلو۔۔۔عدیل بولتا ہوا آنیا کے لبوں پر جھک ایا۔۔۔

آنیا جانتی تھی اب روکنا بیکار ہے اس لئے عدیل کی گردن کے گرد اپنے ہاتھ باندھ کر حصار قائم کیا اور چپ چاپ اپنے ہونٹوں پر عدیل کی شدت برداشت کرنے لگی۔۔۔

۔۔۔۔۔۔

۔۔۔۔،۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔،۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔،۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

۔۔۔۔،۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔،۔۔۔۔۔۔۔۔،۔۔۔۔۔۔۔،۔۔۔۔۔۔

۔،۔۔

ہانیہ واشروم سے فریش ہو کر نکلی تو التمش کو کمرے میں داخل ہوتے دیکھا۔۔

جو ایک نظر ہانیہ کی طرف دیکھتا بیڈ پر جا کر لیٹ گیا۔۔۔

اور اپنی آنکھیں موندلی۔۔۔ہانیہ اُسکے چہرے پر تکھن کا تاثر دیکھ سکتی تھی۔۔۔

ہانیہ چلتی التمش کے پاس ائی جو بیڈ پر اپنی ٹانگیں بیڈ سے نیچے کئے دونوں ہاتھ بیڈ پر پھیلائے اپنی آنکھیں موندے لیتا ہوا تھا۔۔۔

دھیرے سے اپنا ہاتھ التمش کے ماتھے پر رکھا اور دبانے لگی۔۔۔

نرم گرم لمس اور ہانیہ کی خوشبو اپنے قریب محسوس کر کے التمش نے اپنی آنکھیں کھولی۔۔۔۔تو سیدھی ہانیہ کی براؤن آنکھوں سے ٹکرائیں۔۔۔

التمش نے بغیر کچھ بھی بولے اپنا سر ہانیہ کی گود میں رکھ لیا۔۔۔

تھک گئے ہے۔۔۔ہانیہ نے التمش کا سر دباتے ہوئے کہا۔۔۔

ہم۔۔۔التمش نے اپنی آنکھیں موندے ہی جواب دیا۔۔۔۔

اسکی بات پر ہانیہ نے اپنے ہونٹوں کا لمس التمش کے ماتھے پر چھوڑا۔۔۔

اُسکے لب اپنے ماتھے پر محسوس کر کے التمش نے اپنی آنکھیں کھولی۔۔۔اور ہانیہ کی گردن میں اپنا ہاتھ ڈال کر اُسکا سر اپنے اپت جھکا کر اُس کے ہونٹوں کو اپنی گرفت میں لیا۔۔۔۔

اچھی طرح اپنے ہونٹوں کی تشنگی مٹا کر وہ ہانیہ سے دور ہوا۔۔۔تو ہانیہ اپنی سانسیں بحال کرتی ہوئی التمش کے ماتھے سے اپنا ماتھا ٹیکا گئی۔۔۔۔

التمش نے سیدھا ہو کر ہانیہ کو اپنی گرفت میں لیا اور اُسے لئے بیڈ پر نیم دراز ہوا۔۔۔اور اپنے ہونٹوں کا بھیگا لمس ہانیہ کی گردن اور کندھے پر چھوڑنے لگا۔۔۔

ہانیہ اپنی تیز ہوتی سانسوں کے ساتھ التمش کا لمس اپنے وجود پر برداشت کر رہی تھی۔۔۔آسودگی سے مسکراتے التمش کے کندھوں کے گرد اپنی گرفت کر کے خود سپردگی کا اظہار کیا۔۔۔

اور التمش اُسے اپنے پیار کی بارش میں بھیگوتا چلا گیا۔۔۔۔

-----------،--------------،------------،-----

--،-----------،-------------،-----------،--

--،----------

آخر کار رخصتی کا دِن بھی آگیا تھا۔۔۔ منہا اور مناہل کمرے میں بیٹھی اپنے آگے انے والے وقت کے بارے میں سوچ رہی تھی۔۔۔

مناہل تو میر کی شوخ نظروں اور اُسکی آنکھوں میں دکھتے تقاضوں کی وجہ سے گھبرا رہی تھی۔۔۔ دل کی دھڑکن حد سے زیادہ بڑھ گئی تھی۔۔۔

جبکہ منہا۔۔۔ وہ بلکل خاموش تھی۔۔۔ اُس نے کوشش کی تھی علی کا خیال اپنے دل ودماغ سے نکالنے کی۔۔۔ لیکن وہ ناکام ٹھہری تھی۔۔۔ ابھی بھی سرخ لباس میں سجی۔۔۔ بھاری زیور پہنے۔۔۔ گلابی لبوں پر سرخ

رنگ کی لپسٹک لگائے۔۔۔اپنے جوڑے میں لگے نگوں سے کھیلتی وہ مسلسل اپنے دل و دماغ کی جنگ سے پریشان تھی۔۔۔

مناہل کا جوڑا مہرون رنگ کا تھا جبکہ منہا کا لال۔۔۔مناہل بھی منہا کی طرح بھاری زیور پہنے لبوں پر مہرون رنگ لگائے نظر لگ جانے کی حد تک پیاری لگ رہی تھی۔۔۔

ابھی تھوڑی دیر پہلے ہی تو پولر والی اُن دونوں کو تیار کر کے گئی تھی۔۔۔تب سے دونوں بیٹھی اپنی اپنی سوچوں میں اُلجھی ہوئی تھی۔۔۔۔

------,--------,--------,-----------,---

-----,--------,---------,---------,---

------,---

ہانیہ گرے رنگ کے لہنگے میں جس کے بارڈر پر کالی نیٹ کی نگوں سے بھری بیل لگی ہوئی تھی۔۔۔سادہ سی کرتی جس کے گلے پر کالے رنگ کے موتی لگے ہوئے تھے۔۔۔۔ بڑا سادوپٹہ جس کے بھی بارڈر پر بھاری کام والی بیل لگی ہوئی تھی کندھے پر ڈالے کالے رنگ کا حجاب سر پر اچھے سے اوڑھے۔۔۔ سرخ لپسٹک سے اپنے ہونٹ سجائے۔۔آنکھوں میں کاجل کی لکیر ڈالے۔۔۔

مسکراتی ہوئی زینوں سے اُتری۔۔۔

ابھی وہ باہر کی طرف بڑھتی کہ اُسکی آنکھوں کے سامنے اچانک سے اندھیرا چھایا۔۔۔

ایزل جو ملٹی رنگ کے لہنگے میں ہانیہ کو دیکھ کر اُسکی طرف ہی آرہی تھی۔۔۔
ہانیہ کو جلدی سے سہارا دیا۔۔۔

بھابھی کیا ہوا ہے ٹھیک ہے آپ۔۔۔ایزل نے ہانیہ کو لاؤنج میں رکھے صوفے پر بٹھایا۔۔۔۔

کچھ نہیں بس چکر سے آرہے ہے صبح سے جی بھی بہت متلا رہا ہے۔۔۔۔۔

ہانیہ نے پاس پڑے صوفہ پر بیٹھتے ہوئے کہا۔۔۔اور ایزل کے ہاتھ سے پانی کا گلاس لیا۔۔۔

بھابھی طبیعت خراب تھی تو بھائی کو بتادیتی ہسپتال چلے جاتے۔۔۔

ایزل نے ہانیہ کی طرف فکر مندی سے دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔ہانیہ کو جبکہ اپنی حالت سے کچھ کچھ اندازہ ہو رہا تھا۔۔۔

اور یہ سوچ ہی اُسکے دل کو گُد گُدا سی گئی تھی اگر سچ ہوتا تو التمش کا کیا ردِ عمل ہوتا یہ سوچ کر ہانیہ کے چہرے پر مسکراہٹ آ گئی۔۔۔۔۔

ایزل پریشان مت ہو ٹھیک ہوں میں اور التمش کو کچھ نہیں بتایا ورنہ وہ سارے کام چھوڑ کر میرے پیچھے پڑ جائے گے۔۔۔ہانیہ نے ایزل کو پیار سے کہا جس پر ایزل نے اثبات میں سر ہلایا۔۔۔

ایزل شوکنگ پنک رنگ کی کرتی کے ساتھ ملٹی رنگ کا لہنگا پہنے سر پر حجاب لئے۔۔۔میکپ سے اپنے چہرے کے نقوش کو مزید اجاگر کرے وہ حسین لگ رہی تھی۔۔۔

کیا ہوا ہے۔۔۔آنیا جو ابھی اپنے کمرے سے باہر نکلی تھی کالے رنگ کی ساری پہنے بالوں کو پشت پر کھلا چھوڑے وہ بھی پیاری لگ رہی تھی۔۔۔۔ہانیہ اور ایزل کو ساتھ دیکھ کر پوچھا۔۔۔۔

کچھ نہیں ہوا ہے۔۔۔ چلو نکاح کا ٹائم ہو گیا ہے اور ذرا اپنے اپنے شوہروں کو بھی دیکھ لے جو پتہ نہیں کہاں غائب ہے۔۔۔۔ہانیہ نے آنیا کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔

سب لڑکے صبح سے غائب تھے ہانیہ کی جب آنکھ کھلی تھی تو التمش بھی کمرے میں نہیں تھا۔۔۔اور یہی آنیا کے ساتھ ہوا تھا۔۔۔۔

ٹھیک ہے۔۔۔۔ایزل نے کہا اور تینوں منہا اور مناہل کو لینے چلی گئی

-------,-----------

-,-------------,-------------,-------------,--

علی کی طرف سے نکاح ----,----------,---------

کی رسم شروع کی گئ تھی علی نے سرشاری سے اپنے نکاح میں اپنی محبت کو قبول کیا تھا۔۔۔۔

اندر منہا کی حالت خراب ہوتی جارہی تھی ہانیہ ایزل آنیا اور مناہل اُسکے پاس ہی بیٹھی ہوئ تھی۔۔۔ لیکن کسی طور اُس کی گھبراہٹ ختم نہیں ہورہی تھی

یزدانی صاحب احسان صاحب اور منہا کے والد اندر آئے تھے منہا کی طرف سے نکاح کی رسم کرنے کے لئے۔۔۔ باقی گھر کی لیڈیز بھی منہا کے پاس ہی

تھی۔۔۔جبکہ سب لڑکے اپنا سامنہ لے کر باہر میر کے پاس ہی موجود تھے کیونکہ بروں نے اُنہیں اندر نہیں انے دیا تھا۔۔۔۔

مولوی صاحب جیسے ہی نکاح کی رسم شروع کرنے لگے۔۔۔منہا نے اپنا کپکپاتا ہاتھ فوراً سے اپنے دل پر رکھا۔۔۔

لیکن جب علی کا نام اُسکی سماعت سے ٹکرایا اُس نے نظریں اٹھا کر ہانیہ کی طرف دیکھا اپنی سماعت پر جیسے یقین ہی نہیں ہوا لیکن ہانیہ کے اثبات میں سر ہلانے پر اُس نے ایک نظر سب کی طرف دیکھا جن کے چہروں پر مسکراہٹ تھی۔۔۔دل میں گویا سکون سا بھر گیا تھا۔۔۔۔

دھڑکتے دل کے ساتھ قبول ہے بول کر اپنا آپ اپنا وجود علی کے نام کیا۔۔۔

منہا کے قبول ہے بولنے پر ہر طرف مبارک باد کا شور مچ گیا۔۔۔

منہا آنیا اور ایزل جو التمش عادل اور عدیل کی منتظر تھی انکو نہ دیکھ کر نظریں اُداس سی ہو گئی۔۔۔۔

۔مہمانوں کا آنا شروع ہو گیا تھا۔۔پورے لون کو سرخ اور سفید پھولوں اور پردوں سے سجایا گیا تھا۔۔۔

سامنے کی طرف اسٹیج بنایا گیا جس پر مہندی کی طرح دو صوفے لگائے گئے تھے جن کو سرخ گلابوں سے سجایا گیا تھا۔۔۔

ہلکا ہلکا میوزک بجتا ایک سرور سا پوری محفل میں محسوس ہو رہا تھا۔۔۔

احسان صاحب اور منہا کے والد مہمانوں کو خوش آمدید کر رہے تھے۔۔۔

ایسے میں اسٹیج پر بیٹھے دو خوبرو نوجوان کالے رنگ کی شروانی پہنے آنکھوں میں چمک اور ہونٹوں پر خوبصورت مسکان لئے بیٹھے اپنے دل کی دھڑکنوں کا انتظار کر رہے تھے جنہوں نے کچھ دیر میں ان کے پاس انا تھا۔۔۔

جبکہ انکے پاس ہی کالے رنگ کی شلوار قمیض میں تینوں کھڑے اپنے اپنے بچین دل کے ساتھ اپنی اپنی والی کا انتظار کر رہے تھے۔۔۔۔۔۔

کالے رنگ کی شلوار قمیض میں وہ تینوں بھی جاذب نظر آرہے
تھے۔۔۔۔۔

ایک دم سے پورے لون کی لائیٹس بند ہوئی۔۔۔

سب میں کھلبلی سی مچ گئی۔۔۔جب لون کی انٹرنس پر ایک تیز اسپاٹ لائٹ آن ہوئی۔۔۔اور اُس اسپاٹ لائٹ میں۔۔۔۔ سرخ اور مہرون رنگ کے جوڑے میں اپسراؤں کو مات دیتی دلہنیں اپنی نظروں کو جھکائے۔۔۔ ہلکے ہلکے قدم بڑھاتے ہوئے اپنے محرم کی طرف بڑھنے لگی۔۔۔ منہا کی طرف ہانیہ تھی جبکہ ایزل نے مناہل کو پکڑا ہوا تھا جبکہ آنیا بھی ہانیہ کے ساتھ ہی تھی۔۔۔

دیکھنے والے مبہوت ہو کر ان پانچ لڑکیوں کو دیکھ رہے تھے جو ایک سے بڑھ کر ایک پیاری تھی۔۔۔

جبکہ اُن پانچوں کو لگا اُن کا دل نکل کر اُن پانچوں حسین لڑکیوں کے قدموں میں گر گیا ہو۔۔۔۔

مناہل کی دل کی دھڑکن حد سے زیادہ تیز تھی۔۔۔اُسے میر کی وارفتگی بھری نظریں یاداتی تواُسکے ماتھے اور ہاتھ پر پسینہ آجاتا۔۔۔۔جبکہ منہا کو سمجھ نہیں آرہی تھی کیا کرے۔۔۔۔

اُس کے اندر ہمت نہیں تھی کہ نظریں اٹھا کر علی کو دیکھ لیتی۔۔۔۔نکاح نامے پر دستخط کرتے اُس کا دل کانپ رہا تھااور جب اُس کا نام سنا تھا تو اسکو اپنی سماعت پر یقین نہیں آرہا تھا لیکن جب ہانیہ نے اسکو بتایا کہ اُسکا نکاح علی کے ساتھ ہی ہوا ہے تو دل میں سکون سا بھر گیا تھا لیکن غصّہ تھا جو حد سے سوا تھا۔۔۔۔

میر اور علی دونوں جلدی سے آگے بڑھے اور اپنی متائے جان کا ہاتھ تھاما۔۔۔انکی گرفت میں انکا ہاتھ ایک سیکنڈ کے لئے کانپ اٹھا تھا۔۔۔۔

اپنے ہاتھ میں علی کی پُر حدت گرفت محسوس کر کے منہا کی دل کی دھڑکن تیز ہوئی۔۔۔۔

جبکہ پہلو میں بیٹھا شخص یک تک اُسکے چہرے کو دیکھ رہا تھا۔۔۔۔

ادھر میر کا دل چاہ رہا تھا اپنے پہلو میں موجود وجود کو سب کی نظروں سے بچا کر اپنے سینے میں کہیں چھپا لے۔۔۔۔

ہلکے سے اپنا ہاتھ مناہل کے دوپٹے سے گزار کر اُسکی قمر پر رکھا۔۔۔۔

اسکے لمس پر وہ جو اُسکی جذبات سے بھری نگاہوں میں دیکھنے سے اجتناب برت رہی تھی ہول اُٹھی۔۔۔۔

فوراً سے میر کی طرف دیکھ کر آنکھوں کے اشارے سے اس حرکت کے بارے میں پوچھا۔۔۔

جس پر میر نے مسکراتے ہوئے اپنے کندھے اچکا لئے اور گرفت اور سخت کر دی۔۔۔۔

مناہل نے ایک نظر حال کی طرف دیکھا جو مہمانوں سے بھرا ہوا تھا اور پھر میر کی طرف دیکھ کر نفی میں سر ہلایا۔۔۔۔

--------,-----------------,--------------,--------

----------,----------------,-------------,----------

---------,--

طبیعت ٹھیک ہے تمھاری۔۔۔التمش نے ہانیہ سے پوچھا جو آکر اُسکے پاس کھڑی ہوئی تھی۔۔۔۔وہ دور سے بھی اُسکے چہرے پر بوجھل پن محسوس کر چکا تھا۔۔۔۔

ہاں۔۔۔ہانیہ نے ایک نظر اُسکی طرف دیکھا جس کی آنکھوں میں اُسکے لئے پریشانی تھی۔۔۔اور پھر خیال آیا کہ جب اُسے پتہ چلے گا کہ وہ باپ کے عہدے پر فائز ہونے والا ہے تب اُسکا ردِعمل کیا ہو گا۔۔۔

نکاح کے بعد جب اُس نے اپنا ٹیسٹ کیا تھا اور اپنے وجود میں ایک اور جان کے پلنے کا جیسے ہی پتہ چلا تھا اُس کے اندر جیسے خوشی کی ایک لہر دور گئی تھی۔۔۔۔۔

التمش نے ہانیہ کی قمر میں ہاتھ رکھ کر اُسے اپنے قریب کیا ہانیہ نے بھی اپنا سر اُسکے کندھے پر رکھ لیا اور ایک نظر فری کو دیکھا جو اپنے دادا کے ساتھ بیٹھی اُن سے نجانے کون سی باتیں کر رہی تھی۔۔۔

پتہ نہیں کیوں اُسکا دل عجیب سا گھبرا رہا تھا اُسے ایسا لگ رہا تھا جیسے التمش کے ساتھ اُسکا آخری دن ہے کچھ ایسا ہو جائے گا جس سے سب بگڑ جائے گا۔۔۔

اوپر سے طبیعت کی خرابی کی وجہ سے وہ اور پریشان ہو گئی تھی۔۔۔

عادل نے ایک نظر ایزل کی طرف دیکھا جو آنیا کے ساتھ باتوں میں مصروف تھی۔۔۔اپنے اوپر نظروں کی تپش محسوس کر کے ایزل نے جب اپنی

نظریں اطراف میں گھمائیں تو عادل کو اپنی جانب دیکھتے اُسکے چہرے پر مسکراہٹ آگئی۔۔۔۔

ایزل کے اپنی طرف دیکھنے پر عادل نے ہاتھ سے اُسکا پیارا لگنے کا اشارہ کیا اور اپنے ہاتھوں سے دور سے ہی اُسکی نظر اُتاری۔۔۔اسکی حرکت پر ایزل کے گالوں پر گلال سا بھکرا۔۔۔۔

لیکن عادل کے پیچھے عدیل کو دیکھ کر وہ ایک دم سیدھی ہوئی۔۔۔عدیل جو عادل کی حرکت اور ایزل کا فق ہونا بھی محسوس کر چکا تھا اُس نے اپنے ہونٹ بھینچ کر مسکراہٹ ضبط کی۔۔۔۔۔

اور بھائی۔۔۔عدیل نے اچانک سے عادل کے کندھے پر اپنا ہاتھ مارتے ہوئے پوچھا۔۔۔۔

کیا ہوا بھائی۔۔۔عدیل کی اچانک آمد پر عادل نے گڑبڑا کر کہا۔۔۔

بیٹا جی یہ جو حرکت چل رہی ہے نہ کنٹرول کرو۔۔۔امی تمہارے لئے لڑکی پسند کر چکی ہے۔۔۔عدیل نے مذاق میں کہتے ہوئے عادل کو حیران اور پریشان کیا۔۔۔

ایک طرح سے یہ بات سچ بھی تھی کیونکہ نازلین بیگم نے عدیل سے ایزل کے بارے میں ہی بات کی تھی۔۔۔انکو ایزل عادل کے لئے پسند ائی تھی اور یہی بات آج وہ یزدانی صاحب سے کرنے والی تھی۔۔۔

کیا بول رہے ہیں بھائی کون۔۔۔پسند آگئی امی کو۔۔۔عادل نے اپنے ہونٹوں پر زبان پھیرتے ہوئے کہا۔۔۔

بس ہے کوئی۔۔۔عدیل بولتا ہوا آنیا کے پاس چلا گیا جو سب کچھ چھوڑ چھاڑ کر ایک ٹیبل پر بیٹھ کر چپس کھانے لگ گئی تھی۔۔۔۔۔

میں امی سے بات کرونگا میری بات مان لے گی شادی تو اپنی محبت سے ہی کرونگا چاہے کچھ بھی ہو جائے۔۔۔عادل نے خود سے کہا اور پھر نازلین بیگم کے پاس چلا گیا تاکہ اُن سے بات کر سکے۔۔۔وہ اب ایزل کو نہیں کھو سکتا تھا۔۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔،۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔،۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔،۔۔۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔،۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔،۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔،۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔

بیگم کو بھوک لگی ہے۔۔۔عدیل نے آنیا کی برابر رکھی کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔۔۔

اسکی بات پر آنیا نے اثبات میں سر ہلایا۔۔۔۔

اور چپس کھانے لگی۔۔۔۔۔

جبکہ عدیل اُسے دیکھ رہا تھا جس نے اُس سے جھوٹے منہ پوچھا تک نہیں تھا۔۔۔

ابھی آنیا اپنے منہ میں چپس رکھتی کہ عدیل نے قریب آکر اُسکے ہاتھ سے چپس اپنے منہ میں ڈالی اور ساتھ ساتھ اُسکی انگلیوں کو بھی اپنے دانتوں سے کاٹا۔۔۔۔

عدیل کیا حرکت تھی یہ۔۔۔آنیا نے عدیل کو سخت نظروں سے گھور کر دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔

کیا حرکت تھی مجھے بھی بھوک لگ رہی تھی تم نے پوچھا نہیں تو میں نے خود ہی کھالی۔۔۔۔

عدیل نے کندھے اچکا کر کہا۔۔۔

اسکی بات پر آنیا نے منہ بنایا۔۔۔

بھوکے۔۔۔آنیا نے بولتے ہوئے دوبارہ اپنا دھان چپس کی جانب کیا۔۔

جبکہ عدیل اپنی بیوی کے منہ سے اپنے لئے نیا لقب سن کر عش عش کر اٹھا۔۔۔

کتنا بھوکا ہوں یہ تو تمہیں آج رات کو بتاؤ نگا۔۔۔ بیگم ذرا تیار رہنا۔۔۔۔ عدیل نے اچانک اُسکے قریب آکر اُسکی تھوڑی پر اپنے لب رکھتے ہوئے جلدی سے پیچھے ہوتے ہوئے کہا۔۔۔

اسکی بات اور حرکت پر آنیا کا رنگ سرخ پڑا۔۔۔ اور وہ پیر پٹختی ہوئی ایزل کی طرف بڑھ گئی۔۔۔

جبکہ عدیل اُسکی رنگت سرخ دیکھ کر اور۔ اُسکا جھنجھلاپن دیکھ کر مسکرا کر رہ گیا۔۔۔۔

-------,---------------,-----------,------

-------,------------,------------,--------

---,-------

رخصتی کا وقت آیا تو سب سے پہلے منہا کی رخصتی ہوئی کیونکہ اُسے علی کے ساتھ اُس کے اپنے گھر جانا تھا۔۔۔

منہا اپنے والدین کے گلے رکھ کر بہت روئ۔۔۔اسکو روتا دیکھ کر باقی سب لڑکیوں کی بھی آنکھیں نم ہوگئ۔۔۔ہانیہ کی تو ہچکی بندھ گئ تھی۔۔۔ التمش کو تو سمجھ نہیں آرہا تھا چپ کیسے کروائے اسکو۔۔۔

میر تو مناہل کی طرف دیکھ رہا تھا جو اپنی آنکھوں سے آنسو کی برسات کیے جا رہی تھی۔۔۔۔

منہا کو علی کے ساتھ ایک گاڑی میں بٹھایا گیا تھا۔۔۔اور دیکھتے دیکھتے وہ علی کے ساتھ ایک نئے سفر پر گامزن ہو گئی تھی

مناہل کو تو ادھر ہی رہنا تھا اس لئے اُسے میر کے کمرے میں بیٹھا دیا تھا۔۔۔

مناہل کے والدین بھی جب جانے لگے تب مناہل بھی اُن سے مل کر بہت روئی تھی۔۔۔۔۔

سب انتہاء کے تھکے ہوئے تھے تو سب نے اپنے اپنے کمروں کا رخ کیا تھا۔۔۔

-----,----------,---------,----------,-----

--------,------------,-----------,--------

-------,

التمش کمرے میں ایا تو واشروم سے پانی کی آواز آرہی تھی۔۔۔۔

وہ آگے بڑھا ہی تھا کہ اُسکا فون بجا اُسکے منیجر کی کال کی کچھ ارجنٹ کام کی وجہ سے وہ التمش کو کمپنی میں بلا رہا تھا۔۔۔۔

التمش کا دل تو نہیں تھا جانے کا لیکن اگر وہ نہیں جاتا تو نئی ڈیل انکے ہاتھ سے نکل جاتی۔۔۔۔

ہانیہ نڈھال سی واشروم سے قے کر کے باہر نکلی تھی جب التمش اُسکے پاس آیا۔۔۔

جانم کچھ ضروری کام ہے آفس میں جانا پڑے گا مجھے۔۔۔التمش نے اُسکے چہرے کو اپنے ہاتھوں میں تھام کر کہا۔۔۔

اسکی بات پر ہانیہ نے اثبات میں سر ہلایا وہ التمش کو بتانا چاہتی تھی لیکن وہ جا رہا تھا تو صبح اُسکی واپسی پر بتانے کا ارادہ کیا۔۔۔۔

ٹھیک ہے۔۔۔ہانیہ نے فقط اتنا کہا جبکہ التمش اُسکے چہرے پر پیلاہٹ دیکھ رہا تھا۔۔۔

تمھاری طبیعت نہیں ٹھیک۔۔۔میں صبح اجاونگا پھر چلے گے ڈاکٹر کے پاس ٹھیک ہے تب تک آرام کرو جانم اگر ضروری کام نہیں ہوتا تو نہ جاتا مجھے تمہاری طبیعت بلکل ٹھیک نہیں لگ رہی ہے۔۔۔التمش نے فکر مندی سے کہا۔۔۔

نہیں التمش میں ٹھیک ہوں آپ جائے وہ بس میں نے کچھ زیادہ کھالیا ہے اسی لئے طبیعت خراب ہو گئی ہے آپ فکر نہیں کرے۔۔۔۔ہانیہ نے جھوٹ بولا ورنہ وہ جانتی تھی التمش اُسکی فکر میں لگا رہتا اور اپنا کام نہیں کر پاتا آرام سے۔۔۔۔

التمش نے ہانیہ کی بات پر اثبات میں سر ہلایا۔۔۔

اور اُسکا ماتھا چوم کر جلدی سے بغیر چینج کئے چلا گیا۔۔۔اُسے جلدی سے کام ختم کر کے ہانیہ کے پاس واپس انا تھا۔۔

التمش کے جانے کے بعد ہانیہ نے اپنی آنکھیں بند کی اور بیڈ پر لیٹ کر اپنے پیٹ پر ہاتھ رکھا۔۔۔

ایک عجیب سی خوشی محسوس ہوئی لیکن پھر اپنے دل کی گھبراہٹ کی وجہ سے وہ جھنجھلا اُٹھی۔۔۔

پتہ نہیں کیوں اسکا دل اتنا گھبرا رہا تھا آنکھیں موند کر التمش کا کو یاد کیا۔۔۔اُسکی سلامتی کی دعا کی۔۔۔

-،--------،---------،----------،-------

--،---------،----------،---------،-------

،---------

میر کمرے میں داخل ہوا تو اپنے بیڈ پر پورے حق سے براجمان مناہل کو دیکھ کر سرشار سا ہو گیا۔۔۔

کمرے کا ماحول فسوں خیز سا تھا۔۔۔ ایسے میں مناہل اپنی اُنگلیاں مروڑ رہی تھی۔۔۔

میر مسکراتا ہوا مناہل کے سامنے بیٹھا۔۔۔

اتنی بہادر میجر اور ایسے ڈر رہی ہے۔۔۔ میر نے مناہل کا ہاتھ اپنی حدت بھری گرفت میں لیا۔۔۔

جی نہیں میں تو نہیں ڈر رہی۔۔۔ مناہل نے میر کی بات پر فوراً سے کہا۔۔۔

اچھا ایسا ہے کیا۔۔۔ میر نے مناہل کا ہاتھ اپنے لبوں سے لگایا۔۔۔۔

جی بلکل ایسا ہی ہے۔۔۔ میر کی اس حرکت پر ایک پل کے لئے مناہل کا ہاتھ کانپا ضرور تھا لیکن پھر سمنبھل کر بولی۔۔۔

میر نے مناہل کی بات پر اُسکا دوپٹہ اسکے چہرے سے ہٹایا۔۔۔ اور اپنی بیوی کی خوبصورتی میں جیسے گم ہو گیا۔۔۔

تیکھے نین نقش جن کو میکپ سے اور حسین بنایا گیا تھا اُس پر محرون عروسی لباس میں وہ اُسکے لئے سجی اُس کا دل دھڑکا گئی تھی۔۔۔

میر نے بہت عقیدت کے ساتھ مناہل کے ماتھے پر اپنا لمس چھوڑا تھا۔۔۔ مناہل نے اُسکے لمس سے آنکھیں بند کئے اپنی روح تک میں سکون اترتا محسوس کیا۔۔۔

بیگم۔۔۔ میں پہلے بھی ایک دفعہ اپنی ہر غلطی کی معافی مانگ چکا ہوں لیکن ایک اور بار پھر مانگتا ہوں۔۔۔ میں چاہتا ہوں ہمارے رشتے میں کوئی بھی خلش باقی نہ رہے۔۔۔ میر نے مناہل کے خوبصورت چہرے کو دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔

اسکی بات پر مناہل نے نظر اٹھا کر اپنے خوبرو شوہر کو دیکھا۔۔۔

میر میں آپ سے وعدہ کرتی ہُوں کبھی بھی زندگی کے کسی بھی موڑ پر میں آپکو کبھی تنہا محسوس نہیں ہونے دونگی۔۔۔چاہے جو بھی بات ہو کوئی بھی مصیبت ہو میں ہمیشہ آپکے ساتھ رہو گی۔۔۔۔ مناہل نے آرام آرم سے اپنی بات کہی۔۔۔۔

اسکی بات پر میر مسکرادیا۔۔۔اور مناہل کے قریب ہوتے اُسکے مہرون رنگ سے رنگے ہونٹوں پر جھک ایا۔۔۔جو کب سے اُسکا ضبط آزمارہے تھے۔۔۔

مناہل نے میر کا کالر اپنی مٹھیوں میں جکڑا۔۔۔۔

میر کے ہونٹ مناہل کے لبوں سے سرکتے ہوۓ اُسکی گردن پر طواف کرنے لگے۔۔۔۔

مناہل اپنی آنکھیں بند کئے اُسکا لمس محسوس کرتی رہی۔۔۔۔ میر نے آرام سے اسکو بیڈ پر لٹایا اور اُس پر حاوی ہوا۔۔۔ اپنی شدت سے لال پڑتے اُسکے ہونٹ دیکھے۔۔۔ اُسکی لرزتی پلکیں دیکھ کر اُسکے چہرے پر حیا کا رنگ دیکھ کر وہ اُسکی گردن پر جھک ایا۔۔ اور اپنا ہاتھ بڑھا کر کمرے کی لائیٹس بند کر دی۔۔۔۔

ڈھلتی رات میں دو وجود ایک دوسرے کو پا کر مکمل ہو چکے تھے۔۔۔ ایک پاکیزہ اور محبت بھّرے ملن کی یہ رات گواہ بنی تھی۔۔۔۔۔۔۔

۔۔

منہا کب سے اس کمرے میں بیٹھی۔۔۔سامنے لگی علی کی تصویر کو دیکھ رہی تھی۔۔۔۔اس بے مہر نے کتنا ستایا تھا اُسے۔۔۔۔

ایک پل کو منہا کا دل کیا اپنی ساری تیاری ختم کر لے۔۔۔لیکن پھر علی کا سوچتے ہوئے رُک گئی۔۔۔۔

چند لمحوں کے انتظار کے بعد دروازہ کھولنے کی آواز ائی۔۔۔۔۔

اور علی اسپاٹ چہرہ لیے اندر ایا لیکن ایک دلکش خوبشو لئے وجود کو سامنے بیڈ پر بیٹھا دیکھ اُس کے چہرے کے تاثرات نارمل ہوئے۔۔۔۔

جبکہ منہا اُس کا دل کیا علی سے پوچھا کہ اور بھی تڑپنا یہ رُلانا ہے تو وہ بھی کر لو

۔۔۔۔۔

علی آرام سے آکر اُس کے سامنے بیٹھا اور اُسکا گھونگھٹ اتارا۔۔۔

سامنے ہی دو بھیگی آنکھیں اُسکی طرف دیکھ رہی تھی۔۔۔

اب کس چیز کا رونا ہے شادی مجھ سے ہو گئی اس بات کا دیکھ ہو رہا ہے۔۔۔ علی نے اپنے ہاتھ سے اُسکی آنکھوں سے نکلتا آنسو صاف کیا۔۔

اور کتنی اذیت دو گے۔۔۔ جانتے تھے نہ پیار کرتی ہوں تم سے پھر یہ کھیل کھیل کر مجھے اذیت کیوں دی۔۔۔ منہا نے علی کی طرف دیکھتے ہوئے نم لہجے میں کہا۔۔۔

اذیت۔۔۔اچھا تو تمہیں اذیت ہوئی۔۔۔میرا کیا منہا میرا کیا۔۔۔میں تم سے محبت کرتا ہوں۔۔۔اور تم نے مجھے اتنا کم ظرف سمجھ لیا۔۔۔کہ صرف اتنی سی بات پر میں اپنی محبت سے پیچھے ہٹ جاؤ گا۔۔۔۔

تمہیں لگتا تھا میں تمہیں چھوڑ دونگا۔۔۔
علی نے منہا کا ہاتھ اپنی سخت گرفت میں لیتے ہوئے کہا۔۔۔

علی میں ماں نہیں بن سکتی۔۔۔منہا نے ہچکی لیتے ہوئے کہا۔۔۔

منہا میری طرف دیکھو۔۔۔یہ سب اللہ کے فیصلے ہے وہ جسے چاہے یہ خوشی دے جسے چاہے نہ دے۔۔۔ہم کچھ نہیں کر سکتے۔۔۔۔

میں اتنا بزدل مرد نہیں ہوں کہ جس عورت سے محبت کروں اُسے کسی اور مرد کے لئے چھوڑ دوں یہ محبت کسی اور سے کرو اور شادی کسی اور سے۔۔۔

علی نے منہا کے آنسو صاف کرتے ہوئے کہا۔۔اسکی بات پر منہا نے اپنا سر اُسکے سینے پر رکھا۔۔ علی نے بھی اُسکے گرد اپنی گرفت کی۔۔۔

علی تم بہت برے ہو پتہ ہے میں کتنا ڈر گئی تھی کہ میری شادی کسی اور سے ہو رہی ہے۔۔۔ منہا نے شکوہ کیا۔۔

میری جان چھوٹی سی سزا تھی تمہارے لئے۔۔۔جیتنا مجھے ترپایا تھا تو میرا بھی تو حق بنتا تھا نہ بدلا لینے کا۔۔ علی نے اپنی تھوڑی منہا کے سر پر رکھتے ہوئے کہا۔۔۔

علی آپکی فیملی کو پتہ ہے میرے بارے میں۔۔۔منہا نے ایک ڈر سے کہا۔۔

میری جان سب جانتے ہیں اور تم کیوں اتنا ڈر رہی ہو۔۔۔دنیا نے ہزار ایسے جوڑے ہوتے ہیں جن کے ہاں اولاد نہیں ہوتی لیکن پھر بھی وہ اللہ کے شُکر گزار رہتے ہیں۔۔۔تم ان سب چیزوں کی فکر مت کروں فلحال مجھ پر دیہان دو۔۔۔۔

علی نے کہتے ہوئے اُسکا سر اپنے سینے سے ہٹایا۔۔۔

علی تم واقعی مجھ سے محبت کرتے ہو۔۔۔۔منہا نے اُسکی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہا جہاں اُسکے لئے محبت کا ایک جہاں آباد تھا۔۔۔۔

میری جان لفظوں سے بتا چکا ہوں اب عملی طور سے بتاتا ہوں۔۔۔ علی نے بولتے ہوئے اُسکے سرخ لب اپنے لبوں کی گرفت میں لئے۔۔۔اور اُسکے ہونٹوں پر اپنی شدت دکھانے لگا۔۔۔

منہا نے بھی سکون سے اپنے ہاتھ علی کے گرد باندھ کر اُسکا ساتھ دیا۔۔۔ منہا کی اس حرکت پر علی نے مسکراتے ہوئے اُسے لئے بیڈ پر دراز ہوا اور منہا کے گرد محبت کا ایک فسوں باندھ دیا۔۔۔

ایک اور پاکیزہ ملن کی یہ رات گواہ بنی تھی۔۔۔ جہاں پر دو ایک دوسرے سے محبت کرنے والے ہمیشہ کے لئے ایک دوسرے سے بندھ گئے تھے۔۔۔

---------,-----------------,------------,-------------

--------,-------------------,-------------------,------

--------,--

سورج طلوع ہوا تھا چاروں طرف اپنی روشنی پھیلا گیا۔۔۔۔

حویلی میں سب بیٹھے۔۔۔ناشتے کرتے ایک دوسرے سے بات کر رہے تھے۔۔۔۔

جب مناہل اور میر اپنے کمرے سے نکلے۔۔۔۔ مناہل کے چہرے پر شرم اور نکھار اُسے مزید خوبصورت بنا گیا تھا۔۔۔۔

میر کے چہرے پر بھی زندگی سے بھرپور مسکراہٹ تھی۔۔۔دونوں سلام کرتے ڈائننگ ٹیبل تک آکر اپنی اپنی کرسی پر بیٹھے تھے یہ تو مناہل کو ہی پتہ تھا کس طرح اُس نے میر کے جذباتوں پر پل باندھا تھا۔۔۔اور اُسے لیے باہر ائی تھی۔۔۔

سب کے چہرے کھلے کھلے سے تھے سب کے چہروں پر مسکان تھی

۔۔۔لیکن ایک وجود ایسا تھا جو اپنے کمرے میں بیٹھا۔۔سب کچھ تباہ کر دینا چاہتا تھا التمش کو ہانیہ کے ساتھ دیکھ کر اُسکی نفرت ہانیہ کے لیے بڑھتی جا رہی تھی اور جب کل مسز یزدانی سے اُسے اچھا خاصا سنا دیا تھا۔۔۔

اُس کے دل میں ہانیہ کے لئے حد سے زیادہ نفرت بڑھ گئی تھی۔۔۔حسد بہت بری چیز ہوتی ہے جس انسان کے اندر یہ چیز پیدا ہو جائے وہ اپنے ساتھ ساتھ دوسروں کی زندگی بھی برباد کر دیتا ہے۔۔۔۔

ہانیہ اپنے کمرے سے نکلی تھی ساری رات وہ التمش کا انتظار کرتی رہی تھی لیکن وہ نہیں ایا تھا بس اُسکا میسج ایا تھا کہ وہ صبح ہی آئے گا۔۔۔۔

ہانیہ نے ہسی کی آوازوں پر نیچے دیکھا تو سب بیٹھے ساتھ ناشتہ کر رہے تھے۔۔۔۔اُسکے چہرے پر بھی مسکراہٹ آگئی۔۔۔۔

ابھی وہ نیچے جاتی کہ اُسے رمشا سامنے سے اتی نظر ائی۔۔۔۔۔رمشا کی سرخ آنکھیں دیکھ کر اُسے اُسکی فکر ہوئی۔۔۔۔

کیا ہوا رمشا۔۔۔۔ہانیہ نے پیار سے پوچھا۔۔۔۔

مجھے التمش چاہیئے۔۔۔۔رمشا نے ہانیہ کے چہرے پر دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔

کیا مطلب۔۔۔ہانیہ کو اُسکی بات سمجھ میں نہیں ائی۔۔۔

مطلب صاف ہے مجھے تمہارا شوہر چاہیئے۔۔۔۔

مجھے لگتا ہے تمہارا دماغ جگہ پر نہیں ہے۔۔۔جو اس طرح کی بات کر رہی ہو التمش میرے شوہر ہے اور انکو میں تمہیں دے دو سوال ہی پیدا نہیں ہوتا وہ کوئی چیز نہیں ہے۔۔۔

ہانیہ کو جب اُسکی بات سمجھ ائی تو غصے سے بولی۔۔۔

صحیح ہے تم مجھے نہیں دو گی لیکن جب تم ہی نہیں رہو گی تب تو وہ میرا ہو جائے گا نہ۔۔۔۔رمشا نے شیطانیت سے کہا۔۔۔۔

رمشا تم سے بات کرنا ہی فضول ہے مجھے نہیں پتہ تھا تم اتنی غلیظ نکلو گی جو دوسروں کے شوہروں پر نظر رکھو گی۔۔۔ہانیہ شدید غصّہ آرہا تھا اُس پر۔۔۔۔

مجھے جو چیز پسند آجاتی ہے وہ میری ہو جاتی ہے سمجھی اور تمہارے بعد التمش بھی میرا ہو جائے گا آخر کب تک بیوی کا گم منائے گا ہے تو مرد ہی۔۔۔۔

غلط ہر مرد ایک جیسا نہیں ہوتا کچھ ساری زندگی بھی صرف ایک عورت کے وفادار رہتے ہے۔۔۔۔۔
ہانیہ نے کہا۔۔۔ابھی ہانیہ سیڑھی پر پیر رکھتی جب رمشا نے اُسے دھکا دیا۔۔۔۔

مرواب۔۔۔رمشانے ہانیہ کودھکادیتے ہوئے کہا۔۔۔

پوری حویلی میں۔ہانیہ کی چیخ گونجی تھی جو پیٹ کے بل سیڑھی سے گر رہی تھی۔۔۔سب جلدی سے اٹھ کر اُسکی طرف بھاگے تھے۔۔جب وہ نیچے پیٹ کے بل گر چکی تھی سر سے خون نکل رہا تھا۔۔۔جبکہ آنکھوں کے سامنے التمش تھا جو ساکت سا اپنی متائے جان کو خون میں رنگا دیکھ رہا تھا۔۔۔۔

پوری حویلی میں ہانیہ کے نام کی چیخیں گونج رہی تھی۔۔۔

اور وہ جو جلدی سے کام ختم کر کے واپس ہانیہ کے پاس آیا تھا اور آتے ہی نا اپنی زندگی کو اس حالت میں دیکھ کر تڑپ اٹھا تھا۔۔بھاگتا ہوا اُسکی طرف گیا تھا۔۔۔۔۔

ہانیہ۔۔۔ہا۔۔۔نیا۔۔۔۔جانم میری جانم آنکھیں کھولو کچھ نہیں ہو گا۔۔۔۔میر گاڑی نکالو۔۔۔۔التمش ہانیہ کا سر اپنی ٹانگوں پر رکھ کر التمش چیخا تھا۔۔۔۔

میر اسکے کہنے پر فوراً سے باہر بھاگا۔۔۔التمش نے ہانیہ کو جلدی سے اپنی باہوں میں اٹھایا تھا ہانیہ کی آنکھیں بند ہو گئی تھی۔۔۔۔

مجھے یہ لڑکی چاہئے زندہ۔۔۔التمش اتنی تیز آواز میں ڈھاڑا تھا کہ رمشا کو لگا آج وہ نہیں بچ پائے گی۔۔۔جبکہ اپنے بیٹے کی ایسی حالت دیکھ کر مسز یزدانی کا بھی دل دھڑکا تھا۔۔۔۔۔۔۔

التمش نے جلدی سے ہانیہ کو گاڑی میں ڈالا تھا اور خود بھی اسکے ساتھ بیٹھ گیا تھا۔۔۔میر نے جلدی سے گاڑی سٹارٹ کی تھی۔۔۔

یار ایسا تو نہ کرو آنکھیں کھولو۔۔۔ایک دن کیا تمہیں چھوڑ کر گیا تم نے اپنے ساتھ یہ کروالیا۔۔۔۔۔

التمش نے ہانیہ کے گال پر ہاتھ رکھ کر کہا۔۔۔اسکے سر سے نکلتا خون التمش کے کپڑے خراب کر گیا تھا۔۔۔ہانیہ کا خون بہت تیزی سے بہہ رہا تھا۔۔۔اور یہی بات التمش اور میر کو پریشان کر رہی تھی۔۔۔۔

ہانیہ کو کھونے کا ڈر التمش کی سانسیں روک رہا تھا۔۔۔اُسکے آنسو ہانیہ کے چہرے پر گر رہے تھے۔۔۔۔

میر اپنی بھابھی اور دوست کی حالت دیکھ کر خود بھی رو رہا تھا ہانیہ کی ایسی حالت اُسے بھی اذیت دے رہی تھی۔۔۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔،۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔،۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔،۔۔۔۔۔۔۔

۔۔۔۔۔،۔۔۔۔۔۔۔۔۔،۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔،۔۔۔۔۔۔۔۔

۔۔،۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔،۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔،۔۔۔۔۔۔۔۔۔

میر نے ہسپتال کے سامنے گاڑی روکی تو التمش جلدی سے ہانیہ کا بیہوش وجود لئے اندر بھاگا تھا۔۔۔۔

اس نے چیخ چیخ کر پورا ہسپتال سر پر اٹھا لیا تھا۔۔۔ہانیہ کو ایمرجنسی میں لے جایا گیا تھا۔۔۔جبکہ التمش اپنے خالی ہاتھوں کو دیکھ رہا تھا جس میں تھوڑی دیر پہلے اُسکی زندگی خون میں لت پت تھی۔۔۔

وہ وہی بیٹھا چلا گیا جب میر اُسکے پاس آیا۔۔۔۔

صبر رکھ یار ٹھیک ہو جائے گی بھابھی۔۔۔۔ میر نے رندھی ہوئی آواز سے کہا۔۔۔۔

کیسے کرو صبر۔۔۔۔ میر صبر۔۔۔ کرو بھی تو کیسے۔۔۔ وہ زندگی ہے میری مر جاؤ گا اگر اسکو کچھ ہوا تو۔۔۔ اس کو بول کر گیا تھا کہ صبح آکر اُسے ڈاکٹر کے پاس لے کر جاؤنگا لیکن پتہ نہیں تھا اس حالت میں اسکو یہاں لاؤ گا۔۔۔۔ میر تو جانتا ہے نہ میری زندگی میں وہ ایک روشنی سی بن کر آئی ہے۔۔۔۔ میں اسکو کھونا نہیں چاہتا میر۔۔۔ اُسکو واپس صحیح کر کے لا کر دے مجھے۔۔۔۔ التمش میر کے گلے لگے ہچکیوں سے روتا ہوا بولا۔۔۔۔۔

میر کو لگا اس کا دل پھٹ جائے گا۔۔۔التمش کو ایسے دیکھ کر۔۔۔۔۔اُسے رمشا سے شدید قسم کی نفرت ہوتی محسوس ہوئی جس نے اُسکی بھابھی کے ساتھ یہ سب کیا۔۔۔۔

پیچھے ہی روتی ہوئی ایزل انیہ اور مناہل عادل اور عدیل کے ساتھ ائی تھی پھوپھو اور باقی سب کو گھر ہی رہنے دیا تھا۔۔۔۔۔

اندر موجود وجود ان سب کی زندگی میں بہت اہمیت رکھتا تھا۔۔۔۔۔سب ہی وہاں پر بیٹھے اللہ سے ہانیہ کی صحت یابی کی دعا کر رہے تھے جبکہ التمش ایک کونے میں بیٹھا بلکل ساکت سا بیٹھا ہوا تھا۔۔۔اُسکی حالت دیکھ کر سب کو رونا آرہا تھا جو ایسے بیٹھا تھا جیسے اس کا سب کچھ لٹ گیا ہو اور سچ ہی تو تھا اُسکا سب کچھ ہانیہ ہی تو تھی جو اندر زندگی اور موت سے لڑ رہی تھی۔۔۔۔۔۔

التمش کی نظروں کے پردوں پر ہانیہ کے ساتھ بتائے حسین لمحات کسی فلم کی طرح چل رہے تھے۔۔۔۔

یہ اللہ مت چھین مجھ سے اُسکو نہیں رہ پاؤں گا اس کے بغیر زندگی ہے میری وہ اُسکے بغیر تو مجھے ایک پل کے لئے بھی اپنی سانس منظور نہیں ہے۔۔۔۔

التمش کا دل جیسے پھٹنے والا ہو گیا تھا۔۔۔ علی کو جیسے ہی میر نے بتایا تو وہ اور منہا جلدی سے اپنے گھر سے نکل گئے تھے۔۔۔۔

آنیا اور ایزل تو مسلسل روئی جارہی تھی مناہل دونوں کو سمجھا رہی تھی۔۔۔۔

عادل عدیل میر تینوں بھی بس ہانیہ کی صحت یابی کی دعا کر رہے تھے۔۔۔۔۔

کیا ہوا تھا پل بھر میں ابھی تھوڑی دیر پہلے سب کے چہرے پر خوشی تھی اور بس چند لمحوں میں سب تباہ سا ہو گیا تھا۔۔۔

تین گھنٹے کے اذیت دہ انتظار کے بعد ڈاکٹر روم سے باہر نکلی تھی علی اور منہا بھی یہاں پہنچ گئے تھے۔۔۔

التمش تیزی سے ڈاکٹر کی جانب بڑھا تھا۔۔۔

آپ شوہر ہے اُن کے۔۔۔ڈاکٹر نے التمش کی حالت دیکھتے ہوئے پوچھا۔۔ جس پر التمش نے جلدی سے اثبات میں سر ہلایا زبان تو جیسے کچھ بھی بولنے سے قاصر تھی۔۔۔۔

دیکھے ہم آپکے بچے کو نہیں بچا پائے۔۔۔ڈاکٹر کے الفاظ تھے یہ کوئی تیز ڈھار خنجر جو ان سب کے دلوں پر چلا تھا۔۔۔

میری۔۔۔میری بی۔۔بیوی۔۔۔التمش نے لڑکھڑاتے لہجے میں کہا۔۔۔

انکے سر پر بہت گہری چوٹ ائی تھی لیکن ابھی وہ خطرے سے باہر ہے۔۔۔کچھ گھنٹوں بعد ہوش میں آجائے گی لیکن ان کو کسی چیز کی ٹینشن نہیں لینے دینی ورنہ انکی طبیعت خراب ہو سکتی ہے۔۔۔ڈاکٹر بولتی ہوئی واپس پلٹ گئی ایک پل کو انکو اندر موجود لڑکی کو دیکھ کر رشک ایا تھا باہر موجود ہر انسان کی آنکھوں میں وہ ہانیہ کے لئے فکر دیکھ سکتی تھی۔۔۔۔

التمش کو سمجھ نہ ایا کیا کرے۔۔۔اُس کا بچہ اُسکے وجود کا حصہ اُس دنیا میں نہیں رہا تھا اس بات کا دکھ کرے یہ پھر ہانیہ کے صحیح ہونے پر خوش ہو۔۔۔۔۔۔

اچانک سے رمشا کا خیال دماغ میں ایا تو غصے کی لہر پورے وجود میں دور گئی اُسکی وجہ سے آج اُسکا بچا اس دنیا میں نہیں تھا اُسکی بیوی اندر بیہوش تھی۔۔۔۔

التمش تیز قدموں سے ہپستال سے جانے لگا۔۔۔سب اسکو جاتے دیکھ اُسکی طرف متوجہ ہوئے۔۔۔ علی کو تو کچھ نہیں پتہ تھا لیکن عادل عدیل اور میر سمجھ گئے تھے وہ اب کیا کرنے جا رہا ہے۔۔۔اور ان تینوں نے اسکو روکا بھی نہیں تھا کیونکہ اُس کا جو نقصان اُس لڑکی کی وجہ سے ہوا تھا وہ نہ قابلِ قبول تھا۔۔۔۔

پیچھے سب ہانیہ کے ہوش میں آنے کا انتظار کر رہے تھے ہانیہ کے ٹھیک ہونے کی خبر سن کر سب کے دل کو سکون ملا تھا۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔،۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔،۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

۔۔۔۔،۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔،۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔،۔۔۔۔۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

التمش نے حویلی کے باہر گاڑی روکی۔۔۔اور تیز قدموں سے اندر بڑھا۔۔۔۔

التمش کو اندر آتا دیکھ سب فکر مندی سے اٹھے۔۔۔۔ابھی کوئی بھی ہانیہ کے بارے میں پوچھتا جب التمش کی سخت آواز پر سب چپ ہوئے۔۔۔

کہاں ہے وہ۔۔۔۔التمش نے رمشا کا پوچھا۔۔۔

جس پر ناز لین پھو پھو نے سامنے کمرے کی طرف اشارہ کیا انہوں نے رمشا کو اندر کمرے میں بند کر دیا تھا۔۔۔

التمش دھار سے دروازہ کھولتا ہوا اندر ایا رمشا جو کانپتی ہوئی اپنی جان بچ جانے کی دعا کر رہی تھی التمش کو ایسے سامنے دیکھتے اُسکی جان حلق میں ائی۔۔۔

التمش میں پیار۔۔۔رمشا نے بولنا چاہا جب التمش نے اُسکا گلا اپنے ہاتھ میں دبایا۔۔۔

کیا بولا تھا۔۔۔ بولا تھا نہ میری بیوی سے دور رہنا بولا تھا یہ نہیں۔۔۔التمش کی آواز اتنی تیز تھی کہ رمشا کا کان سن ہو گیا تھا۔۔ جبکہ گلے پر دباؤ سے اُسے اپنی سانس بند ہوتی محسوس ہوئی۔۔۔

بولو جواب دو۔۔۔التمش نے گرفت اور سخت کرتے ہوئے پوچھا۔۔اس پر رمشا نے اثبات میں سر ہلایا۔۔۔

تمھاری ہمت کیسے ہوئی میری بیوی کو نقصان پہنچانے کی۔۔۔۔
التمش اُسے بالوں سے پکڑتا ہوا باہر لایا۔۔۔

التمش بیٹا چھوڑ دو اسے سزا مل جائے گی۔۔۔فیروز صاحب نے التمش کو اتنے غصے میں دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔

کیسے چھوڑ دو بابا میرا بچہ جو ابھی اس دنیا میں نہیں آیا اُسکی قاتل ہے یہ بابا قتل کیا ہے اس نے میرے بچے کا۔۔۔التمش کی بات پر سب حیران سے ہو گئے جبکہ مسز یزدانی کے کان سائیں سائیں کرنے لگے۔۔۔

بابا پولیس کو بلائے ورنہ میں اس عورت پر ہاتھ اٹھا دونگا۔۔بابا۔۔التمش نے ضبط سے کہا اُس کی تربیت میں نہیں تھا کسی عورت پر ہاتھ اٹھانا ورنہ وہ اس لڑکی کو زندہ نہیں چھوڑتا۔۔۔

میں اکیلی نہیں تھی تمھاری ماں بھی تھی تمھاری ماں نے بھی میرا ساتھ دیا ہے اگر میں جیل جاؤنگی تو یہ بھی جائے گی۔۔۔رمشا نے تیز آواز میں کہا۔۔اسکی بات پر سب نے مسز یزدانی کی طرف حیران نظروں سے دیکھا۔۔۔

جبکہ التمش پتھر کا ہوا تھا۔۔۔ پھر چند لمحوں بعد اتنی زور سے ہنسا جیسے کوئی پاگل ہو۔۔۔۔

بچپن سے آپ نے ہمیں ایک بوجھ سمجھا۔۔۔ آپکی وجہ سے میں نے دنیا کی ہر خوشی خود پر حرام کرلی صرف آپکی وجہ سے۔۔۔ائی خوشی تھی وہ ہانیہ تھی موم ہانیہ میری زندگی ہے اسکو بھی آپ نے مجھ ساتھ چھیننا چاہا۔۔۔۔ مجھے بتائے کوئی ماں ایسی بھی ہوتی ہے جو اپنے بچے سے اسکی زندگی چھین لے۔۔۔۔

التمش نے ٹوٹے لہجے میں کہا۔۔۔ اُسکی آنکھیں نم ہو گئ تھی۔۔۔۔

ہانیہ اور میں نے اپنا بچا کھو دیا۔۔۔۔ سن رہی ہے آپ۔۔۔ ہم نے اپنا بچا کھو دیا۔۔۔ صرف اور صرف آپکی خود غرضی کی وجہ سے۔۔۔۔اس بات پر میں

آپکو کبھی معاف نہیں کرونگا۔۔۔ کبھی نہیں۔۔۔التمش بولتا ہوا زمین پر گھٹنوں کے بل بیٹھ گیا۔۔۔

میرا بچہ معاف کر دو اپنی ماں کو۔۔۔ مسز یزدانی روتی ہوئی التمش کے سامنے آئی۔۔۔

میں صرف اُسے تمھاری زندگی سے نکالنا چاہتی تھی مارنا نہیں بچے یہ اس نے کیا ہے میں نے صرف ہانیہ کو تمھاری زندگی سے الگ کرنے کو کہا تھا۔۔۔

مسز یزدانی روتے ہوئے بولی۔۔۔ لیکن التمش نے کوئی جواب نہیں دیا۔۔۔اُس کے پاس کچھ تھا ہی نہیں بولنے کو۔۔۔ جبکہ یزدانی صاحب کا دل چاہ رہا تھا ابھی مسز یزدانی کو اپنی زندگی سے باہر کر دے۔۔۔۔

پولیس آئی اور چیختی چلاتی رمشا کو اپنے ساتھ لے گئی۔۔۔۔التمش کے اندر اتنی ہمت نہیں تھی۔ کہ اپنی ماں کو اس عمر میں جیل بھیج دیتا۔۔۔ لیکن معاف اُس نے نہیں کیا تھا۔۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔،۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔،۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔،۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔،۔۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔،۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔،۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔،۔۔۔۔۔۔۔

۔۔،۔۔۔۔۔

:چار سال بعد

اپنے کمرے میں شیشے کے سامنے بیٹھی عروسی لباس میں سجی وہ اپنا عکس دیکھ رہی تھی۔۔۔

آج اُسکی برات تھی۔۔۔چار سال کے انتظار کے بعد آج وہ دِن ایا تھا جب وہ اپنی محبت کی ہو جاتی۔۔۔۔

ایزل سرخ لباس میں مکیپ کیئے اور بھاری زیورات پہنے بلکل تیار تھی۔۔۔۔۔

گڑیا تیار ہو گئی۔۔۔۔۔ہانیہ کی آواز پر اُس نے پیچھے مڑ کر اپنی جان سے پیاری بھابھی کو دیکھا جو ڈارک بلیو رنگ کی ساڑھی میں سر پر حجاب کیئے پریوں کو بھی مات دے رہی تھی۔۔۔

ایزل نے مسکراتے ہوئے اثبات میں سر ہلایا جب ہانیہ نے اُسکی نظر اتاری

۔۔۔

بھائی یہاں تو دلہن بلکل تیار ہے۔۔۔آنیا اپنے دو سالہ بیٹے اسد کے ساتھ اندر اتے ہوئے بولی۔۔۔جو بالکل اپنے باپ کی طرح تھا لیکن عادات ساری آنیا کی تھی۔۔۔پیارا سا بھولا سا۔۔۔۔۔

چلو پھر چلتے ہے باہر انکے دولہے صاحب آ گئے ہے باہر۔۔۔مناہل نے اندر اتے ہوئے کہا جس کی بھی گود میں اُسکا تین سالہ بیٹا یشام تھا جو ہو بہو اپنے باپ کی طرح تھا۔۔۔اور ساری عادت بھی اپنے باپ کی ہی تھی اُسکے اندر۔۔۔۔۔۔

مناہل کی بات ایزل کا رنگ سرخ پڑا۔۔۔جب ہانیہ نے آرام سے اسکو اٹھایا۔۔اور پھر وہ تینوں اُسے لیے باہر نکلی۔۔۔ابھی وہ کمرے سے باہر نکلی تھی جب منہا بھی اپنی دو سالہ بیٹی منہل کو لئے ائی

منہل کو دیکھ کر یشام نے ہمیشہ کی طرح منہ بنایا۔۔۔اور سخت نظروں سے اُسے دیکھا اور ہمیشہ کی طرح وہ ڈر کر اپنی ماں کی گردن میں منہ چھپا چکی تھی اس کی یہی عادت یشام کو بری لگتی تھی۔۔۔۔۔

میرے بغیر ہی جا رہے تھے۔۔۔ منہا نے شکوہ کیا۔۔۔۔
جس پر ہانیہ نے نفی میں سر ہلایا اور پھر چاروں کے ہمراہ ایزل باہر کی جانب بڑھی۔۔۔۔

منہل کو علی اور منہا نے اور فنج سے گود لیا تھا۔۔۔ علی نہیں چاہتا تھا منہا کبھی اس کمی کو محسوس کرے۔۔۔اور پھر منہا نے منہل کا خیال ایک سگی ماں کی طرح ہی رکھا تھا باقی سب بھی اُسے بہت پیار سے ٹریٹ کرتے تھے۔۔۔۔۔

---------,-----------,--------

,-----------,------------,-

--------,----------,----------,-------

باہر لون میں ہی برات کا انتظام کیا گیا تھا عادل اسٹیج پر بیٹھا ہوا تھا جبکہ باقی سب بھی اُسکے اس پاس ہی بیٹھے ہوئے تھے۔۔۔ التمش اپنی بیٹی کو دیکھ رہا تھا جو دو سال کے احتشام کو سنبھال رہی تھی جبکہ وہ بار بار اُسکی گرفت سے نکل کر بھاگ رہا تھا۔۔۔

آنیا کو جب ہوش آیا تھا اور جب اسکو یہ خبر سنائی گئی تھی وہ بہت زیادہ روئی تھی۔۔۔

لیکن پھر اللہ کی مصلحت جان کر صبر کر گئی تھی رمشا کو جیل بھیج دیا گیا تھا مسز یزدانی نے ہانیہ اور باقی سب سے معافی مانگی تھی باقی سب معاف نہ کرتے اگر ہانیہ انکو معاف نہیں کرتی۔۔۔ لیکن ہانیہ نے انکو معاف کر دیا تھا۔۔۔

اور ان چار سالوں میں ایزل اور التمش کو انھوں نے واقعی ایک ماں کی طرح پیار دیا تھا۔۔۔ التمش بھی ہانیہ کی وجہ سے انکو معاف کر چکا تھا۔۔۔

ایزل جیسے ہی لون میں ائی۔۔۔ عادل کے چہرے پر مسکراہٹ دور گئی۔۔۔

نازلین بیگم نے یزدانی صاحب سے بات کی تھی اور انکے پاس کوئی جواز ہی نہیں تھا نہ کرنے کا اس لئے چار سال پہلے۔۔۔ جب میر علی اور عدیل کا ولیمہ کیا گیا تھا جب ایزل کا نکاح بھی کر دیا گیا تھا لیکن رخصتی پڑھائی ختم ہونے کے بعد طے پائی تھی۔۔۔۔۔

ہانیہ نے ایزل کا ہاتھ عادل کے ہاتھ میں دیا۔۔اور خود جا کرا لتمش کے ساتھ کھڑی ہو گئی۔۔۔۔

عادل نے بہت پیار سے ایزل کو اپنے ساتھ بٹھایا تھا۔۔۔۔۔

کہاں ہے آپکا جن۔۔۔۔ہانیہ نے پورے لون میں نظریں گھما کر احتشام کا پوچھا۔۔وہ ہانیہ کو جتنا تنگ کرتا تھا ہانیہ نے اُسکا نام جن رکھ دیا تھا۔۔۔۔

التمش نے ہانیہ کی قمر کے گرد اپنا ہاتھ رکھا۔۔

وہ دیکھو۔۔۔التمش نے ایک طرف اشارہ کیا جہاں احتشام۔۔۔ایک لڑکی کے دوپٹے سے موتیاں نکال رہا تھا جبکہ لڑکی کا رخ دوسری طرف تھا اسی لئے اُسے پتہ نہیں چلا۔۔۔

ہانیہ کا۔دل کیا اپنا سر پھاڑ لے۔۔۔

جب فری کو اُس نے دیکھا جس نے آرام سے احتشام کو اپنی گود میں لیا تھا اور دادا دادی کے پاس چلی گئی تھی۔۔۔۔

ہانیہ نے مسکراتے ہوئے التمش کی طرف دیکھا جس نے اسکے ماتھے کو چوما۔۔۔اُنکی زندگی حسین ہو گئی تھی اور وہ اللہ کے بہت شکر گزار تھے۔۔۔۔

پکڑے اسکو جب دیکھو منھل کے پیچھے پڑا رہتا ہے۔۔۔ابھی بچی کو
دانت کرایا ہے۔۔۔۔مناہل نے میر کو کہا اور ریشام کو اُسکی گود میں دیا۔۔۔

ارے یار بچے ہے۔۔۔میر نے ہمیشہ بولنے والا جملہ کہا جس پر مناہل نے
اُسے سخت نظروں سے دیکھا جب میر نے ایک نظر اطراف میں دیکھ کر آنیا کا
گال چوما۔۔۔مناہل اس کی حرکت پر اپنی آنکھیں بند کر کے رہ گئی۔۔۔

بہت ہی کوئی بیشرم ہے۔۔۔مناہل بولتی ہوئی منہا کی طرح چل دی۔۔۔

سب اپنی اپنی زندگیوں میں خوش تھے ایک طرف علی منہا کو منھل کو ساتھ
لیے کھڑا تھا ایک طرح میر مناہل سے کسی بات پر بات کر رہا تھا۔۔۔

آنیا عدیل کے ساتھ اسد کو لئے کھڑی تھی اور التمش اپنی زندگی کو اپنے پاس لئے سب کی طرف دیکھ رہا تھا۔۔۔

زندگی حسین تھی جب یہ سب ساتھ تھے۔۔۔۔

رخصتی کا وقت آیا تو ایزل بھی ہر لڑکی کی طرح اپنے گھر والوں کے گلے لگ کر روئی تھی۔۔۔

التمش کی بھی آنکھیں نم ہو گئی تھی اپنی بہن کو رخصت کرتے ہوئے

۔۔۔۔۔

ـــــ،ـــــــــــ،ــــــ،ـــــــــــ،ــــــــ،ــ

ـــــــــــ،ــــــــــــ،ـــــــــــــــــ،ـــ

ـــــــــــــــ

آنیا نے ایزل کو عادل کے کمرے میں بیٹھا دیا تھا۔اور اب وہ پورے کمرے کا جائزہ لے رہی تھی جب عادل اندر ایا۔۔۔

۔

مسکراہٹ تو جیسے اُسکے لبوں پر سے جّا ہی نہیں رہی تھی۔۔۔

کیسا لگ رہا ہے میری بیگم بن کر۔۔۔۔عادل نے ایزل کے سامنے بیٹھ کر اُسکا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیتے ہوئے کہا۔۔۔

اچھا لگ رہا ہے۔۔۔ایزل نے آہستہ آواز میں کہا۔۔۔۔

نئ زندگی کی ساتھ شروعات کرے گے۔۔۔پہلے ہی چار سال انتظار کر چکا ہوں اب اور نہیں کرونگا۔۔۔۔

اور آج تو تم خود میرے لئے اتنا سجی ہو۔۔۔عادل کی بات پر ایزل کی پلکیں شرم سے لرز گئ۔۔۔۔

عادل نے بیخود ہوتے ایزل کے لبوں کو اپنی گرفت میں لیا۔۔۔اور اُسے اپنی محبت میں بھگوتا چلا گیا۔۔۔۔۔۔

سب اپنی اپنی زندگی میں خوش تھے انہوں نے بہت سی تکلیفیں بھی دیکھی تھی لیکن زندگی تو نام ہی اس چیز کا جس میں کبھی خوشی تو کبھی دکھ ہوتا ہے۔۔۔لیکن وہ پانچوں ایک ساتھ تھے۔۔۔۔ایک دوسرے کی تکلیف میں خود بھی ٹرپ جانے والے۔۔۔۔

ایک دوسرے کو سہارا دینے والے۔۔۔ایک دوسرے کی خوشی میں خوش ہونے والے۔۔۔

اوران سب کو ملانے والی ایک کڑی ہانیہ ہی تھی جس کا ظرف بہت بڑا تھا جس نے ایک بھٹکے ہوئے لڑکے کو صحیح راہ دکھائی تھی۔۔۔جو سب کی مشکلوں کو حل کرنا چاہتی تھی۔۔۔۔۔

THE END